تاریخ قیصرانِ روم

تاریخ رومہ پر وہ مشہور ترین کتاب جس کے حوالے ہمیں اکثر کتابوں میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔ پہلی مرتبہ اردو کے قالب میں پیش ہے۔ تاریخ کے جس موڑ سے گبن کی مشہور کتاب ''انحطاط وزوال روما'' شروع ہوتی ہے۔ وہیں پر زیر نظر کتاب ختم ہوتی ہے۔

مصنف: سوئیٹونیئس ترجمہ وتحقیق: اخلاق احمد قادری

تاریخ قیصرانِ روم

تاریخ رومہ پر وہ مشہور ترین کتاب جس کے حوالے ہمیں اکثر کتابوں
میں بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔ پہلی مرتبہ اردو کے قالب میں پیش ہے۔
تاریخ کے جس موڑ سے گبن کی مشہور کتاب ''انحطاط وزوال روما''
شروع ہوتی ہے۔ وہیں پر زیر نظر کتاب ختم ہوتی ہے۔

مصنف: سوئیٹونیئس

ترجمہ وتحقیق: اخلاق احمد قادری

بک فورٹ

ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز

ہاؤس نمبر 9، سٹریٹ نمبر 32، غنی محلہ، سنت نگر، لاہور۔

E-mail : zmdin786@hotmail.com

(C) کاپی رائٹ بحق پبلشرز محفوظ ہیں

نام کتاب: تاریخ قیصران روم
نام مصنف: سوئیٹونیس
ترجمہ و تحقیق: اخلاق احمد قادری
بار اشاعت: اوّل
سرورق: ریاظ احمد
ناشر: زاہد محی الدین
اشاعت: 2014
پرنٹرز: ہاشم اینڈ حماد پریس، لاہور

قیمت: -/470 روپے

ملنے کا پتہ: بک فورٹ ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز، ہاؤس نمبر 9، سٹریٹ نمبر 32، غنی محلہ، سنت نگر،
لاہور، پاکستان ۔ فون نمبر: 0300-4931320
ای میل: zmdin786@hotmail.com

انتساب

محترمہ شائزہ امیر صاحبہ اور میرے عزیز دوست
ڈاکٹر پرویز حیدر صاحب کے ساتھ ساتھ
پاکستان کے تاریخی شہر ملتان کے ہم پلہ اطالوی
تاریخی شہر رومہ کے نام کہ جو آج بھی تاریخی
عمارات و آثارات قدیمہ کے لحاظ سے دنیا کا
سب سے اہم ترین شہر ہے۔

فہرست

پیش لفظ 7
مقدمہ 11
رومی سلطنت اور اس کے ابتدائی فرماں روا 15
تعارف قیصرانِ روم (جولیئس سیزر) 19
سیزر آگسٹس 23
قیصر ٹائبریس 26
قیصر کالیگولا 28
قیصر کلاڈیس 30
قیصر نیرو 32
قیصر گالبا 34
قیصر اوتھو 36
قیصر ویٹیلئس 37
قیصر ویسپاشین 39
قیصر طیطس 41
قیصر ڈومیشیان 42

جولیئس قیصر 44
قیصر آگسٹس 93
قیصر ٹائبریئس 127
قیصر گائیس کیلی گولا 162
قیصر کلاڈیئس 193
قیصر نیرو 211
قیصر گالبا 231
قیصر اوتھو 239
قیصر ویٹیلئس 246
قیصر ویسپاشن 256
قیصر طیطس 270
قیصر ڈومیشیان 277
تکملہ مترجم: قیصری عہد کے سکے اور ان پر کندہ شبیہات 289
تکملہ۔۱۔مترجم: شہر روما۔ قیصری عہد میں رومی معاشرت تعمیرات 293
تکملہ۔۲۔مترجم: رومی کھیل تماشے اور دنگل 306
تکملہ۔۳۔مترجم: قیصر کلاڈیئس اور نیرو کے عہد کی عملی وادبی سرگرمیاں 307
تکملہ۴۔مترجم: قیصران خاندان فلیوین کے عہد کی تصنیفات 309
تکملہ۔۵۔مترجم: سلطنت رومہ کے مذہبی عقائد 311
کتابیات 312

پیش لفظ

رومی مورخ سوئیٹونیئس ٹرانکولیئس SUETONIUS TRANQUILLUAS کے بارے میں دنیا کچھ زیادہ تو نہیں جانتی البتہ کتب تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ غالباً ۶۹ء میں پیدا ہوا تھا۔ یہ سال رومہ کے مشہور چار شہنشاؤں کے عہد کے سال تھے۔ اس کا باپ رومی افواج میں قریباً کرنل کے عہدے پر فائز تھا اور اس نے جنگ بائیٹریکم BATTLE OF BAETRICUM میں حصہ لیا تھا۔ سوئیٹونیئس کے قریبی دوست پلینی خورد PLINY THE YOUNGER کے خطوط کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ مورخ سوئیٹونیئس کسی عدالت میں وکیل تھا اگرچہ وہ عملی سیاسیات سے اجتناب کناں رہا مگر وہ شہنشاہ ہیڈرین HADRIAN (۱۱۸۔۱۱۷ء) کے سیکرٹری کے عہدے پر فائز رہا۔ ایک اور رومی مورخ سپارٹینئس SPARTINIUS کے مطابق وہ شاہی محل کے افسروں میں سے ایک تھا جب شہنشاہ ہیڈرین اپنی برطانوی عسکری مہم سے واپس آیا تو اس نے سوئیٹونیئس کو EMPRESS SABIN یا قیصرہ روم سے ناشائستگی سے پیش آنے کے الزام میں اس کے عہدے سے برخاست کر دیا تھا، لیکن اس کے باوجود یہ پتہ چلتا ہے کہ سوئیٹونیئس ایک اچھی زندگی گزارتا تھا اس کی جن کتابوں کے نام تاریخ سے ہمیں ملے ہیں وہ کچھ یوں ہیں Royal Biographies, Twelev Caesars, The Roman Years, Roman Manners &Customs, Lives of Famous Who Greekgames, Roman Dress, Roman Festivels-Office of state, Cieero's Republic.The Physical-Defects of Mankind, Methods of Reckoning, an essay on Nature. لیکن اس کی ان کثیر الاتعداد کتابوں میں سے صرف بارہ قیصر روم ہی ایسی کتاب ہے جو مکمل طور پر ہم تک پہنچی ہے یا اس کی سوانعمریوں میں سے ورجل، ہوریس اور لوکان جیسے لکھنے والے رومی مصنفین کی سوانعمریوں کے چند اجزا ہم تک پہنچے ہیں۔ سوئیٹونیس اس بارے میں بھی

خوش قسمت تھا کہ اس کی رسائی شاہی دستاویزات تک تھی اور اسے سرکاری روزنامچوں اور عوامی دستاویز کے مطالعے کے مواقع بھی میسر آئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے ۳۰ سال جیسا طویل عرصہ براہِ راست قیصر روما کے سائے میں گزارنے کا موقع میسر آیا۔ قیصر ٹائبریئس، کیلی گولا، کلاڈیس اور نیرو کے عہد کے واقعات سے اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے اس لیے وہ ان واقعات کا چشم دید گواہ تھا۔ جہاں کہیں بھی موقع ملا اس نے اپنی اس کتاب میں تاریخی حقائق کی تحقیق بھی کی اور مختلف شاہدین سے بغیر کسی جھکاؤ کے استفادہ بھی کیا جو کہ ہمیں دیگر مورخین جن میں ٹیکٹس Tacitus بھی شامل تھا کے ہاں نظر نہیں آتی۔ اگر اس کے مشاہدات کا یقین کیا جائے تو ہمیں اس کے بیان کردہ شاہی فضول خرچیوں کے متعلق حقائق پر یقین کرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ کیمبرج یونیورسٹی کے مشہور انیسویں صدی کے مورخ جارج لانگ Georgelong نے اس کی تصدیق کی ہے۔

اس کی تحریر میں جو لاطینی زبان استعمال کی گئی ہے وہ بڑی شستہ واضح اور سادہ ہے اور اس میں تصنع اور بناوٹ سے کام نہیں لیا گیا۔ اس نے قیاصرہ روم کی ذاتی زندگی کے بارے میں یا ان کی فضول خرچیوں اور عیاشیوں کے بارے میں بھی بڑے یقینی طور پر لکھا ہے مگر اس نے بے شمار ایسے افسانے اور داستانیں رقم نہیں کیں جو خود اسے سچی ہونے کے باوجود روائد لگتی تھیں مگر اس کے باوجود قیاصرہ روم کے بارے میں جو حقائق اس نے بیان کیے ہیں وہ مورخین بلکہ عام قارئین کے لیے بڑے بیش قیمت ہیں۔ مشہور رومی مصنف پلینی خود اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ جوں جوں اس نے سوئیٹونیس کے بارے میں اور بطور مورخ اس کی خوبیوں کے بارے میں جانا ویسے ہی اس کی عقیدت سوئیٹونیس سے بڑھتی چلی گئی اور اس نے شہنشاہ ٹراجن سے سوئیٹونیئس کے بارے میں یہ سفارش کی کہ اُسے رومی شہری قوانین کے مطابق سرکاری طور پر وہ تمام سہولتیں عطا کیں جائیں جن کے مستحق رومی قوانین میں تین بچوں کے باپ ٹھہرتے تھے اس کے باوجود کہ سوئیٹونیس لاولد تھا اور اس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔

انگریزی مترجم نے لکھا ہے کہ سوئیٹونیس کی یہ کتاب ''بارہ قیصر روم'' سکول میں پڑھائی جانے والی لوریوں پر ہرگز مشتمل نہیں ہے جنہیں آسانی سے سمجھا جا سکے کیونکہ باوجود سادہ زبان ہونے کہ سوئیٹونیس کے جملے اور الفاظ پیچیدگی کا مرکب ہیں اور باالفاظ دیگر بازیچہ اطفال نہیں

ہیں۔ انگریزی مترجم رابرٹ گریوس ROBERT GRAVES کے مطابق اس کے جملوں کی وضاحت کرنے کے لیے اسے زائد الفاظ کی مدد لینا پڑی تھی۔ ایسے ہی میرے جیسے کم مایہ اور کم علم انسان نے بھی انگریزی سے سوئیٹونیس کے مطالب کو اردو میں منتقل کرتے ہوئے مختلف وضاحتی طریقے اختیار کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ سوئیٹونیس کے مفہوم کو قارئین آسانی سے سمجھ سکیں۔

Robert Graves
Deya' Majarca, Spain
1957ء

اخلاق احمد قادری عفی عنہ
زکریا ٹاؤن ملتان ۲۰۱۲ء

مقدمہ

ولادت مسیحؑ کے وقت رومیوں کی سلطنت پر قیصر آگسٹس حکمران تھا۔ اسی قیصر کے عہد سے سلطنت روما کا آغاز ہوتا ہے اور اسی کے عہد میں پرانے نیم جمہوری، نیم ڈکٹیٹری نظام منسوخ کیا گیا تھا۔ رومی قیصران نے خاص طور پر قیصر آگسٹس نے اگرچہ ابتدا میں اپنے آپ کو صدر جمہوریہ یا پرنسپیٹ ہی کہا تھا مگر جلد ہی یہ مطلق العنانی میں مصر قدیم کے فراعنہ اور بابل و نینوا کے نمرودوں سے بڑھ گئے اور انہوں نے ان کے ہی نقش قدم پر چلتے ہوئے دیوتائی کا درجہ اختیار کرلیا تھا اور اپنی رعایا سے اپنی زندگیوں میں اور بعد از وفات اپنی پرستش کرانے لگے تھے۔ پہلی صدی کے اختتام تک تقریباً ۱۲ قیصران روم نے حکومت کی۔ انہیں قیصران کی سوانعمری اور ان کے عہد کی تاریخ مورخ سوئیٹونیس نے زیر نظر کتاب میں بیان کی ہے۔ ایک رومی اور درباری مورخ ہونے کے باوجود اس نے ہمیں بتایا ہے کہ بعض قیصر بہت اچھے منتظم تھے اور اچھے حاکم ثابت ہوئے اور بعض محض قیصری کا دھندہ ہی چلا سکے۔ ایک بات ان دونوں قیصروں میں یہ مشترک تھی کہ ان قیصروں کی خانگی زندگیاں بہت خراب تھیں۔ یہ لوگ ہر قسم کی اخلاقی اور مذہبی قیود سے نا آشنائے محض تھے اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ قیصران رومہ عام طور پر توہم پرست، شگونوں کو ماننے والے اور تنگ مزاج اور بے انتہا ظالم تھے اور یہاں تک کہ اپنی ماں کو بھی (نیرو نے) قتل کروانے میں کوئی ہرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ انہیں اپنی رعایا کی بہتری سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ رومی قیصروں نے اپنی وسیع سلطنت میں اپنا اقتدار فوج کے ذریعے قائم کر رکھا تھا اور اس کے لیے انہوں نے بہت سی فوجی چھاؤنیاں قائم کیں تھیں اس کے علاوہ ہر صوبے کا ایک گورنر جنرل مقرر کرتے تھے جو خراج کی خطیر رقمیں عوام سے بالجبر وصول کر کے مرکزی حکومت کو بھیجتے تھے۔ محکوم

ممالک پر رومی اقتدار کا جواء بڑی مضبوطی سے قائم کیا جاتا تھا۔ یاد رہے قیصران روم کے عہد ہی میں غلامی اور بردہ فروشی کو فروغ ملا تھا کیونکہ رومی جاگیردار، زمیندار تاجر اور روسا بھی غلاموں سے کام لیتے تھے اور ان کے ساتھ انتہائی سخت برتاؤ اور رکھتے تھے اور اس کے ساتھ عوام پر بھی بھاری سے بھاری ٹیکس عائد کرتے تھے۔ قیصران رومہ کے ادنیٰ سے اشاروں پر بے شمار انسانوں کے سر قلم کیا جانا سلطنت رومہ کے معمولات کا ایک حصہ تھا۔ اسی طرح زہر خورانی اور اخلاق باختگی بھی بہت سے قیصروں کی روایات میں شامل تھی اسی زہر خورانی سے قیصر کلاڈیس اور دوسری کئی اہم شخصیات کی جان گئی تھی۔ درندوں اور انسانوں کو کھلے اکھاڑوں میں لڑانا اس عہد کا ایک عام مشغلہ تھا۔ اس کے علاوہ انسانوں کو انسانوں کے ساتھ تیغ زنی کے مقابلوں میں ایک دوسرے کی موت تک لڑایا جاتا تھا۔ ان انسانیت سوز کھیل تماشوں سے رومی بہت محظوظ ہوتے تھے۔

قیصر آگسٹس کے عہد میں یعنی سنہ عیسوی کے ابتدائی سالوں میں اس قیصر نے دنیائے عرب کو بھی تسخیر کرنا چاہتا تھا۔ اس کے لئے اس نے ایک مہم ایک رومی جرنیل ایلیئس گیلس کی سرکردگی میں سرزمین عرب کی طرف روانہ کی تھی جو سات آٹھ ماہ تک عرب کے صحراؤں میں سرگرداں پھرنے کے بعد آخر تباہ حال ہو کر واپس آ گئی تھی یاد رہے اس کے بعد کسی مغربی یا مشرقی حکمران نے سرزمین عرب پر حملہ کرنے کی جرأت نہیں کی تھی۔

70 عیسوی میں ہیکل سلیمانی اور یروشلم کی تباہی کا واقعہ بھی قیصران رومہ کے عہد کا ایک اہم واقعہ ہے۔ رومیوں نے یہودیوں کے متبرک معبد کو محض اس بنا پر پیوند خاک کر دیا تھا کہ یہودی قیصروں کی مورتیوں کو سجدہ نہیں کرتے تھے۔ پھر اس پر بس نہیں کیا گیا بلکہ 132 عیسوی میں یہودیوں کو ان کے وطن سے قیصر روم کے حکم پر ہمیشہ کے لئے نکال دیا گیا تھا۔ تاہم انہیں قیصروں کی حکومت کے کچھ مثبت پہلو بھی تھے۔ ان کے عہد کا ایک عظیم کارنامہ رومی قوانین کی عظیم نشوونما تھی۔ یہ رومی قوانین حقیقت میں صرف ایک اخلاقی ارتقا کا مظہر اور خاص اخلاقی نصب العین کا اقدام تھا جو رومیوں کے عہد کی پوری تاریخ پر پھیلا ہوا تھا۔ یہ رومی قوانین آج دو ہزار سال گزرنے کے بعد بھی بعض مغربی ممالک کے آئین و قوانین کا حصہ ہیں اور ان سے آج بھی دنیا مستفید ہو رہی ہے۔ تعزیرات ہند اور تعزیرات پاکستان تک پر مرتب ہوئے ہیں اور آج بھی موجود ہیں۔

اس طرح رومی اگرچہ علمی ذوق سے بے بہرہ تھے تاہم وہ قوانین بنانے کے ماہر تھے۔ پہلی صدی عیسوی میں سلطنت رومہ یا سلطنت قیاصرہ کرہ ارض کے خوشحال ترین علاقوں اور مہذب ترین آبادی پر مشتمل تھی۔ اس سلطنت کے تحت نہ صرف عسکری مہمات ہی دوسرے ممالک کی طرف نہیں بھیجی گئیں بلکہ مشرق ومغرب کے درمیان تجارتی روابط بھی استوار ہوئے تھے۔ انہیں میں سے ایک شاہراہ ریشم تھی جو دنیائے مشرق کے ایک دور افتادہ ملک چین کو سلطنت رومہ سے تجارتی طور پر ملاتی تھی اور چین کا ریشم اور دیگر سوغاتیں اسی راستے سے دنیائے مغرب تک پہنچتی تھیں۔ اسی طرح ہندوستان سے گرم مصالحے اور کئی قسم کا دوسرا سامان رومہ تک پہنچتا تھا۔

رومی قیصروں کے عہد میں رعایا کی سماجی حالت میں جو تغیرات رونما ہوتے ان کے باعث عوام پر امیر اور حکمران طبقہ کا اقتدار پائیدار حیثیت اختیار کر گیا تھا اور امیر وغریب، آقا اور غلام، مالک اور نوکر کے امتیازات پہلے کی نسبت بہت زیادہ نمایاں اور موثر ہوتے چلے گئے تھے۔ اس عہد میں غلامی، بیگار اور بے حیائی کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ حکمران طبقہ کے افراد دونوں ہاتھوں دولت سمیٹنے میں مصروف تھے۔ انہیں غریبوں، مزدوروں، محنت کشوں اور غلاموں کے احساسات اور حالات سے اس سے زیادہ کوئی سروکار نہیں تھا کہ انہیں جانوروں کی طرح اپنی آسائش کا ذریعہ اور دولت جمع کرنے کا آلہ سمجھا جاتا تھا۔ رومیوں کے امراء اور حکام ریشم کے ملبوسات پہنتے تھے۔ جیسا کہ پہلے ذکر آیا دنیائے مشرق سے رابطے کے بعد ریشم، عنبر، عود، لوبان اور گرم مصالحوں کا استعمال ان کے سامان تعیش میں شامل تھا۔ ان کی ضیافتی فضول خرچیوں کا یہ عالم تھا کہ قیصر کی ایک دعوت میں جس میں سلطنت کے کئی ہزار امرا اور سردار مدعو تھے، انواع واقسام کے کھانوں میں سے ایک کھانا محض کئی ہزار خوبصورت موروں کی زبانیں بھون کر تیار کیا گیا تھا۔ رومی امرا اکثر شکم پرور بلکہ شکم پرست تھے اور انہیں اچھے کھانے کھانے کا پاگل پن کی حد تک شوق تھا۔ جب کھاتے کھاتے ان کا پیٹ زیادہ بھر جاتا تو وہ حلق میں پرندے کا پر پھیر کر قے کر دیتے تھے تاکہ مزید کھانے کے لیے پیٹ میں جگہ بن سکے۔ شراب کے بھی رسیا تھے۔ بے حجاب عورتیں ان کی محفلوں کی جان تھیں۔ ان کے اثرات تفریح کے لیے تھیٹر، ناٹک ناچ اور تماشے عام تھے۔ امراء کی ایک بڑی تفریح وہ دنگل تھے جن میں غلاموں، اسیروں اور بھوک کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی

جان بیچنے والے گلیڈیئٹر ایک دوسرے سے یا درندوں سے لڑتے تھے۔ انتہا یہ تھی کہ رومی معاشرے میں انسان ہونے کے شرف کا احساس زائل ہو چکا تھا۔ مگر مغربی مورخین اسے آج ترقی کی معراج قرار دیتے ہیں۔

☆☆☆

رومی سلطنت اور اس کے ابتدائی فرمانروا

قدیم رومی تہذیب وتمدن میں جمہوریا روم کے 500 سالہ عہد کے بعد رومی سلطنت یا رومی شہنشاہیت ROMAN EMPIRE کا دور شروع ہوتا ہے۔ رومی سلطنت کی خصوصیت مطلق العنان شخصی حکومت اور برائے نام رومی سینٹ کا وجود ہے۔ (رومی سینٹ ROMAN SENATE رومی جمہوریہ قدیم ترین ہیئت حاکمہ تھی۔ اگرچہ اس کا وجود رومہ کے قدیم بادشاہی دور میں قائم ہوا تھا) جولیس سیزر کے قتل کے بعد رومی جمہوریہ خانہ جنگی کا شکار ہوگئی۔ اسی زمانہ طوائف الملوکی میں جولیس سیزر کا متبنیٰ آکیٹوین برسر اقتدار آیا جس نے جولیس سیزر کے قاتلوں کا قلع قمع کرنے میں انطونی کی مدد کی۔ مگر انطونی کے ساتھ بھی وہ زیادہ عرصہ نہ چل سکا اور 2 ستمبر 31 ق م کو آکیٹوین نے جنگ ایکشیم (BATTLE OF ACTIUM) میں انطونی اور اس کی محبوبہ قلوپطرہ کو شکست دی اور سلطنت کی بنیاد رکھ دی۔ 16 جنوری 27 ق م کو سینٹ نے آکیٹوین کو ''آگسٹس'' کا خطاب دے کر سلطنت کے سیاہ وسفید کا مالک بنا دیا۔ یوں وہ رومی سلطنت کا پہلا شہنشاہ قرار پایا۔ تاہم اس نے سینٹ کا وجود قائم رکھ کر جمہوریہ کو بھی بحال رکھا۔ اسی وجہ سے اس نے کبھی خود شاہانہ القابات قبول نہیں کئے اور وہ صرف صدر PRINCEPS کہلایا۔ اس صدارت PRINCEPATE کا سب سے اہم جزو ''پروقنصلی امارت تھی۔ یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ اس زمانے میں آگسٹس کو جو کچھ اقتدار حاصل ہوا اس میں بڑا دخل عہدہ قنصلی کو تھا۔ گو پرنسپس کی حکومت کا دائرہ اور میعاد بلاشبہ پہلے کی نسبت کم تھی تاہم اتنی وسیع تھی کہ اس سے پہلے کسی کو اتنے وسیع حکومتی اختیارات نہیں دیئے گئے تھے۔ پھر 23 ق۔م میں آگسٹس کو اصل شاہی حقوق حاصل ہو گئے جو ''لکس دی امپریو'' کہلاتے ہیں۔ انہیں شاہی حقوق کے تحت بادشاہ کو جنگ اور صلح کرنے کا شاہی حق بھی دے دیا گیا اگرچہ یہ اختیار آگسٹس کو ایک علیحدہ قانون کے ذریعے دیا گیا تھا۔

اب جمہوریت کا نام ہی نام باقی بچ گیا تھا اور حقیقتاً در پردہ رومی جمہوریہ ایک سلطنت میں

بدل گئی۔ اب تک وضع قانون کا کام مجلس عوام کرتی تھی مگر اس کے بعد وضع قوانین کا تقریباً سارا کام بادشاہ یا ''گوپرنیپس'' کے ہاتھ میں آ گیا۔ مورخین کے مطابق قیصر ٹائبریس کے عہد کے بعد کوئی قانون سینٹ یا قانونی مجلس عوام نے وضع نہ کیا تاہم اس زمانے میں سلطنت کی حکومت کا کام بادشاہ اور سینٹ میں بٹا ہوا رہا۔ قیصر آگسٹس کا عہد 40 سال تک جاری رہا۔ اس عہد کو سلطنت رومہ کی تاریخ ادب میں سنہری دور کہا جاتا ہے۔ قیصر آگسٹس نے سلطنت کا جو انتظامی اور قانونی ڈھانچہ تشکیل دیا اس پر رومی سلطنت اگلے تین سو سال 27 ق م تا 284 عیسوی قائم رہی۔ سلطنت رومہ کی تاریخ کے پہلے 200 سال PAX ROMANA یا ''زمانہ عافیت'' کہلاتے ہیں مگر اس زمانہ امن و عافیت میں بھی بہت سی بغاوتیں رومی حکومت کے خلاف رونما ہوئیں خصوصاً یہودیہ اور جزائر برطانیہ ہیں۔

جولیئس سیزر اور آگسٹس نے جس شاہی خاندان کی بنیاد رکھی تھی وہ جولین کلاڈین شاہی خاندان JULIAN CLAUDIAN DYNASTY کہلاتا ہے۔ آگسٹس کے چار جانشین، ٹائبریئس، کالی گولا، کلاڈیس اور نیرو اسی خاندان کے اہم قیصر روم تھے۔ ان قابل جانشینوں کے بعد سال 69 عیسوی سلطنت رومہ کی تاریخ میں ایسا سال تھا جب یکے بعد دیگرے ایک ہی سال میں چار بادشاہ تخت نشین ہوئے مگر ان میں سے کسی کو بھی چند ماہ یا چند ہفتوں سے زیادہ حکومت کرنا نصیب نہ ہوئی۔ تاہم ویسپاشین ان تمام میں فاتح بن کر ابھرا۔

سلطنت رومہ کی آبادی اور قبہ 25 ق م۔ 56,800000 نفوس 117 عیسوی 88000000 نفوس رقبہ 25 ق م = 2750000 مربع کلومیٹر یا 1061781 مربع میل 117 عیسوی۔ 6500000 مربع کلومیٹر یا 2509664 مربع میل 390 عیسوی 4400000 مربع کلومیٹر یا 1698849 مربع میل کرنسی۔ سسترتیوس Sestertius

سلطنت رومہ کا جغرافیہ:

رومی سلطنت تاریخ کی سب سے عظیم سلطنتوں میں سے ایک تھی اور اس سلسلے میں یکتا بھی کہ اس کے زیر انتداب شمالی یورپ، مشرق وسطی اور شمالی افریقہ کے بہت سے علاقے آ گئے تھے لاطینی زبان میں رومی سلطنت کے متعلق ایک

جملہ ''سلطنت بغیر حدود IMPERIUM SINE FINE یا EMPIRE WITHOUT END مشہور ہے جو ہمیں یہ نظریہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ سلطنت روما کی سرحدوں کو پھیلنے میں نہ تو وقت ہی مزاحم ہوا اور نہ ہی فاصلے۔ مشہور لاطینی شاعر ورجل VERGIL اپنے مشہور رومیہ اینڈ AENEID میں لکھتا ہے کہ رومیوں کو یہ عظیم سلطنت عظیم دیوتا مشتری JUPITER نے عطا کی تھی۔ کائناتی وسعت کا یہ دعویٰ ایک بار پھر اس وقت دہرایا گیا تھا جب چوتھی صدی عیسوی میں رومی سلطنت عیسائیت کے زیر اثر آئی تھی۔

حقیقتاً رومی سرحدیں رومی جمہوریہ کے زمانے میں وسعت پذیر ہوئی تھیں جب پہلی صدی قبل ان مسیح میں رومیوں نے شمالی یورپ ایشیا اور براعظم افریقہ کے بہت سے علاقہ فتح کر لیے تھے۔ مزید وسعت خود پہلے رومی شہنشاہ آگسٹس کے عہد میں ہوئی۔ آگسٹس ہی کے عہد میں رومی عوام کو پہلی مرتبہ معلوم دنیا کا ایک عالمی نقشہ بھی پیش کیا گیا تھا۔ یہ نقشہ مشہور جغرافیہ دان سٹرابو STRABO نے اپنی کتاب ''جیوگرافی GEOGRAPHY میں اس زمانے کے سیاسی جغرافیائی معلومات کے ساتھ پیش کیا تھا۔ جب قیصر آگسٹس نے وفات پائی تو اس کے کارنامے RES GESTAE میں اس وقت رومیوں کے زیر انتداب عالمی علاقوں میں آباد لوگوں اور خود ان علاقوں کے متعلق جغرافیائی تفصیلات پیش کی گئیں تھیں۔

رومی سلطنت کے زیر انتظام نہ صرف مردم شماری کا محتاط طور پر ریکارڈ رکھا جاتا تھا بلکہ جغرافیائی معلومات بھی اکٹھی کی جاتیں تھیں۔

رومی سلطنت نے سب سے زیادہ وسعت قیصر ٹراجن (177 -98)ء کے عہد میں حاصل کی تھی۔ اس زمانے میں رومی سلطنت کے زیر انتداب تقریباً 50 لاکھ مربع کلومیٹر کا علاقہ تھا جو 2009ء میں ہونے والے ایک سروے کے مطابق آج کل جدید دنیا کے 40 ملکوں میں منقسم ہے۔ اس عہد میں رومی سلطنت کی روائتی آبادی 55 سے 60 ملین افراد پر مشتمل تھی۔ جو دنیا کی آبادی کا چوتھا حصہ تھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ 19 ویں صدی تک اتنی آبادی کسی اور دوسری مغربی سلطنت کو نصیب نہیں ہوئی۔ بعد ازاں یہ آبادی 70 ملین سے 100 ملین تک پہنچ گئی تھی۔ رومی سلطنت کے اس وقت کے سب سے بڑے شہر روما، اسکندریہ اور انطاکیہ ANTIOCH تھے جو سترھویں صدی کے کسی بھی یورپی شہر سے جغرافیائی وسعت میں زیادہ تھے۔

مشہور مغربی تاریخ دان کرسٹوفر کیلی کے مطابق اس وقت رومی سلطنت انگلستان میں واقع دیوار ہیڈرین WALL OF HADRIAN سے لے کر دریائے فرات کے کناروں تک واقع شام تک وسیع تھی اور دریائے ڈینیوب سے دریائے نیل تک پھیلی ہوئی تھی۔ بحیرہ روم کے اردگرد کے تمام علاقے رومی سلطنت میں شامل تھے۔۔ چاہے وہ براعظم یورپ میں تھے یا براعظم افریقہ میں۔

12 قیصر روم:

مشہور رومی مورخ سیوٹونیئس نے سلطنت رومہ کے پہلے 12 حکمرانوں یا قیاصرہ روم کو اپنی مشہور کتاب کا موضوع بنایا تھا اور ان کی سوانعمری پیش کی تھی۔ یہی مشہور کتاب ہم اردو کے قالب میں ڈھال کر اپنی بساط کے مطابق نذر قارئین کر رہے ہیں تاہم اصل کتاب کا ترجمہ پیش کرنے سے پہلے ہم مندرجہ ذیل سطور میں ان 12 قیصران روم کا عمومی تعارف بھی نذر قارئین کرتے ہیں۔

تعارف قیصرانِ روم

جولیئس سیزر JULIUS CAESAR

جولیئس سیزر جولائی 100 ق م میں پیدا ہوا اور 15 مارچ 44 ق م میں اس کی موت تاریخ جمہوریہ روما اور تاریخ سلطنت روما دونوں میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جولیئس سیزر ایک عظیم رومی جرنیل اور سیاستدان تھا۔ اس کی شخصیت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ لاطینی زبان کا ایک مشہور نثر نگار اور مورخ بھی تھا۔ جمہوریہ رومہ کو سلطنت رومہ میں آہستہ آہستہ بدلنے کا سہرا بھی ابتدائی طور پر جولیئس سیزر ہی کے سر بندھتا ہے۔

60 ق م میں جمہوریہ رومہ کا سیاسی اقتدار تین ممتاز فوجی سالاروں کے ہاتھ میں چلا گیا جنہوں نے رومہ کی تاریخ میں پہلی مجلس ارباب ثلاثہ قائم کی۔ یہ دراصل تین آمروں کا اتحاد تھا جسے "سرسری دیو" کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ اس اتحاد ارباب ثلاثہ کے اراکین تھے۔ جولیئس سیزر، پومپی اعظم اور کرائسوس۔

جولیئس سیزر (100 ق م۔ 44 ق م) ابھی کرائسوس اور پومپی اعظم جیسا ممتاز سیاسی راہنما نہیں بنا تھا تاہم وہ بڑا ہی جاہ طلب، سرگرم عمل اور قابل استعداد شخص تھا۔ جلد ہی اسے 59 ق م میں قونصل منتخب کر لیا اور وہ عملی طور پر مجلس ارباب ثلاثہ کا راہنما بن گیا۔

جولیئس سیزر

مکمل نام: GAIUS JULIUS, CAESAR

عہد حکومت: اکتوبر 49 قبل از مسیح تا 15 مارچ 44 قبل از مسیح

پیدائش: جولائی 100 ق م

مقام پیدائش: سبورا، روم

وفات: 15 مارچ 44 ق م

مقام وفات: پومپی کے مجسمے کے قدموں میں، روم

عمر: 55 سال

پیشرو:

جانشین: قیصر آگسٹس

بیویاں: کارنلیا سنا، جولیا سیزارس، پومپیا اور کلپورنیا

قونصل کی حیثیت سے اس نے جمہوریت پسند وکلائے جمہور کی حکمت عملیوں پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی۔ اس نے ایک زرعی قانون نافذ کیا جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ پومپی اعظم کے سابق سپاہیوں کو زمینیں آبادکاری کے لیے دی جائیں گی۔ اس طرح سیزر نے پومپی اعظم کا دیرینہ مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ تاہم جلد ہی سینٹ میں قدامت پسند طبقہ امرا نے اس کی حکمت عملی کی مخالفت شروع کر دی۔ اس کے مخالفین سینٹروں میں سب سے زیادہ سرگرم عمل کیٹو اصغر CATO-THE YOUNGER تھا جسے رومی شعلہ بیان مقرر سسرو CICERO کی حمایت بھی حاصل تھی۔ اس مخالفت سے سیزر نے محسوس کر لیا کہ رومہ کے جمہوریت پسند حلقے اس کی حمائت نہیں کر سکتے اور اس کی اقتدار حاصل کرنے تمنائیں کبھی منبر سے تقریریں کر کے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اقتدار پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کے لیے اسے قرار واقعی وفادار فوجوں کی ضرورت تھی۔ فوجیں جمع کرنے کا موقع سیزر کو اپنی فتح گال (فرانس) کے دوران مل گیا۔

فتح گال:

گال کی فتح میں سیزر کو سات سال لگے اور یہ 51 ق م میں مکمل ہوئی۔ فتح گال کے دوران سیزر کا مقابلہ جس بڑے دشمن سے ہوا وہ سوئٹزرلینڈ کی سرزمین پر رہنے والے ہیلویٹی HELLIVETTY قبائل تھے جس کی قیادت ایک آریووسٹسن نامی سردار کر رہا تھا۔ سیزر نے طویل جنگ لڑنے کے بعد ان تمام قبائل کو مسخر کر لیا اور گال کو مکمل طور پر فتح کر کے رومہ کا صوبہ قرار دے دیا۔ اس کی اس فتح کی خوشی میں مجلس اکابر نے شکرانے کی تقاریب منعقد کیں۔ جو پندرہ دن تک جاری رہیں۔ سیزر کی فتح گال سے جمہوریہ رومہ کی حکومت رومہ سے جزائر برطانیہ تک وسیع ہو گئی۔

اسی دوران شمالی ایتروریا میں لیوکا کے مقام پر مجلس ارباب ثلاثہ کی ایک نشست ہوئی جس میں صوبہ گال میں جولیئس سیزر کا اقتدار اگلے پانچ سال تک کے لیے وسیع کر دیا گیا۔ 55 ق م میں گال میں قیام کے دوران ہی جولیئس سیزر نے جرمانی قبائل کو دبانے کے لیے دریائے رائن کے کناروں پر ایک مہم چلائی اور 54 ق م میں اس نے جزائر برطانیہ اور رود بار انگلستان میں اپنی فوجیں اتار دیں۔ تاہم سیزر کی اتنی عسکری کامیابیوں کے باوجود گال میں حکومت رومہ کی مخالفت کو نہیں کچلا جا سکا اور 54 ق م میں وسیع پیمانے پر گال میں بغاوت شروع ہو گئی۔ یہ بغاوت ورنگے ٹوریکس نامی ایک سردار کی قیادت میں آرویزنی قبائل نے کی تھی۔ اس بغاوت کو کچلنے کے لیے سیزر

کے پاس صرف 60 ہزار فوج تھی جبکہ دشمن کی سپاہ کی تعداد تین لاکھ تک جا پہنچی تھی۔ سیزر نے یہ جنگ اپنی عسکری قابلیت، جنگی چالوں اور تدبیروں اور باغی فوج میں پھوٹ ڈال کر جیتی اور باغیوں کے آخری مورچے تک سر کر لئے۔

گال کی فتح سے بہت کچھ حاصل ہوا۔ سیزر نے اس جنگ میں 30 سے زائد مخالف قبائل کو زیر کیا۔ 800 شہروں پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور لاکھوں افراد کو جنگی قیدی کی حیثیت سے غلام بنا لیا۔ اتنا مال غنیمت روم پہنچا کہ رومہ میں سونے چاندی کا بھاؤ اچانک گر گیا اور سونا چاندی سیروں کے حساب سے فروخت ہونے لگے۔ فتح گال نے سیزر کی عوام میں مقبولیت میں بھی بے انتہا اضافہ کر دیا۔

عبورِ دریائے ربیکان:

فتح گال کی تکمیل کے وقت تک پہلی مجلس ارباب ثلاثہ کا وجود قریباً معدوم ہو چکا تھا کرائسوس سلطنت ایران کے خلاف 53 ق م میں لڑتا ہوا مارا جا چکا تھا۔ سیزر اور پومپی میں باہمی تعلقات سیزر کی روز افزوں مقبولیت کی وجہ سے سرد پڑ گئے تھے اور ان کی دوستی دشمنی میں بدل گئی تھی۔ جب گال میں سیزر کے عہدے کی مدت پوری ہوئی تو مرکز کی طرف سے اس سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنی فوج کو برخاست کر دے تاہم سیزر نے ایسا نہ کیا اور سینٹ نے اسے وطن دشمن قرار دے دیا اور پومپی کو حکم دیا کہ وہ سیزر کا مقابلہ کرنے کے لیے اطالیہ میں فوج اکٹھی کرے۔

سیزر نے پومپی کی پیشقدمی کا انتظار نہیں کیا اور 49 ق م کے ماہ جنوری میں وہ اپنی فوج لے کر دریائے ربیکان کو فوج کے ساتھ عبور کرنے کا مطلب براہ راست رومہ پر حملہ بنتا تھا۔ اسی وجہ سے دریائے ربیکان کو عبور کرتے ہوئے سیزر نے کہا تھا ''اب تو پانسہ پھینکا جا چکا ہے اب واپسی ممکن نہیں۔'' اُسے مکمل احساس تھا کہ اس کا دریائے ربیکان کو عبور کرنا رومہ کی خانہ جنگی کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے گا۔

شروع شروع میں پومپی اعظم کے خلاف سیزر کی یہ مہم کو کچھ زیادہ کامیاب نہیں رہی تھی مگر سیزر بلا مزاحمت رومہ میں داخل ہو گیا اور اسی خانہ جنگی میں کامیابی نے بالآخر اسے رومہ کی قسمت کا مالک بنا دیا۔

جولیئس سیزر کا قتل:

خانہ جنگی کے اختتام پر سیزر کو رومہ کا تاحیات آمر DICTATOR بنا دیا گیا۔ سینٹ ہر طرح سے اس کی تابعدار بن گئی اور ریاستی عہدے اس کی سفارشات پر تقسیم کئے جانے لگے۔ سیزر کے اس طرزِ عمل سے رومی جمہوریہ کے ایک سلطنت میں تبدیل ہو جانے کے خطرات بڑھ گئے۔ بارہا سیزر کے حامی یہ کوشش کرنے لگے کہ سیزر اپنی تاجپوشی پر رضامند ہو جائے اور رومہ میں نظام بادشاہت قائم ہو جائے۔ اس سے متعدد جمہوریت پسند اراکین سینٹ میں بے اطمینانی پیدا ہو گئی اور چند جمہوریت پسند اراکین نے رومی جمہوریہ کے سر پر شاہی بننے کے خطرے کو ختم کرنے کے لیے سیزر کو 15 مارچ کے دن قتل کرنے کے لیے ایک سازش تیار کی۔ پھر 15 مارچ 44 ق م کو عین سینٹ کے اجلاس کے دوران اسے قتل کر دیا گیا۔ اس جمہوریت پسند سازشی گروہ کی قیادت بروٹس اور کیسیس جیسے رومی مدبروں نے کی تھی۔ سیزر کو ان جمہوریت پسندوں نے اپنے خنجروں کا نشانہ بنا ڈالا۔ جولیئس سیزر کے جسم پر مورخین کے مطابق زخموں کے 23 نشانات پائے گئے تھے۔

سیزر آگسٹس (CAESAR AUGUSTUS)

جولیئس سیزر کے قتل کے بعد جمہوریہ رومہ میں بے چینی پھیل گئی اور روما کے عوام مارک انطونی کی تقاریر سے قاتلین جولیئس سیزر کے خلاف بھڑک اٹھے۔ جس کی وجہ سے بروٹس اور کیسیس کو شہر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ مارک انطونی کے ساتھ ساتھ جو قاتلین سیزر کا ایک اور دشمن سامنے آیا وہ جولیئس سیزر کا انیس سالہ متبنیٰ، آکٹیوین تھا۔ اب جمہوریہ رومہ کی خانہ جنگی کے آخری باب کا آغاز ہو گیا اور جلد ہی ایک دوسری مجلس ارباب ثلاثہ وجود میں آ گئی جس کے اراکین آکٹوین، انطونی اور لیپی ڈس تھے۔ دوسری مجلس ثلاثہ نے قاتلین سیزر اور ان کی فوج کو فلی پی کے میدان میں شکست دے کر بروٹس اور کیسیس سمیت تمام سازشوں کا صفایا کر دیا مگر اس کے ساتھ ہی سینٹ کے اکابرین اور جمہوریہ کے حامیوں کو بھی قطعی شکست ہو گئی۔

قیصر آگسٹس

مکمل نام: GAJUS JULIUS CAESAR OCTIAOUS AUGUSTUS

عہد حکومت: 16 جنوری 27 ق م سے 19 اگست 14 عیسوی تک

پیدائش: 23 ستمبر 63 ق م

مقام پیدائش: روم، جمہوریہ روماء

وفات: 19 اگست 14 عیسوی

عمر: 75 سال

مقام وفات: نولا، اطالیہ، سلطنت روما

مدفن: مقبرہ آگسٹس، روم

پیشرو: اس سے پہلے کوئی شہنشاہ نہیں گزرا

جانشین: قیصر کلاڈیئس

بیویاں: کلوڈیا پلوکرا CLODIA PULCHRA 42 قبل از مسیح سے 40 قبل از مسیح تک سکری بونیاں SCRIBONIA 40 قبل از مسیح سے 38 قبل از مسیح تک لیویا دروسلا LIVIA DRUSILLA یہ 37 قبل از مسیح سے آگسٹس کی وفات 14 عیسوی تک اس کی بیوی رہی۔

آگسٹس کی امارت یا صدارت:

اپنے منہ بولے باپ یعنی جولیئس سیزر کے برعکس اس کا متبنیٰ آکٹیوین بہت محتاط اور ہوشیار تھا۔ اس نے جلد ہی دوسری مجلس ارباب ثلاثہ کو ختم کر کے اپنی امارت یا پرنسپیٹ کی بنیاد رکھی جس نے رومی جمہوریہ کے سیاسی ڈھانچے کو مکمل طور پر بدل دیا اور جمہوریت سلطنت میں بدل گئی۔

آگسٹس کی قائم کردہ سلطنت کی تعریف ایک ایسی شہنشاہیت کے طور پر کی جاتی ہے جس میں جمہوریہ کی ظاہری شکل وصورت موجود تھی۔ سینٹ اور جمہوریہ کے دوسرے تمام ریاستی اداروں کو برقرار رکھا گیا تھا۔ سینٹ کا خصوصی احترام برقرار رکھا گیا۔ ادھر سینٹ نے بھی اسے ''بابائے وطن'' کا خطاب دیا۔ اس کے علاوہ آگسٹس کو مسلح افواج کا سپہ سالار اعظم مقرر کیا گیا اور اسے ''امپراطور'' کا روائتی عسکری خطاب بھی عطا کیا گیا۔ تاہم آگسٹس کی شخصی حکومت کے دور میں سینٹ اپنی اہمیت کھوتی چلی گی۔ کچھ مورخین کے الفاظ میں عوام متعلق قیصر آگسٹس کی حکمت عملی صرف ''روٹی اور سرکس کے گرد گھومتی تھی یعنی روٹی اکثر مفت تقسیم کی جاتی کھیل تماشوں کا خصوصی طور پر اہتمام کیا جاتا تھا تاکہ عوام کو کسی دوسری جانب دیکھنے اور سوچنے کا موقع نہ فراہم ہو سکے۔ قیصر آگسٹس کی خارجہ حکمت عملی بھی انتہائی محتاط تھی۔ وہ روما کے اقتدار کو جنگ کی نسبت سفارتی طور پر مستحکم کرنے کو ترجیح دیتا تھا۔

25 سال تک آگسٹس سلطنت روم کا فرمانروا رہا۔ اسی کے ایک فرمان کے تحت شہنشائیت کو موروثی قرار دیا گیا۔ اس کی وفات کے بعد 14 عیسوی میں اس کا سوتیلا بیٹا ٹائبیریس اس کا جانشین ہوا۔

لاطینی ادب کا سنہری عہد:

قیصر آگسٹس کا عہد ہی رومی یا لاطینی ادب کا عہد زریں تھا۔ اس کے عہد کے مشاہیر ادب میں سب سے پہلے ورجل کا نمبر آتا ہے۔ اس کی دیگر اہم نظموں کے علاوہ اس کی طویل رزمیہ نظم ''اینیڈ'' ہومر کی تقلید میں لکھی گئی تھی۔ اس میں جولین خاندان قیصران روما کا شجرہ نسب بیان کیا گیا ہے۔

اس عہد کے دوسرے ممتاز شعرا اور ادبا میں دوسری اہم شخصیت ہوریس کی تھی۔ ہوریس (65 ق م ۔ 8 ق م) طنزیات، غنائیوں اور منظوم مکاتیب کا مصنف تھا۔ اس کی شاعری کا رنگ غنائی تھا۔ ورجل کی طرح ہوریس نے بھی اپنی شاعری میں آگسٹس کی قصیدہ خوانی کی ہے۔

اس عہد کا تیسرا عظیم شاعر اوویڈ تھا جو لاطینی زبان کا ایک بڑا عشقیہ شاعر تھا۔ اس کی نظمیں اس عہد میں انتہائی مخرب اخلاق قرار دیں گئیں تھیں جس کے نتیجے میں اوویڈ کو 8 عیسوی میں جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ اسی عہد میں مشہور رومی مورخ لیوی بھی ہو گذرا ہے جس نے روم کی تاریخ 142 جلدوں میں لکھی تھی۔

قیصر ٹائبیریئس CAESAR TIBERIUS

قیصر آگسٹس کی وفات کے بعد 14 عیسوی سے 37 عیسوی تک اس کا سوتیلا بیٹا اور متبنیٰ ٹائبریس حکمران رہا وہ ٹائبریس کلاڈیئس نیرو Tiberius - Cladius Nero کا بیٹا تھا۔ اس کی ماں لیویا دروسلا کو بعد ازاں طلاق دلوا کر قیصر آگسٹس نے اپنی بیوی بنا لیا تھا۔ ٹائبریئس نے آگسٹس کی بیٹی جولیا اکبر Julia the Elder سے شادی کی تھی اور اس طرح وہ قیصر آگسٹس کا داماد بھی تھا۔ اپنی وفات سے کچھ پہلے قیصر آگسٹس نے اسے اپنا متبنیٰ اور جانشین قرار دے کر جولین خاندان میں شامل کر لیا تھا۔ قیصر بننے کے بعد ٹائبیریئس نے 40 تک حکومت کی وہ قیصر کالیگولا کا چچا تھا۔

ٹائبریس قدیم رومہ کا ایک عظیم جرنیل بھی تھا اس نے پینونیا، ڈالمیشیا اور ریٹیا Raetia کے علاقے فتح کر کے سلطنت روم میں شامل کئے تھے۔ جرمانیہ میں بھی کچھ عارضی فتوحات حاصل کی تھیں اور اسی طرح سلطنت کی شمالی سرحدوں کو وسعت دی تھی۔ تاہم اس کے باوجود مورخ اسے ایک ظالم، گوشہ نشین اور ناراض شہنشاہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ مشہور رومی مفکر پلینی اکبر اسے Gloomist of men قرار دیتا ہے۔ اپنے بیٹے دروسس جولیئس سیزر کی وفات کے بعد ٹائبریس جزیرہ کیپری میں عزلت نشین ہو گیا

قیصر ٹائبریئس

مکمل نام:	Tiberius Cladius Nero
عہد حکومت:	18 ستمبر 14ء سے 16ء مارچ 37ء تک
عہد پیدائش:	روم، 16 نومبر 42 ق م
وفات:	16 مارچ 37ء
عمر:	77 سال
مقام وفات:	مسینم Misenum
مدفن:	مقبرہ آگسٹس میں مدفون ہوا
پیشرو:	قیصر آگسٹس
جانشین:	قیصر کالی گولا

تھا۔ (26 عیسوی) خود کو روم سے جلاوطن کرنے کے بعد اس نے اقتدار لوسیئس ایلیئس سجانس Lucius Aelius Sejanus کے سپرد کر دیا تھا سجانس نے تقریباً 20 سال تک ٹائبریئس کے قائمقام کے طور پر حکومت کی۔ دروسس کی موت نے سجانس کو کم از کم ٹائبریئس کی نظروں میں بلند کر دیا اور ٹائبریئس نے اسے باقاعدہ طور پر اپنا ہم نشین قرار دے دیا۔ تاہم جلد ہی سجانس کا بڑھتا ہوا اثر ورسوخ خود اس کا دشمن بن گیا اور وہ ٹائبریئس کے ہاتھوں معتوب ومعزول ہو کر قتل کر دیا گیا۔ اس کی جگہ فوج کے ایک کمانڈر نے لی۔ کہا جاتا ہے کہ فوج کے اسی کمانڈر نے بعد ازاں ٹائبیریس کو گلا گھونٹ کر ہلاک کیا تھا۔

اپنی وفات سے کچھ سال پہلے ٹائبریس نے کیلی گولا کو جو اس وقت جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ رہا تھا اپنے نواسے کے ساتھ مشترکہ طور پر اپنا جانشین بنایا فوج خاصہ کے جس کمانڈر کو ٹائی بیریس نے سجانس کی جگہ مقرر کیا تھا۔ اس نے بھی یہ اندازہ لگا لیا کہ ٹائبیریس کے بعد تخت شاہی پر کالیگولا ہی بیٹھے گا اس لیے اس نے اپنی وفاداری اسکے ساتھ منسلک کر دی مورخ سیوٹونیس نے ٹائبریئس کی جزیرہ کیپری میں عزلت نشینی کے بعد اس کی مصروفیات کی ایک عمدہ تصویر پیش کی جو آپ اصل کتاب میں دیکھیں گے۔

قیصر ٹائبیریس نے 16 مارچ 37ء کو وفات پائی مورخین کا خیال ہے کہ اس کی موت میں بالضرور اس کے جانشین کالیگولا کا ہاتھ تھا تاہم قیصر ٹائبریس کی موت پر اس کے مظالم سے نجات پر رومہ کی عوام نے بے حد خوشی منائی۔

قیصر کالیگولا CAESAR CALIGULA

قیصر کالیگولا جولین کلاڈین شاہی خاندان کا فرد تھا۔ کالی گولا جرمانیکس کا بیٹا تھا اور اس کے چچا قیصر ٹائبیریس نے اسے اپنا متبنیٰ اور جانشین بنایا تھا۔ اس کا باپ جرمانیکس رومہ کی عوام کی ہردلعزیز شخصیت اور ایک کامیاب رومی جرنیل تھا۔ اپنے باپ کی عسکری مہمات کے دوران ہی کالی گولا کو اپنا عرفی نام کالی گولا ملا تھا جو ایک فوجی بوٹ کالیگا Caliga کے نام پر جرمانیکس کے سپاہیوں نے اسے دیا تھا۔

جب کالیگولا کے باپ جرمانیکس نے انطاکیہ میں 19 عیسوی میں وفات پائی تو اس کی ماں ایگریپینا اکبر اپنے 6 بچوں کے ساتھ روما واپس لوٹ آئی جہاں وہ قیصر ٹائبیریس کے ساتھ جھگڑوں اور دشمنی میں پھنس کر ماری گئی۔ قیصر ٹائبریس اس کا یہ جھگڑا اس کے پورے خاندان کے خاتمہ کا باعث بنا اس کے بچوں کو قتل کروانے کے بعد قیصر ٹائبریس نے کالیگولا کو جزیرہ کیپری طلب کر لیا تھا جہاں وہ 37 عیسوی میں قیصر ٹائی بیریس کی موت تک رہا۔

مورخین کے مطابق 37 عیسوی میں تخت نشین ہونے کے بعد اگلے دو سال تک کالیگولا نے انتہائی شریفانہ طور پر حکومت کی۔ اس کے تاریخ کے ذرائع کے مطابق اس کے ظلم و جبر کا آغاز ہو گیا۔ جو اس انتہا

قیصر کالی گولا

مکمل نام:	GAIUS JULIUS GERMANICS
پیدائش:	31 اگست 12 عیسوی
مقام پیدائش:	انٹیئم Antium
وفات:	9 جون 68 عیسوی
مقام وفات:	شہر روم سے باہر
عمر:	30 سال
مدفن:	مقبرہ ڈومیٹیائی Mausoleum of Domitii
بیویاں:	کلاڈیا آکٹیویا (1) پوپیا سبینہ (2)
پیشرو:	قیصر ٹائبریئس
جانشین:	قیصر کلاڈیئس

تک پہنچ کر مورخین اسے ایک پاگل شہنشاہ قرار دیتے ہیں۔ کالی گولا نے اپنے مختصر عہد میں مطلق العنانی کی آخری حدود کو چھولیا۔ اس نے بے انتہا اصراف کر کے اپنے لیے خصوصی پرعشرت رہائش گاہیں تعمیر کرائیں اور جاہ پسندی کے اظہار کے لیے دیگر عمارات تعمیر کرائیں۔ اس کی تعمیرات میں روما میں تعمیر کیے گئے دو آبراہ بھی شامل ہیں۔ ان کے نام ایکوا کلاڈیا Aqua Claudia اور اینیو نووس Anio Novus ہیں۔ اسی کے عہد میں سلطنت موریطانیہ کا رومی سلطنت سے الحاق ہو گیا اور یہ سلطنت روما کا ایک صوبہ قرار پائی۔

ایک موروثی بیماری کی وجہ سے قیصر کالی گولا میں جنون کے آثار پیدا ہو گئے تھے لیکن اس کے باوجود اس نے اپنے عہد حکومت کا آغاز کچھ اس طرح کیا تھا کہ لوگ اسے ایک اچھا حکمران تصور کرنے لگے تھے۔ اس نے قومی کھیل تماشوں کو فروغ دیا اور اپنی فیاضی اور شاہانہ ضیافتوں سے اہل روما کو خوش کر دیا، تاہم جلدی ہی یہ حقیقت کھل گئی کہ کالی گولا صرف ان لوگوں کا دوست ہے جو عیاشی میں اس کی معاونت کرتے ہیں چنانچہ اپنی عیاشی کی بدولت کالیگولا نے صرف چار سال کے اندر اندر شاہی خزانہ خالی کر دیا اور اس کے بعد مال و دولت کے حصول کے لیے طبقہ امرا کو لوٹنا شروع کر دیا۔ خدا جانے کتنے امراء صرف اس قصور میں قتل کر دیئے گئے کہ وہ مالدار تھے۔ اس نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ خود اپنی زندگی ہی میں دیوتاؤں کے زمرے میں شامل کر دیا اور اپنی پرستش کرانے کے لیے باقاعدہ طور پر ایک مندر بھی تعمیر کروا دیا۔

آخر اس کے مظالم اور اخلاق سوزیوں کا عہد جنوری 41ء میں ختم ہو گیا اور وہ قتل کیا جانے والا پہلا رومی شہنشاہ قرار پایا۔ اس کی محافظ فوج کے دو اہم افسروں نے اسے اس کے محل میں قتل کر دیا کچھ سازشیوں نے ایک بار پھر روما میں جمہوریت کو بحال کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اور محافظ فوج نے کالیگولا کے چچا کلاڈیس کو تخت نشین کر دیا۔

قیصر کلاڈیئس CAESAR CLAUDIUS

اب جولین کلاڈین شاہی خاندان میں صرف کلاڈیس ہی زندہ بچا تھا۔ بچپن سے ہی وہ سست، بدوضع اور خاموش طبع تھا اور اس کے انہیں اطوار کی وجہ سے اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ خود اس کی دادی لیویا کو اس سے نفرت تھی۔ اپنے چچا ٹائی بیریئس کے زمانے میں وہ عزلت نشین رہا۔ اسی گوشہ نشینی نے اس میں کتب بینی کی عادت ڈال دی تھی اسی بنا پر اس نے بطور مورخ بھی خاصی شہرت حاصل کی۔ تاہم اپنے خاندان کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے وہ بھی عیاشی کا دلدادہ تھا۔

کلاڈیس دروسس اور انٹولیا اصغر کا بیٹا تھا۔ وہ اپنے والدین کے قیام گال دفرانس کے زمانے میں پیدا ہوا تھا اور مورخین کے مطابق پہلا ایسا قیصر روم تھا جو بیرون ملک پیدا ہوا تھا۔

بچپن کی ایک بیماری کی وجہ سے وہ بہرے پن اور لنگڑاہٹ کا شکار تھا اور اپنے خاندان میں سب سے کم ذہین بچہ تصور کیا جاتا تھا۔ اس کی یہی جسمانی کمزوریاں قیصر ٹائبریس کے عہد میں اس کے زندہ بچے رہنے کا سبب ہیں۔ تاہم انہیں جسمانی نقائص کی وجہ سے وہ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز نہ ہو سکا۔

قیصر کلاڈیئس

مکمل نام:	TIBERIUS CLODIUS DRUSUS
عہد حکومت:	24 جنوری 41ء سے 13 اکتوبر 54ء تک
پیدائش:	یکم اگست 10 قبل از مسیح
مقام پیدائش:	لوگڈونم Lugdunum (فرانس)
وفات:	13 اکتوبر 54 عیسوی
مقام وفات:	روم
مدفن:	مقبرہ آگسٹس
پیشرو:	قیصر کالی گولا
جانشین:	قیصر نیرو
بیویاں:	پلوٹیا ارگونیلا اگریپینا (بھتیجی)

تخت نشینی:

قیصر کالیگولا کے قتل کے بعد جب فوج کا ایک دستہ کلاڈیس کو تخت نشین کرنے کے

لیے لے کر چلا تو خود کلاڈیئس کو اس بات کا یقین نہیں آیا تاہم فوج اسے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے تخت نشین کرنا چاہتی تھی اور اسی وجہ سے اس کے سر پر تاج رکھ دیا گیا۔

کلاڈیس نے اپنی تخت نشینی کے فوراً بعد اپنی خوبرو مگر سیاہ کار بھتیجیوں کو جلاوطنی سے واپس بلا لیا۔ ایگریپینا نے روم واپس لوٹتے ہی شاہی محل کا رخ کیا وہ کسی بھی قیمت پر شاہی اقتدار اپنے ہاتھوں میں لینے کی خواہاں تھی۔ اسی وجہ سے اس نے بالآخر اپنے چچا کلاڈیس سے شادی کر لی اور رومہ کے قوانین تک کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔

اپنی کم تجربہ کاری کے باوجود کلاڈیس اپنی تخت نشینی کے بعد ایک اچھا منتظم ثابت ہوا تاہم اس نے تمام کاروبار سلطنت اپنے آزاد کردہ غلاموں کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ یہ لوگ بڑے زیرک، قابل اور اپنے آقا کے پورے وفادار تھے ادھر ایگریپینا بھی تخت تک پہنچنے کے لیے کوشاں تھی اس نے کلاڈیس کی بیٹی آکٹویا سے اپنے بیٹے ڈومی یئس نیرو سے منسوب کر دی اور پھر اپنے بیٹے کو تخت نشین کرنے کے لیے اس کے کلاڈیس کے بیٹے برٹانیکس کو راستے سے ہٹا دیا بلکہ خود کلاڈیس کو بھی زہر خورانی کے ذریعے بالآخر ٹھکانے لگا دیا۔ اب اس کے بیٹے ڈومی تیس نیرو کے لیے تخت تک پہنچنے کا راستہ کھل چکا تھا۔

قیصر نیرو CAESAR NERO

اپنے بیٹے نیرو کو تخت نشین کرنے کے لیے ایگریپینا نے محافظ فوج کے افسروں اور سپاہیوں کو ایک خطیر رقم رشوت کے طور پر دینے کا وعدہ کیا اور محافظ فوج نے ''شہنشاہ نیرو زندہ باد'' کے نعرے لگانے شروع کر دیئے..... نیرو کو کلاڈیس نے اپنا متبنیٰ اور وارث پہلے ہی قرار دے دیا تھا۔ وہ 54 عیسوی میں تخت نشین ہوا اور اس نے 68 عیسوی تک حکومت کی۔ نیرو نے اپنے عہد میں جن امور پر توجہ دی وہ سفارت کاری، تجارت اور سلطنت روما کی تمدنی ترقی تھی۔ اس نے بہت سے تھیٹر تعمیر کرائے اور کھلاڑیوں اور تیغ زنوں کو ترقی دی۔ تاہم اس کے عہد میں جنگ بھی لڑی گئی۔ اس کے ایک جرنیل کاربولو Corbulo نے ایران کی اشکانی Parthian سلطنت سے کامیابی سے جنگ بھی لڑی اور صلح کے لیے گفت و شنید بھی کی۔ اس کے ایک جنرل سیوٹولیئس نے جزائر برطانیہ میں رونما ہونے والی ایک بڑی بغاوت کو فرو کیا۔ اس کے عہد میں باسفورس کی ایک سلطنت کا الحاق سلطنت روما سے ہوا۔ اسی کے عہد میں یہودیوں کے ساتھ پہلی رومی جنگ کا آغاز بھی ہوا۔

64 عیسوی میں روما شہر ایک بڑی آتشزدگی سے تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو گیا اس

قیصر نیرو

مکمل نام:	NERO CLADIUS CAESAR AUGUTUS
عہد حکومت:	13 اکتوبر 54ء سے 9 جون 68 عیسوی تک
پیدائش:	15 دسمبر 37 عیسوی
مقام پیدائش:	اینٹیئم، اٹلی
وفات:	9 جون 68 عیسوی
عمر:	30 سال
مقام وفات:	رومہ سے باہر
مدفن:	مقبرہ ڈومیٹیئس
پیشرو:	قیصر کلاڈیس
جانشین:	قیصر گالبا
بیویاں:	کلاڈیا آکٹیویا، پوپیا سینہ

آتشزدگی کے متعلق بہت سے مورخین اور خود رومیوں کا خیال ہے یہ آگ خود شہنشاہ نیرو نے لگوائی تھی تاکہ روما کو نئے خطوط پر تعمیر کیا جا سکے۔ 68ء میں گال میں رونما ہونے والی ونڈیکس Vindex کی بغاوت اور سپین میں رومی جرنیل گالبا کے دعویٰ شہنشاہیت کے بعد قیصر نیرو کو 14 سال تک حکومت کرنے کے بعد تخت چھوڑنا پڑا تھا۔

لیکن شہنشاہ نیرو نے عیش کوشی اور ظلم و استبداد کے جو طریقے اختیار کئے تھے وہ کسی اور قیصر نہیں کئے تھے۔ وہ راتوں کو جگہیں بدل کر خود اپنی رعایا کی عورتوں کو شکار کرنے کے لیے نکلتا تھا۔ اخلاقی تنزلی کی انتہا یہ تھی کہ نیرو نے خود اپنی ماں کے ساتھ بھی جنسی تعلقات قائم کر لیے تھے۔ پھر اس سے بھی بڑا ظلم یہ کیا کہ خود اپنی ہی ماں کو قتل کروا دیا۔ مشہور فلسفی سنیکا اس کا استاد اور دست راست تھا تاہم اسے بھی نہیں بخشا گیا اور وہ ایک سازش میں ملوث ہونے کے بعد نیرو کے حکم پر خودکشی کرنے پر مجبور ہو گیا۔ یہ جملہ تو تاریخ کی کتابوں کے علاوہ بھی مشہور ہے کہ جب روم جل رہا تھا تو نیرو خوشی سے بانسری بجا رہا تھا۔ نیرو نے جنسی بے راہ روی کی انتہا اس وقت کر دی جب روما کے باہر ایک جشن منایا گیا اس جشن میں جنسی بے راہ روی کا ہر سامان میسر تھا اور خود بادشاہ نے ایک مرد سے اپنی رعایا کے سامنے شادی کی تھی۔

تاہم خود نیرو کا انجام کچھ اچھا نہ ہوا اور گالبا کے دعویٰ تاج و تخت کے بعد اسے جب خود اپنے ہی دوستوں کے ہاں پناہ نہ ملی تو اس نے خودکشی کر لی مگر وہ ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا بزدل تھا کہ خودکشی کرتے وقت اس کی گردن میں خنجر بھی اس کے ایک غلام کو اتارنا پڑا۔ موت کے وقت نیرو کی عمر صرف تیس سال تھی۔

قیصر گالبا CAESAR GALBA

سرویئس سلپیکیوس گالبا ایک رومی عالی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ سینٹ کو امید تھی کہ اس کے تخت نشین ہونے کے بعد آئین وقوانین کا دوبارہ پاس ولحاظ کیا جائے گا۔ مورخین کے مطابق اس بات کی بھی شہادت موجود ہے کہ گالبا سیزر آگسٹس کے نقش قدم پر چلنا چاہتا تھا، لیکن اپنے اس ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔ اس کے علاوہ ذاتی طور پر وہ ایک معمولی قابلیت کا انسان تھا۔ اس کی نسبت مورخین نے یہاں تک لکھا ہے کہ وہ اوصاف حسنہ سے متصف نہ تھا تاہم اوصاف سیئہ سے محفوظ ضرور تھا۔ اسے شہرت کی بھی چنداں پرواہ نہیں کی اور نہ ہی وہ دوسرے قیصروں کی طرح مال وزر کا بھوکا تھا۔ اس کی انصاف پروری بھی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ مگر وہ اپنی ذاتی رائے پر عمل کرنے کی بجائے وہ دوسروں کے مشوروں پر عمل کرتا تھا اور اپنے احباب اور ملازمین کے زیر اثر تھا۔ اس کی ظاہری حزم و احتیاط اکثر اوقات محض کاہلی ہوتی تھی۔ مجموعی طور پر مورخین کے مطابق وہ قیصر کے عہدہ جلیلہ کا اہل نہیں تھا بلکہ یہ اس کے سر زبردستی منڈھ دیا گیا تھا۔ اس کے مزاج میں اس کے تین احباب کا بڑا اثر تھا اور وہ بادشاہ کے ''تین

قیصر گالبا

مکمل نام:	SERVIUS, SULPICIUS GALBA CAESAR
عہد حکومت:	8 جون 68 تا 15 جنوری 69ء
پیدائش:	24 دسمبر 3 قبل از مسیح
مقام پیدائش:	Near Terracina
وفات:	15 جنوری 69 عیسوی
مقام وفات:	روم
عمر:	71 سال
پیشرو:	قیصر نیرو
جانشین:	قیصر اوتھو
بیوی:	ایمیلیا لیپڈا
والدہ:	ممیا ایکیکا، Mummia Achaica

میانجی'' کہلاتے تھے۔

گالبا نے صرف سات ماہ حکومت کی اور جنوری 69ء میں وہ قتل ہو گیا۔ 15 جنوری 69ء کو گالبا روما کی پلاٹین پہاڑی پر اپالو دیوتا کے مندر میں دیوتاؤں سے اپنی سلطنت کی خیر مانگ رہا تھا دوسری طرف اوتھو کے قتل کی جھوٹی افواہ پھیلی جس پر گالبا کی پریشانیاں دور ہو گئیں مگر معاملہ اس کے برعکس ہوا اور اوتھو کی فوج کے ایک دستے نے گالبا اور پینز و کو چوک کے پاس روک لیا۔ عام لوگ اس معاملے کو دیکھ کر چوک سے بھاگے جس پالکی میں گالبا سوار تھا وہ گرینوس کے جوہڑ کے پاس الٹ دی گئی اور بادشاہ کا تلواروں کے ساتھ قیمہ قیمہ کر دیا گیا۔ اس کا مصاحب وی ینوس بھی مارا گیا۔

قیصر اوتھو CAESAR OTHO

قیصر اوتھو کو سینٹ نے محافظ فوج کے منتخب کردہ امپرا اطور کے طور پر تسلیم کرنے میں ذرا دیر نہ کی مگر قیصر اوتھو صرف تین ماہ تک تخت شاہی پر رونق افروز رہ سکا۔ اوتھو ان اوباش امیر زادوں میں سے ایک تھا جنہوں نے قیصر نیرو کو گھیر رکھا تھا۔ تاہم اوتھو کی یہ دوستی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی کیونکہ نیرو کی شناسائی اوتھو کی خوبصورت بیوی پوپیا سبینہ سے ہوگئی۔ یہ عورت اوتھو سے شادی کرنے کی خاطر اپنے پہلے خاوند سے طلاق لے چکی تھی اب اس نے ملکہ بننے کے لیے خود اوتھو کو ایک دور دراز صوبے کی صوبیداری دلوا کر روم سے دور کر دیا تھا۔ نیرو کی وفات پر اوتھو ایک بار پھر روم لوٹ آیا تھا اور آخر کار قیصر گالبا کو قتل کروا کر تخت نشین ہوگیا۔ تاہم اوتھو کا ایک رقیب اس کے تخت نشین ہونے سے پہلے ہی میدان میں آ گیا تھا یعنی جب رومہ میں گالبا کو قتل کیا جا رہا تھا جرمانیہ میں تعینات رومی افواج نے اپنے سالار ویٹیلئس کو شہنشاہ رومہ تسلیم کر لیا تھا اور وہ اپنی افواج کو لے کر اطالیہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اوتھو جیسے عیاش طبع انسان کے لیے یہ موقع بڑی دشواری کا تھا۔ اوتھو چاہتا تھا کہ ویٹیلئس اور اس کی افواج اطالیہ کا دوسرا خط مدافعت نہ پار کرنے دے مگر اس کی فوج کی شکست کی خبر نے اوتھو کو خودکشی کرنے پر مجبور کر دیا یوں اوتھو کو صرف تین ماہ حکومت کرنا نصیب ہو سکا۔

قیصر اوتھو

مکمل نام:	MARCUS SALVIUS OTHO
عہد حکومت:	15 جنوری 69ء سے 16 اپریل 69ء
پیدائش:	28 اپریل 32 عیسوی
مقام پیدائش:	فرینٹیئم FRENTIUM
وفات:	16 اپریل 69ء
مقام وفات:	روم
پیشرو:	قیصر گالبا GALBA
عمر:	36 سال
جانشین:	قیصر ویٹلئس
بیوی:	پوپیا سبینہ Poppea Sabina اس کو قیصر نیرو نے طلاق دی تھی۔
والد:	لوسیئس اوتھو Lucius Otho
والدہ:	ترینتیا البیا Terentia Albia

قیصر وٹیلئس CAESAR VITELLIUS

قیصر آلوس وٹیلئس جرمانیکس (69ء 15ء) خود بھی صرف آٹھ ماہ تک برسر اقتدار رہ سکا۔ وہ 16 اپریل 69ء کو تخت نشین ہوا اور 22 دسمبر 69ء کو وفات پا گیا۔ یہ سال رومہ کی تاریخ میں چار شہنشاؤں کا سال کہلاتا ہے۔ تخت نشینی کے بعد قیصر وٹیلئس نے اپنے نام کے ساتھ قیصر CAESAR کا لاحقہ لگانے کی بجائے جرمانیکس لگانا پسند کیا تھا۔ اس کے تخت نشینی کے دعوے کو جلد ہی مشرقی صوبوں میں مقیم رومی فوجوں نے چیلنج کر دیا اور اس کی بجائے اپنے کمانڈر ویسپاشین کو شہنشاہ بنا دیا جس سے خانہ جنگی پھر شروع ہو گئی۔

تاہم وٹیلئس کا انتظام حکومت کچھ بہتر تھا۔ اس نے شاہی عہدوں پر اپنے آزاد کردہ غلاموں کی بجائے متوسط طبقے کے شرفاء کو معمور کیا۔ سینٹ کی خودمختاری کا بھی لحاظ رکھا۔ وہ سینٹ کے اجلاسوں میں خود شریک ہوتا اور جب بھی لوگ اس کی مخالفت کرتے تو وہ کہتا کہ دو اراکین میں باہمی اختلاف کچھ قابل تعجب بات نہیں ہے۔ معاشرہ کی اصلاح کے لیے اس نے جو قدم اٹھائے ان میں اشرافیہ کا دنگلوں میں کشتی لڑنے کا شرمناک طریقہ کو ختم کرنا، نجومیوں اور کاہنوں کو حکماً

قیصر وٹیلئس

مکمل نام:	ALUSVITELLIUS, SERMANICUS, AUGUSTUS
عہد حکومت:	16 اپریل 69ء تا 22 دسمبر 69ء
پیدائش:	24 ستمبر 15 عیسوی
وفات:	22 دسمبر 69ء
مقام وفات:	روم
پیشرو:	اوتھو
عمر:	54 سال
جانشین:	ویسپاشین
بیوی:	گلیریا منڈانہ
والد:	لوسیس وٹیلئس
والدہ:	سیکسٹیلیا SEXTILIA

اطالیہ سے نکلوا دینا۔ گالبا اور اوتھو نے تو اپنے نام کے ساتھ سیزر کا لاحقہ لگا لیا تھا تاہم وی تلیوس نے خود کو جولین شاہی خاندان میں داخل کرنے سے ہر ممکن احتراز کیا۔ ادھر ویٹیلئس ویسپاشین کی ان فوجوں سے مقابلے کا انتظام نہ کر سکا جو بادشاہی چھیننے کے لیے دارالحکومت پر چڑھائی کرنے کے لیے بڑھی آ رہی تھیں۔ نہ ہی اس کے پاس پورا جنگی ساز و سامان تھا۔ یوں ویسپاشین کی فوجوں کے ساتھ دوسری جنگ بیڈریاکم Second Battle of Fedria Cum اس کے لیے تباہ کن شکست میں بدل گئی۔ ان حالات میں اس نے ویسپاشین کے حق میں تخت سے دستبردار ہونا چاہا مگر ویسپاشین کے سپاہیوں نے اس مہلت نہ دی۔

قیصر ویسپاشین CAESAR VESPATIAN

قیصر ویسپاشین آگسٹس 17 نومبر 69ء کو تخت نشین ہوا اور اس نے 23 جون 79ء تک قریباً دس سال حکومت کی۔ ویسپاشین فلیوین Flavian نامی شاہی خاندان کا بانی تھا جس نے تقریباً 25 سال تک رومی سلطنت پر حکومت کی۔ فلوین خاندان کا تعلق رومی سلطنت کے ایکوئسٹرین Equestr عہدیداروں سے تھا جو ترقی کر کے جولین کلاڈین خاندان کی حکومت میں سینیٹر ولا کے عہدے تک پہنچ گئے تھے۔ ویسپاشین 51 عیسوی میں قنعل منتخب ہوا اور فوج کا ایک قابل سالار ثابت ہوا۔ اس نے جزائر برطانیہ پر 43 عیسوی میں رومی حملے میں عسکری خدمات انجام دیں تھیں۔ اس کی عسکری قابلیت کے پیش نظر اس کو یہودیوں کی بغاوتوں کو کچلنے کے لیے یہودیہ بھیجا گیا (66 عیسوی) اپنی یہودیہ کی عسکری مہم کے دوران جب 68 عیسوی میں ویسپاشین اپنے بیٹے طیطس کے ساتھ یہودیوں کے مقدس شہر یروشلم کا محاصرہ کرنے کی تیاری کر رہا تھا تو اسی دوران قیصر نیرو نے خودکشی کر لی اور سلطنت رومہ پورے ایک سال کے لیے خانہ جنگی کا شکار ہوگئی، جیسا کہ پہلے ذکر آیا یہ سال رومہ کی تاریخ میں 4 قیصروں کا سال کہلاتا ہے۔ اس سال میں یکے بعد دیگر 4

قیصر ویسپاشین

مکمل نام:	TITUSFLAVIUS, CAESAR VESPASIAN
عہد حکومت:	یکم جولائی 69ء تا 23 جون 79ء
پیدائش:	17 نومبر 9 عیسوی
مقام پیدائش:	فلیکر ینا FALACRINA
وفات:	23 جون 79ء
مقام وفات:	روم
عمر:	69 سال
پیشرو:	قیصر ویٹیلئس
جانشین:	قیصر طیطس
بیوی:	ڈومیٹلا اکبر
وفات:	60 عیسوی
محبوبہ:	کائینس CAENUS
والد:	ٹائٹس فلیوئس سیبانس
والدہ:	ویسپاشیا پولا Vespatia Pola

قیصر تخت نشین ہوئے مگر دو چار ماہ سے زیادہ عرصہ حکومت نہ کر سک۔ گالبا اور اوتھو کے بعد قیصر ویٹیلئس تخت نشین ہوا جس کے دعویٰ تخت و تاج کو تسلیم نہ کرتے ہوئے مصر اور یہودیہ میں تعینات فوجوں نے اپنے سالار ویسپاشین کو شہنشاہ روم تسلیم کرلیا۔ اقتدار کے حصول کے لیے ویسپاشین نے شام کے رومی گورنر مکینئس Mucianus سے اتحاد کرلیا اور میکیانئیس اور ایک دوسرا رومی جنرل ویسپاشین کی حمایت میں اپنی فوجیں لے کر قیصر ویٹلیئس کے خلاف آگے بڑھے جبکہ ویسپاشین نے رومی صوبہ مصر پر قبضہ کرلیا۔

20 دسمبر 69 عیسوی کو قیصر ویٹلیئس کو شکست دی گئی اور اگلے دن ویسپاشین کو رومی سینٹ نے شہنشاہ تسلیم کرلیا۔ ویسپاشین کی حکومت کے دس سالہ عہد کے متعلق بہت کم معلومات ملتی ہیں۔ تاہم اس کا عہد رومی سلطنت کے مالی استحکام کا باعث بنا اور ویسپاشین نے ایک مالیاتی نظام ترتیب دے کر سلطنت کے خالی خزانہ کو ایک بار پھر بھر دیا۔ اس کے عہد میں بہت سی اہم تعمیرات بھی ہوئیں جن میں سے کلوسیئم COLOSSEUM نامی عمارت آج بھی روم میں دیکھی جا سکتی ہے۔ 79ء میں اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا طیطس تخت نشین ہوا۔

قیصر طیطس CAESAR TITUS

فلیوین خاندان کا دوسرا حکمران طیطس Titus تھا جو اپنے والد ویسپاشین کی وفات کے بعد 24 جون 79ء کو تخت نشین ہوا۔ شہنشاہ بننے سے پہلے طیطس نے اپنا لوہا ایک قابل فوجی سالار کے طور پر منوایا تھا اور یہودیہ کی مہم کے دوران ویسپاشین کے واپس چلے جانے کے بعد نہ صرف یروشلم بلکہ فلسطین کے اور حصوں کو بھی اپنی ذاتی قابلیت سے فتح کیا تھا۔ اسی دوران یکم جولائی 69ء کو ویسپاشین کو شہنشاہ قرار دے دیا گیا تھا۔ اپنے والد کے عہد حکومت کے دوران طیطس نے شاہی محافظ افواج کے سالار کے طور پر خدمات انجام دیں۔ فلسطین میں قیام کے دوران طیطس اور یہودی ملکہ برنیس میں جنسی تعلقات قائم ہو گئے تھے اور اس نے بالآخر اس کو روم بلا لیا مگر رومی عوام نے ان کے اس تعلق کو پسند نہ کیا اور طیطس کو اسے واپس یہودیہ بھیجنا پڑا۔ اپنے ظالمانہ کردار کے باوجود طیطس تخت نشین ہونے کے بعد ایک اچھا حکمران ثابت ہوا۔

طیطس نے تخت نشین ہونے کے بعد اپنے والد کے عہد میں تعمیر کئے جانے والے یمفی تھیٹر، کلوسیم کو مکمل کرایا۔ اس کے علاوہ دو قدرتی آفات سے متاثر ہونے والے افراد کی اس نے بہت مالی معاونت کی اور جود و سخا سے کام لیا۔ ان قدرتی آفات میں سے ایک 79ء میں کوہ ویسوس کی آتش فشانی اور دوسری 80ء میں روما شہر میں ہونے والی ایک آتشزدگی تھی۔ صرف 2 سال تک حکومت کرنے کے بعد طیطس نے اچانک بخار میں مبتلا ہو کر وفات پائی۔ اسے رومی سینٹ نے دیوتاؤں کے زمرے میں شامل کر دیا اور اس کے بعد اس کے بھائی ڈومشیان کو تخت نشین کر دیا۔

قیصر طیطس

مکمل نام:	TITUS FLAVIUS VESPASIANUS, CAESAR
عہد حکومت:	24 جون 79ء تا 13 ستمبر 81ء
پیدائش:	30 دسمبر 39ء
مقام پیدائش:	روم
وفات:	13 ستمبر 81ء
مقام وفات:	روم
عمر:	41 سال
پیشرو:	قیصر ویسپاشین
جانشین:	قیصر ڈومیشان
بیوی:	اریسپنا ترتولا ARRECINA TERTULLA

قیصر ڈومیشیان CAESAR DOMITIAN

مورخ سیوٹونیئس کی کتاب 12 قیصر روم میں 12 بارہواں قیصر ڈومیشیان کو بتایا گیا ہے وہ 14 ستمبر 81ء کو تخت نشین ہوا۔ ڈومیشیان فلیوین خاندان کا تیسرا اور آخری حکمران بھی تھا۔ ڈومیشیان کی جوانی اور اس کا ابتدائی دور اپنے بھائی طیطس کی سرکردگی میں بسر ہوا۔ جو اس سے بہت مشفقانہ سلوک کرتا تھا۔ اپنے والد کے عہد میں ڈومیشیان کو طیطس کے مقابلے میں بہت کم ذمہ داریاں دی گئیں۔ طیطس کی وفات کے بعد اگلے ہی دن ڈومیشیان کو تخت نشین کر دیا گیا۔ اس نے اگلے پندرہ سال تک حکومت کی اور ٹائبیریس کے بعد سب سے زیادہ عرصے تک حکومت کرنے والا شہنشاہ ثابت ہوا۔ شہنشاہ بننے کے بعد ڈومیشیان نے رومی سلطنت کی اقتصادیات کو سکے کی قیمت بڑھا کر سہارا دیا اور سلطنت کی حدود کو اپنی فتوحات سے مزید وسیع کر دیا۔ اس کے کارناموں میں روم کی تعمیر نو اور توسیع شامل ہے۔ اس کے عہد میں کئی اہم جنگیں جزائر برطانیہ میں لڑی گئیں۔ اس کے ایک اہم فوجی جرنیل ایگریکولا نے کیلی ڈونیا CALEDONIA یا سکاٹ لینڈ کا علاقہ اور ڈاسیا Dacia فتح کیا۔

قیصر ڈومیشیان کی حکومت کی ایک اہم

قیصر ڈومیشیان

مکمل نام:	TITUS FLAVIUS CAESAR DOMITIANUS
عہد حکومت:	14 ستمبر 81 عیسوی تا 18 ستمبر 96 عیسوی
پیدائش:	24 اکتوبر 51ء
مقام پیدائش:	روم
وفات:	18 ستمبر 96 عیسوی
عمر:	44 سال
پیشرو:	قیصر طیطس
جانشین:	قیصر نیروا NERVA
بیوی:	ڈومیٹلا لونگینا DOMITTLA LONGINA
والد:	ویسپاشین

خصوصیت اس کی ہمہ گیری تھی۔ مورخین کے نزدیک ڈومیشیان رومی سلطنت کے لیے ایک نیا قیصر آگسٹس ثابت ہوا اور اس نے سلطنت کی بنیادوں کو مزید مستحکم کر دیا۔ فوج اور دیگر شعبوں کو مضبوط بنانے سے رومی سلطنت خوشحالی کے ایک نئے دور میں داخل ہوگئی۔ اس نے عوام کے اخلاقی معیار کو بھی بلند کرنے کی کوشش کی۔ ان تمام اصلاحات کے نتیجے میں ڈومیشیان فوج اور عوام دونوں میں مقبول ترین شخصیت بن گیا تاہم اسے سینٹ کے اراکین نے ایک مستبد اور جابر حکمران ہی مانا۔ مورخ سیوٹونیس نے اسے وہ پہلا رومی شہنشاہ قرار دیا ہے جو خود کو ''آقا اور خدا'' DOMINUESET DEUS تک کہلانا پسند کرتا ہے۔

ڈومیشیان کا عہد حکومت 86 عیسوی میں اس وقت اختتام پذیر ہوا جب اسے اس کے چند افسروں نے قتل کر دیا۔ اس کے اگلے دن اس کا مشیر خاص نروا NERVA تخت نشین ہوگیا۔

جولیئس قیصر JULIUS CAESAR

84 ق م میں جب جولیس قیصر یا سیزر کی عمر پندرہ سال تھی تو اسے اپنے والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہونا پڑا۔ اسی قونصل شپ کے دوران اسے مشتری دیوتا کے مندر کا پروہت بھی نامزد کر دیا گیا۔ اسی دوران نوجوان جولیئس نے کوسوشیا Cossutia نامی لڑکی سے بچپن میں کی گئی منگنی توڑ دی۔ کوسوشیا اگرچہ ایک متمول اور امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی مگر اس کے خاندان کے لوگ صرف متوسط اور معمولی حکومتی عہدوں پر فائز تھے۔ اس کی بجائے جولیئس نے مشہور رومی قونصل سنا Cinna کی بیٹی کارنیلیا Cornelia سے شادی کر لی۔ سنا چار سے زائد مرتبہ قونصل کے عہدے پر فائز رہ چکا تھا۔ کارنیلیا سے سیزر کے ہاں ایک بیٹی جولیا Julia پیدا ہوئی تھی۔ مشہور رومی آمر سُلا Sulla نے سیزر کو کارنیلیا کو طلاق دینے کی کئی مرتبہ ترغیب دی مگر جب اس نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا تو سُلا نے اسے مشتری دیوتا کے مندر کا پروہت ہونے کے اعزاز سے محروم کر دیا۔ اپنے باپ سے ملنے والی وراثت اور اپنی بیوی کے جہیز میں آنے والے مال دولت کے بل بوتے پر جولیس مقتدر جماعت کے ارکان جیسی ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی گزار رہا تھا مگر سُلا کی یہ حکم عدولی کرنے کے بعد اسے عوام کی نگاہوں سے پوشیدہ ہونا پڑا (معاملہ یہ تھا کہ کورنیلیا کا باپ سلا کا حریف تھا۔ اسی بنا پر وہ اس کی بیٹی کو طلاق دلوانا چاہتا تھا مگر اس سلسلے میں جب جولیئس سیزر نے اس کی بات نہیں مانی تو سلا نے نہ صرف کارنیلیا کے جہیز پر قبضہ کر لیا بلکہ جولیئس سیزر کو مالی نقصان پہنچا کر اپنا دل ٹھنڈا کیا۔ انہیں دنوں سیزر کو ایک شدید بخار نے آلیا اور بیماری کی شدت کے باوجود اُسے ہر رات ایک نئی پناہ گاہ دریافت کرنا پڑتی تا کہ وہ سُلا کے انتقام سے محفوظ رہ سکے کیونکہ سلا نے اس کی تلاش میں اپنی خفیہ پولیس لگا رکھی تھی۔ اس سلسلے میں اسے ان مکان مالکان کو کافی روپیہ دینا پڑا جنہوں نے اپنے مکانات میں سُلا سے بچنے کے لیے پناہ دی۔ آخر کار سلا نے اسے معاف کر دیا۔ یہ معافی اس کے قریبی عزیزوں مامیرئیس Mamarius، ایمیلئس

Aemilius اور کیلس کوٹا Cotta, Aurelius کے درمیان میں پڑنے کی وجہ سے ملی تھی۔ اس سلسلے میں یہ بھی معلومات ملتی ہیں کہ جب رومہ کے طبقہ اعیان شرافیہ کی جماعت کے اہم اراکین نے جولیس سیزر کے معاملے کی وکالت کی تو سلا کو اس مسئلے کو پس پشت ڈالنا پڑا تھا یا شاید اُسے کسی اندرونی جذبے یا مستقبل میں دیکھ لینے کی صلاحیت نے اسے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا تاہم جولیس کے متعلق اس نے اس وقت جو کچھ کہا تھا وہ قابل غور ہے۔ وہ سفارش کرنے والے اعیان سے کچھ یوں مخاطب ہوا تھا۔ ''ٹھیک ہے بالآخر تم جیت گئے۔ تم اس نوجوان کو لے جاسکتے ہو، لیکن یہ بات ہرگز نہ بھولنا کہ جس نوجوان کو تم میرے ہاتھوں سے بچا رہے ہو وہ اس طبقہ اعیان کے لیے تباہی کا باعث بنے گا جس کی آج تک تم اور ہم حفاظت کرتے چلے آئے ہیں۔ یاد رہے کہ کئی مارئیس Marius (مارئیس سلا کا حریف تھا اور اس نے سیزر کی بیٹی سے شادی کی تھی، وہ کئی سال تک رومہ پر ڈکٹیٹر بن کر حکومت کرتا رہا تھا) اس نوجوان جولیئس کی ذات میں چھپے ہوئے ہیں اور جنہیں وہ نظر نہیں آتے وہ اندھے ہیں۔ سُلا کے اپنے بارے میں ان خیالات کی اطلاع جولیئس کو بھی مل گئی جس کی بنا پر اسے رومہ سے فرار ہونے ہی میں خیریت نظر آئی۔ اس نے براعظم ایشیا میں فوجی خدمات انجام دینے کا فیصلہ کیا اور رومی جنرل مارکس تھرمس Marcus Thermus، ایک صوبائی گورنر کے ہاں افسر تعمیل (Aide-De-Camp) کے طور پر ملازمت کرلی۔ مارکس تھرمس نے اپنی ایک بحری مہم کے لیے ایک نیا بحری بیڑہ ترتیب دینے کے لیے سیزر کو بیتھینیہ Bithynia بھیجا۔ جولیس سیزر نے کچھ دن وہاں کے بادشاہ نکومیدش Nicomedes کے دربار میں گزارے۔ سیزر کا بیتھینیہ میں قیام اتنا طویل ہوگیا کہ بعض لوگوں نے سیزر اور شاہ نکومیدش کے درمیان ہم جنس تعلقات قائم ہونے کا شبہ تک ظاہر کیا کہتے ہیں جب ہم جنس پرستی کا یہ سکینڈل زیادہ پھیلا تو جولیئس سیزر شاہ نکومیدش کے دربار سے اپنے ہیڈکوارٹر واپس آگیا تاہم اس سکینڈل کے باوجود جولیئس سیزر کو اس مہم میں بھی شہرت نصیب ہوئی اور اسے گورنر تھرمس نے ایک خصوصی اعزاز، شاہ بلوط کے پتوں سے بنے ہوئے تاج سے نوازا جو مٹلین Mytilene پر حملے کے دوران اپنے ایک ساتھی سپاہی کی جان بچانے کے صلے میں دیا گیا تھا۔

جولیئس سیزر سیلیشیا میں ایک اور فوجی مہم میں سرویلیئس آئسوریکس Servilius Isauricus کے زیر کمان لڑ رہا تھا کہ اسے رومہ سے سلا کی وفات کی خبر موصول ہوئی اور وہ عجلت

کے ساتھ واپس رومہ کو لوٹا رومہ میں ان دنوں ایک بغاوت مارکس لیپڈس Marcus Lepidus کی قیادت میں رونما ہوئی سیزر کو اس بغاوت کے ذریعے ترقی کے مواقع ملنے کی امید تھی اور لیپڈس نے بھی اسے اپنی باغی فوج میں ایک اعلیٰ عہدہ دیا مگر جلد ہی سیزر کو لیپڈس کی قابلیت اور اس کی شخصیت پر شک ہو گیا جس سے ملکی سیاسیات میں آگے بڑھنے میں اسے مایوسی ہوئی اور اس نے لیپڈس کا ساتھ چھوڑ دیا۔

رومہ سے ایک پھر اخراج

لیپڈس کی بغاوت ناکام ہو جانے کے بعد جولیس سیزر کے سر ایک سابقہ کونسل کارنیلیس ڈولا بیلا۔ Cornelius Dolabela کا جبراً استحصال کرنے کا الزام لگ گیا جس کی وجہ سے سیزر نے حالات کے بہتر ہو جانے تک جزیرہ رہوڈز Rhodes چلے جانے کا فیصلہ کیا اور ایک بار پھر رومہ کو چھوڑ دیا۔ رہوڈز روانگی سے پہلے ہی موسم سرما آ چکا تھا۔ اس موسم میں بحیرہ روم میں بحری قزاق سرگرم ہو جاتے تھے۔ سیزر جیسے ہی ایک بحری جہاز پر رہوڈز کے لیے نکلا اس بحری جہاز کو جزیرہ فارماکوسا۔ Phamacssa کے نزدیک بحری قزاقوں نے آگھیرا اور دوسرے مسافروں کے ساتھ جولیس سیزر کو بھی قیدی بنا لیا۔ ان بحری قزاقوں کی قید میں جولیس سیزر نے تقریباً ۴۰ دن گزارے۔ بحری قزاقوں نے اس سے رہائی کے لیے ۵۰ ٹیلنٹ جو تقریباً ۱۲۰۰۰ اشرفیوں کے برابر تھے) کا مطالبہ کیا سیزر کے پاس دو نوکروں اور ایک طبیب دوست کے سوا کوئی نہیں تھا۔ سیزر نے ان کو بھیج کر رومہ سے فدیہ کی رقم منگوائی اور قزاقوں کو اپنی رہائی کے بدلے میں ادا کر دی۔ قزاقوں کی قید کے دوران اس نے وہ ۴۰ دن بڑے عیش و آرام میں گزارے اور ورزشوں، کھیل کود اور فن تقریر کی مشق کرتا رہا مگر ان تمام تفریح مشاغل کے باوجود اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ ان بحری قزاقوں کو گرفتار کر کے صلیب پر لٹکا دے گا۔ رہائی ملنے کے بعد سیزر نے سب سے پہلا یہی کام کیا اور ایک بحری بیڑہ تیار کرانے کے بعد اس نے ان بحری قزاقوں کی سرکوبی کی اور بحیرہ روم کو ان سے پاک کر دیا۔

اس کے بعد پھر سیزر نے جزیرہ رہوڈز کا سفر اختیار کیا۔ اسی دور میں ایشیائے کوچک کا حکمران متھراڈیٹیس Mithridates ایشیائے کوچک کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ کے علاقوں میں

تباہی اور تاراجی مچا رہا تھا۔ یہ علاقے جمہوریہ رومہ کے اتحادی تھے لہٰذا سیزر نے متھر اڈیٹیس سے معاہدہ امن توڑنے کا الزام سر لیے بغیر کچھ بے قاعدہ فوج اکٹھی اور متھر اڈیٹیس کے نائبین کو ان علاقوں سے بھگا دیا۔ سیزر کے اس کارنامے نے ایشیا نے کوچک کے بے حوصلہ شہروں کو جو مسلسل متھر اڈیٹیس کے حملوں کا نشانہ بنے ہوئے تھے اور قریب تھا کہ رومہ سے اپنا اتحاد ختم کر دیں اب رومہ کے اتحادی رہنے پر مجبور کر دیا۔

سُلا کی آمریت کے خاتمے کے بعد

قیصر کے رومہ واپس آنے کے بعد شہریوں نے اسے کرنیل کے عہدے کے لیے منتخب کر لیا۔ قیصر نے بھی ڈکٹیٹر شپ کے خاتمے اور جمہوریت کی بحالی کے سلسلے میں عوامی نمائندوں کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور سلا کے نافذ کردہ قوانین کی تنسیخ اور عوامی نمائندوں، ٹرائیبونوں Tribunes کو ان کے دور آمریت سے پہلے کے عہدوں پر بحال کرنے میں سرگرمی دکھائی۔ تب پلوٹیئس Plotius نامی ایک ٹرائیبون نے سیزر کے برادر نسبتی لوسیئس سنا کو اس کی جلاوطنی سے واپس بلانے کی قرارداد پیش کی، یاد رہے لوسیئس سنا لیپڈیئس کی بغاوت کی ناکامی کے بعد اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ جو آمریت کے خلاف اس بغاوت کی سازش تیار کرنے میں اس کے ساتھ تھے، اسپین کی طرف فرار ہو گیا تھا۔ سیزر نے سینٹ میں اس قرارداد کی حمایت میں تقاریر کیں جن کے بعد یہ قرارداد منظور کر لی گئی۔ سیزر کی عوام میں ہر دلعزیزی نے اسے جنگی ٹرائیبون کے عہدے پر منتخب کرا دیا سیزر کی مقبولیت میں مزید اضافہ اس کی پھوپھی جولیا (جو ڈکٹیٹر ماریئس کی بیوہ تھی) اور خود اس کی بیوی، کارنیلیا کے انتقال کے مواقع پر کی گئیں۔ رومہ کے دستور کے مطابق تقاریر اعزہ داری سے ہوا۔ اپنی پھوپھی جولیا کے اعزاز میں تقریر کرتے ہوئے اس نے انکشاف کیا کہ اس کی پھوپھی جولیا کی ماں کا تعلق شاہی خاندان سے تھا، شاہ روم، اینکس ماریئس King of Rome Ancus Marcius کے خاندان سے۔ جبکہ مرحومہ کے والد دیوتاؤں کے قبیلے جولین سے رکھتے تھے۔ جس قبیلے سے سیزروں کا تعلق تھا۔ یاد رہے کہ یہ جولین قبیلہ براہ راست دیوی وینس کی اولاد تھا"۔ اسی طرح مرحومہ جولیا کو شاہی خاندان کی تعظیم اور ان لافانی دیوتاؤں کا احترام دونوں حاصل تھے جنہوں نے اس شاہی خاندان کے افراد کو شاہ رومہ بنایا تھا۔

سیزر کی دوسری شادی

اپنی بیوی کارنیلیا کے انتقال کے بعد سیزر نے مشہور رومی سپہ سالار قنطیس پومپی Quintus Pompey کی بیٹی پومپیا سے شادی کی۔ یاد رہے پومپیا ڈکٹیٹر سلا کی نواسی تھی۔ مگر جلد ہی سیزر نے اسے طلاق دے دی کیونکہ اس رومی خاتون پر پبلیئس کلاڈیس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے کا الزام تھا۔ روم میں پبلیئس کلاڈیس کے متعلق یہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ اس نے زنانہ لباس پہن کر رومی دیوی دیوتاؤں کے ایک قومی تہوار کے موقع پر جب شہر کے سارے مرد تہوار منانے کے لئے شہر سے باہر گئے ہوئے تھے پومپیا کو بہلا پھسلا کر اس کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کئے تھے اور وہ اس مقدس دن کی بے حرمتی کا مرتکب ہوا تھا۔ جولیئس سیزر کے طلاق دینے کے بعد رومی سینٹ نے اُس معاملے کی تفتیش کے لیے ایک جیوری بٹھانے کا حکم دیا۔

مغربی اسپین میں سیزر کو بطور مہتمم خزانہ (Quaestor) متعین کیا گیا، وہاں کے گورنر۔ جنرل نے جو عہدے کے اعتبار سے قونصل کے اعلیٰ عہدے پر فائز تھا، سیزر کو سپین کے داخلی سرکاری دورے پر بھیجا۔ سپین کے شہر قادص Cadiz میں اس سرکاری دورے کے دوران اُس نے ہرکولیس کے مندر میں سکندر اعظم کا ایک مجسمہ دیکھا اور کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تمہاری عمر میں تو سکندر اعظم پوری دنیا کو فتح کر چکا تھا، یہ بات سن کر جولیئس سیزر کو خیال آیا کہ وہ تو ابھی تک ایسا کوئی کارنامہ انجام نہیں دے سکا۔ جو زمانے میں سکندر اعظم کی طرح اس کی شہرت کا بھی باعث بنے پھر اسی رات اسے ایک عجیب وغریب خواب نظر آیا جیسے وہ خود اپنی ماں کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اگلے دن اسے خوابوں کی تعبیر بتانے والے معبروں نے اس کے اس عجیب خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ اس کی قسمت میں بھی روئے زمین کو سکندر کی طرح فتح کرنا لکھا ہے۔ اس عجب وغریب خواب سے خوفزدہ ہو جانے کے بعد جب سیزر نے اس کی مبارک تعبیر سنی جو اس کی تمام تر آرزوؤں کے عین مطابق تھی تو اس کا حوصلہ بڑھا۔ اسے معبروں نے دلیل دی تھی کہ زمین ہماری کائناتی ماں ہی تو ہے جس کے ساتھ زنا بالجبر کا ارتکاب اسے فتح کرنے کے مترادف ہے۔

اپنے خواب کی ایسی سعد تعبیر پانے کے فوراً بعد اس نے اپنی تمام مصروفیات بحیثیت مجسٹریٹ یا مہتمم خزانہ منسوخ کرنے اور کوئسٹر کے عہدے سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کیا تا کہ اس مقدس مقصد کی پہلی فرصت میں تکمیل کی جا سکے جو اسے معبروں نے اس کی تقدیر سے منسوب بتایا

تھا یعنی ''فتح عالم''۔ سپین میں اس نے دریائے پو کے پاران لاطینی نوآبادکاروں سے ملاقات کی جو جو اٹلی کے دیگر شہروں اور قصبوں سے رہنے والے دیگر لوگوں کی طرح رومی شہریت کے حصول کا مطالبہ کر رہے تھے، سیزر نے انہیں ترغیب دی کہ وہ اپنا یہ مطالبہ منوانے کے لیے بغاوت کر دیں کیونکہ متعلقہ قونصلوں کے یہاں کے حالات کو دیکھتے ہوئے سلیشا کی مہم کے لیے اکٹھی کی جانے والی فوج یہاں متعین کر دی تھی۔

انقلاب بپا کرنے کی کوشش

حکومت کی ان تیاریوں سے بے حوصلہ ہو کر سیزر نے رومہ میں انقلاب بپا کرنے کی ایک اور جراتمندانہ کوشش کی۔ عمارتوں، گلی کوچوں، منڈیوں اور کھیلوں وغیرہ کے نگران مجسٹریٹ کا عہدہ Aedileship سنبھالنے سے چند روز پیشتر اس نے ایک سابقہ قونصل مارکس کریسویس Marcus Crassus اور پوبلیئس سلا، لوئیس آسٹرونیس نامی دو قونصلوں (جنہیں بدعنوانی الزام میں معطل کر دیا گیا تھا) کے ساتھ مل کر نئے سال کے پہلے دن کا ایک انقلابی منصوبہ بنایا کہ اس دن مینٹ پر حملہ کر کے جتنے ممکن ہوں۔ سینٹر قتل کر دیئے جائیں اور کریسویس اپنی آمریت قائم کرنے کا دعویٰ کرے اور سیزر اسکا دست راست ہو جبکہ سُلا اور اور آسٹرونیش کو قونصل کے عہدے پر فائز کیا جائے۔ مورخ تاسیویس جیمنس Tanusius Geminus نے اس انقلابی سازش کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے متعلق مزید تفصیلات مارکس بائبلوس Marcus Bibus-us نے گائیس کیوریو، Gaius Curio, The Elder کی تقاریر سے فراہم کیں ہیں۔ اس کے علاوہ سیزر کی اس انقلابی کوشش کا حوالہ ہمیں سسرو کے اس خط میں ملتا ہے جو اس نے آگزئیس Axius کو لکھا تھا جس میں اس نے سیزر کے متعلق بتایا تھا کہ اس نے اپنی قونصل شپ کے زمانے میں اپنی بادشاہی قائم کرنے کی جو کوشش کی تھی اس کا منصوبہ اس نے اپنے میر عمارت Aedile ہونے کیوقت بنایا تھا۔ تانوسوئس لکھتا ہے کہ عین اس وقت مقررہ پر جب انقلابی منصوبے کا آغاز کرنا تھا، کرسیویس اپنے ضمیر کی آواز یا پھر اعصابی تناؤ کی وجہ سے اس منصوبے پر عمل پیرا ہونے سے رک گیا، جس کی وجہ سے سیزر نے بھی پہلے سے طے شدہ وہ اشارہ نہ دیا جس کے بعد تمام سازشیوں کو سینٹ میں قتل عام کر کے انقلاب بپا کرنا تھا۔ مورخین کے مطابق یہ سگنل یا اشارہ یہ تھا کہ سیزر کو اپنا لبادہ اپنے کندھوں سے گرا کر اپنے کندھے پر برہنہ کرنے تھے۔

گائیس کیوریو اور ایک اور مورخ ایکٹوریس ناسو Actorius Naso نے لکھا ہے کہ سیزر نے ایک نوجوان نائیس پیسوں Gnaeus Piso سے مل کر بھی ایک بغاوت کرنے کی سازش کی تھی۔ پیسو نے عین اس دن صوبہ سپین میں علم بغاوت بلند کرنا تھا جس مقررہ دن سیزر نے اسی بغاوت کی قیادت رومہ میں کرنا تھی اس کے علاوہ دریائے پو کے کناروں پر آباد لاطینی اور ایمبرین قبائل نے بھی اسی دن بغاوت کرنا تھی۔ مگر نوجوان پیسو کی بے وقت موت نے یہ تمام منصوبہ چوپٹ کر دیا۔

سیزر نے اپنے میر عمارت Aedile ہونے پر کیپٹل Capital، کموسیئم Comitium اور فورم Forum اور ملحقہ عمارتوں کو ایسے عمارتی سامان سے بھر دیا جو اس نے رومہ میں تعمیر کی جانے والی عوامی عمارات میں استعمال کرنا تھا۔ اس کے علاوہ وہ اس نے لوگوں کی تفریح طبع کے لیے اپنے ذاتی خرچ پر دنگلوں Gadiatiors کا خصوصی اہتمام کیا۔ ان دنگلوں میں سے ہر دنگل میں تین سو بیس کشتیاں ہوئیں۔ ایسے خصوصی اہتمام کا عشر عشیر بھی پہلے دیکھنے میں نہیں آیا تھا، اس کے علاوہ قومی تہواروں اور میلوں اور تماشوں میں اس نے اس امیرانہ شان کا مظاہرہ کیا کہ عوام اس کی ان فیاضانہ کارگزاریوں کے صلے میں جہاں تک ممکن ہوا سے نئے سرکاری عہدے اور اعزاز دلانے کی کوشش کرے۔ دوسری طرف اس کے سیاسی مخالفین نے سینٹ میں ایک بل پیش کیا۔ جس میں رومہ میں آئندہ منعقد ہونے والے دنگلوں میں کشتیوں کی تعداد کو محدود کر دیا گیا تا کہ سیزر عوام کو متاثر کرنے والے ایسے دنگل پھر منعقد نہ کرا سکے۔

عوام اور ان کے نمائندوں کی تائید وحمایت حاصل کرنے کے بعد سیزر نے اس عوامی حمایت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے خود کو پاپولر ووٹ کے ذریعے مصر کا گورنر جنرل منتخب کرانے کی کوشش کی۔ اپنے لیے ایسا غیر معمولی عہدہ طلب کرنے کے لیے سیزر نے جو وضاحت کی وہ یہ تھی کہ اسکندریہ (مصر) کے باشندوں نے اپنے ایک یونانی النسل بطلیموی بادشاہ کو تخت سے اتار دیا تھا جسے رومہ کی سینٹ نے رومہ کا ایک اتحادی اور دوست تسلیم کیا ہوا تھا۔ سیزر کی اس تجویز کی طبقہ اشرافیہ کے سینیٹروں نے مخالفت کی۔ سیزر نے اس مخالفت کا انتقام یوں لیا کہ سلا نے اپنے دور آمریت میں ماریوس کے عہد کی جن تعمیرات کو تباہ کر دیا تھا جو ماریس کی فتح جگورتھا Jugurtha کی یاد میں تعمیر کی گئیں تھیں انہیں بحال کر دیا۔ اس کے علاوہ ماریس کی تصویریں اور مورتیاں بھی

قلعہ (کیپی ٹال) کے انھیں بھجوادیں۔ اس پر لوگوں کا ایک جم غفیر وہاں اکٹھا ہوگیا اور چلا چلا کر کہنے لگا کہ یہ حرکت حکومت وقت کی صریحاً خلاف ورزی ہے کیونکہ جب سینٹ نے ماریئس کے ان کارناموں کا تذکرہ بھی اپنے فیصلے اور فرامین سے نکلوادیا تھا تو اب اس طرح ان کارناموں اور ان کی یادگاروں کو بحال کرنا بغاوت کے مترادف ہے۔ اس کے علاوہ سیزر نے انتقاماً طبقہ شرفا کے دیگر معاملات کی بھی مخالفت کی۔

اسی سلسلے میں سیزر نے ایک نوجوان کو رشوت دے کر اس کے ذریعے گائیس رابریئس۔ Gaius Rabirius پر بغاوت کا الزام لگایا۔ رابریئس وہ شخص تھا جسے چند سال پہلے سینٹ نے اس کی خصوصی خدمات کے لیے تشکر نامہ پیش کیا تھا۔ اس نے ٹرائیبون لوسیئس سیچرنینس Lucius Saturani-Nus کی شرپسندی اور سرکشی کو روکنے کے لیے اہم اقدامات کئے تھے، لیکن سیزر نے اسے سزا دلانے کی ہر طرح سے کوشش کی۔ مصر کی گورنری کی خواہش کو چھوڑنے پر مجبور ہوجانے کے بعد سیزر نے رومہ کے سردار پروہت کے عہدے کے حصول کے لیے کوشش کی اور اس کے لیے کھلم کھلا رشوت دی۔ سردار پروہت یا اسقف اعلیٰ کے عہدے کے لیے بھی انتخاب ہوتا تھا۔ اس عہدے کے لیے سیزر کے بالمقابل لتاتوس اور اسوری کوس مخالفت امیدوار تھے۔

انتخاب کے دن جب سیزر اپنے گھر سے نکلا اور اس کی ماں اسے دروازے تک رخصت کرنے کے لیے آئی تو سیزر نے اپنی ماں سے کہا کہ ''ماں یا تو آج تم مجھے آج اسقف اعلیٰ روم کے عہدے پر سرفراز پاؤ گی یا پھر میں گھر ہی نہیں اس شہر کی بھی چھوڑ جاؤں گا۔ تاہم سیزر نے اپنے دونوں ذی اثر حریفوں کو اس انتخاب میں شکست دے کر یہ عہدہ حاصل کرلیا۔ جبکہ اس کے دونوں مخالف امیدوار اس سے کہیں عمر رسیدہ اور نامور تھے مگر سیزر نے خود انہیں کے قبیلے کے لوگوں کے ووٹوں سے یہ انتخاب جیتا تھا۔ مگر رشوت اور دھاندلی سے۔

کیٹلائن سازش

جب کیٹلائن سازش Catilin-Conspiracy آشکارا ہوئی تو سینٹ کے تمام اراکین نے ماسوائے سیزر کے، کیٹلائن اور اس کے سازشی گروہ کے لیے سزائے موت کا مطالبہ کیا۔ سیزر اس وقت پریٹر کے عہدے پر فائز تھا۔ سیزر نے ان سازشیوں کے لیے صرف سزائے قید تجویز کی اور ہر سازشی کو الگ قصبے میں قید کرنے پر اصرار کیا۔ اس کے علاوہ سازشیوں کی جائیدادیں ضبط

کرنے کی تجویز بھی پیش کی مگر جن سینیٹروں نے بھی اس بارے میں سخت رویہ اختیار کیا انہیں سیزر نے یہ کہہ کر ڈرایا کہ کہیں اس سے عوام مزید سرکشی پر نہ اتر آئے اور عوام کے دلوں میں نفرت نہ پڑ جائے۔ کیٹلائن جو اس سازش کا سرغنہ تھا نہ صرف حکومت کے آئین وقوانین میں انقلاب کا خواہاں تھا بلکہ وہ پوری سلطنت کو بالکل درہم برہم کرنے کے منصوبے باندھ رہا تھا۔ اس کی یہ سازش آشکارا ہونے کے بعد وہ رومہ سے فرار ہو گیا۔ تاہم وہ اپنی اس سازش کے شرکا کو شہر میں چھوڑ گیا۔ سیزر نے انہیں افراد کے قتل کر دیئے جانے کی مخالفت کی اور کہا کہ سازش کے سرغنہ کا فیصلہ ہو جانے تک اس کے ساتھیوں کو قتل کر دینے کی بجائے کہیں قید کر دینا چاہیے۔

لتاتوس اور کیٹو Kato نے اپنی تقریروں میں سیزر کی شدید مخالفت کی یہاں تک کہ کیٹو نے خود سیزر پر یہ شبہ ظاہر کیا کہ عجب نہیں کہ وہ بھی اس انقلابی سازش میں شریک ہو۔ سیزر اپنے نقطہ نظر پر اڑا رہا اور سازشیوں کے خلاف کی جانے والی کاروائی میں اتنے روڑے اٹکاتا رہا یہاں تک کہ سینٹ کے محافظ اسے روکنے کے لیے تلواریں سونت کر اس کی طرف بڑھے اس موقع پر مورخین کے مطابق کیوریو نے سیزر پر اپنا لبادہ ڈال کر اسے محافظوں سے بچایا مگر سیزر اپنے نقطہ نظر کو منوانے میں کامیاب ہو گیا۔ سیزر نے اپنے میر عدل Praetorship کے عہدے پر فائز ہونے کے پہلے دن ہی حکم دیا کہ قنطیس کیٹلوس Quintus Catulus کو عوام کے سامنے اس معاملہ کی وضاحت کرنے کے لیے پیش کیا جائے کہ اس نے قلعہ Capitol کی بحالی ومرمت کے کام میں اتنی کاہلی اور تاخیر سے کیوں کام کیا؟ اس کے ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کیا کہ کیٹلوس کی سستی کی وجہ سے اسے اس کی اس ذمہ داری سے سبکدوش کر کے اس کی جگہ گنائیس پومپی Gnaeus Pompy کو متعین کیا جائے تاہم سیزر کا یہ مطالبہ اور تجاویز اعیان وشرفا سے تعلق رکھنے والے سینٹروں نے منظور نہیں کیں جس کے بعد سیزر کو انہیں واپس لینا پڑا۔

بعد ازاں سینٹ میں طبقہ عوام کے ایک نمائندے (Tribune) نے اپنے ساتھیوں کے حق تنسیخ (Veto) کی حمایت میں کچھ اشتعال انگیز اور شعلہ زا عرضداشتیں پیش کیں۔ یہ نمائندہ جمہور سیسلیئس میٹیلئیس تھا۔ سیزر نے ایوان میں اس کی عرضداشتوں کی اتنی جم کر حمایت کی کہ یہاں تک کہ ایک سینیٹوریل حکم کے ذریعے میٹیلئیس اور سیزر دونوں کو معطل کر دیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود سیزر نے بڑی دلیری کے عوامی تائید وحمایت کا یہ سلسلہ جاری رکھا اور اسے خاموش

کرانے کے لیے ایوان سے بذریعہ طاقت نکالے جانے کی دھمکی دی گئی۔ اس پر سیزر نے اپنے چوبدار یا تبردار کو سبکدوش کر دیا اور اپنا مجسٹریٹ کے عہدے کا لبادہ بھی اتار دیا اور گھر واپس آ گیا جہاں اس نے سرکاری عہدوں سے الگ ہو کر ریٹائرمنٹ کی زندگی جینے کا فیصلہ کیا، اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا۔

تاہم اگلے دن عوام نے سیزر کے گھر کا رخ کیا اور سیزر کی اس کے عہدے پر بحالی کے حق میں مظاہرہ کرنے لگے، لیکن سیزر نے ان کو ان سرگرمیوں سے روک دیا۔ شہر میں سیزر کے حق میں عوام کے مظاہروں کی خبر ملتے ہی سینٹ کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا تا کہ عوام کے مظاہروں سے نمٹنے کی حکمت عملی پر غور کیا جا سکے۔ مگر سیزر کے عوامی سرگرمیوں کو روکنے کے صحیح فیصلہ پر سینٹ کے اراکین حیران رہ گئے اور انہوں نے سیزر کے پاس اعلیٰ حکومتی عہدہ داروں کو بھیجا تا کہ عوام کے سامنے اس کے اس تعاون کا شکریہ ادا کریں۔ پھر سیزر کو ایوان میں بلا کر نہ صرف اس کی سرگرم تعریف کی گئی بلکہ سینٹ نے اپنا حکم واپس لیتے ہوئے سیزر کو اس کی پریٹرشپ پر بحال کر دیا۔

سیزر کے لیے ایک اور خطرہ، کیٹلائن سازش کے شرکا میں اس کے نام کی موجودگی تھا ان سازشیوں کو ایک خصوصی عہدیدار کے حوالے کر دیا گیا تھا جس کا نام نوئیس ینگر Novius Neger تھا۔ اس سازش کا ایک وعدہ معاف گواہ قنطس کیوریس تھا۔ جس نے اس سازش سے بے تعلقی کا اعلان کیا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس کے پاس اس سازش کے متعلق جو اطلاعات ہیں وہ براہ راست کیٹلائن اور ویٹیلیئس سے لی گئیں تھیں۔ اس کے علاوہ اس کے پاس سیزر کے ہاتھ سے کیٹلائن کے نام لکھا گیا ایک خط بھی تھا جو اس نے تفتیش کمیٹی کے سامنے پیش کیا۔

سیزر اپنی یہ توہین بھلا کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ اس نے سینیٹوریل ریکارڈ کے شعبے کو یہ معاملہ صاف کرنے کی اپیل کی۔ سینٹ کے اس شعبے نے سیزر کی برأت ظاہر کرتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ خود سیزر کی اجازت سے اس نے رضا کارانہ طور پر سامنے آ کر کیٹلائن سازش سے سینٹ کو آگاہ کیا تھا۔ اس لئے صرف کیوریس کے سر ہی سہرا نہیں بندھتا کہ اس نے اس سازش کا بھانڈا پھوڑا تھا۔ اور جہاں تک اس سازش کے دوسرے بڑے سرغنہ ویٹیلیئس کا تعلق تھا کہ جب اسے اقرار نامہ پیش کرنے کا موقع دیا گیا تو اس نے اپنے طور پر انکشاف کیا۔ اسی انکشاف کے بعد اس

کی جائیداد و مال بحق سرکار ضبط کر لیے گئے۔ عوام وٹیلینس کے انکشاف پر اتنے اشتعال میں آئے کہ انہوں نے روسٹرا کے قریب اسے گھیر لیا۔ قریب تھا کہ مشتعل ہجوم اس کے ٹکڑے کر دیتا کہ سیزر نے اسے سرکاری تحویل میں لے کر جیل بھجوا دیا۔

ہسپانیہ میں تعین

میر عدل کے عہدے کی معیاد پوری ہونے پر سیزر کو مغربی صوبے ہسپانیہ کا صوبیدار مقرر کر دیا گیا۔ مگر اس کے قرض خواہ چاہتے تھے کہ وہ رومہ چھوڑنے سے پہلے ان کا حساب بے باک کرے۔ سینٹ میں اس کے قرض خواہوں کی درخواست پر اس کا مواخذہ بھی ہو سکتا تھا۔ اس لیے سیزر نے اس موقع پر رومہ کے سب سے دولت مند شخص کراسوس سے مدد کی درخواست کی۔ کراسوس اپنے سیاسی حریف جرنیل پومپی کے خلاف خود سیزر سے کام لینا چاہتا تھا اس لیے اُس نے سیزر کے آٹھ سو ٹیلینٹ قرضے کی ضمانت دیدی اور سیزر کو اپنے قرض خواہوں سے نجات ملی اور وہ عازم ہسپانیہ ہو سکا۔

سپین میں سیزر نے غیر معمولی مستعدی سے کام لیا اور فوج کے دستوں Legions میں اضافہ کر کے اس نے وہاں آباد لوئستانی Lusitanian اور دیگر اقوام پر قابو پا کر ساحل سمندر تک کا علاقہ فتح کر لیا۔ ان جنگی مہمات کے علاوہ اسے انتظامی امور میں بھی کامیابی حاصل ہوئی۔ پھر جب وہ رومہ واپس لوٹا تو ہسپانیہ کا صوبہ خوشحال تھا اور سپاہی بھی مالا مال ہو چکے تھے۔ اسی کثرت دولت کی بنا پر اُسے اس کے ماتحت (سپاہی اسے ''امپراطور'' یعنی امیر لشکر کے معزز لقب سے یاد کرتے تھے۔ رومہ واپس لوٹنے میں سیزر نے جلدی اس لیے کی کہ رومہ میں قونصل شپ کے لیے انتخاب منعقد ہونے والے تھے اور وہ ان انتخابات میں حصہ لینا چاہتا تھا۔

قونصل شپ کے عہدے پر

رومہ قدیم میں ایک قانون یہ تھا کہ جو سپہ سالار رومہ میں جلوس فتح کے ساتھ داخل ہونا چاہتا اسے ایک دن سینٹ سے منظوری لینے کے لیے شہر سے باہر قیام کرنا پڑتا تھا۔ ایک اور ضابطہ یہ تھا کہ جو شخص قونصل شپ کا امیدوار ہو اسے بذات خود بہ نفس نفیس انتخابات کی کمیٹی کے سامنے حاضر ہونا پڑتا تھا۔ اتفاق سے سیزر عین اس وقت رومہ پہنچا جب قنصل شپ کے عہدے کا انتخاب سر پر تھا۔ سیزر کو ان دونوں چیزوں کی ہی خواہش تھی وہ اپنی فتح مندی کا جلوس بھی رومہ کی سڑکوں

سے گزارنا چاہتا تھا اور قنصل شپ کے انتخاب میں بھی حصہ لینا چاہتا تھا۔ اسے ان حالات میں بڑی مشکل پیش آئی کہ اگر شہر سے باہر ایک دن کے لیے قیام کرے تو قنصل شپ ہاتھ سے جاتی تھی اور اگر ضابطہ کے مطابق فوراً خود انتخابی کمیٹی کے سامنے حاضر ہو تو یہ جلوس فتح کی شرط منظوری کے خلاف تھا۔ اسی بنا پر اس صورت حال سے نکلنے کے لیے سیزر نے انتخابی مجلس کو درخواست دی کہ اسے ذاتی مجبوری کی بنا پر خود انتخابی مجلس کے سامنے حاضر ہونے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اور اس کے شہر میں داخل ہونے تک اس کے احباب کو اس کی نمائندگی کرنے کی اجازت ہو۔ سینٹ میں سیزر کی اس درخواست کی مخالفت کیٹو نے کی لیکن جب اس نے دیکھا کہ رائے عامہ سیزر کے حق میں ہے تو اس نے ایوان میں لمبی لمبی تقاریر کر کے سیزر کی منظوری اور فیصلے کو موخر بلکہ منسوخ کرانے کی کوشش کی۔ سیزر کو جب کیٹو کے ان عزائم کا علم ہوا تو اس نے جلوس فتح سے ہاتھ اٹھا کر قنصل شپ کو مقدم قرار دیتے ہوئے فوراً شہر آ گیا اور ایسی مدبرانہ چال چلی کہ سوائے کیٹو کے سب اس سے دھوکہ کھا گئے۔ اس نے اس وقت کے رومہ کے دو طاقت ور ترین سیاسی حریفوں یعنی پومپی اور کراسوس میں مصالحت کرا دی۔ سیزر نے کمال ہوشیاری سے دونوں کے اختلاف دور کر دیئے اور اس ترکیب سے دونوں کی متفقہ حمایت حاصل کر لی بظاہر تو اس کا یہ کارنامہ قوم وملت کی خیر خواہی کے لیے انجام دیا گیا تھا لیکن مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ در پردہ سیزر اپنے لیے انقلاب سلطنت کی بنیادیں استوار کر رہا تھا کیونکہ سیزر اور پومپی جیسے آمریت پسندوں کا یکجا ہونا رومہ کی جمہوریت کے لیے ان کے اختلافات اور خانہ جنگیوں سے زیادہ خطرناک تھا۔ ان دونوں کے اس اتحاد نے طبقہ امراء کی قوت پاش پاش کر دی اور ان دونوں سازشیوں کو مالک کل بنا دیا کہ بعد میں بے فکر ہو کر تلوار سے تصفیہ کر لیا جائے گا کہ اب دونوں میں سے کسے رہنا ہے؟ سیزر کی اس منصوبہ بندی کو ابتدا میں صرف کیٹو ہی سمجھ سکا تھا۔ چونکہ اس وقت اسے ایک بدمزاج اور جھگڑالو شخص سمجھا جاتا تھا مگر بعد ازاں سب اس کی دانشمندی کے قائل ہوئے اور جان گئے کہ کیٹو کامیاب نہ سہی مگر انتہائی دانشمند صلاح کار ضرور تھا۔

قونصل شپ کے انتخاب میں سیزر کے دو مخالف امیدوار تھے لوسیئس اور مارکس بولس سیزر نے ایک اور سیاسی چال یہ چلی کہ اس نے لوسیس کو رام کر لیا کہ وہ دونوں مل کر مشترکہ انتخابی مہم چلائیں کیونکہ سیزر کے پاس طاقت اور لوسیئس کے پاس بے انتہاء دولت ہے۔ دونوں چیزوں کے

استعمال سے وہ یہ انتخاب جیت سکیں گے۔ پھر یہی حکمتِ عملی اس نے مارکس ہولس کے ساتھ اختیار کی اور ہیولس کی شراکت میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ قنصل شپ کا انتخاب جیتنے میں کامیاب ہوگیا اور کاروبار حکومت بالاخر اس کے ہاتھوں میں آ گیا۔ مگر طبقہ شرفا کی کوشش یہ تھی کہ سیزر اپنا اثر ورسوخ زیادہ وسیع نہ کر سکے۔ ادھر سیزر نے کراسوس اور پومپی کے ساتھ اپنا اتحاد ثلاثہ ہی اس لیے قائم کیا تھا کہ وہ ایسی قانون سازی نہیں ہونے دیں گے جو ان تینوں میں سے کسی ایک کو بھی منظور نہ ہو۔ ان حالات میں سیزر نے چند ایسی تجاویز ایوان کے روبرو پیش کیں جو دلیر سے دلیر ٹریبوں بھی پیش کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ مثلاً معافیات کی تقسیم یا نوآبادیاں قائم کرنے کی سفارشات، سب ایسی تحریکیں تھیں جن کا مدعا عوام کو خوش کرنے کے سوا کچھ نہ تھا۔ اسی بنا پر سینٹ کے سب سے معزز عمائدین نے ان تجاویز کی مخالفت کی۔ سیزر پہلے ہی اسی تاک میں تھا۔ چنانچہ جونہی یہ مخالفت شروع ہوئی۔ اس نے اپنی نشست پر کھڑے ہو کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ ایوان کا یہ اہانت آمیز اور ناگوار کن سلوک دیکھتے ہوئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ عوام الناس سے مدد طلب کی جائے اور اپنے آپ کو صرف عوام کی فلاح و بہبود کے لیے وقف کر دیا جائے۔ پھر جلدی جلدی ایوان سے نکل کر وہ عوام کے سامنے آ کھڑا ہوا اور ایک طرف پومپی کو اور دوسری طرف کراسوس کو کھڑا کر دیا اور عوام سے دریافت کیا کہ میری تجاویز کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عوام نے کہا کہ یہ تجاویز انتہائی بہتر اور منظوری کے قابل ہیں۔ سیزر نے اب عوام سے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو ان لوگوں کے مقابلے میں میری اعانت کرو جو مجھے اپنی تلواریں دکھا کر دھمکاتے ہیں۔ لوگوں نے سیزر کی اعانت کا اقرار کیا۔ پومپی نے اس میں یہ اضافہ کر دیا کہ ان کی تلواروں کو بھی تلوار کے ذریعے روکا جائے گا۔ پومپی کے الفاظ نے امراء کو سخت ناراض کر دیا مگر امراء جن الفاظ سے ناخوش تھے عوام نے انہیں تو بہت صراحاً اور پومپی کو حسب دلخواہ داد ملی۔ ادھر سیزر نے پومپی کو اپنی مٹھی میں لینے کے لیے اپنی بیٹی جولیا کو اس سے منسوب کر دیا۔ جولیا پہلے سرولیس سیپو سے منسوب تھی۔ کیٹو نے سیزر کی اس طرح رشتہ داری کرنے پر بھی اعتراض اُٹھایا اور کہا کہ یہ بات معاملات سلطنت میں ہرگز برداشت نہیں کی جا سکتی کہ لوگ ایک دوسرے کے ہاں شادیاں کر کے تمام عہدے آپس میں تقسیم کر لیں اور اپنی خواتین کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کریں۔ مگر اس کی یہ آواز بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی۔ ادھر سیزر نے قونصل کا عہدہ سنبھالتے ہی

سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سینٹ کی روزمرہ کی کاروائی اور عوامی عدالت کا ریکارڈ عوام میں شائع کرنے کا ایکٹ پاس کرالیا اور ایک زرعی اصلاحی قانون بھی متعارف کرایا۔ اور پھر جب اس کے ساتھی قونصل بہلوس نے اس قانون کے سینٹ میں پاس کرنے میں یہ کہہ کر تاخیر کی کہ ابھی اس قانون کے نفاذ کے لیے اچھے شگون نہیں مل رہے تو اسے ہتھیاروں کے زور پر ایوان سے نکال دیا گیا۔ اگلے دن بہلوس نے جب ایوان میں اپنی شکایت درج کرائی تو کسی رکن نے بھی اس کی حمایت میں آواز نہیں اُٹھائی جس سے بہلوس اتنا بددل ہوا کہ اس نے اپنی باقی ٹرم کے دوران ایوان میں قدم نہیں رکھا کیونکہ وہ مزید بدشگونی برداشت نہیں کرسکتا تھا مگر اس کے ایوان میں نہ آنے سے سیزر کو اکیلے ہی حکومت کرنے مزید مواقع میسر آ گئے۔ بہلوس کے ایوان میں موجود ہوتے ہوئے اور بہت سے کام نہیں ہو سکتے تھے جو اس کے جانے کے بعد آسانی سے ہو گئے۔

غریبوں میں اراضی کی تقسیم

رولس نامی! ایک ٹرائیبون نے غریب شہریوں کو کمپانیا Campania کے ایک میدان سٹیلاس میں آبادکاری کے لیے زمین تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی جس پر سٹیلاس اور کمپانیا کا ایک اور زرعی رقبہ جہاں سرکاری طور پر کاشت کی جاتی تھی عوام کے لیے مخصوص کر دیا گیا۔ سیزر نے ان زمینوں کو ایسے افراد میں تقسیم کرنے کا حکم دیا جن کے تین یا اس سے زیادہ بچے تھے۔ اراضی کی تقسیم کے لیے امیدوار قرعہ اندازی کی بجائے ایک کمیشن کی سفارشات پر منتخب کیے گئے۔

رومی کاشتکاروں نے جب عشر (زرعی ٹیکس) کی زیادتی کی شکایت کی تو سیزر نے ان کا ایک تہائی عشر معاف کر دیا اور انہیں تنبیہ بھی کی کہ آئندہ زمین کو پٹے پر حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ رقوم کی بولی نہ دیں۔ اس کے علاوہ سیزر نے کسانوں کے تمام مطالبات پورے کر دیئے چاہے اس کے لیے اسے تھوڑی بہت مخالفت اور دھمکیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ مارکس کیٹو نے (Marcus Kato) ایک آدھ مرتبہ حسب عادت سیزر کے اس کام میں بھی روڑے اٹکانے کی کوشش کی لیکن سیزر نے اسے ایک چوبدار کے ذریعے جبراً ایوان سے نکلوا دیا بلکہ اسے قید خانے بھجوا دیا۔ ایک اور ٹربیون نے سیزر کی پالیسی کی مخالفت کی تو سیزر نے اسے متھراڈیٹک Mithridatic Wars جنگوں میں اس کی کوتاہیوں پر اس کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لانے کی دھمکی دی جس سے وہ سیزر کے سامنے جھک گیا اور اس نے بھی مخالفت ترک کر دی۔ سسرو Cicero کے

بارے میں جب سنا گیا کہ وہ عدالت کے سامنے اپنے عہد کی برائیوں کے بارے میں ایک پُر درد تقریر کرے گا تو سیزر نے اس کے مخالف پبلیئس کلوڈیئس Publius Clodios کی طویل عرصہ سے موخر کی گئی سینٹ میں پیٹریشن Patrician کے عہدے سے پلیبیئن Plebein کے عہدے پر فائز کی جانے والی درخواست کو منظور کرلیا۔ یہ کاروائی ایوان میں انتہائی عجلت میں تقریباً دن کے تین بجے التوا سے تھوڑی دیر پہلے مکمل کی گئی اس کے علاوہ سیزر نے اپنے مخالف امراء پر ایک اور حملہ ایک مخبر کی مٹھی گرم کر کے کیا۔ اس مخبر نے ایوان کے سامنے پیش ہو کر بتایا کہ کچھ امراء نے اسے پومپی کو قتل کر دینے کا کہا ہے۔ پہلے سے تیار کردہ پلان کے مطابق اس مخبر نے کچھ امراء کے نام بھی لیے، لیکن معاملہ اتنا مشکوک ہو گیا کہ ایوان میں سے کسی نے اس مخبر کے بیان پر توجہ نہ دی سیزر کو جب یہ معلوم ہوا تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنے اس ایجنٹ کو زہر دلوا دیا تا کہ اصل راز افشا نہ ہو سکے۔

کیلپورنیا سے شادی

اس کے بعد سیزر نے کیلپورنیا Calpurnia سے شادی کر لی۔ کیلپورنیا لوسیئس پیسو Lucius Piso کی بیٹی تھی جو قونصل شپ کے لیے سیزر کا جانشین تھا۔ اسی دوران سیزر نے اپنی بیٹی جولیا کی منگنی پومپی سے کر دی اور اس کی سرویلیس Servilius سے نسبت توڑ دی۔ یاد رہے سرویلیس نے بہلوں کے خلاف سیزر کی بڑی اعانت کی تھی۔ اس طرح سیزر نے اپنے ہونے والے داماد پومپی اور اپنے سسر پسو کی تائید و حمایت حاصل کر لی اور سینیٹر کیٹو کے الفاظ میں خواتین کو برملا سیاسی مقاصد کی تکمیل میں استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ حکومت پر اس طرح گرفت مضبوط کرنے کے بعد اس کے لیے سلطنت رومہ کے کئی صوبوں میں گورنری اور کشور کشائی کے دروازے کھل گئے۔ سیزر نے غال (فرانس) کو اپنے لیے منتخب کیا، کیونکہ لگتا تھا کہ یہ صوبہ سیزر کو دولت و ثروت سے معمور کر دے گا۔ یہ بھی صحیح ہے کہ پہلے پہل سیزر کو سس الپائن غال اور الیریہ Illyria کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا تھا پھر سینٹ نے اس کی گورنری کے دائرے میں توسیع کرتے ہوئے ٹرانس الپائن غال کو بھی اس کی قلمرو میں شامل کر دیا۔ خطرہ تھا کہ کہیں سیزر خود اس توسیع سے انکار نہ کر دے مگر عوام کے اصرار پر اس نے اپنی گورنری میں یہ توسیع قبول کر لی۔

سیزر کی مہمات گال

غال یا گال (فرانس) میں اس کی پہلی لڑائیاں ہیلیویٹی Halleveti اور ٹیگورونی قبائل سے ہوئیں۔ یہ وہ قومیں تھیں جنہوں نے اپنے بارہ قصبے اور چار سو کے قریب گاؤں خود جلا دیئے تھے اور رومیوں کے زیر انتداب علاقے میں نقل مکانی کا ارادہ بالکل اسی طرح کر لیا جس طرح پہلے سلمری اور ٹیوٹن لوگوں نے کیا تھا۔ ہیلیویٹی اور ٹیگورینی قبائل بھی یورپی جنگجو قبائل میں خاص اہمیت کے حامل تھے اور ان کے تین لاکھ افراد میں ایک لاکھ نوے ہزار جنگجو تھے۔ ٹیگورینی کے مقابلے میں سیزر خود نہیں آیا بلکہ اس نے لابے نوش نامی سالار کو بھیجا جس نے سیزر کی ہدایات کے مطابق دشمن کو دریائے ارار کے کنارے شکست دی جبکہ ہیلیویٹی قبائل نے خود پیش قدمی کی اور سیزر کے لشکر پر اچانک آ پڑے۔ موقع کی نزاکت دیکھتے ہوئے سیزر نے اپنی فوج ایک محفوظ مقام پر ہٹالی۔ بعدازاں مکمل طور پر صف بندی کر کے دشمن کا مقابلہ کیا اور یہ جنگ آدھی رات تک جاری رہی۔ مردوں نے جم کر مقابلہ کیا اور عورتوں اور بچوں تک نے مدافعت میں جانبازی دکھائی۔ سیزر نے ان پر فتح پانے کے بعد انہیں جبراً انہیں علاقوں میں آباد ہونے پر مجبور کیا جنہیں وہ چھوڑ آئے تھے کیونکہ خطرہ تھا کہ کہیں جرمن قبائل ان کی خالی کردہ زمینوں پر قابض نہ ہو جائیں۔

سیزر کا دوسرا معرکہ غالیہ کی مدافعت میں جرمنوں سے ہوا۔ ان کے بادشاہ ایریووس ٹس کو تھوڑے دن پہلے اس نے رومہ کا حلیف تسلیم کیا تھا۔ مگر اس کے باوجود جرمن قبائل رومیوں کے لیے ایک خطرناک دشمن کی حیثیت رکھتے تھے اور اندیشہ تھا کہ کہیں یہ خود غال پر حملہ نہ کر دیں۔ اس لیے سیزر نے ان پر خود حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ شاہ ایریووس ٹس سیزر کی یلغار کا سن کر ششدر رہ گیا کچھ اسکی فوج کو اس کی قوم کی کاہن عورتوں کی پیشگوئیوں نے ڈرا دیا تھا۔ یہ کاہن عورتیں اپنے لوگوں کو ڈرا رہی تھیں کہ خبردار رومیوں سے جنگ نہ کرنا۔ سیزر نے ان کی سراسیمگی سے فائدہ اٹھایا اور خود بڑھ کر ان کی آبادیوں اور قلعوں پر تاخت کی اور ان جرمنوں پر فتح عظیم حاصل کر کے انہیں دریائے رائن تک بھگا دیا۔ مختصراً سیزر کی غال میں نو سالہ گورنر شپ کے نتائج بڑے حوصلہ افزا رہے۔ اس نے کوپائرنیز Pyrenees سے دریائے رائن تک کا علاقہ جو ۶۴۰۰۰۰ مربع میل پر محیط تھا صوبہ غال میں شامل کر دیا۔ سوائے چند اتحادی ریاستوں کے جنہوں نے سیزر کی مہمات میں مدد کی تھی اور رومہ کو سالانہ ۴ لاکھ سنہری سکوں کا خراج ادا کیا تھا، باقی سب علاقے رومہ کے زیر انتداب آ گئے۔

سیزر وہ پہلا رومی سالار تھا جس نے دریائے رائن R.Rhine پر پہلا ملٹری پل تعمیر کیا اور جرمنوں کو شدید نقصان پہنچایا۔

برطانیہ پر حملہ

اپنی مہمات غال کے دوران سیزر نے جزائر برطانیہ پر اور مغربی سمندر بحرِ اوقیانوس میں بھی پہلے رومی سالار کی حیثیت سے حملہ کیا۔ یاد رہے اس زمانے میں برطانیہ ایک نامعلوم ملک تھا۔ سیزر نے برطانیہ کے مقامی سرداروں کو شکست دے کر ان سے بڑی تعداد میں مال غنیمت وصول کیا اور آئندہ کے لیے انہیں پرامن رکھنے کے لیے ان کے سرکردہ افراد کو یرغمال بنالیا۔ جزائر برطانیہ میں سیزر کو تین مرتبہ شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلی مرتبہ جب برطانیہ کے ساحلوں پر ایک طوفان نے اس کا بحری بیڑہ تباہ کر دیا۔ دوسری مرتبہ جب اس کی فوج کی ایک پوری لیجن ایورجین ماؤنٹ Mount Auvegne میں درہم برہم ہوگئی اور جب اس کے دو بڑے فوجی جرنیل اٹائیٹوریس Titurius اور اورنکولیئس Aurunculius گھات لگا کر مار دیئے گئے۔

غالیہ کی مہمات کے ان دو سالوں میں سیزر اپنے قریبی عزیزوں سے بچھڑتا چلا گیا۔ پہلے اس کی والدہ پھر اس کی بیٹی جولیا اور اس کا نواسہ وفات پا گئے۔ اسی دوران پبلیئس کلاڈیس Publius Clodius کے سیاسی قتل نے ایسا تہلکہ مچایا کہ سینٹ مستقبل میں صرف ایک قنصل پومپی کو اپنی پسند کے طور پر نامزد کرنے پر مجبور ہوگئی۔ پھر جب عوامی نمائندوں، ٹریبونوں نے چاہا کہ سیزر پومپی کے ساتھی کے طور پر کام کرے تو سیزر نے انہیں لکھا کہ وہ لوگوں کو راضی کریں کہ وہ اسے رومہ واپس آئے بغیر منتخب کرلیں کیونکہ اس کے عہدہ گورنری غال کی مدت پوری ہونے کو ہے اور وہ غال کو اس وقت تک چھوڑنا نہیں چاہتا جب تک اس کی تمام فتوحات مکمل نہ ہو جائیں۔

سیزر کو یہ رعائتیں مل جانے کے بعد یا اس کی حکومت اور قنصلی کی تجدید کے بعد قنصل شپ کی دوسری ٹرم کے امیدوار کی حیثیت سے ہر قیمت پر مقبولیت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اس سلسلے میں ایک نیا خوبصورت ایوان بھی تعمیر کر دیا اور رومہ کے ذی اثر لوگوں پر تحائف نذرانوں کی بارشیں کرنا شروع کر دیں اور غالیہ سے جو مال غنیمت اس نے حاصل کیا تھا اسے پانی کی طرح بہانے لگا۔ ایک بار پھر اس نے رومہ میں گلیڈیٹر شو یا کشتیوں کے دنگل منعقد کرائے اپنی مرحوم بیٹی جولیا کی یاد میں رومہ میں ایک دعوت عام منعقد کی جو ایک بے نظیر واقعہ تھا غرض سیزر نے ہر طرح

عوام کو خوش کر کے ان کی تائید وحمائت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ایسے گلیڈیٹروں کو جو اپنے پچھلے مقابلوں میں ہار گئے تھے اور سزائے موت جن کا مقدر تھی انہیں ایک حکم کے ذریعے سیزر نے آئندہ مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے تختہ دار پر کھینچے جانے سے بچالیا۔ اس کے علاوہ نئے گلیڈیٹروں کو بھی دنگلوں میں حصہ لینے کے لیے تیار کیا۔ نئے گلیڈیٹروں کی تربیت پیشہ ورانہ درسگاہوں کی بجائے نجی مقامات پر رومی جنگجوؤں اور ماہرین حرب سے کرائی گئی۔ اس کے علاوہ سیزر نے اپنے باقاعدہ سپاہیوں کی روزمرہ کی تنخواہ پہلے سے دگنی کر دی۔ فوج میں بے حساب اناج بھی تقسیم کیا گیا اور ہر سپاہی کو ایک غالی باشندہ بطور غلام بھی عطا کیا گیا۔

سیزر کی بیٹی جولیا کی وضع حمل کے دوران موت واقع ہونے سے پومپی سے خاندانی تعلقات قطع ہو گئے تھے۔ سیزر نے اپنی بہن کی نواسی آکٹیویا کا ہاتھ پومپی کو پیش کیا حتیٰ کہ آکٹیویا پہلے ہی گائیس مارسیس سے بیاہی ہوئی تھی مگر اس کے خاوند کو اس کے بدلے پومپی کی۔ بیٹی سے شادی کرنے کی دعوت دی گئی جو پہلے فواسٹس سلا سے منسوب تھی۔ اس طرح سیزر نے پومپی کے تمام دوستوں کے دل جیت لیئے اور سینٹ کے زیادہ تر اراکین کو بلاسود یا کم شرح سود پر قرضے دے کر بھی اپنے حلقہ احباب میں شامل کر لیا۔ اس کے علاوہ دیگر اہمیت کے حامل لوگوں کو بھی سیزر نے اپنے تحائف کی بارش سے ساتھ ملا لیا۔

سیزر نے ان تمام لوگوں کی بھی مدد کی جو قانونی پیچیدگیوں کا شکار تھے یا قرضوں کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے یا پھر ضروریات زندگی سے بھی تنگ تھے۔ سیزر نے صرف ایسے لوگوں کی مدد کرنے سے صاف انکار کیا جن کا ماضی جرائم سے داغدار تھا یا پھر جو اخلاقی مجرم تھے یا پھر جو بہت زیادہ حریصانہ طبیعت کے مالک تھے۔ ایسے لوگوں کو سیزر نے دوستانہ انداز میں بتا دیا کہ وہ جو کچھ چاہتے ہیں اسے صرف خانہ جنگی ہی پورا کر سکتی ہے۔

سلطنت رومہ کے دوسرے صوبوں کے گورنروں یا جاجگزار بادشاہوں کو بھی سیزر نے ہزاروں جنگی قیدی بطور تحفہ دے کر یا پھر عین وقت ضرورت ان کو فوجی امداد فراہم کر کے اور وہ بھی سینٹ سے اجازت لیے بغیر، خوش کرنے کی کوشش کی۔ اس نے ایشیا اور یونان کے بڑے شہروں کو بھی تحائف کے طور پر پبلک ورکس پیش کیے اور اٹلی، غال اور اسپین کے شہروں میں عوامی مفاد کے کام کرائے۔ ہر شخص سیزر کی اس فراخدلی پر حیران تھا اور سوچتا تھا کہ اس کے نتائج آخر کیا نکلیں گے؟

آخر کار قنصل کلاڈیئس مارسلیس Cladius Marcelus نے ایوان میں اعلان کیا کہ وہ عوام کی انتہائی دلچسپی کا حامل ایک معاملہ ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہے پھر اس نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ غالیہ میں جنگجوں کا سلسلہ بڑی فتوحات حاصل ہو جانے کے بعد اب اختتام کو پہنچتا ہے اس لیے سیزر کو فوج کی کمان سے الگ کر دیا جائے اس سے پہلے کہ اس کی مدت گورنری ختم ہو۔ سیزر کا ایک جانشین مقرر کیا جائے اور غال میں موجود فوجوں کو منتشر کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ کلاڈیس نے یہ تجویز پیش کی کہ سیزر کو رومہ میں بذات خود حاضر ہوئے بغیر آئندہ قنصل شپ کا انتخاب لڑنے سے منع کر دیا جائے اور سٹیٹ بک میں اس کی بے ضابطگی کا اندراج کیا جائے۔

مارسیلس نے یہ بات قوانین رومہ کی بنیاد پر کی تھی۔ پومپی نے جب ایوان میں سرکاری اعلیٰ عہدوں پر فائز افسروں کے لیے مراعات کا بل پیش کیا تو اس میں سے دارالحکومت میں غیر موجود افسروں کو قنصل شپ کے انتخاب میں حصہ لینے والی خصوصی شق خارج کر دی۔ صرف یہی شق سیزر کو فائدہ پہنچا سکتی تھی۔ اور امیدواری کا حق دے سکتی تھی۔ اس سے پہلے کہ اس غلطی کی تصحیح کی جاتی ایوان نے یہ بل پاس کر دیا اور اس کے منظور ہو جانے کے بعد اس بل کو کانسی کی ایک پلیٹ پر تحریر کر کے قومی خزانے میں جمع کرا دیا گیا تھا۔ لیکن مارسلیس سیزر کو صرف فوج کی کمان سے ہٹائے جانے یا غیر موجودگی میں قنصل شپ کی امیدواری کے استحقاق سے محروم کر دیئے جانے پر مطمئن نہیں تھا بلکہ وہ چاہتا تھا کہ جن آبادکاروں کو سیزر نے کوموComo کے مقام پر نوآبادی قائم کرنے کی اجازت دی تھی انہیں بھی رومہ کے حقوق شہریت سے محروم رکھا جائے، کیونکہ ان لوگوں کو حق شہریت دی جانے سے سیزر کی سیاسی نمود پسندی میں اضافہ ہوگا اور وہ ریاست کے قوانین اور ضابطوں کا احترام کرنا مزید چھوڑ دے گا۔

رومہ میں ہونے والی ان سیاسی کاروائیوں کی خبر جب سیزر کو غالیہ میں ملیں تو وہ بے حد مشتعل ہوا، تاہم اسے یہ کہتے بھی سنا گیا کہ ''آج کل میں رومہ کا صف اول کا راہنما ہوں، مجھے میرے مقام سے گرا دینا اتنا آسان نہیں: اسی وجہ سے سیزر نے سینٹ میں ہونے والی ان کاروائیوں کے خلاف سختی سے مزاحمت کرنے کے فیصلہ کیا اور عوامی ٹریبونوں کو مارسیلس کی قرار دادیں ویٹو کرنے کی ترغیب دلائی۔ اسی مقصد کے لیے اس نے مارسیلس کے ایک نزدیکی دوست سروئیس سلپیشئس Servius Sulpicius سے مدد طلب کی۔ اسی سال جب مارسیلس نے اپنے ایک

عزیز گائیس کی وجہ اپنے مقصد میں مزید کامیابی حاصل کی تو سیزر نے بھی ایک اور قنصل ایمیلیس Aemilius کی حمایت حاصل کر لی اور بھاری رشوت دے کر گائیس کیورو جیسے تیز وطرار عوامی ٹریبیون کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔

سیزر نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہا اعیان واشرافیہ رومہ اور نومنتخب شدہ دونوں قنصل اس کے ساتھ انتہائی غیر دوستانہ رویہ رکھتے ہیں، سینٹ کو اپیل کی کہ (اور اپنی ایک تحریری تقریر میں لکھا) اُسے غیر موجودگی میں قنصل شپ کی امیدواری کے اس حق سے محروم نہ کیا جائے جو اسے عوام کے ووٹوں سے ملا تھا۔ ایوان میں اس کا یہ تحریری پیغام اس انداز سے سنایا گیا جس طرح سیزر اپنے تجربہ کار سپاہیوں کو پیشقدمی کا حکم دینے کی تیاری کر رہا ہو۔ اس کے بعد سیزر نے ۸ لیجن فوج کی کمان سے دستبرداری اور ٹرانسن اُلپائن غالیہ کو چھ نے اور 2 لیجن فوج اور سس الپائن علاقے اپنے پاس یا کم از کم الیریہ کا علاقہ اور ایک لیجن فوج اس وقت تک اپنی کمان میں رکھنے کا کہا جب تک وہ دوبارہ قنصل منتخب ہو جائے۔

جب سینٹ نے اس قومی اہمیت کے معاملے میں اس کے لیے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا تو سیزر سس الپائن غالیہ کا علاقہ عبور کر آیا تھا جہاں اس کی فوج خیمہ زن تھی۔ اس کے پاس ۳۰۰ سوار اور پانچ ہزار پیادے سے زیادہ آدمی نہ تھے اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اٹلی پر حملہ کر دے گا۔ اگرچہ رومہ میں اس کے حمائتی ٹریبیونوں کے خلاف طاقت استعمال کی گئی اور سیزر کی حمایت کرنے والے ٹریبیونوں کیوریو اور انتولی کو بکمال ذلت ورسوائی ایوان سے نکال دیا گیا۔ سیزر کیوریو اور انتولی کو بکمال ذلت ورسوائی ایوان سے نکال دیا گیا۔ سیزر کے ہاتھ میں اپنے دشمنوں کے خلاف عسکری کاروائی کرنے کا اس سے بہتر بہانہ اور کیا ہو سکتا تھا۔ دو معزز ٹریبیونوں کی توہین اور بہ امر مجبوری ان کا نوکروں کے بھیس میں جان بچا کر بھاگنا۔ اس فیصلے کے دیگر اسباب میں سے ایک یہ تھا سیزر کو اپنی قنصل شپ کے دوران کی گئی بے قاعدگیوں کے مواخذہ کا خطرہ تھا اور اس کا حریف مارکس کیٹو کئی مرتبہ قسم کھا چکا تھا کہ وہ سیزر کا مواخذہ بالضرور کرائے گا۔

پھر جب اس کے حمائتی ٹریبیونوں کو ایوان سے نکالے جانے کی خبر سیزر کو ملی تو اس نے بڑی رازداری کے ساتھ اپنی فوج کے کچھ دستوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ اور یہ تاثر دینے کے لیے کہ اسے رومہ میں نکالے جانے والے ٹریبیونوں کے معاملے کی کچھ پرواہ نہیں، اس نے روزمرہ کے کام

بڑی شائستگی سے جاری رکھے۔ گلیڈیٹروں کی ایک تربیت گاہ کا معائنہ کیا اور ایک تھیٹر میں ڈرامائی تشکیل ملاحظہ کی۔ مگر اسی رات سیزر نے دریائے روبیکان کی طرف کوچ کیا۔ یہ دریا اٹلی اور غالیہ (فرانس) کی سرحد پر بہتا تھا۔ اور سیزر جانتا تھا کہ اس دریا کو فوج سمیت عبور کرنا سلطنت رومہ کے خلاف بغاوت کرنے کے مترادف ہے اور خانہ جنگی کا پرخطر راستہ اختیار کرنا ہے۔

عبورِ دریائے ربیکان

سیزر دریائے ربیکان کے کنارے کچھ لمحوں کے لیے اپنی عادت کے مطابق تذبذب کا شکار ہو کر گم صم ہو کر بیٹھا رہا۔ دراصل وہ ان خطرات اور مصائب کا موازنہ کر رہا تھا جو اس دریا کے عبور کرنے کے بعد اسے پیش آنے تھے۔ پھر اسے جلال آ گیا اور اس نے قیل وقال چھوڑ کر دریا میں اپنا گھوڑا ڈال دیا۔ اگلی صبح وہ اطالوی قصبے اری مینم پر قبضہ کر چکا تھا۔ مورخین بارے پر متفق ہیں کہ اری مینم پر قبضے کے بعد جنگ وخونریزی اور جدال وقتال کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سیزر کا صوبہ غالیہ کی حدود کو عبور کر آنا گویا رومی آئین وقانون کی حدوں سے باہر آنا تھا۔ ملک بھر میں تلاطم پیدا ہو گیا اور لوگ بے حواسی میں گھروں کو چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ لوگ پومپی کو طعنے دے رہے تھے کہ تمہاری یہی سزا ہے کیونکہ تم نے ہی سیزر کو فوجیں اور حکومت دلائی تھیں اور اب وہ تمہارے ہی خلاف آمادہ جنگ ہے۔ سیزر کے حملے کی دہشت سے قنصل اور اراکین سینٹ تک رومہ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ ادھر سیزر نے امبریا Umbria، پائیسنم Picenum اور ٹسکنی پر قبضہ کرتے ہوئے ساحل ایڈیاٹک پر واقع برنڈسی Brindisi کی طرف پیشقدمی کی۔ برنڈسی میں پومپی اور دیگر قنصل رومہ سے بھاگنے کے بعد ایپرس Epirus جاتے ہوئے قیام پذیر تھے۔ جب انہیں روکنے کی کوششیں ناکام ہو گئیں تو سیزر نے بالآخر رومہ پر چڑھائی کر دی اور شہر میں داخل ہونے کے بعد سینٹ کا اجلاس طلب کیا تاکہ سیاسی صورتحال پر غور کیا جائے۔ اب پوری سرزمین اٹلی کا مالک سیزر تھا اس نے صرف ساٹھ دن میں بغیر کسی خونریزی کے پورے ملک پر قبضہ کر لیا تھا۔ سینٹ کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے مودبانہ لہجے میں اراکین سینٹ سے اپیل کی کہ وہ جس طرح اور جن شرائط پر چاہیں پومپی سے صلح کی تحریک کریں۔ مگر اس کی تجویز پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ رومہ میں سرکاری خزانے پر قبضہ کرنے اور انتظام وانصرام بحال کرنے کے بعد سیزر انتہائی سرعت کے ساتھ سپین کے لیے روانہ ہوا کیونکہ پومپی اب اپنی فوجوں کے ساتھ وہیں قیام پذیر تھا۔ سپین روانہ ہونے سے پہلے سیزر نے اہل رومہ کو

کہا کہ وہ سپین میں ایسی فوج سے ملنے کے لیے جا رہا ہے جس کا کوئی سالار نہیں مگر جب رومہ واپس لوٹوں گا تو پھر ایک ایسے سالار سے ملوں گا جس کی کوئی فوج نہیں۔ سپین کی مہم میں سیزر کو بڑی دقتیں پیش آئیں۔ دشمن کا کمین گاہوں سے نکل اچانک سیزر کی فوج پر حملہ کرنا خود اس کی ذات کے لیے بھی کم پر خطر نہیں تھا، اس پر رسد کی قلت نے خود فوج کی حالت مخدوش کر دی۔ پھر بھی سیزر نے سارے استحکامات پومپی کے افسروں سے چھین لیے۔ اور وہ فرار ہو گئے اور سیزر کے ہاتھ تمام علاقہ اور بہت سے پومپی کے آدمی لگے۔ پھر سیزر نے بحر ایڈیاٹک عبور کر کے سیزر اور دیریکم کے قصبے میں پومپی کو محصور کر لیا۔ وہاں سے سیزر فارسالس کے معرکے (تھسلی) کے بعد پومپی کے تعاقب میں نکلا مگر پومپی مصر کے شہر سکندریہ کی طرف بھاگ گیا۔ جہاں مصر کے بطلیموسی حکمران نے اسے جہاز پر ہی دھوکے سے قتل کروا دیا۔ سیزر کے سکندریہ پہنچنے پر وہ اسے بھی قتل کروانا چاہتا تھا کہ سیزر کو اس کے خلاف اعلان جنگ کر کے لڑنا پڑا۔ یہ سیزر کے لیے ایک مشکل ترین مہم ثابت ہوئی کیونکہ یہ موسم سرما میں ایک چالاک دشمن سے خود اس کے شہر کی فصیلوں کے اندر لڑی گئی۔ لیکن کسی رسد و کمک کے بغیر سیزر نے یہ جنگ جیت لی۔ جنگ جیتنے کے بعد سیزر نے مصر کی حکومت ملکہ قلوپطرہ اور اس کے چھوٹے بھائی کے حوالے کر دی۔ سیزر نے مصر کو رومہ کا صوبہ اس لیے قرار نہ دیا کیونکہ یہاں کے لوگوں کے آزادی پسند ہونے کی وجہ سے اس صوبے کے جلد آزاد ہو جانے کا خطرہ تھا۔ (دیگر مورخین کے مطابق سکندریہ میں جنگ کے دوران سیزر نے اپنے بحری جہازوں کو آگ لگا دی تھی جس کے شعلوں نے پہلے تو بندرگاہ کو چاٹ لیا تھا اور پھر یہ آگ تھی جس کے شعلوں نے پہلے تو بندرگاہ کو چاٹ لیا تھا اور پھر یہ آگ بڑھتے ہوئے سکندریہ کے مشہور زمانہ کتب خانے تک پہنچ گئی تھی اور اسے بھی برباد کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ قلوپطرہ کے ساتھ سیزر کے مراسم عشق کی حد تک بڑھ جانے کا ذکر بھی ملتا ہے جس کے نتیجے میں قلوپطرہ کے بطن سے سیزر کا ایک بیٹا سیزارین پیدا ہوا تھا۔) (مترجم)

اسکندریہ سے سیزر شام آیا اور پھر وہاں سے ایشیائے کوچک میں واقع پونٹس Pontus کا رخ کیا۔ ایشیائے کوچک کے سابقہ حکمران متھراڈیٹیز Mithridates کے بیٹے فرناکس Pharnaces نے سیزر اور پومپی میں چپقلش کا فائدہ اٹھاتے ہو بتھینیہ اور کپاڈوشیا پر قبضہ کر لیا تھا اور آرمینیا کی طرف پیشقدمی کر رہا تھا۔ سیزر نے پونٹس پہنچنے کے پانچ دن بعد ذیلا Zela کے مقام پر

اُسے ایسی سخت شکست دی کہ فرناکس کی قوت بالکل ٹوٹ گئی اور اسے بھاگنا پڑا۔ اسی جنگ کا حال سیزر نے اپنے ایک دوست امان ٹیس کو رومہ لکھ بھیجا تھا۔ اپنی سرعت اور مستعدی کا حال لکھتے سیزر نے اپنا وہ مشہور اور یادگار فقرہ لکھا تھا کہ'' میں آیا۔ میں نے دیکھا اور میں نے جیتا۔ Vini, Vici۔ محققین کے مطابق یہ لاطینی زبان میں مختصر اور متناسب الفاظ کے استعمال کی وجہ بہت بلیغ فقرہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس نے شمالی افریقہ میں سیپو اور شاہ جوبا King Juba کو تھیپسس Thapsus کے مقام پر شکست دی۔ جہاں ابھی پومپی کے کچھ حمائتی بھی موجود تھے۔ ان کے علاوہ پومپی کے دو بیٹے سپین میں منڈا کے مقام پر موجود تھے۔

خانہ جنگی کے نقصانات

خانہ جنگی کے دوران جولیئس سیزر کو کبھی ناکامی یا شکست کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا مگر اس کے ایک جنرل گائیس کیوریو کو شاہ جبا کے مقابلے میں اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے تھے، گائیس انٹونیس الیریکم کی طرف بھاگا گیا تھا۔ پوبلیئس ڈولا بیلا Publius Dola Bella نے الیریکم میں اپنا بحری بیڑا کھو دیا تھا۔ گنائس ڈومیٹس کیلومینس Gnaeus Domitius Calvinus فرناکس کے مقابلے میں اپنی فوج تباہ کروا بیٹھا تھا۔ اور پونٹس میں سیزر کے پہنچنے سے پہلے اسے فرناکس نے شکست دی تھی۔ سیزر خود بھی اپنی شاندار کامیابیوں کے باوجود خانہ جنگی کے دوران شدید خطرات سے دوچار ہوا تھا۔ اور دو مرتبہ تو وہ تقریباً بال بال بچا تھا۔ پہلے دیریکئیم میں جہاں سے پومپی محاصرہ توڑ کر بھاگنے میں کامیاب ہوا تھا۔ سیزر کا اپنا قول تھا کہ جب پومپی اس سے مسابقت میں ناکام ہو گیا تو وہ خود بھی یہ بھول گیا تھا کہ جنگیں کیسے جیتی جاتیں ہیں؟ منڈا کے مقام پر جب پومپی کے بیٹوں سے آخری جنگ لڑی جا رہی تھی تو یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ سیزر نے بھی سب کچھ کھو دیا ہے اور حتیٰ کہ وہ خود بھی خودکشی کرنے کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔

سیزر کی اہم فتوحات

سیپو کو شکست دینے کے بعد سیزر نے ایک ماہ میں چند دنوں کے وقفوں سے اپنی فتح کے چار جشن منائے اور پومپی کے بیٹوں کو شکست دینے کے بعد اس نے پانچواں جشن منایا۔ سیزر نے اپنی

جن فتوحات پر یہ جشن منائے تھے وہ گال (فرانس)، اسکندریہ (مصر)، پونٹس (ایشیائے کوچک)، شمالی افریقہ اور آخری منڈا (سپین) میں حاصل ہوئیں تھیں یہ جنگیں جنگی اہمیت کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھیں۔

سیزر اپنی گال کی فتح پر ویلا برم Velabrum میں ایک رتھ پر سوار ہو کر شاہراہوں پر گشت لگانے نکلا تھا تو اس کی رتھ کا ڈھرا ٹوٹ گیا تھا اور وہ اچھل کر رتھ سے باہر گرنے سے بمشکل بچا تھا۔ اور جب پونٹس کی فتح کا جشن منایا جا رہا تھا تو ہاتھیوں کی قطاروں میں جلوس کی شکل میں کیپٹل کی طرف بڑھ رہا تھا تو اس نے اپنے دوست کو خط میں لکھ کر بھیجا جانے والا اپنا مشہور فقرہ دہرایا تھا۔ میں آیا میں نے دیکھا اور میں نے جیتا۔ Vini, Vidi, Vici سیزر کا یہ فقرہ اس رفتار کے حوالے سے بھی تھا جس رفتار سے یہ جنگیں لڑیں گئیں تھیں۔

فتوحات کے اعزازات

سیزر کی پیادہ فوج کے ہر سپاہی کو ۲۴۰ طلائی سکے مالِ غنیمت کے طور پر ملے۔ اس کے علاوہ ابتدا میں جو ۲۰ سکے اور ایک زرعی فارم ملا تھا وہ اس کے علاوہ تھا۔ شہریوں کو اناج کے دس پیکٹ اور دس پاؤنڈ تیل مال غنیمت میں سے حصے کے طور پر دیا گیا۔ مزید یہ کہ سیزر نے ہر شہری کو بھی تین طلائی سکے دینے کا ابتدا میں وعدہ کیا تھا بعد ازاں وہ بڑھا کر پانچ کر دیئے گئے۔ یہ اضافہ ادائیگی میں ۴ سال تاخیر کی وجہ سے اصل پر بطور سود کیا گیا تھا۔ سیزر نے اپنی ان فتوحات کے سلسلے میں ایک ضیافت کا اہتمام بھی کیا تھا۔ منڈا میں فتوحات کی یادگار کے طور پر ایک خصوصی دینار جاری کیا گیا اور عوام میں گوشت بھی تقسیم کیا گیا تھا۔

فتوحات کے جشن

اس کے علاوہ سیزر نے عوام کی تفریح کے لئے مختلف ورائٹی شو کا اہتمام کیا جن میں تیغ زنی کے مقابلے Gladiatorial contest اور سٹیج پر کھیلے جانے والے کئی زبانوں کے ڈرامے شامل تھے جو رومہ کے ہر گوشے میں منعقد کیے گئے۔ ان کے علاوہ سرکس میں منعقد کی جانے والی رتھ۔ دوڑیں اور دیگر کھیلوں کے مقابلے اور ایک مصنوعی بحری جنگ بھی شامل تھی۔ تیغ زنی کے مقابلوں میں جو رومی فورم میں منعقد کیے گئے تھے ایک پیڑیشن خاندان کے تیغ زن فیوریس لیپٹی نیس Leptines Furius نے مرتے دم تک اپنے حریف قنٹس کیلپنیس کا مقابلہ کیا۔ آخر الذکر ایک

سابقہ سینیٹر اور ایک معزز وکیل تھا۔ بیتھینیہ Bithania اور ایشیا سے گرفتار کر کے لائے گئے شہزادوں نے تلواروں کے ساتھ پائرہیک Pyrrhic ڈانس پیش کیے۔ سٹیج پر پیش کیے جانے والے کھیلوں میں سے ایک کھیل ایک رومی جانباز Romanknight نے لکھا اور سٹیج کیا۔ اس کا نام ڈیسمس لیبر نیئس تھا۔ وہ پہلے ایک کھیل پیش کر کے اپنا اعزاز اور انگوٹھی بحق سرکار ضبط کروا بیٹھا تھا مگر اس مرتبہ اس کی کارکردگی پر اسے نہ صرف پانچ طلائی سکے انعام دیئے گئے بلکہ اس کی اعزازی انگوٹھی بھی اسے واپس مل گئی اور اس کا ایکوئسٹرین کا عہدہ بھی بحال کر دیا گیا۔ اس لیے وہ سٹیج سے اتر کر براہ راست اپنے اعزاز میں ہونے والی تقریب میں شریک ہوا۔ رتھ دوڑ میں نوجوان شرفا روم نے چار گھوڑوں اور دو گھوڑوں کی بگھیوں میں دوڑتے ہوئے جمپ لگائے۔ اس کو ٹرائے گیم کہا جاتا تھا اسے اہل ایتھنز نے متعارف کرایا تھا۔

جنگلی جانوروں سے مقابلوں کے دنگل تقریباً پانچ دن تک جاری رہے ان کے آخر میں دو لشکروں میں جنگ لڑی گئی دونوں فوجیں 500 پیادوں 20 ہاتھیوں اور 30 سواروں پر مشتمل تھیں۔

کھیلوں کے مقابلے کیمپس مارٹیس میں ایک عارضی اسٹیڈیم تعمیر کر کے منعقد کرائے گئے اور تین دن تک جاری رہے۔

مصنوعی بحری جنگ ایک مصنوعی جھیل تیار کر کے مصری اور فونیقی بحری جہازوں میں لڑی گئی۔ رومہ میں منعقد ہونے والے ان ورائٹی شو کو دیکھنے کے لئے پوری سلطنت سے اتنے لوگ رومہ میں اکٹھے ہو گئے کہ انہیں مکانات کی بجائے شہر کے گلی کوچوں میں خیمے لگا کر قیام کرنا پڑا۔ لوگوں کے اس اژدھام میں بہت سے لوگ کچلے گئے۔ مرنے والوں میں دو سینیٹر بھی شامل تھے۔ ان کھیل تماشوں کے بعد ایک ایسی جلیل القدر ضیافت کا اہتمام کیا گیا جس میں رومہ کا ہر فرد مدعو تھا اور بائیس ہزار، کوچیں مہمانوں کے لیے بچھائی گئیں تھیں۔ ان تقریبات کے بعد سیزر کو تاحیات ڈکٹیٹر رومہ بنا دیا گیا۔

اصلاح تقویم

اس کے بعد سیزر نے داخلی امور اور اصلاحات کی طرف توجہ دی۔ سب سے پہلے سیزر نے کیلنڈر میں اصلاح کی۔ خانہ جنگی کے دوران اور زمانہ قدیم سے بے شمار بے قاعدگیاں اور نقائص

کیلنڈر میں پیدا ہو چکے تھے۔ رومی کیلنڈر کے شمسی ہونے کے باوجود رومیوں کے مہینے دور شمسی کے خلاف پڑتے تھے۔ جس سے ان کے مذہبی تہوار کے ایام میں اتنا اختلاف پیدا ہو جایا کرتا تھا کہ وہ بالکل الگ موسموں میں آنے لگتے تھے۔ سیزر نے مصری حساب دانوں سے استفادہ کرتے ہوئے سال کو گردش زمین اور سورج سے جوڑ دیا۔ اب تک رومی سال میں ۳۵۵ دن ہوتے تھے اصلاح کے بعد ایک ۳۶۵ دن کا سال متعارف کرایا گیا۔ پجاری اور پ:ت جولوند کے مہینہ کا اضافہ کرلیا کرتے تھے جسے وہ مرسی ڈونیس کا نام دیتے تھے وہ متروک قرار دے دیا گیا۔ یہ ہر دوسرے فروری کے بعد بڑھایا جاتا تھا۔ اس کے بجائے لیپ کے سال یعنی ہر چوتھے سال میں فروری میں ایک پورے دن کا اضافہ کر دیا گیا۔ سیزر کے کیلنڈر، میں اصلاح کرنے کے بعد دنیا کی کوئی قوم ان غلطیوں سے جو شمسی سال میں رونما ہو جاتیں تھیں رومیوں کے برابر محفوظ نہ رہی۔ تاہم سیزر کے مخالفوں نے اس اصلاح کو بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا اور اسے بھی سیزر کی من مانی اور مطلق العنانی قرار دیا۔ (مورخ پلوٹارک نے اس بارے میں سسرو اور اس کے ایک دوست میں ہونے والا مکالمہ پیش کیا ہے حکیم سسرو سے اس کے کسی دوست نے سیزر کی اصلاح تقویم کے نفاذ کے بعد دریافت کیا کہ ''میرآ دیوی تو کل صبح اٹھے گی نا؟ سسرو نے جواب دیا'' ہاں اس شاہی فرمان کے مطابق تو اسے کل ہی اٹھنا چاہیے۔'' گویا یہ بھی ایک جبر و زبردستی کی ایک صورت تھی۔ (مترجم)

سینٹ کی تعداد و تقویت میں اضافہ

سیزر نے سینٹ کے اراکین کی تعداد میں اضافہ کر کے سینٹ کو تقویت پہنچائی اور پریٹروں، ایڈلی Aediles (میر تعمیر) اور کوئسٹروں کی نشستوں میں اضافہ کر دیا۔ نائب افسروں کی تعداد بڑھا دی گئی۔ جو عہدہ دار بدعنوانی کے الزام میں معطل یا ان کے عہدہ میں کمی کر دی گئی تھی انہیں پھر سے بحال کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ، سیزر نے یہ انتظام بھی کیا کہ قونصل کے علاوہ دیگر مجسٹریٹ جو مملکت کا انتظام و انصرام کرتے تھے ان کی آدھی تعداد منتخب کی جائے اور آدھی نامزد کی جائے۔ سزا یافتہ یا جلاوطن کئے گئے۔ لوگوں کے بیٹوں کو بھی انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ اس کے علاوہ ووٹروں کے لیے بھی مختصر ہدایات پر مبنی سرکلر جاری کئے گئے۔ جو کچھ یوں تھے۔ رومہ کے آمر، سیزر کی طرف سے فلاں قبیلے کے ووٹروں کے لیے کہ انہیں فلاں کام کے لیے ایک سال کے لیے نامزد کیا جاتا ہے۔'' جیوری کے ارکان صرف سینٹروں اور رومی جانبازوں سے نامزد کرنے

کا حکم دیا گیا اور اس سلسلے میں خزانے سے متعلقہ ٹریبونوں کو نااہل قرار دے دیا گیا۔ یہ عوام کا فرض قرار پایا کہ وہ محصولات اور خراج وغیرہ اکٹھا کر لیں اور فوج کی تنخواہیں ادا کریں۔

انتخابی قوانین میں اصلاحات

سیزر نے ووٹروں کے اندراج کا پرانا طریقہ کو مسترد کر دیا۔ اس نے شہر کے امراء کو گلیوں اور محلوں میں پھر انتخابی فہرست کو مکمل کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا۔ ایسے مستحق افراد جن کو حکومت کی طرف سے فری غلہ تقسیم کیا جاتا تھا ان کی تعداد ۳۲۰۰۰۰ سے گھٹا کر ۱۵۰۰۰۰ کر دی گئی۔ آبادی کی تعداد کے تعین کے لیے مردم شماری کے علاوہ پریٹروں کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ وہ آبادی کے اپنے رجسٹروں سے مرنے والے افراد کے نام روز مرہ خارج کریں اور اسی طرح پیدا ہونے والے نئے افراد کے نام ان کی جگہ درج کریں۔

جب سے ۸۰ ہزار سے زائد افراد کے سمندر پار کی نوآبادیوں میں جا بسے تھے رومہ کی آبادی میں تخفیف ہوئی تھی۔ سیزر نے امیگریشن کا ایک نیا قانون منظور کیا تھا۔ ۲۰ سے ۴۰ سال عمر کا کوئی شہری اٹلی یا رومہ کو چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا۔ اور نہ ہی کوئی شہری تین سال سے زائد مدت کے لیے اٹلی سے باہر رہ سکتا تھا۔ سیزر کی شہری اصلاحات میں سے ایک اہم اصلاح یہ تھی کہ رومہ میں طبابت کرنے والے تمام غیر ملکی طبیبوں اور دیگر علوم وفنون کی تعلیم دینے والے پروفیسروں کو جنہیں روم کی شہریت حاصل نہیں تھی بغیر کسی ادائیگی کے روم کی شہریت عطا کر دی گئی تھی۔

قرض داروں کی مایوسی

البتہ ان اصلاحات کے نفاذ کے دوران سیزر نے ان احتجاجی قرض داروں کو مایوس کیا جو اپنے قرضے سرکاری طور پر معاف کرانا چاہتے اور سیزر نے ان کے قرضے منسوخ نہ کیے۔ تاہم آخر میں یہ حکم ضرور دیا کہ ہر قرضدار اپنی جائیداد کی تشخیص خانہ جنگی سے پہلے قائم شدہ معیار کے مطابق کرائے اور واجب الادا سود یا جو پہلے ادا شدہ سود کا حساب بے باک کرے اور اپنے قرض خواہوں کو رضامند کرنے کی کوشش کرے کہ وہ اس کے قرض کی باقی ماندہ رقم کو معاف کر دیں۔

خانہ جنگی کے بعد جب سے قیمتوں میں شدید اضافہ ہوا تھا اس سے قرضداروں کی جائیدادیں ان کے پاس ایک چوتھائی رہ گئیں تھیں۔ سیزر نے کام کرنے والوں کی تمام انجمنیں بھی توڑ دیں ماسوائے ان کے جو قدیم زمانے سے قائم تھیں۔ مختلف جرائم کی سزاؤں میں اضافہ کر دیا۔

تاہم رومی طبقہ امراء کو بڑے سے بڑا جرم کرنے پر دی جانے والی بڑی سے بڑی سزا صرف جلاوطن کیا جانا تھا، اسی وجہ سے طبقہ امراء میں جرم کرنے پر احساس ندامت بہت کم پایا جاتا تھا۔ مورخ سسرو کے ریکارڈ کے مطابق سیزر نے شہریوں کے قتل کی سزا طبقہ امراء کے لیے جلاوطنی سے زیادہ اس لئے مسترد کی تھی کہ مجرم کی سزا کے طور پر یا تو پوری جائیداد ضبط کر لی جاتی تھی یا پھر کم سے کم آدھی ضرور ضبط بحق سرکار ہو جاتی تھی۔

عدل وانصاف

عدل وانصاف میں سیزرؔ جہاں بہت انصاف پسند تھا وہیں انتہائی سخت بھی تھا اور انصاف پروری میں اس حد تک بڑھ جاتا تھا کہ جو سینیٹر اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہوا پکڑا جاتا اسے ذلت آمیز سزا دینے میں سیزر عار محسوس نہیں کرتا تھا۔ ایک سابقہ پریٹر نے ایک ایسی خاتون سے شادی کر لی جسے صرف ایک دن پہلے اس کے پہلے خاوند نے طلاق دی تھی۔ سیزر نے اس شادی کو منسوخ کر دیا۔ تاہم اس جوڑے نے ابھی وظیفہ زوجیت بھی ادا نہیں کیا تھا۔ بصورتِ دیگر ان پر زنا کا مقدمہ بھی درج کیا جاتا کیونکہ ان کی شادی مروجہ رومی عائلی قوانین کے مطابق نہیں تھی۔

غیر ملکی مصنوعات برآمد کرنے والوں پر ایک محصول عائد کیا گیا، سرکاری تقریبات کے علاوہ پالکی کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ جو لوگ کم عمر تھے یا کم تر معاشرتی درجے سے تعلق رکھتے تھے ان کے لیے امراء کا سرخ لبادہ پہننے یا موتیوں کے ہار پہننے پر پابندی لگا دی گئی۔ سامان تعیش پر پابندی کے قانون پر عملدرآمد کرانے کے لیے مارکیٹ میں مختلف مقامات پر انسپکٹر تعینات کئے گئے جو اس قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سامان تعیش کی خرید وفروخت کرنے والوں کا سامان ضبط کر لینے کے اختیارات رکھتے تھے۔ کبھی کبھی ان لوگوں کے گھروں پر بھی چھاپے مارے جاتے تھے جہاں غیر قانونی اشیا یا غیر قانونی ڈشیں تیار کی جاتیں تھیں۔ سیزر نے شہروں کی تزئین اور آرائش کے خصوصی اقدامات بھی کئے اور خصوصاً رومہ کی تزئین وآرائش کی گئی۔ اس کے علاوہ سلطنت رومہ کی حفاظت اور وسعت کے لیے بھی مختلف منصوبوں پر عمل درآمد کیا گیا۔

تعمیرات میں سیزر کا پہلا منصوبہ دیوتا مارس کے (مریخ) مندر کی تعمیر تھا۔ جو اس وقت کی دنیا کا سب سے بڑا مندر تھا۔ اس مندر کی تعمیر کے لیے اس مصنوعی، جھیل کو پُر کرنا پڑا جہاں جشن فتح کے دوران مصنوعی بحری جنگ منعقد کی گئی تھی۔ اس کے لیے کیپیٹولین کی پہاڑی کی ایک چٹان ٹارپین راک Tarpeianrock سے ایک بڑا تھیٹر بھی ہٹانا پڑا۔

جولیئس سیزر کا ایک اور بڑا کارنامہ

اس وقت مروج بے شمار رومی قوانین کے ذخیرے سے لازمی شہری قوانین کا ایک ضابطہ ترتیب دینا ہے۔ اس ضابطے کو اس نے کئی جلدوں میں شائع کیا تھا اس کے علاوہ اس نے مارکس ورو Marcus-verro نامی ایک رومی کو رومی لائبریریوں میں یونانی اور لاطینی کتابوں کو ترتیب دینے کا حکم دیا تھا۔ جولیس سیزر نے کچھ انجینئرنگ کے بڑے منصوبے بھی تیار کرائے تھے۔ جن میں پومپائن کی دلدلوں اور جھیل فوسینس سے نکاسی آب اور بحیرہ ایڈیاٹک کے ساحل سے دریائے ٹائبر تک ایک شاہراہ تعمیر کرنے کا منصوبہ بھی شامل تھا۔ یہ شاہراہ کوہ اپی نائن Apennine کے دروں سے گزرنی تھی۔ اسی طرح خاکنائے کورنتھ Isthmus of Corinth میں ایک نہر کھودنے کا منصوبہ بھی تھا۔ عسکری میدان میں سیزر داکیوں Dacians کو پونٹس اور تھریس سے نکالنا چاہتا تھا جہاں انہوں نے حال ہی میں قبضہ کیا تھا۔ اس کے علاوہ مشرق میں ایران کی اشکانی Parthian سلطنت پر آرمینیا کے راستے حملے کا منصوبہ بھی سیزر کے ذہن میں تھا، لیکن اس نے اس وقت تک یہ خطرہ مول نہ لینے کا فیصلہ کیا تھا جب تک وہ خود اشکانیوں کی جنگی چالوں سے اچھی طرح واقف نہ ہو جائے۔

مگر اس کے یہ تمام منصوبے اس کے سیاسی قتل کی وجہ سے معطل ہو گئے۔ سیزر کے قتل کا واقعہ بیان کرنے سے پہلے مختصراً اس کے حلیہ، اس کے کردار، اس کے لباس اور اس کی شباہت اور مشاغل کے بارے میں بیان کرنا بھی ضروری ہے۔

جولیس سیزر کی شباہت وحلیہ

سیزر جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ لمبے قد اور کھلی رنگت اور خوبصورت اور سڈول جسم کا مالک تھا۔ اس کی پیشانی کشادہ اور آنکھوں کی رنگت گہری تھی۔ مرگی کے مرض کے اچانک دوروں اور خوفناک خواب نظر آنے کے باوجود اس کی صحت اچھی تھی۔ البتہ اس کی زندگی کے آخری حصے میں جنگی مہمات کے دوران اسے مرگی کے دورے اکثر پڑنے لگے تھے۔

سیزر ایک خوش وضع اور خوش لباس انسان تھا اور اپنے سر کو عموماً استرے سے منڈوا کر صاف رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ بھی اس پر مورخین یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ وہ اپنے جسم کے بعض اور حصوں کے بال بھی منڈواتا تھا۔ اس کا لباس بھی غیر معمولی ہوتا تھا۔ وہ اپنے سینیٹر کے لبادے کے

ساتھ جو ارغوانی رنگ کے دھاری دار کپڑے سے بنا ہوتا تھا پوری جھالر دار آستین پہنتا تھا۔ اس کے لبادے پر بیلٹ ہمیشہ ڈھیلی بندھی ہوتی تھی اسی وجہ سے روم کے ایک آمر سلانے اس کے متعلق رومیوں کو خبردار کیا تھا کہ ڈھیلے لباس والے اس لڑکے سے بچ کر رہنا۔"

سیزر کا اولین گھر ایک سادہ سا رہائشی مکان تھا جو روم کے سیورا کوارٹرز میں واقع تھا۔ البتہ جب وہ اسقف اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوا تو وہ "مقدس راستے Sacred Way" کے مقام پر واقع سرکاری رہائش گاہ میں منتقل ہو گیا تھا۔ سیزر کے زمانے کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ پرتعیش زندگی کو پسند کرتا تھا۔ اسی وجہ سے مقروض رہنے کے باوجود اس نے نیروی Nemi کے مقام پر ایک مضافاتی پرتعیش بنگلہ تعمیر کرایا تھا۔ یہ بات بھی ریکارڈ میں ہے کہ وہ سنگ مرمر اور دیگر قیمتی پتھروں کے پچی کاری کیے ہوئے فرش اپنی عسکری مہمات کے دوران اکھاڑ کر کئی مقامات سے روم لایا تھا۔ جزائر برطانیہ پر سیزر کے حملے کی وجوہات میں وہاں کے سمندروں میں پائے جانے والے سچے موتی بھی شامل تھے۔ ان موتیوں کو وہ کبھی کبھی اپنی ہتھیلی پر رکھ کر ان کی مالیت کا اندازہ کرتا تھا۔ اس کے علاوہ سیزر کو دیگر قیمتی پتھر اور جواہرات اور نگارشات جمع کرنے کا شوق بھی تھا۔ اچھے کردار کے غلاموں کو خریدنے کے لیے وہ بڑی سے بڑی قیمت دینے کے لیے تیار رہتا تھا۔ شاید انہیں فضول خرچیوں کی وجہ سے وہ اپنی ابتدائی زندگی میں مقروض رہا تھا۔

سیوٹونیس نے لکھا ہے کہ جب جولیئس سیزر مہمات یا کسی اور سلسلے میں رومہ سے باہر ہوتا تو وہ دو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ظہرانے (طعام) کا اہتمام کرتا تھا۔ ایک کمرے میں اس کی فوج کے افسر اور اس کے یونانی دوست مدعو ہوتے جبکہ دوسرے میں عام رومی شہری اور اہم صوبائی عہدہ داران کے لیے کھانے کا اہتمام کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے گھریلو معاملات اور انتظامات پر بھی خصوصی توجہ دیتا تھا۔ ایک مرتبہ اس کے ایک باورچی نے اسے مہمانوں کو پیش کیے گئے نان جویں سے مختلف روٹی پیش کی تو سیزر کی اس باورچی کو اس کے اس امتیازی سلوک کی سزا کے طور پر پاب جولاں کرا دیا۔ اسی طرح اپنے ایک آزاد کردہ غلام کو اس لیے سزائے موت دی کہ وہ ایک رومی جانباز کی بیوی سے زنا کا مرتکب ہوا تھا اور اس رومی جانباز نے اس کے خلاف کوئی شکایت درج نہیں کرائی تھی۔

سیزر کے خلاف الزامات

مورخ سیوٹونیس کے مطابق سیزر پر لگنے والا ایک الزام اس کے غیر فطری عمل یا شاہ نکومیڈیا کے ساتھ عمل لواطت میں ملوث ہونے کا ہے۔ یہی وہ اخلاقی الزام ہے جو اس کی عبا کو داغدار اور اس کے دشمنوں ڈولا بیلا (Dola Bella) نے اسی وجہ سے اسے نکومیڈیا کی ملکہ کا رقیب یا ''سوکن'' اور شاہی بستر گرم کرنے والا تک کہا ہے۔ سیزر کا ایک ساتھی اور دوست بائبلوس نے (جو قفل شپ میں اس کا شریک تھا) اسے اسی سلسلے میں ''نکومیڈیا کی ملکہ'' تک کہا تھا اور لکھا تھا جو شخص کل تک کا بادشاہوں کے بستر گرم کرتا تھا آج وہ خود بادشاہ بننا چاہتا ہے۔'' بروٹس سب سے آگے نکلتے ہوئے کہتا سنا گیا کہ دیوی زہرہ کے اولاد سے تعلق رکھنے والا یہ شخص بتھینہ کے محل میں اپنی عفت گنوا بیٹھا تھا۔''

معاشقی اور آشنایاں

خواتین کے ساتھ اس کے معاشقوں اور آشنائیوں کے تذکرے تو عام اور ان گنت ہیں۔ جن خواتین کو بہلا پھسلا کر اس نے راغب کیا ان میں سے ایک خاتون سرویس سلیسیس۔ Servius کی بیوی پوسٹوینا Postonia تھی۔ آلوس گینیئس کی بیوی لولیا Lollia، مارکس کریسولیس کی بیوی ترتولا Tertulla اور حتیٰ کہ پومپی کی بیوی، موسیا Mucia سے بھی اس کی آشنائی تھی۔ شاید اسی وجہ سے ٹریبیون کیوریو اور اس کا بیٹا پومپی کو سیزر کی بیٹی سے شادی کرنے پر ملامت کرتے تھے۔ ساتھ ہی وہ ایک یونانی اسطوری افسانے کی کہانی کے مطابق سیزر کو ایجیتھیس Aegisthus کا خطاب دیتے تھے جس نے بالکل سیزر کے انداز میں آگامیمن کی بیوی کلیٹمنسٹرا Clytaemnstra کو اس کے شوہر سے طلاق دلوا کر اپنی محبوبہ بنالیا تھا۔ اسی طرح سیزر نے پومپی کی بیوی موسیا کو اس سے طلاق دلوا کر اپنی آشنا بنالیا تھا۔ جمہوریت کے علمبردار مارک بروٹس کی ماں Servilia وہ عورت تھی جس سے سیزر نے ٹوٹ کر محبت کی تھی اور اپنی پہلی قفل شپ کے دوران اس نے ۶۰ ہزار طلائی سکوں کی قیمت کا ایک آبدار موتی اس خاتون کی نذر تحفتاً کیا تھا۔ اس کے علاوہ خانہ جنگی کے دوران بھی اسے بے شمار تحائف بھجوائے تھے۔ اور عوامی نیلام سے کئی جائیدادیں خرید کر اس کے نام کر دیں تھیں۔ سیزر کی انہیں فراخدینوں کو سامنے رکھتے ہوئے سسرو نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ سرویلیا اپنی بیٹی ٹریٹا Treta کو بھی سیزر سے ملواتی تھی۔ اور جب سیزر اپنی فتح گال

کے بعد رومہ واپس لوٹا تھا تو کسی شاعر نے ایک طنزیہ شعر میں اہل روم کو تنبیہہ کی تھی کہ اپنی بیویوں کو اب مقفل کر دو کہ وہ ''عاشق بامراد'' اب روم لوٹ آیا ہے۔

سیزر اور قلوپطرہ

بیرونی ممالک میں سیزر نے جن ملکاؤں سے آشنائی اور مراسم خصوصی قائم کئے ان میں قلوپطرہ سب سے مشہور ملکہ مصر ہے وہ اپنے قیام مصر کے دوران اکثر طلوع سحر تک اپنی شب قلوپطرہ کی محفلوں میں بسر کرتا تھا قلوپطرہ کے شاہی بجرے میں وہ دونوں دریائے نیل کے سینے پر سفر کرتے ہوئے ایتھوپیا تک چلے جاتے ایسے میں اس کے سپاہی اس کی حفاظت کے لیے اس کے پیچھے چلتے تھے۔ آخر سیزر نے قلوپطرہ کو روم بھی بلایا کہ وہ اس کے جشن فتح میں شرکت کرے۔ اس موقع پر سیزر نے قلوپطرہ کو خصوصی القاب سے نوازا قلوپطرہ کے بطن سے جنم لینے والے سیزر کے بیٹے کو سیزر نے اپنے نام کی نسبت سے ''سیزارین'' کا نام دیا تھا۔ کچھ یونانی مورخین نے لکھا ہے کہ سیزارین اپنی شکل وشباہت میں سیزر سے بہت ملتا تھا۔ مارک انطونی نے سیزر کے قتل کے بعد روم کی سینٹ کو آگاہ کیا تھا کہ سیزر قلوپطرہ کے بیٹے سیزارین کو ولدیت دینے پر رضامند تھا۔ اس بات سے سیزر کے کئی اور دوست بشمول گائیس ماٹیئس اور گائیس اوپیئس بھی آگاہ تھے۔ تاہم اوپیئس انطونی کی اس رائے سے متفق نہیں تھا اور اس نے اس سلسلے میں ایک کتابچہ بھی لکھا تھا جس میں یہ بیان کیا تھا کہ قلوپطرہ اپنے جس بیٹے کو سیزر کی ولدیت دیتی تھی وہ اس کا بیٹا نہیں تھا۔ بہرحال اس بحث سے قطع نظر کرتے ہوئے ایک بار پھر سیزر کی آشنائیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بارے میں ٹریبیون کیوریو نے اپنی ایک تقریر میں کچھ یوں وضاحت کی تھی کہ ''وہ روما کی ہر خاتون کا شوہر اور ہر مرد کی بیوی ہے۔''

طعام اور شراب

مگر اس بات کا سیزر کے دشمنوں کو بھی اعتراف ہے کہ سیزر بادہ نوشی میں بڑا محتاط تھا۔ سیزر کے بارے میں مارک کیٹو کا بیان کردہ ایک چٹکلا یہ کہ ''سیزر روم کا وہ تنہا اجتناب پسند شرابی تھا جو ہمیشہ آئین کو توڑنے کے لیے کوشاں رہا۔'' سیزر کے بارے میں گائیس اوپیئس نے کہا تھا کہ وہ اچھے کھانے کی کبھی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایک ظہرانہ میں جہاں وہ سیزر کے ساتھ شریک طعام تھا۔ غلطی سے سڑا ہوا تیل مہمانوں کو کھانے کے ساتھ پیش کر دیا گیا۔ سیزر کے علاوہ سبھی مہمانوں نے

یہ سڑا ہوا تیل استعمال کرنے سے ہاتھ کھینچ لیا مگر سیزر نے خراب اور اچھے میں کچھ امتیاز نہیں کیا اور نہ ہی اپنے میزبان کو محسوس ہونے دیا کہ اس نے خراب تیل دسترخوان پر بھجوا دیا ہے۔

سیزر کے مالی امور

سیزر مالی معاملات میں خصوصاً کچھ زیادہ ایماندار نہ تھا۔ چاہے وہ اس دوران کسی صوبے کا گورنر تھا یا رومہ میں کسی اعلیٰ عہدہ پر فائز۔ جن دنوں اسے مغربی ہسپانیہ کا گورنر جنرل بنایا گیا تھا اس بات کے کئی ثبوت ملے ہیں کہ اسے رومہ میں اپنے قرض خواہوں کو اپنے اتحادیوں سے مانگ کر ادائیگی کرنا پڑی تھی بلکہ اس نے کئی ہسپانوی قصبوں کو امان طلب کرنے اور اس کی شرائط قبول کر کے اس پر اپنے دروازوں کو کھولنے کے باوجود لُوٹ لیا تھا۔

گال (فرانس) میں اپنی عسکری مہمات کے دوران اس نے کئی چھوٹے بڑے مندر نذروں نیازوں کے لیے لوٹ لئے تھے اور کئی قصبات محض اس بنا پر کہ ان قصبات کے باشندے بہت زیادہ امیر اور صاحب ثروت تھے۔ اسی وجہ سے اسے اتنا زیادہ نشوونما حاصل ہو گیا تھا کہ وہ اسے سنبھال نہیں سکتا تھا اور اُسے یہ سونا چاندی کے بھاؤ فروخت کرنا پڑا تھا۔ اٹلی اور دیگر صوبوں میں اس کا یہ سونا 750 دینار فی پاؤنڈ کے حساب سے فروخت کیا گیا جو سونے کے سرکاری نرخوں سے تقریباً دو تہائی کم نرخ تھا۔

سیزر نے اپنی پہلی قنصل شپ کے دوران قلعہ یا کیپٹول Capitol سے 3000 پونڈ سونا چوری کیا تھا اور اس کی جگہ اتنے ہی وزن کی اس کی پالش شدہ کانسی رکھ دی تھی۔ وہ قومی مفادات اور تاج وتخت تک کو روپیہ کے حصول کے لیے فروخت کر دیتا تھا۔ مصر کے بادشاہ بطلیموس دوازدہم Ptolemy XII کا تاج وتخت بحال کرنے میں سیزر اور پومپی نے 15,00,000 لاکھ طلائی سکے وصول کئے تھے اور یوں مصر کا تخت صرف 15 لاکھ سکوں کے عوض فروخت کر دیا تھا۔ بعدازاں قیصر نے خانہ جنگی کے دوران اپنی فوج کی ادائیگی، اپنی فتح کے جشن اور عوامی کھیل تماشے کھلے عام مقدس مقامات سے لوٹی گئی دولت اور غصب شدہ مال سے منعقد کرائے تھے۔

یہ بات بھی طے ہے کہ جولیس سیزر اگر دنیا کے عظیم ترین مقرروں اور عظیم فوجی جرنیلوں سے اپنی صلاحیتوں میں کسی طرح اگر آگے نہیں تھا تو ان سے کسی طرح سے بھی کم بھی نہیں تھا سیزر نے جس مہارت سے ڈولابیلا کے مقدمے کی پیروی کی وہ اسے دنیا کے ماہر ترین وکلاء کی پہلی صف

کھڑا کرنے کے لیے کافی ہے۔ سسرو نے اپنی تصنیف ''بروٹیس'' میں اعتراف کیا ہے کہ اس نے سیزر سے زیادہ کسی فصیح و بلیغ مقرر و خطیب کو کبھی نہیں سنا۔ جس کا انداز خطابت انتہائی پاکیزہ، شائستہ اور سلیس اور اتنا شاندار تھا کہ اسے صرف ''مہتم بالشان'' کہنا ہی کافی نہیں۔ سسرو نے اپنے ایک دوست کارمنلیئس میپو کو ایک خط میں لکھا تھا۔

''اچھا ٹھیک ہے کیا تم کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جو فن خطابت میں دوسروں سے کہیں اچھا ہو اور سیزر سے بھی اچھی تقریر کر سکتا ہو؟ یا کوئی ایسے مقرر کو جو انداز خطابت میں سیزر سے بھی زیادہ بذلہ سنج ہو؟ اور جو تشریحی مہارتوں میں وسعت اور زیادہ ملکہ رکھتا ہو؟ بلاشبہ نہیں کیونکہ سیزر کو فن خطابت پر انتہائی عبور حاصل ہے۔'' سیزر کی کئی تقاریر اب بھی محفوظ ہیں اور اسے ان کا کریڈٹ دیا جاتا ہے چاہے وہ اس کی اپنی ہوں یا نہ ہوں۔ آگسٹس کے مطابق قنطس میٹلیئس کے دفاع میں کی گئی اس کی تقریر کو خود سیزر نے مشکل ہی سے شائع کیا تھا۔ اور یہ شارٹ ہینڈ لکھنے والوں کا کام لگتا تھا کیونکہ جس تیزی سے یہ تقریر کی گئی تھی اسے ضابطہ تحریر میں لانا مشکل تھا۔ غالباً آگسٹس نے یہ بات صحیح طور پر کہی تھی کیونکہ مسودوں کی چھان پھٹک کے دوران مجھے اس تقریر کو جو عنوان دیا ہوا ملا وہ یہ تھا۔ ''ایک تقریر جو میٹلیس کے لیے لکھی گئی'' اگرچہ سیزر نے اسے میٹلئس اور اپنے خلاف لگنے والے ایک مشترک الزام کے دفاع میں یہ تقریر کی تھی۔ آگسٹس کو سیزر کے مخاطبین پر بھی شک ہے۔ جو اس نے اس جملہ میں کچھ یوں مخاطب کے تھے۔ ''سپین میں میرے سپاہیو!'' یہ تقریر دو حصوں میں ہے اس کا ایک حصہ ایک جنگ کے دوران کیا گیا تھا اور دوسرا ایک دوسری جنگ کے موقع پر اگرچہ اس دوسری جنگ کے دوران اسینیئس پولیو کے مطابق دشمنوں نے اس سرعت سے حملہ کیا تھا کہ سیزر کو اپنے سپاہیوں کو صحیح طور پر خطاب کرنے کا موقع نہیں مل سکا تھا۔

جنگ گال کی یادگاریں

سیزر نے گال میں لڑی جانے والی اپنی جنگوں کی یادداشتیں ایک کتاب کی صورت میں مرتب کیں تھیں اور پومپی کے خلاف لڑی جانے والی خانہ جنگی کی لڑائیوں کو بھی وہ احاطہ تحریر میں لایا تھا مگر اس کی ہسپانیہ، اسکندریہ اور افریقہ میں لڑی گئی جنگوں کو کس نے زبان تحریر دی اس کا پتہ نہیں چلتا۔ البتہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کام سیزر کے ایک قریبی دوست اوپیس کا تھا جبکہ کچھ اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ہیرٹیس Hertius تھا جس نے اس کی ''جنگ گال'' کو بھی مکمل کیا تھا کہ سیزر اسے

مکمل نہ کر سکا تھا۔ سسرو نے بھی اپنی کتاب ''بروٹس'' میں لکھا ہے کہ ''سیزر قابل تعریف انداز میں لکھتا تھا اس کی یاداشتیں بڑے اچھے انداز میں مرتب کی گئی ہیں اور اُن میں فن مقرری کے تمام بناؤ سنوار کے انداز بھی دیئے گئے ہیں۔ اگر چہ سیزر نے یہ یاداشتیں آئندہ کے مورخین کو اپنی مہمات کے بارے میں تاریخ مرتب کرنے کے لیے سامان کے طور پر فراہم کیں تھیں اور کئی بیوقوفوں نے اس سے اپنی تحریروں کے سجانے کا کام بھی لیا ہے مگر اکثر مورخوں نے اس موضوع کو خصوصی مقام دیا ہے۔ سیزر کی ادبی تصانیف میں سے جو کتابیں بچی ہیں۔ ان میں ''متوازیت پر ایک مضمون۔ An Essay on analogy اور دو ایک کتاب اور میں ''کیٹو کو جوابات Answers to Cato" اور ایک نظم۔ وہ سفر Thejourney ''متوازیت پر ایک مضمون'' سیزر جب وہ فرانس سے مال غنیمت لے کر کوہستان الپس کے راستے واپس آ رہا تھا۔ اور کیٹو کو جوابات اس سال تصنیف کی تھی جس سال اس نے سپین کے مقام منداMundal میں پومپی کی باقیات پر فتح پائی تھی۔ نظم ''وہ سفر'' اس نے اپنے مغربی سپین کی طرف کیئے گئے اس سفر میں کہی تھی جس میں اسے ۲۴ دن لگے تھے۔

سینٹ کو بھیجے گئے اس کے کئی خطوط اور پیغامات بھی باقی ہیں۔ وہ پہلا رومی سیاست دان تھا جس نے (ا) مکتوبات کو کتابی شکل دی تھی۔ اس سے پہلے گورنر جنرل سینٹر یا قنصل صرف صفحے کے درمیان میں لکھتے تھے کالموں کی شکل میں نہیں۔ ان سرکاری خطوط کے علاوہ سیزر کے سسرو کے نام اور دیگر دوستوں کے نام لکھے گئے نجی خطوط بھی دستیاب ہیں۔ سیزر خفیہ نویسی میں بھی خط لکھتا تھا جس کو صرف اس کا کوڈ سمجھنے والے ہی پڑھ سکتے تھے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے بچپن اور جوانی کے آغاز میں چھوٹے چھوٹے اقتباس جیسے ہرکولیس کی تعریف میں ''Hercules, In Praise of، ایڈیپس کا المیہ اور اقوال زریں'' بھی لکھے تھے مگر اس کے تقریباً ایک سو سال بعد جب شہنشاہ آگسٹس نے سرکاری لائبریریوں کا معائنہ کرایا تو ان چھوٹے چھوٹے اقتباسوں کو ختم کرا دیا۔ سیزر ایک صاحب قلم اور صاحب سیف شہسوار تھا اور اس کی قوت برداشت بھی بے پناہ تھی وہ ہمیشہ اپنی فوج کی کمان پیدل کرتا تھا اور عسکری مہمات کے دوران بارشوں، دھوپ اور موسم کی دیگر سختیوں کو ننگے سر برداشت کرتا تھا۔ طویل فاصلوں کے سفر وہ بڑی تیزی سے اپنی دو پہیوں والی گھوڑا گاڑی میں کرتا تھا۔ اور اپنے ساتھ سفر کے دوران بہت کم سامان رکھتا تھا۔ اگر راستے میں کوئی گہرا دریا آ جاتا تو وہ اسے یا تو تیر کر عبور کر لیتا یا پھر کسی کھال کے

ہوا بھرے گدے پر اسکے پار اترتا تھا۔ سیزر کے خصائص میں یہ بات بھی شامل تھی کہ وہ منزل پر اپنے ان پیغامبروں سے بھی پہلے پہنچتا تھا جنہیں وہ اپنی آمد کے اعلان کے لیے بھیجتا تھا۔ سیزر کے بارے میں یہ بات بھی متنازعہ ہے کہ جب سیزر جنگ کے لیے نکلتا تھا تو اس کی جرأت وحوصلہ قابل تعریف ہوتے تھے یا حزم واحتیاط وہ اپنی افواج کو دشمن کی گھاتوں کا شکار نہیں بننے دیتا تھا، لیکن محتاط عسکری دیکھ بھال سے کام لیتا تھا اس نے جزائر برطانیہ میں اس وقت تک پیش قدمی ممنوع قرار دے دی تھی جب تک ان کے بارے میں قابل بھروسہ معلومات نہیں ملیں تھیں۔ دوسری طرف جب اسے خبر ملی تھی کہ جرمنی میں اس کی لشکر گاہ کو محصور کرلیا گیا ہے تو وہ خود ایک گال باشندے کے بھیس میں دشمن کی چوکیوں میں سے گزرتا ہوا اپنے کیمپ میں پہنچا اور اس نے اپنی محصور فوج کی کمان سنبھال لی تھی۔

موسم سرما کی شدت کے دوران وہ اپنی فوج کو بحیرہ ایڈیا اٹک کے پار برنڈسی Brindisi سے دیر ہیکیم Dyrrhachium لے گیا تا کہ پومپی کے بحری بیڑے کا محاصرہ کیا جائے۔ ایک راہ میں جب مارک انطونی نے فوج کے لیے رسد پہنچانے میں تاخیر کی تو بجائے اس کے سیزر اسے بار بار تاکیدی پیغام بھجواتا سیزر نے اپنا سر ایک چغے میں لپیٹا اور بھیس بدل کر انتہائی راز داری کے ساتھ ایک چھوٹی کشتی لے کر خود سمندر میں نکل کھڑا ہوا۔ سمندر میں اس وقت طوفان آیا ہوا تھا۔ اس طوفان میں اس کی کشتی ڈوبتے ڈوبتے بڑی مشکل سے بچی مگر اس کے عزم میں لڑکھڑاہٹ نہ پیدا ہوئی۔

بدشگونیاں اور مذہبی رسومات

رسومات اس کی راہ میں کبھی ایک لمحے کے لیے بھی حائل نہیں ہوتیں تھیں۔ سیپیو Scipio اور شاہ جوبا KingJuba پر حملہ کرنے سے پہلے جب قربانی کی رسم ادا کی جارہی تھی تو قربانی کا جانور اس رسم کی ادائیگی سے پہلے ہی بھاگ کھڑا ہوا، لیکن اس نے اس بدشگونی پر کوئی توجہ نہ کی اور نہ حملہ کی کارروائی اس سے کسی بھی طرح متاثر ہوئی بلکہ قربانی کی رسم کی ادائیگی کے بغیر ہی سیزر نے فوراً پیش قدمی کا حکم دے دیا۔ پھر جب ساحل افریقہ پر قدم رکھے گئے تو کاہنوں کی پیشگوئیوں کے مطابق کہیں بھی اس کی فوج کے قدم نہیں اکھڑے بلکہ اس نے افریقہ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی سرزمین افریقہ کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے تمہیں مضبوطی سے تھام لیا ہے۔ اور بدشگونی کو اس

نے خوش قسمتی میں بدل لیا اور فتح اس کا مقدر بن گئی۔

فنون حرب میں سیزر کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ میدان جنگ میں وہ کبھی انتہائی محتاط منصوبہ بندی سے کام لیتا تھا اور کبھی موقع کی نزاکت کے اعتبار سے چلتا تھا خصوصاً کسی پیشقدمی کے آخر میں یا ایسے خراب یا ناخوشگوار موسم میں جب اسے کوئی جنگی چال چلنے کی توقع نہیں رہتی تھی۔ یہ اس کا ایک اہم عسکری اصول تھا کہ وہ دشمن کی فوج کو تاراج کرنے کے بعد کبھی دوبارہ مجتمع ہونے کا موقع نہیں دیتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ بلا تاخیر دشمن کے کیمپ پر حملہ کر دیتا تھا۔ اگر کسی موقع پر جنگ انتہائی سخت ہو جاتی تو وہ اپنے حملہ آوروں کو آگے بڑھنے کا حکم دیتا تاکہ کسی سپاہی کے دل میں میدان چھوڑ کر بھاگنے کا خیال بھی پیدا نہ ہو اور اس کی جنگ سے خوفزدگی دور ہو جائے۔ اس کے علاوہ ایسے مواقع پر سیزر جنگی گھوڑوں کو میدان جنگ سے بھیج دیتا کہ تاکہ گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر میدان جنگ سے فرار ہونے کا تصور بھی مخدوش ہو جائے۔

سیزر کی حاضر دماغی بھی مشہور ہے اور کئی مثالوں سے ثابت ہے۔ فارسالیس کی جنگ کے بعد اس نے اپنے فوجی دستوں کو آگے ایشیا میں بھیج دیا تھا۔ اور خود ایک چھوٹی سی کشتی میں ہیلس پونٹ Hellespont (درہ دانیال) عبور کر رہا تھا کہ لوسیئس کیسیئس Lucius Cassius دس بحری جنگی جہاز لے کر اس کے سر پر پہنچ گیا۔ سیزر نے حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے بھاگنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اپنی کشتی کو کیسیئس کے جہازوں کی طرف لے گیا اور انتہائی تمکنت کے ساتھ کیسیئس کو ہتھیار ڈال دینے کا حکم دیا۔ کیسیئس سیزر کی اس دلیری سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے ہتھیار ڈال دیئے اور سیزر کی کشتی پر آ گیا۔ اگر سیزر حاضر دماغی سے کام نہ لیتا تو اس کی شکست لازم تھی۔

اسکندریہ (مصر) میں جب سمندر سے ایک پل پر حملہ کیا جا رہا تھا تو سیزر کو دشمن کے اچانک حملے کی وجہ سے ایک کشتی میں چھلانگ لگانے پر مجبور ہونا پڑا اس کے ساتھ اس کے اتنے ساتھیوں نے اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کشتی میں چھلانگ لگائی کہ اسے سمندر میں غوطہ لگا کر دو سو گز تیر کر ایک رومی بحری جہاز پر پناہ لینی پڑی۔ اس دوران اس کے دائیں ہاتھ میں ایسی دستاویزات تھیں جنہیں گیلا ہونے سے بچانے کے لیے اسے اپنا بائیں ہاتھ پانی سے باہر رکھنا پڑا جبکہ اس نے ارغوانی لبادہ مصریوں کے ہاتھ آ جانے سے بچانے کے لیے اپنے دانتوں میں پکڑا ہوا تھا۔

سیزر اپنے سپاہیوں کی مہارت کا اندازہ ان کے اخلاق اور معاشرتی حیثیت و مقام کی

بجائے ان کی جنگی ریکارڈ سے لگاتا تھا اور سب سے یکساں سخت سلوک روا رکھتا تھا اور یکساں ہی مشفقت کرتا تھا یہاں تک کہ فوجی ڈسپلن قائم کرنے کا صرف دشمن کے سامنے ہی حکم دیتا تھا تاہم اپنے فوجی دستوں کو کسی بھی اچانک حکم کی تعمیل کے لیے تیار رہنے کا حکم دیتا تھا اکثر مواقع پر جب کوئی فوجی تہوار ہوتا یا بارشوں کا موسم ہوتا تو سپاہیوں کو بھی تعطیل کے موقع میسر آتے تھے۔

اگر ایام جنگ کے دوران دشمن کی طاقت کے متعلق افواہیں پھیلتیں تو سیزر اپنے سپاہیوں کا مولال بلند کرنے کی کوشش کرتا۔ اس طرح نہیں کہ خطرے سے انکار کر کے یا اس کی شدت کم بیان کر کے بلکہ خطرے کو بڑھا چڑھا کر اور اس کے بارے میں مبالغہ آرائی تک کر کے مثال کے طور پر جب جنگ تھیپسس Thepsus کے موقع پر سیزر کی فوج شاہ جوبا کی فوج کی آمد اور تعداد سے خوفزدہ تھیں تو سیزر نے انہیں خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ شاید تم مجھ سے سنو کہ شاہ جوبا اپنے ۲۰۰ ہاتھیوں اور پورے لاؤ لشکر کے ساتھ یہاں پہنچنے والا ہے اور اس کی فوج میں ۳۰ ہزار گھڑ سوار اور بے شمار پیدل فوج جدید ترین اسلحہ سے لیس ہے لیکن اگر تم مجھ سے اس قسم کے سوالات پوچھنے کا سلسلہ بند کر دو تو میں تمہیں ان اصل حقائق سے ضرور آگاہ کرونگا جو مجھے معلوم ہیں انہیں سن کر اگر تم میں سے کوئی پھر بھی مطمئن نہ ہو تو وہ جہازوں پر سوار ہو کر سمندر میں جہاں جانا چاہے جا سکتا ہے۔

سیزر فطری طور پر کینہ پرور نہیں تھا اگر اس نے ان بحری قزاقوں کو مصلوب کیا تھا جنہوں نے اسے تاوان کے لیے قید کر لیا تھا۔ یہ سب اس نے اس وجہ سے نہیں کیا تھا کہ اس کے سینے میں ان کے خلاف کوئی کینہ تھا یا اس نے ان کی موجودگی میں ایسا کرنے کی قسم اٹھائی تھی بلکہ ان کے خلاف کاروائی اس نے آئندہ لوگوں کو ان کے ہاتھوں تکلیف اٹھانے سے بچانے کے لیے کی تھی۔ سیزر نے خود کو بھی کارنیلیس فیجیئر Cornelius Phagites سے انتقام لینے پر راضی نہیں کیا حتیٰ کہ جن دنوں وہ ڈکٹیٹر سلا Sulla کے عہد میں ایک فراری تھا اور کہیں چھپا ہوا تھا تو کارنیلس نے اس کا تعاقب کیا اور اپنی زبان بند رکھنے کی کی اس سے بڑی قیمت مانگی تھی۔ یہ پتہ چلنے پر کہ اس کا ایک غلام جو اس کا دست راست بھی تھا اسے زہر خورانی سے ہلاک کرنا چاہتا ہے تو سیزر نے اسے صرف سزائے موت دی اور اس کو کوئی دوسری جسمانی اذیت سے دوچار نہیں کیا۔ جب پبلیئس کلاڈیئس پر سیزر کی بیوی پومپیا کے ساتھ مرتکب زنا ہونے کا الزام لگا۔ بے حرمتی کے اس معاملے میں سیزر کی ساس اور اس کی سالی نے عدالت میں اس معاملہ پر ایک طویل اور سچ پر مبنی بیان دیا مگر سیزر نے اس بارے

میں کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا اگر چہ پومپیا کو طلاق دے دی عدالت کے اصرار پر سیزر نے صرف اتنا کہا کہ وہ اپنے گھر والوں پر شک نہیں کر سکتا چاہے وہ بے خطا ہوں یا نہ ہوں۔

جاہ پسندی: مگر جس چیز نے ان سب اچھائیوں کے باوجود رومیوں میں سیزر کے خلاف مہلک نفرت پیدا کی وہ اس کی بادشاہ بننے کی خواہش تھی۔ ایک دن جب پوری سینٹ اعزازات کی ایک فہرست تیار کیے ہوئے جو اس نے رائے شماری کے ذریعے تشکیل دی تھی۔ سیزر کے پاس وہاں پہنچی جہاں سیزر دیوی وینس کے مندر کے سامنے بیٹھا تھا تو سیزر ان کا خیر مقدم کرنے کے لیے ان کے اعزاز میں کھڑا نہ ہوا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سیزر ان کی تکریم کے لیے اٹھنا چاہتا تھا مگر اسے کارنیلیس Cornelius Balbus نے روک دیا تھا اور کہا تھا کہ تم سیزر ہو اور تمہاری جو کچھ عزت اور تکریم کی جائے کم ہے۔ کچھ مصنفین کے نزدیک سیزر خود ہی نہیں اٹھا تھا بلکہ وہ گائیس ٹریبیلئس پر شدید ناراض ہوا تھا جس نے اسے تعظیماً اُٹھنے کے لیے کہا تھا۔ سیزر کا یہ رویہ کوئی نیا نہیں تھا بلکہ ایک مرتبہ جب اس کی جگہ پر ایک ٹریبوں یونٹ پونٹس Pontius Aquila بیٹھ گیا تھا تو سیزر نے غصے میں کہا تھا۔ ''اقیلا! کیا تم چاہتے ہو کہ میں جمہوریت بحال کر دوں۔''

سینٹ کی یہ توہین اس وقت مزید بڑھ گئی جب جمہوری آئین کے لیے سیزر کی حقارت سامنے آئی۔ جیسے ہی وہ البا کی پہاڑیوں سے رومہ واپس لوٹا جہاں لپرکالی نام کا تہوار منایا جا رہا تھا۔ اسے بعض مصنف گڈریوں کا تہوار بھی کہتے ہیں اس دن رسم کے مطابق کچھ امیر زادے اور حکام شہر نیم برہنہ ہو کر بازاروں میں بھاگتے اور انہیں جو کوئی بھی راستہ میں ملتا اسے چمڑے کی بیلٹوں سے مارتے جاتے۔ ان امیر زادوں کے راستے میں طبقہ امراء کی خواتین اور لڑکیاں کھڑی ہو جاتیں اور بیلٹ کی ضرب کھانے کے لیے اپنے ہاتھ سکول کے بچوں کی طرح آگے بڑھا دیتیں تھیں۔ ان کا اعتقاد تھا کہ جو کوئی حاملہ عورت یہ چوٹ کھائے تو اس کا وضع حمل آسان ہو جاتا اور اگر بانجھ ہو تو یہ مرض دور ہو جائے گا۔ اس موقع پر سیزر فاتحانہ لباس میں ملبوس اس تہوار میں شرکت کے لیے آیا۔ ایک چبوترے پر سیزر کے لیے طلائی کرسی بچھائی گئی جس پر بیٹھ کر وہ یہ رسوم دیکھنے لگا۔ اسی اثنا میں انطونی جو اس سال قنصل منتخب ہوا تھا جب وہ اس دوڑ میں حصہ لینے کے لیے آیا تو ہجوم کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے سیزر کے پاس پہنچا اور اس نے ایک مرصع تاج شاہی اسے پیش کیا مگر توقع کے برخلاف سیزر نے اس تاج شاہانہ کو قبول نہ کیا اس پر وہاں موجود عوام و خواص نے نعرہ

ہائے صد تحسین بلند کیا۔ انطونی نے دوسری مرتبہ پھر تاج شاہی سیزر کو پیش کیا تو پہلے تو کچھ لوگوں نے اس پیشکش پر نعرہ آفریں لگایا مگر جب سیزر نے اس دوسری پیشکش کو بھی مسترد کر دیا تو مجمع نے زیادہ جوش وخروش کا اظہار کیا۔ اگر چہ سیزر دلی طور پر چاہتا تھا کہ تاج شاہانہ قبول کر لے مگر مجمع کا رنگ دیکھ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اس تاج شاہی کو کیپٹول Capitol (قلعہ) میں محفوظ کرنے کا حکم دیا۔ اگلے دن سیزر کے شہر میں آویزاں کچھ مجسمے اس حال میں پائے گئے کہ ان کے سروں پر بالکل ویسا ہی تاج شاہی رکھا ہوا تھا۔ ان تاجوں کو دو عوامی ٹریبیونوں فلیویس اور میرولس Flavius Marolus نے بلا تاخیر موقع پر پہنچ کر وہ تاج ان مجسموں کے سروں سے نوچ کر پھینکوا دیئے اور اس شخص کو بھی گرفتار کر کے قید میں ڈلوا دیا جس نے یہ تاج مجسموں کے سروں پر آویزاں کئے تھے۔ ان ٹریبیونوں کی اس جمہوریت پسندانہ جسارت پر عوام نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ان کی اس جمہوریت پسندی پر انہیں ''بروٹس'' کہہ کر پکارا گیا۔ کیونکہ عہد قدیم میں بروٹس سینئر ایسا پہلا شخص تھا جس نے مورثی سلطنت کو ختم کر کے حکومت کو اکیلے شخص کی مطلق العنانی سے نکال کر سینیٹ کے ہاتھ میں دیا تھا۔ مگر فلیویس اور میرولس کی یہ جمہوریت پسندی سیزر کو سخت ناگوار گزری اور نہ صرف اس نے ان دونوں کو ان کے عہدے سے معزول کر دیا بلکہ ان پر مقدمہ بھی چلایا گیا جس کے دوران انہیں ''بروٹی اور کومی'' کہہ کر ان کی تضحیک کی گئی مگر فلیویس اور میرولس کی جمہوریت پسندی نے رومہ کے لوگوں کو بروٹس جونیئر کی طرف متوجہ کر دیا جو اپنے پدری شجرہ نسب کی وجہ سے بروٹس سینئر کی اولاد سمجھا جاتا تھا اور ماں کی طرف سے بھی شرفا روم میں عالی نسب تھا۔ علاوہ ازیں وہ کیٹو کا داماد اور بھتیجا بھی تھا۔ اب اسے جس انداز سے نوازا گیا اس سے خود بخود یہ امید پیدا ہو گئی کہ وہ آئندہ قائم ہونے والی شاہی حکومت یا سیزر کی ڈکٹیٹر شپ کے استحصال کے لیے اٹھ کھڑا ہو گا۔ اسی وجہ سے اور جنگ فارسالیا میں جان بخشی کے بعد وہ سیزر کا منظور نظر اور مورد عنایات ٹھہرا تھا۔ وہ ان دنوں پریٹر کے عہدے پر فائز تھا۔ توقع تھی کہ آئندہ چار سال بعد وہ اپنے ہم رتبہ کیسئس سے پہلے قنصل بن جائے گا۔ جب ان دونوں میں سے ایک کے انتخاب کا سوال پیدا ہوا تو سیزر نے کہا کہ اگر چہ کیسئس کے حقوق قنصل شپ کے لیے بروٹس سے کہیں زیادہ ہیں مگر ہم اُسے بروٹس پر ترجیح نہیں دے سکتے۔ سیزر کو بروٹس کے متعلق شکایات بھی موصول ہوئیں (کہتے ہیں اس وقت سیزر کو سازش شروع ہو چکی تھی) مگر سیزر نے ان پر کان نہ دھرا بلکہ اپنے جسم پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا ''بروٹس

کو میری کھال کے سلامت رہنے تک انتظار کرنا پڑے گا"۔ جس سے سیزر کی مراد یہ تھی کہ اگر بروٹس جمہوریت بحال کرنا چاہتا ہے تو اسے میرے مرنے تک اس کا انتظار کرنا پڑے گا۔ واقعۃً سیزر کے وہ دشمن بھی جو انقلاب جمہوریت ہر قیمت پر بپا کرنا چاہتے تھے اپنی امیدوں کا انحصار بروٹس پر رکھتے تھے اور وہ خود یہ جرات نہ کر سکے کہ اعلانیہ طور پر بروٹس کو سیزر کے خلاف ابھاریں چنانچہ وہ اس کی کرسی پر کاغذ کے کچھ پرزے رکھ دیتے تھے جن پر لکھا ہوتا "بروٹس تم کیا خوابیدہ؟ یا بروٹس اب تمہارے جمہوری نظریات بدل گئے ہیں اور اب تم پہلے سے جمہوری الخیال نہیں رہے ہو۔" یہ پرچے بروٹس کو صبح کے وقت اس وقت ملتے جب بروٹس اس کرسی پر بیٹھ کر عدالت لگاتا تھا۔ اس پرچہ نویسی کا بروٹس پر اتنا اثر ضرور ہوا کہ بروٹس خود کو عظیم جمہوری راہنما سمجھنے لگا کیسیئس اسی موقع کی تلاش میں تھا کہ بروٹس کے سر میں یہ سودا سما جائے کہ وہی سب سے بڑا جمہوری راہنما ہے چونکہ اسے سیزر سے پرخاش تھی اس لیے اس پرچہ نویسی کے بعد اس نے اس کو براہ راست ابھارنا شروع کر دیا۔ یہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ خود سیزر بھی جمہوریت پسندوں سے بے خوف اور مطمئن نہیں تھا بلکہ وہ ان کی حرکات سے خائف تھا۔ وہ کئی ایک مرتبہ اپنے احباب سے یہ سوال کر چکا تھا "کہ تمہیں علم ہے کہ کینہ پرور کیسیئس کس معاملے کی فکر میں ہے؟ اور آخر کیا چاہتا ہے؟ مجھے تو اس کا فکرات میں غرق رہنا اور اس کی زرد روئی اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ پھر جب لوگوں نے سیزر کو خبر دی کہ انطونی اور دولا بیلہ اس کے خلاف سازش میں مصروف ہیں تو سیزر نے جواب دیا کہ مجھے موٹے تازے اور فربہ عیش پسند آدمیوں سے کوئی اندیشہ نہیں بلکہ خطرہ تو دبلے پتلے اور ہمہ وقت سوچنے والے انسانوں سے ہے۔ سیزر کی اس سے مراد کیسیئس اور بروٹس تھے جو ہمہ وقت فکر میں غرق نظر آتے تھے اور سیزر کی چھٹی حس اسے خبردار کرتی تھی کہ ان کے منصوبے خود اس کے ہی خلاف ہیں۔

سازش اور خوارق کا ظہور

سیزر کے سیاسی قتل سے کچھ پہلے رومہ میں کچھ عجیب وغریب حوادث اور خوارق رونما ہوئے۔ ان میں آسمان پر روشنیوں کا نظر آنا، رات کے سناٹے میں اچانک شور وغل کی آوازیں، جنگلی پرندوں کا رومہ کے ایک خاص چوک میں گھونسلے بنانا، یہ تمام اگرچہ اس قابل نہیں کہ انہیں قابل غور قرار دیا جا سکے کہ وہ کسی آئندہ وقوعہ کی علامات ہیں البتہ سٹریبونا می ایک فلسفی کے بیان کے مطابق آدمیوں کا ایک ایسا گروہ بھی نظر آیا جو لگتا تھا آگ سے ابھی نکل کر آئے ہیں اور باہم

مصروف جنگ ہیں نیز ایک سپاہی کے غلام کو دیکھا گیا کہ اس کے ہاتھ سے آگ کے شرارے نکلتے تھے جس سے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی کہ اس کا ہاتھ جل گیا مگر حقیقتاً وہ جھلسا بھی نہیں تھا۔ ایک حیرت انگیز واقعہ یہ رونما ہوا کہ سیزر نے ایک جانور کی قربانی کی تو اس کے جسم سے دل برآمد نہ ہوا۔ یہ یقیناً ایک بدشگونی تھی کہ ایک جاندار بغیر دل کے کیسے زندہ تھا۔ یہ بھی روایت ملتی ہے کہ سیزر کو ایک نجومی نے پہلے سے آگاہ کر دیا تھا کہ اسے مارچ کی چودہ تاریخ کو کوئی حادثہ پیش آ سکتا ہے چنانچہ جب مارچ کی چودہ تاریخ آئی اور سیزر ایوان سینٹ کی طرف جا رہا تھا تو اسے راہ میں وہی نجومی ملا۔ سیزر نے اسے ازراہ تمسخر کہا کہ دوست! مارچ کی چودہ تاریخ تو آ گئی؟ اس نجومی نے انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا ''مگر اے سیزر یاد رکھ کہ ابھی گزری نہیں ہے!'' اسی طرح وقوعہ قتل سے ایک دن پہلے سیزر مارکس لیپڈس کے ہاں مدعو تھا اور میز پر بیٹھا کچھ خطوط پر اپنے دستخط ثبت کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ کچھ مدعو کئے جانے والے دوستوں نے اچانک آپس میں سوال کیا کہ ''سب سے اچھی موت کونسی ہوتی ہے؟ اس سے پہلے کہ کوئی اور جواب دیتا۔ سیزر اچانک بول اٹھا کہ سب سے اچھی موت وہ ہوتی ہے جو اچانک آ جائے۔'' اسی رات یعنی وقوعہ سے ایک رات قبل سیزر اپنی بیوی کیلپورنیا کے بستر میں اس کے ساتھ محو خواب تھا کہ اچانک گھر کے تمام دروازے اور کھڑکیاں اچانک کھل گئے۔ ان کے کھلنے کی آواز اور دفعتاً کمرے کے روشن ہو جانے کی وجہ سے سیزر چونک کر جاگ اُٹھا۔ مگر اس کی بیوی چاند کی چاندنی میں محو خواب رہی مگر سیزر نے دیکھا کہ وہ سوتے میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ کہتے ہیں کہ وہ خواب میں سیزر کی موت پر بین کر رہی تھی۔ اسے خواب میں سیزر مقتول ہو کر اس کے ہاتھوں پر پڑا نظر آ رہا تھا۔'' ایک اور روایت کہ مطابق کیلپورنیا کو خواب میں ایک عظیم مینار گرتے ہوئے نظر آیا تھا جو سینٹ نے اس کے گھر کے بالمقابل تعمیر کرایا تھا کہ سیزر کے گھر کی شان و عظمت ظاہر ہو۔ اگلے دن صبح جب وہ جاگی تو سیزر سینٹ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لیے جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ کیلپورنیا نے اپنے گذشتہ رات کے خوفناک خواب کی بنا پر سیزر کو گڑگڑا کر التجا کی کہ وہ آج سینیٹ کے اجلاس میں شرکت نہ کرے بلکہ اپنے گھر سے باہر ہی نہ نکلے۔ پھر اس نے سیزر سے اجازت طلب کی کہ اگر نجومیوں سے اس شخص کی خواب کی تعبیر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ کیلپورنیا کو اس درجہ خوف زدہ دیکھ کر سیزر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی بیوی توہم پرست نہیں ہے۔ نیز وہ خود بھی بدشگونیوں سے ڈرا

ہوا تھا اور اس کے کئی قربانیاں کرنے پر پروہتوں نے اسے خبر دی تھی کہ ۱۴ر مارچ کا دن اس کے لیے نامبارک ہے۔ جس سے اس کا خوف پختہ ہو گیا تھا اور اس نے انطونی کو بھیج کر سینیٹ کا اجلاس ملتوی کر دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

اسی دوران ڈیسس بروٹس جوال بینس کے نام سے بھی مشہور تھا اس کے ہاں آ گیا۔ اس شخص پر سیزر کو اتنا اعتماد تھا کہ اس نے اسے اوکٹوین کے بعد اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے ہمنام بروٹس اور کیسیس کی سازش میں برابر کا شریک تھا۔ سیزر کا اجلاس ملتوی کر دینے کا فیصلہ سن کر اسے یہ اندیشہ ہوا کہ مبادا کل تک کہیں ان کی سازش کا پھانڈا نہ پھوٹ جائے جس سے بحالی جمہوریت کے تمام منصوبے خاک میں نہ مل جائیں۔ سیزر کے اندیشے اور نجومی کی پیشین گوئی کا سن کر وہ مصنوعی ہنسی ہنسا اور اس نے نجومیوں اور کاہنوں کا مذاق اڑایا اور کہنے لگا کہ محض نجومیوں کی پیش گوئی پر سینٹ کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے سے آپ کی بہادری اور دلیری کا مذاق اڑایا جائے گا اور اہل سینٹ کو یہ اعتراض ہوگا سیزر اپنی بزدلی کی وجہ سے سینٹ کے لیے سبکی کا باعث بنا ہے۔ بالخصوص اگر آج کے اجلاس کو ملتوی کر دیا گیا جو خود سیزر کی دعوت پر بلایا گیا ہے تو یہ ایک انتہائی نامناسب بات ہوگی کیونکہ سینٹ کے تمام اراکین اس بات پر رضامند ہیں کہ بیروں اٹلی تمام سلطنت میں اس کی بادشاہت کا اعلان منظور یا جائے اور اسے اس بات کی اجازت دی جائے کہ ماسوائے اٹلی باقی تمام صوبوں پر اس کی شاہی قائم ہو جائے اور وہ تاج شاہی زیب تن کر سکے۔ اب اگر سینٹ کو یہ کہلا بھیجا جائے کہ تمام اراکین اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں اور اس وقت تک یہ اجلاس ملتوی کر دیا جائے جب تک کیلپورنیا کو کوئی اچھا خواب دکھائی نہ دے تو پھر آپ ہی سمجھ لیجئے کہ ہمارے دشمنوں کو کیا کچھ کہنے کا موقع نہیں ملے گا۔ بعد ازاں کیا دوستوں تک کو یہ بات ثابت کرنا مشکل نہ ہو جائے گا کہ سیزر کی حکومت شخصی نہیں ہے؟ اور اگر حقیقتاً آپ کو یہ یقین ہے کہ آج کا دن منحوس ہے تو زیادہ شایان شان یہ ہے کہ آپ خود بہ نفس نفیس ایوان سینیٹ میں جا کر آج کے اجلاس کو ملتوی کرنے کا اعلان کریں یہ دلائل دینے کے بعد ڈیسس بروٹس نے خود ہی سیزر کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر لے گیا۔ ابھی سیزر کی سواری گھر سے زیادہ دور نہ گئی تھی کہ لوگوں کا ہجوم اس کے ساتھ ہو گیا ایسے میں کسی شخص کے غلام نے سیزر تک پہنچنے کی کوشش کی مگر انبوہ کثیر کی وجہ سے وہ سیزر تک رسائی حاصل نہ کر سکا اور سیزر کے گھر پہنچ کر اس کی بیوی کیلپورنیا سے کہنے لگا مجھے سیزر سے

انتہائی ضروری باتیں کرنا ہیں اس کی واپسی تک تم مجھے اپنے گھر میں چھپائے رکھو۔

ایک یونانی معلم کی عرضداشت

رومہ میں ارٹمی ڈورس نامی ایک شخص یونانی فلسفہ کی تعلیم دیا کرتا تھا اور معلمی کی وجہ سے وہ بروٹس اور اس کے ساتھیوں کے انتہائی قریب تھا۔ یہ یونانی معلم ان کی سیزر کے خلاف سازش کو بھانپ گیا تھا اور وہ اس خطرناک سازش کے متعلق ایک مختصر سی یادداشت مرتب کر کے عین اس وقت سیزر کو پیش کرنے کے لیے لے آیا جب وہ سینٹ کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے لوگوں کے ہجوم کو چیرا اور سیزر قریب پہنچ کر سیزر سے استدعا کی وہ اس یادداشت کو فوراً پڑھے کیونکہ اس میں وہ انتہائی ضروری باتیں تحریر ہیں جن کا تعلق خود سیزر کی زندگی سے ہے۔ سیزر نے اس سے وہ عرضداشت نے لی اور کئی بار اسے پڑھنے کی کوشش بھی کی۔ مگر چونکہ دوسرے عرض گذاروں کا اتنا اژدہام تھا کہ کانوں پڑی آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی اور عرض گزارنے والے ایک دوسرے پر گر رہے تھے۔ ان حالات میں سیزر اس عرضداشت کو پڑھ نہ سکا اور ہاتھ میں لئے ہوئے ہی ایوان سینٹ آ پہنچا۔

سرے مقتل یا سوئے دار چلے

مورخین کے مطابق یہ سارے واقعات محض اتفاقی تھے لیکن وہ جگہ جس کے مقدر میں سیزر کا مقتل بننا لکھا تھا وہ ایوان سینٹ میں وہی جگہ تھی جہاں پومپی کا اعزازی مجسمہ نصب تھا۔ دشمن کے مجسمے کے قدموں میں سیزر کا قتل ہونا اور مقتول اور قاتلوں کا اس جگہ پہنچنا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی غائبانہ قوت یہ سب کام انجام دی تھی۔ کیسیس حالانکہ فلسفہ لذاتی کی طرف میلان رکھتا تھا مگر کہتے ہیں اس نے سیزر کے دشمن پومپی کے مجسمے سے مدد طلب کی تھی۔ مگر جیسے جیسے وہ خطرناک لمحہ قریب آ رہا تھا جب سیزر پر حملہ کیا جانا تھا۔ کیسیس ایک کمزور اور ضعیف الاعتقاد انسان کی طرح مضطرب اور پریشان ہو گیا تھا اور چند لمحوں کے لے اسے سب دلیل و منطق بھول گئی تھی۔ ادھر انطونی جو سیزر کا ایک سچا اور مخلص دوست اور ایک طاقتور انسان تھا۔ اس کے انہیں خصائص کی وجہ سے ڈیسیس بروٹس نے اسے ایوان کے باہر ہی بہانے سے روک لیا تھا۔ پھر جیسے ہی سیزر ایوان میں داخل ہوا اراکین سینیٹ تعظیماً کھڑے ہو گئے ادھر سازش پر عملدرآمد بھی جاری تھا۔ سازش کے شرکاء میں سے کچھ تو بروٹس کے عقب میں آ کھڑے ہوئے جبکہ کچھ ٹولیس سمبر نامی ایک عرضی

گزار کے تائیدی بن کر اس کے ساتھ آ گئے۔ سمبر کا بھائی جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ سمبر اسکی معافی کا خواستگار تھا اور اسی سلسلے میں سیزر کو ایک عرضداشت پیش کرنا چاہتا تھا۔ دیگر سازشی بھی اپنی اپنی درخواستیں گزارنے کے بہانے اس کے ساتھ ہو لیے۔ ادھر سیزر نے اپنی نشست پر بیٹھتے ہی سمبر اور دیگر افراد کی درخواستیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب عرض گزاروں نے زیادہ اصرار کیا تو سیزر نے سختی سے ان کی سرزنش کی۔ عین اسی وقت ٹولیس سمبر نے جو سیزر کا لبادہ تھامے ہوئے تھا، لبادے کو اس زور سے کھینچا کہ وہ گردن پر کھینچ گیا۔ یہ دراصل حملہ شروع کرنے کا اشارہ تھا۔ اب سب سے پہلے پشت کی جانب سے کیسیئس نے سیزر کی گدی پر اپنے خنجر سے وار کیا۔ مگر یہ وار اتنا مہلک اور خطرناک ثابت نہیں ہوا کیونکہ حملہ کرتے وقت کیسیئس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ خنجر لگتے ہی سیزر پلٹا اور اس نے کیسیئس کا خنجر اپنے ہاتھ سے پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی قاتل و مقتول دونوں چلائے۔ مجروح سیزر نے کہا "رذیل کیسیئس یہ کیا حرکت ہے؟ ادھر کیسیئس نے اپنے ساتھیوں کو یونانی زبان میں مدد کے لیے پکارا۔ سیزر پر حملے سے ایوان کے وہ اراکین جو اس سازش سے آگاہ نہیں تھے ششدر رہ گئے۔ اور اس دہشت ناک منظر نے انہیں اتنا دہشت زدہ اور مبہوت کر دیا کہ وہ سیزر کی مدد کرنا تو درکنار اپنے منہ سے بھی کچھ بول نہ سکے، لیکن سازشی ہر طرف سے خنجر بکف سیزر کی طرف بڑھے اور اسے گھیرے میں لے کر پے در پے اپنے خنجروں سے وار کرنے لگے۔ قاتلین پہلے سے طے کر کے آئے تھے کہ ہر شخص کم از کم ایک وار ضرور کر کے اپنے خنجر کو سیزر کے خون سے آلودہ کرے گا۔ سیزر اکیلا ہونے کے باوجود اپنے دفاع کی کوشش کر رہا تھا اور لوگوں کو مدد کے لیے پکار رہا تھا۔ لیکن جب بروٹس نے تلوار کھینچی تو سیزر نے اپنا منہ اپنے لبادے میں چھپا لیا اور یہ کہتے ہوئے کہ "تم بھی بروٹس"۔ بروٹس اور دوسرں کے وار اب صبر سے سہتا ہوا۔ بالآخر پمپی کے مجسمے کے قدموں میں گر گیا اور پھر اٹھ نہ سکا۔ قتل کے بعد کی سراسیمگی سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سیزر کا قتل پمپی کے بت کی منشا پر ہوا تھا جو اپنے دشمن کو اب اپنے قدموں میں تڑپتے دیکھ رہا تھا۔ کہتے ہیں سیزر کے لاشے پر کل ۲۳ زخموں کے نشانات تھے اور اس کے قاتل خود بھی ایک دوسرے کے خنجروں کے چوکنے سے زخمی ہو گئے تھے سیزر کے ٹھنڈا پڑنے کے بعد بروٹس نے سازشیوں کے نمائندے کی حیثیت سے ایوان کو سیزر کے قتل کی وجوہات بتانا چاہیں مگر اہل ایوان نے اس کی ایک بات تک نہ سنی اور وہ دہشت زدہ ہو کر ایوان سے بھاگے۔ اس حادثے کے تھوڑی

دیر بعد ہی اس خبر کے پھیلنے سے شہر میں خوف واضطراب سے کھلبلی مچ گئی۔ دوکاندار اپنی دوکانیں اور خوانچہ فروش اپنے خوانچہ چھوڑ کر بھاگے لوگوں نے اپنے مکانوں کے دروازے بند کر لیے اور سڑکوں اور گلیوں میں لوگ ادھر ادھر گھبرائے پھرنے لگے۔ کچھ شہری اس خبر کی تصدیق کے لیے ایوان سینٹ کی طرف دوڑے۔ سیزر کے وفادار انطونی اور لیپیڈس خاموشی سے ایک طرف ہٹ گئے اور بعض دوستوں کے گھروں میں جا چھپے۔

اُدھر بروٹس اور دوسرے سازشی سیزر کے خون سے رنگے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ ایوان سینیٹ سے باہر آئے اور سب مل کر اپنی برہنہ تلواریں تھامے کیپٹل تک (قلعہ) گئے۔ ان کے انداز واطوار سے ظاہر ہو رہا تھا وہ اپنے جرم پر شرمندہ ہونے کی بجائے اسے پورے عالم میں آشکارا کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ راستے میں بہ کمال اطمینان دوبارہ جمہوری لطف آزادی اُٹھانے کی لوگوں کو صدائے عام دیتے جاتے تھے اور کوئی ذی امتیاز شخص راہ میں ملتا تو اسے بھی شرکت کی دعوت دیتے چنانچہ جو بھی ان کے اس جلوس میں شریک ہوا گویا وہ بھی ان کی سازش میں شریک تھا۔ گائیس ایکٹوئیس اور لنٹولس سینتھر جیسے لوگ جنہیں بعدازاں یہ شیخی بگھارنے کی سزا بھگتنا پڑی کیونکہ سیزر کی حتمی آکٹوین اور انطونی کے برسر اقتدار آنے کے بعد ان کی عزت ومناصب، عہدے سب چھن گئے اور جان بھی اسی شیخی بگھارنے اور قاتلین سیزر کے ساتھ شراکت کے جرم میں گئی۔ ورنہ سب کو پتہ تھا کہ قتل وسازش میں ان کا کوئی عملی حصہ نہیں تھا۔ نہ ہی انہیں ان کے سزا دینے والوں نے بطور خاص سزا دی بلکہ وہ صرف سیزر سے نفرت ظاہر کرنے کے الزام میں مارے گئے۔

بروٹس کی تقریر

دوسرے دن بروٹس اپنے ساتھیوں کے ساتھ قلعے سے باہر آیا اور لوگوں کے سامنے اس نے ایک تقریر کی جسے سن کر نہ تو کسی کے جذبات مشتعل ہوئے اور نہ ہی کسی نے خوشی کا اظہار کیا بلکہ سامعین نے اپنی خاموشی سے اس بات کا ثبوت دیا کہ سیزر کے قتل پر انہیں رنج بھی ہے اور بروٹس کا وہ ادب ولحاظ بھی کرتے ہیں۔ سینٹ نے اس قسم کے نئے ضابطے اور قوانین منظور کئے کہ جن میں جو کچھ ہو چکا اس کو فراموش کر دینے کا اشارہ ملتا تھا۔ یہ کوشش بھی کی گئی کہ سیزر کے حمایتیوں اور قاتلوں دونوں میں مصالحت ہو جائے۔ چنانچہ سرکاری طور پر اعلان جاری کیا گیا کہ سیزر کو اوتار قرار دے کر آئندہ سے اس کی پرستش کی جائے نیز اس کے عہد حکومت کے دوران جو قانون سازی

کی گئی اس میں ذرا بھی ردوبدل نہ ہو پھر بروٹس اور اس کے ساتھیوں کو صوبائی حکومتیں اور دیگر بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز کیا گیا۔ اس سے یہ تاثر قائم کرنے کی کوشش کی گئی کہ گذشتہ دہشت انگیز واقعہ کا اثر دلوں سے مٹ گیا ہے اور تمام جھگڑے خوش اسلوبی سے نمٹانے کی وجہ سے حالات معمول پر آ گئے ہیں مگر فی الواقعہ ایسا نہیں تھا۔

سیزر کا وصیت نامہ

پھر جب سیزر کا وصیت نامہ کھولا گیا اور اس میں ہر رومی شہری کے لیے معقول ترکہ چھوڑنے کا لوگوں کو علم ہوا اور سیزر کی زخموں سے چُور چُور نعش بازار میں جنازہ گاڑی پر نکالی گئی تو لوگوں کے صبر کا دامن چھلک پڑا اور ساری امن پسندی اور قانون دھرے کے دھرے رہ گئے اور جوش انتقام میں لوگ از خود رفتہ ہو گئے اور انہوں نے کرسیاں میزیں، شہتیر جو ہاتھ آیا جمع کر کے آگ جلائی اور اس کے اوپر سیزر کی نعش کو رکھ کر اسے شعلوں سے غسل دینے کے بعد جذبہ انتقام میں بھرے لوگوں نے اسی آگ سے مشعلیں روشن کیں اور وہ قاتلین سیزر کے گھروں کی طرف دوڑ پڑے کہ انہیں بھی شعلوں سے غسل دے کر خاکستر کر دیا جائے۔ یوں رومہ کی گلیوں میں مشعل بدست ہزاروں لوگ دوڑنے لگے تاکہ قاتلین میں سے جو ہاتھ لگ جائے اس کی تکہ بوٹی کر دی جائے یہ سب سیزر کے دوست انطونی کی خطابت کے جادو کی وجہ سے ہوا جس نے سیزر کے جنازے پر تعزیتی تقریر کر کے اور اس کا وصیت نامہ عوام میں پیش کر کے قاتلوں کے چہروں سے شرافت کے نقاب اٹھا دیئے تھے۔ مگر قاتلین بھی پہلے سے اپنے حفاظتی انتظامات کئے ہوئے تھے اس لیے ان میں سے کوئی بھی غضب آلود عوام کے ہاتھ نہیں آیا۔

بے گناہ سنا کا انجام

اسی رات سیزر کے ایک دوست سنا Cinna کو ایک عجیب و غریب خواب نظر آیا جس میں سیزر اسے اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دے رہا تھا۔ جب اس نے از راہ تکلف انکار کیا تو مقتول نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹ لیا۔ اگلی صبح جب اس نے سنا کہ سیزر کی لاش کو مارکیٹ میں نذر آتش کیا جا رہا ہے تو اگرچہ وہ گذشتہ رات کے خواب کی وجہ سے سہما ہوا تھا اور اسے بخار بھی تھا تاہم محض سیزر سے لگاؤ کی وجہ اور اس کی شفقت آمیز یاد اسے سیزر کے جنازے تک لے گئی۔

اسے دیکھ کر کسی نے پوچھا یہ کون شخص ہے جب اس کا نام لیا گیا تو اس کے ساتھ والے نے کہا یہی "سنا" ہے۔ اسی وقت اس کا نام پورے مجمعے کی نوک زباں پر آ گیا چونکہ اس کا نام سیزر کے قاتلین میں سے ایک سے ملتا تھا اس لیے یہ خبر بھی پھیلی کہ سیزر کے قاتلوں میں سے ایک اس وقت اس کے جنازے پر موجود ہے غرض قاتل سنا کے شبہ میں اس بے گناہ سنا کو لوگوں نے پکڑ لیا اور اپنا جوش انتقام اس بے چارے کی تکا بوٹی کر کے پورا کیا۔

بروٹس اور کیسیئس عوام کے غضبناک ہونے کی خبریں سن کر بدحواس ہو رہے تھے۔ یہ دونوں عوام کے انتقام سے بچنے کے لیے بالآخر شہر سے فرار ہو گئے۔ قتل کے وقت سیزر کی عمر ۵۶ سال تھی اور وہ اپنے حریف پومپی کے چار سال بعد مارا گیا۔ بلاشبہ وہ جس قوت و سلطنت کے حصول کے لیے ساری زندگی مصائب برداشت کرتا رہا ہزار جوکھم اٹھانے کے بعد قریب تھا کہ اس کے سر پر تاج شاہی سج جاتا مگر عین آخری دنوں میں وہ بازی ہار گیا مگر سیزر کے حیرت انگیز اوصاف اور وہ ولولہ جس نے اسے اس کی زندگی ہی میں ممتاز کر رکھا تھا، ان کی یاد اس کے مرنے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں سے محو نہ ہو سکی بلکہ سیزر کے انتقام میں اس طرح کارفرما ہوئی کو قاتل تو قاتل اس سازش سے معمولی سا لگاؤ رکھنے والا شخص بھی غیر فطری موت نہ بچ سکا اور بحر کے جس گوشے میں بھی پوشیدہ ہونے کے لیے گیا اس کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر مارا گیا۔

اتفاقات زمانہ کی سب سے عجیب و غریب مثال قاتلین سیزر میں سے کیسیئس کی موت کے حال میں ملتی ہے کہ اس نے فلپی کے میدان میں شکست کھانے کے بعد خاص اسی خنجر سے خودکشی کی جس سے اس نے سیزر پر پہلا وار کیا تھا رومی عقائد کے مطابق دیوتاؤں کا طیش و جلال بھی سیزر کے قتل کے بعد کئی طرح سے منصۂ شہود پر آیا۔ اس میں کہتے ہیں کہ سب سے نمایاں ایک دم دار ستارے کا طلوع ہونا تھا جو سیزر کے قتل کے بعد سات رات تک نہایت تیزی سے دنیائے رومہ کے آسمان پر چمکتا رہا اور پھر اپنے طلوع ہی کی طرح اچانک غائب ہو گیا۔ اسی طرح آفتاب کی روشنی بھی مدھم پڑ گئی جو پورے ایک سال تک اس سست روئی کا شکار رہی۔ اس پوری مدت میں ایک دن کے لیے بھی سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ نہیں چمکا اور نہ ہی معمول کے مطابق قرص خورشید نے روئے زمین کو گرمی و تپش فراہم کی۔ موسم کے سرد رہنے کی وجہ سے آب و ہوا مرطوب اور بھاری ہو گئی جس سے اس سال فصلیں بھی خاطر خواہ تیار نہ ہو سکیں۔ جب پھلوں کو بھی

پوری طرح سورج کی حرارت میسر نہ آئی تو وہ پکنے سے پہلے ہی مرجھا گئے۔ ان علامات کے علاوہ دیوتاؤں کی ناراضگی کا ثبوت آسیب کی شکل میں خود بروٹس کو دو مرتبہ نظر آیا۔

جب بروٹس اپنی فوجیں لیے خانہ جنگی کے دوران ایبیڈوس میں خیمہ زن تھا اور ایشیائے کوچک سے براعظم یورپ میں داخل ہونے کو تھا۔ سمندر عبور کرنے سے ایک شب پہلے وہ اپنے خیمہ میں متفکر لیٹا ہوا تھا اور بے خوابی کا شکار تھا۔ اسی بے خوابی کے عالم میں اسے اپنے خیمے کے دروازے پر کچھ کھٹکھٹاہٹ محسوس ہوئی چراغ کی مدھم روشنی میں جواب گل ہونے والی تھی اسے ایک خوفناک چہرہ نظر آیا اگرچہ اس کی شباہت انسان ہی کی تھی مگر قد وقامت بہت غیر معمولی تھے پھر اس کے چہرے سے غصہ ٹپکتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ بروٹس اس ہیولے کو پہلے تو دیکھ کر ڈرا مگر جب وہ اس کے بستر کے پاس آکر خاموشی سے کھڑا ہو گیا تو ہمت کر کے بروٹس نے اس سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ تو اس خوفناک پرچھائیں نے اسے جواب دیا کہ میں میرا نصیب بدہوں تو مجھے فلپی کے میدان میں پائے گا۔ بروٹس نے دلیری سے اسے جواب دیا کہ ''دیکھا جائے گا۔'' پھر اچانک وہ ہیولا غائب ہو گیا۔ پھر جب فلپی کے میدان میں بروٹس آکٹوین اور انطونی کے خلاف صف آرا ہوا۔ اور پہلی لڑائی میں اسے غلبہ بھی حاصل ہو گیا تو جنگ کی دوسری رات بروٹس کے خیمے میں وہی ہیولا ایک مرتبہ پھر نظر آیا مگر اس مرتبہ کچھ کہے بغیر ہی غائب ہو گیا۔ بروٹس سمجھ گیا کہ قضا اس کے سر پر منڈلا رہی ہے۔ اگلے دن وہ بڑی بے جگری سے لڑا مگر ذلت آمیز شکست اس کا مقدر بن گئی جس سے بچنے کے لیے اس نے اپنی چھاتی میں اپنی ہی تلوار گھونپ لی۔ جسے اس کے سینے کے پار کرنے میں کہتے ہیں اس کے ایک ساتھی نے بھی اس کی مدد کی۔

قیصر آگسٹس

آکٹیوین خاندان کے لوگ قدیم ویلٹرائی Velitrare کے قصبے میں بہت مشہور تھے شاہراہ آکٹیوین اس شہر کے مصروف ترین حصے سے گزرتی تھی۔ آکٹیوس دوم نے جو مقامی افواج کا کماندار تھا اس نے یہاں ایک قربان گاہ بھی تعمیر کروائی تھی کہتے ہیں جب وہ دیوتا مارس کے نام پر قربانی کر رہا تھا تو عین اسی لمحے اسے ایک ہمسایہ شہر والوں کے حملہ کرنے کی اطلاع ملی۔ اس نے قربانی کی رسم بھی پوری طرح مکمل نہیں کی اور میدان جنگ میں داد شجاعت دینے چلا گیا۔ شہر ویلٹرائی کے سرکاری ریکارڈ میں یہ حکم نافذ کیا ہوا ملتا تھا کہ آئندہ مارس دیوتا کے نام پر قربانیاں اسی انداز میں پیش کی جائیں گی اور ہر قربانی کے جانور کا جسم آکٹیوین خاندان کے لیے اضافی مراعات ہوگا۔ رومہ کے بادشاہ طارقین پیرسکس Tarquinius Priscus نے آکٹیوین خاندان کو رومی سینٹ کے اراکین خاندان کے طور پر تسلیم کیا تھا۔ جبکہ سروسیس ٹولیس Servius Tulius نے اس خاندان کو پیٹریشن (رومی شرفا) کی مراعات عطا کیں تھیں۔ بعدازاں وہ عام آدمی کے زمرے میں شامل ہو گئے تھے تاوقتیکہ جولیس سیزر نے انہیں دوبارہ پیٹریشن (شرفاء) بنا دیا۔ گائیس روفوس Gaius Refus پہلا آکٹیوین تھا جو پیٹریشن کے طور منتخب ہوا اور کوئسٹر بنا دیا گیا۔ اس کے بیٹوں گائیس اور گنائیس نے اس خاندان کی دو اور شاخوں کو قائم کیا۔

مارک انطونی نے بڑی نفرین سے لکھا تھا کہ سیزر آگسٹس کا پڑدادا ایک آزاد کردہ غلام تھا اور تھیورائی کے قصبے میں رسے بٹتا تھا۔ جبکہ اس کا دادا ایک صراف تھا۔ سیزر آگسٹس کے خاندان کے متعلق صفحات تاریخ میں بس اتنی ہی معلومات میسر ہیں۔

سیزر آگسٹس کا باپ گائیس آکٹوئیس Gaius Octavius بھی ایک صراف ہی تھا۔ وہ رائے دہندگان کے درمیان روپیہ تقسیم کرنے کا کام انجام دیتا تھا۔ ظاہر ہے وہ پیدائشی طور پر ایک امیر آدمی تھا اور ایک اچھا منتظم اعلیٰ بھی۔ اس کی پریٹرشپ کے دوران اُسے مقدونیہ کا گورنر بنا دیا

گیا تھا۔ سینٹ نے اسے سپارٹیکس کی قیادت میں بغاوت کرنے والے غلاموں کی سرکوبی کے لیے تھیورائی Thurli بھیجا تھا۔ اس نے مقدونیہ پر گورنری بھی بڑے حوصلے اور لیاقت سے کی۔ تھریس میں اس نے بیشین Bessians قوم کے خلاف ایک فیصلہ کن جنگ بھی جیتی تھی۔ سسرو کے اس کے بھائی قنطس کی ملامت کے لیے لکھے گئے خطوط بھی موجود ہیں۔ قنطس ایشیائے کوچک کو گورنر تھا۔ سسرو نے اسے لکھا تھا کہ وہ اپنے بھائی آکٹیوئیس کے خطوط پر حکومت کرے۔ گائیس آکٹیوئیس جب مقدونیہ سے واپس رومہ آیا تو بہت جلد اس کی موت واقع ہوگئی۔ وہ قنصل شپ کے لیے آئندہ انتخابات میں حصہ لینا چاہتا تھا مگر موت نے اسے مہلت نہ دی۔ وہ تین بچے اپنی باقیات کے طور پر چھوڑ گیا جن میں دو بیٹیاں آکٹیویا بڑی اور چھوٹی کے نام سے تھیں اور بیٹا آگسٹس تھا۔ چھوٹی بیٹی اور یہ بیٹا جولیس سیزر کی بہن جولیا کے بطن سے تھے۔ مارک انطونی نے آگسٹس کی ننھیال کی ووقعت اور اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے۔ اس کے پڑنانا بیلبس Balbus کو افریقہ کا پیدائشی بتایا اور کہا تھا کہ وہ نانبائی کی دوکان چلاتا تھا اسی طرح پارما کے کسیئس Cassius of Parma نے آگسٹس کو ایک نانبائی کا نواسہ بتایا ہے جو بعد ازاں ایک صراف کا کام بھی کرتا تھا۔

آگسٹس کا زائچہ

آگسٹس کی پیدائش کے بعد فیگولس نے اس کا زائچہ تیار کیا اور اس کے خاندان کو بتایا کہ یہ بچہ پوری دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اس عجیب وغریب اور غیر معمولی باتیں بتانے والے نجومی کی طرف اکثر لوگ متوجہ ہوتے تھے اور اعلیٰ طبقوں میں بھی اس کی عزت تھی۔ وہ نہ تو کوئی پروہت تھا اور نہ کوئی اوہام پرست اس لیے اسے دغاباز نہیں کہا جا سکتا تھا۔ تاہم ابھی سائنس نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ لوگوں پر یہ ظاہر ہوتا کہ وہ اغلاط کا زندہ مجموعہ تھا بہر حال اس نے زائچہ بنا کر جو پیشین گوئی کی تھی وہ بعد کے زمانے میں حرف بحرف سچ ثابت ہوئی اور آگسٹس باوجود کہ خود کو بادشاہ نہ کہتا تھا مگر وہ سلطنت رومہ کا پہلا شہنشاہی تھا جس کی حکومت واقعی پوری رومی سلطنت پر تھی۔

آگسٹس ۲۳ ستمبر ۶۳ ق م کو صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اس سال سسرو اور گائیس انٹونیس رومہ کے قنصل تھے۔ اس کی پیدائش ویلیٹرائی کے ایک چھوٹے سے دیہاتی مکان میں ہوئی جو اس کے دادا کا تھا۔ کہتے ہیں وہ مکان آسیب زدہ تھا۔ بچپن میں آگسٹس کو تھیورینس Thurinus کے نام سے پکارا جاتا تھا کیونکہ اس کے خاندان کے لوگ پہلے تھیورائی

Thuri میں رہنے کی وجہ سے تھیورین بھی کہلاتے تھے۔ یا پھر اس وجہ سے کہ اس کے باپ نے غلاموں کو اس مقام پر شکست دی تھی اور اس کے کچھ عرصہ بعد آگسٹس پیدا ہوا تھا۔ اس کا ثبوت کانسی کا وہ چھوٹا سا مجسمہ تھا جو آگسٹس کے بچپن کے زمانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس پر مدھم اور زنگ آلود حروف میں اس کے بچپن کا یہ نام کندہ تھا۔ اس پر مدھم اور زنگ آلود حروف میں اس کے بچپن کا یہ نام کندہ تھا۔ میں نے (سیوٹونیس نے) یہ مجسمہ شہنشاہ ہیڈرین کو بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ شہنشاہ نے اسے اپنی خوابگاہ میں رکھے ہوئے دوسرے کئی دیوتاؤں کے مجسموں میں اسے شامل کر دیا۔ اسی بات کا ایک دورِ ثبوت یہ ہے کہ انطونی کے آگسٹس کے نام لکھے ہوئے خطوط میں اسے ''تھیورین'' کہہ کر مخاطب کیا گیا تھا۔ آگسٹس کے جوابی خطوط میں اس بات کا اعتراف بھی موجود ہے کہ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد یہ نام اس کے لیے ایک طرح سے باعث توہین بن گیا تھا۔ بعدازاں اس نے سیزر کا نام اپنے نام کے ساتھ لگایا جو اس کے لیے جولیئس سیزر نے اپنی وصیت میں لازم قرار دیا تھا۔ پھر ۲۷ ق م میں اُس نے آگسٹس کا شاہانہ خطاب اپنایا۔ جو اس کے لیے مونیٹینس پلینکس Munatius Plancus نے چنا تھا۔ کچھ رومی سینٹر چاہتے تھے کہ وہ ''رومیوس'' کا خطاب اپنائے کیونکہ وہ رومۃ الکبری کا حقیقی معنوں میں دوسرا بانی تھا جس نے رومہ کو مکمل طور پر سنگ مرمر سے تعمیر کر کے چھوڑا تھا۔ مگر پلینکس نے دلائل دے کر ثابت کیا کہ ''آگسٹس'' ایک نیا اور زیادہ قابل تکریم خطاب'' ہے۔ اس کے لیے پلینکس نے اینیس کی تحریروں سے حوالہ کچھ اس طرح دیا تھا۔ When Glorius Rome Had Founded, Been By Augury August جب وہ 4 سال کی عمر کو پہنچا آگسٹس کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ۱۲ سال کی عمر میں اس نے اپنی دادی جولیا، جو جولیئس سیزر کی بہن تھی کہ جنازے پر اپنی زندگی کی پہلی تقریر اعزاداری کی۔ ۱۶ سال کی عمر میں اسے خصوصی فوجی اعزازات سے نوازا گیا جو جولیئس سیزر نے اپنی فتح افریقہ کا جشن مناتے ہوئے تقسیم کئے تھے۔ تاہم اس کی عمر ابھی سمندر پار فوجی خدمات کے لیے کم تھی۔ اس کے بعد جولیئس سیزر پومپی کے بیٹوں سے لڑنے کے لیے ہسپانیہ روانہ ہوا۔ آگسٹس بھی اس کے پیچھے ایک چھوٹے سے فوجی حفاظتی دستے کے ساتھ ان شاہراہوں کی طرف روانہ ہوا جن پر دشمن نے قبضہ کیا ہوا تھا۔ راستے میں ایک جہاز کی غرقابی کے بعد اور ایک خطرناک بیماری کے حملے کے بعد بھی وہ فوجی خدمات انجام دیتا رہا۔ اس کے اس عمل سے جولیئس سیزر بہت خوش ہوا۔ اور اس نے اس کے شاندار مستقبل کے بارے میں صحیح اندازہ لگا لیا۔

ہسپانیہ پر قبضہ کرنے کے بعد سیزر کے منصوبوں میں ایران کی پارتھی سلطنت کے خلاف جنگ کرنا اور کئی دوسرے جنگی منصوبے بھی شامل تھے۔ سیزر نے آگسٹس کو ہراوّل دستے کے ساتھ اپولونیا اور الیریا کی طرف روانہ کیا۔ جہاں آگسٹس کو یونانی فلسفہ اور ادب کا مطالعہ کرنے کے مواقع میسر آئے۔ اسی دوران اسے خبر ملی کہ جولیئس سیزر کو قتل کر دیا گیا ہے اور وہ اسے اپنا جانشین نامزد کر گیا ہے۔ چند لمحوں کے لیے آگسٹس نے چاہا کہ وہ خود کو فوجی دستوں کی حفاظت میں دے دے مگر اگلے ہی لمحے اسے خیال آیا کہ یہ ایک ناعاقبت اندیشانہ اور غیر منصفانہ اقدام ہوگا۔ وہ واپس رومہ لوٹ آیا اور اس نے جولیس سیزر کی وراثت کا دعویٰ کر دیا اگرچہ اس کی ماں اور اس کے سوتیلے باپ نے اس کے اس فیصلے کی مخالفت کی، اس کا سوتیلا باپ ایک سابقہ قونصل مارسیئس فلپس تھا۔ آگسٹس نے فوج کی کمان کو اپنے ہاتھ میں لیا اور حکومت کی باگ ڈور پہلے تو انطونی کے ساتھ مل کر سنبھالی۔ انہوں نے ایک ارباب ثلاثہ قائم کیا جس میں تیسرا شخص لپیڈس تھا۔ بعدازاں اس کے ساتھ حکومت میں شریک صرف انطونی رہ گیا اور جب انطونی اور قلوپطرہ پر بھی اس نے فتح پائی تو اگلے چوالیس سال کے لیے صرف وہ اکیلا ہی رومہ کے سیاہ وسفید کا مالک بن گیا۔

قیصر آگسٹس کی زندگی کا یہ مختصر سا خاکہ پیش کرنے کے بعد ہم اس کی زندگی کے اہم پہلوؤں کی طرف آتے ہیں مگر قیصر آگسٹس کی زندگی کی کہانی اسی وقت زیادہ بہتر طور پر سمجھی جا سکتی ہے جب ہم اسے ماہ وسال کی تقویم کے تابع کریں۔ میں یہ سلسلہ خانہ جنگی کے واقعات سے یا جنگوں سے شروع کرتا ہوں جو آگسٹس نے جولیئس سیزر کے قتل کے بعد لڑی تھی۔

آگسٹس کی ان مہمات کے اہم مقاصد یہ تھے کہ وہ اسے اپنا فرض اولین سمجھتا تھا کہ وہ جولیس سیزر کا انتقام اس کے دشمنوں سے کسی بھی قیمت پر لینا چاہتا تھا اور سیزر کے نافذ کردہ قوانین اور حکموں کو بحال رکھنا چاہتا تھا۔ خانہ جنگی کی یہ مہمات تعداد میں کل پانچ ہیں اور ان کی جغرافیائی ترتیب کچھ یوں ہے، میوٹنا اور ایکشیئم کی مہمات مارک انطونی کے خلاف سر کی گئیں۔ فلپی کی مہم بروٹس اور کسیس کے خلاف لڑی گئی۔ اور پرجیا والی مہم انطونی کے بھائی لوسلیس کے خلاف تھی جبکہ سسلی میں اسے سیکسٹس پومپی کے خلاف لڑنا پڑا جو پومپی اعظم کا بیٹا تھا۔

اپولونیا Apolonia سے واپس آنے کے بعد اس نے بروٹس اور کسیس کو فوراً سزا دینے کا فیصلہ کیا تھا، مگر جب انہیں آگسٹس کی طرف سے خطرہ کا احساس ہوا تو وہ رومہ سے فرار ہو گئے۔ ان

حالات میں آگسٹس نے قانون کی مدد لی اور ان دونوں کے خلاف سیزر کے قتل کا مقدمہ دائر کر کے قانونی کاروائی کا آغاز کر دیا۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ جو سرکاری حکام جولیس سیزر کی فتح کی خوشی میں سرکاری طور پر ورزشی کھیلوں کا انعقاد کر رہے تھے اب وہی سیزر کے قاتلوں کے خلاف قانونی کاروائی سے گریزاں ہیں تو مجبوراً اس نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کیا۔ چونکہ اس کے ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اسے اقتدار اعلیٰ کی ضرورت تھی اس لیے اس نے عوامی ٹریبیون کے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا جو کسی ٹریبیون کی وفات سے خالی ہو جانے والی نشست کے لیے تھا۔ تاہم نہ تو وہ سینیٹر تھا اور نہ ہی پیٹریشن۔ اس طرح دوہری نا قابلیت کا شکار ہونے کی وجہ سے اسے انتخابات میں کھڑے ہونے کی اجازت نہ مل سکی۔ مارک انطونی جو اس سال کے دو قنصلوں میں سے ایک تھا۔ اسی کی اعانت سے آگسٹس قابل اہمیت گردانا گیا تھا۔ اب اس کی اس کاروائی کی وجہ سے اس کے عامیانہ قانونی حقوق تک سے انکاری ہو گیا تھا۔ اسے راضی کرنے کے لیے بھاری رشوت درکار تھی۔ اسی وجہ سے آگسٹس نے یہ مقبول عام پارٹی چھوڑ کر طبقہ شرفا سے رابطہ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ اسے علم تھا کہ یہ لوگ انطونی کے خلاف ہیں۔ ادھر انطونی نے میوٹنا Mutna کے مقام پر ڈیسمس بروٹس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اسے اس صوبے ہی سے نکال دے جہاں اسے کولیس سیزر نے سینٹ کی منظوری سے نامزد کیا تھا۔ طبقہ اشرافیہ کے کئی نمائندوں کی نصیحت پر آگسٹس نے ان قاتلین تک کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا جو انطونی کے قتل کی سازش تیار کر رہے تھے۔ پھر جب اس سازش کا بھانڈا پھوٹا تو اسے خود اپنی اور آئین کی حفاظت کے لیے تجربہ کار سپاہی بھرتی کرنا پڑے وہ رقم پانی کی طرح بہانا پڑی جو اس نے اکٹھی کی تھی۔ اس کے اس کارنامے پر سینٹ نے اسے اعزازی طور پر پریٹورین کا عہدہ پیش کیا۔ اور اس فوج کی کمان بھی اس کے سپرد کر دی۔ اسے سینٹ نے حکم دیا کہ وہ دونوں منتخب قنصلوں، ہرٹیس Hirtius اور پینسا Pansa کے ساتھ میوٹنا کی طرف بڑھے جہاں انطونی تین ماہ کی عسکری کاروائیوں اور کئی جنگیں لڑنے کے بعد کے کامیابی کے قریب پہنچ چکا تھا۔ مگر عین جنگ کے فیصلہ کن لمحات میں ایک بحران اس وقت نمودار ہوا جب انطونی کا علمبردار شدید زخمی ہو گیا۔ آگسٹس نے جواب جنگ میں شریک ہو چکا تھا خود اسے سہارا دے کر سنبھالا اور علم کو گرنے سے بچایا۔

میدانِ جنگ میں قنصل ہرٹیس مارا گیا اور پینسا شدید زخمی ہو گیا۔ ساتھ ہی یہ افواہ بھی اڑی

کہ یہ سب خود آگسٹس نے کروایا تھا کیونکہ وہ ان دونوں قنصلوں کی فوج بلکہ انطونی کی شکست کے بعد پوری فاتح فوج کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لینا چاہتا تھا۔ زخمی پینسا کی موت اتنے مشکوک حالات میں ہوئی کہ اس کا علاج کرنے والا طبیب اس کے زخموں میں زہر پھیلانے کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا تھا۔ آکیلنس نائجر، ایک رومن جنرل نے یہاں تک بتایا کہ جنگ کے دوران خود آگسٹس نے قنصل ہرٹیس کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا تھا۔

تاہم جب آگسٹس کو یہ خبر ملی کہ انطونی نے لیپڈس سے پناہ لے لی ہے اور فوج کے دیگر کمانڈر بھی ان کے ساتھ ہیں تو وہ فوراً ان کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لیے تیار ہوگیا اور اس نے شرفا کی پارٹی کو چھوڑ دیا۔ جو انطونی کے خلاف تھی، یہ پارٹی چھوڑنے کی وجہ اس نے یہ بتائی کہ وہ لوگ اسے انتہائی حقیر سمجھتے ہوئے ''لڑکا'' کہہ کر پکارتے تھے اور ساتھ ہی اس نے پہلے انطونی کی مقبول عام پارٹی چھوڑنے پر افسوس بھی ظاہر کیا۔ ساتھ ہی ان لوگوں پر بھاری جرمانہ کیا اور انہیں جلاوطنی کی سزا دی جنہوں نے میوٹنا کی جنگ میں مرنے والے شہریوں کی یاد میں ایک مینارہ تعمیر کروایا تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ ''ان لوگوں کی یاد میں جنہوں نے آزادی کے لیے اپنی جانیں نثار کردیں۔''

ارباب ثلاثہ کی تشکیل

لیپڈس اور انطونی کے ساتھ مل کر ایک ارباب ثلاثہ Trimvirate قائم کرنے کے بعد آگسٹس نے بروٹس اور کیسیس کو فلپی کے میدان میں شکست دی اگرچہ اس جنگ کے دوران میں وہ خود بیمار تھا۔ فلپی کے میدان میں لڑی جانے والی جنگ میں وہ بڑی مشکل سے جان بچا کر اپنے کیمپ سے بھاگا تھا اور اس نے انطونی کی کمان میں پناہ لی تھی۔

دوسری فیصلہ کن جنگ کے بعد جب کامیابی نے اتحاد ثلاثہ کے قدم چومے تو آگسٹس نے جولیئس سیزر کے دشمنوں پر ذرا رحم نہ کھایا اور بروٹس کا بریدہ سر رومہ میں جولیئس سیزر کے مجسمے کے قدموں میں ڈلوا دیا اور اس کی فوج کے سرکردہ لوگوں کی قیدی کی حیثیت سے بے انتہا تذلیل کی گئی جب ان میں سے کسی نے بروٹس کی باعزت تدفین کے لیے کہا تو آگسٹس نے جواب دیا کہ یہ معزز خدمت اب صرف پرندے کی انجام دیں گے۔ جب کہا جاتا ہے کہ قیدیوں میں ایک باپ اور بیٹے کی جاں بخشی کی استدعا کی گئی تو آگسٹس نے کہا کہ ان دونوں میں سے قرعہ ڈال کر پہلے یہ

فیصلہ کرلو کہ کس کو زندہ رکھا جائے۔ باپ نے اپنے بیٹے کی جان بچانے کے لیے اپنی جان دیدی اور سزائے موت قبول کرلی مگر بعدازاں اس کا بیٹا بھی زندہ نہ بچا اور اس نے خودکشی کرلی آگسٹس نے ان دونوں کو مرتے ہوئے دیکھا۔ آگسٹس کے اس شدید رویئے نے باقی قیدیوں کو بھی اس سے متنفر کردیا۔ ان قیدیوں میں محتسب کیٹو کا ایک مشہور شاگرد مارکس فلیونیس Marcus Falonius بھی شامل تھا۔ اسے سرتاپا زنجیروں میں ملبوس لے جایا گیا تو اس نے مارک انطونی کے سامنے سے گزرتے اسے بڑی شائستگی سے سلام کیا حتیٰ کہ وہ اس حالت کو انطونی کی فتح کی وجہ سے پہنچا تھا مگر جب وہ آگسٹس کے سامنے سے گزرا تو اس نے اس کے منہ پر اسے گالیاں دیں اور اس کے خلاف انتہائی فحش زبان استعمال کی۔

فلپی کے فاتحین نے اب حکومتی ذمہ داریاں آپس میں بانٹ لیں۔ انطونی نے سلطنت رومہ کے مشرقی صوبوں کی ذمہ داری قبول کی جبکہ اطالیہ میں رومی سپاہیوں کی آبادکاری آگسٹس کے حصے میں آئی۔ مگر آگسٹس نہ تو ان زمینداروں کو مطمئن کرسکا جن کی زمینوں پر سپاہیوں کو آباد کرنا تھا اور نہ خود سپاہی ہی اس کے انتظام سے مطمئن ہوسکے۔

اسی دوران مالک انطونی کا بھائی لوئیس Lucius Antonius جو قنصل منتخب ہوگیا تھا اس نے علم بغاوت بلند کردیا۔ آگسٹس نے اسے شہر پرجیا Pergia میں محصور ہونے پر مجبور کردیا۔ پھر فاقہ زدگی سے مجبور ہوکر اسے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ آگسٹس خود بھی دو مرتبہ خطرات میں گھر گیا۔ ایک موقع پر جب ابھی یہ بغاوت رونما نہیں ہوئی تھی۔ ورزشی کھیلوں کے دوران اس نے اپنی مخصوص نشست پر ایک سپاہی کو کھیل دیکھتے ہوئے پایا تو اس نے ایک ملازم کو وہ نشست خالی کروانے کا کہا۔ بعدازاں یہ افواہ پھیلی کہ اس سپاہی کو آگسٹس نے زدوکوب کرا کے ہلاک کرادیا ہے تو اچانک غضب آلود سپاہیوں کے ایک مجمع نے اسے گھیر لیا تھا۔ قریب تھا کہ وہ انتقام کی آگ میں اسے ہلاک کرڈالتے کہ اچانک وہ سپاہی صحیح وسلامت کہیں سے نمودار ہوگیا۔ دوسری مرتبہ جب آگسٹس شہر پرجیا کی فصیلوں کے سائے میں دیوتاؤں کے نام پر قربانی کررہا تھا۔ یہ وہ دن تھے جب اس نے انٹونیئس کو پرجیا میں محصور کررکھا تھا۔ اچانک کچھ رومی تیغ زنوں نے اس کے لشکر پر یلغار کردی، یہاں تک اس کو پسپائی پر مجبور کردیا گیا تھا۔ جب اس شہر کا سقوط عمل میں آیا تو آگسٹس نے تیغ زنوں کے اس اچانک حملے کا شہریوں اور جنگی قیدیوں سے بھرپور انتقام لیا۔ جن لوگوں نے

بھی اس سے معافی کی درخواست کی تو نے انہیں اس کا جواب نوک شمشیر سے دیا اور کہا کہ بانیوں میں موجود ہونے کے بعد انہیں ضرور موت کا ذائقہ چکھنا ہوگا۔'' کچھ مورخین کے مطابق کہتے ہیں اس نے جنگی قیدیوں میں سے ۳۰۰ اعلیٰ عہدیداروں کا انتخاب کیا تا کہ انہیں آئندہ ۱۵ مارچ کو دیوتا جولیس سیزر کی قربان گاہ پر قربان کر دیا جائے۔ یعنی انسانی قربانی کی جائے۔ مورخین کے مطابق اس طرح اس نے اپنے پوشیدہ دشمنوں کو جنہوں نے اس کے خلاف لوسیئس انٹونیئس کا بغاوت میں ساتھ دیا تھا ٹھکانے لگانے کا ایک اچھا بہانہ نکالا تھا۔ ان سب کی جائیدادیں ضبط کر کے اسے اپنے سپاہیوں کی آبادکاری کے لیے بھی بہت سی زمینیں ہاتھ آ گئیں تھیں۔

جنگ سسلی

جنگ سسلی اس کی زندگی کی ایسی پہلی طویل جنگ تھی جو آٹھ سال تک ہی یعنی ۴۳ ق م سے 35 ق م تک۔ اس جنگ کے دوران اس کے بحری بیڑے کو دو مرتبہ شدید طوفانوں نے گھیر لیا اور تقریباً تباہ کر دیا۔ اسے اپنا بحری بیڑہ دو مرتبہ دوبارہ تشکیل دینا پڑا۔ اسی وجہ سے اس جنگ کے دوران پومپی اعظم کے بیٹے کے ساتھیوں نے اس کی غلہ کی سپلائی لائن معطل کر دی تا کہ وہ معاہدہ صلح کرنے پر مجبور ہو جائے۔ ان حالات میں اسے اپنے نئے بحری جہازوں کا بحری بیڑا سمندر میں اتارنا پڑا اور ان جہازوں میں چپو چلانے کے لیے ۳۰ ہزار آزاد کردہ غلاموں کو رکھنا پڑا اور بائی Baiae کے مقام پر جولیئن نام کی ایک بندرگاہ تعمیر کرنا پڑی وہ بھی سمندر کے پانی کو لوکرین Lucrine اور ایورنان Avernon نامی دو جھیلوں میں ڈال کر۔ تمام کام اس نے موسم سرما میں انجام دیئے۔ پھر جب بحیرہ روم میں جہاز رانی کا موسم یعنی موسم گرما آیا تو اس نے پومپی اعظم کے بیٹے، سیکٹس پومپی Sextus Pompey کو شدید شکست سے دوچار کیا۔ اسی جنگ کے بارے میں یہ بات بھی حیرت انگیز ہے کہ آگسٹس اس کے آغاز میں اتنی گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اس کے جہازیوں کو اسے جگا کر جنگی کاروائیاں شروع کرنے کی اجازت اپنا پڑی۔ یہ موقع مارک انطونی کو ملامت کرنے کا تھا مگر وہ اس وقت تک اپنے بستر سے نہیں اٹھا جب تک اس کے امیر البحر مارکس اگرپا Marcus Aggripa نے دشمنوں کو تباہ و تاراج نہ کر دیا۔

آگسٹس اس وقت بستر سے اٹھا جب اس کا اپنا بحری بیڑہ ڈوب رہا تھا اور چیخ و پکار مچی ہوئی تھی۔ اس نے اس کے باوجود سکون کا سانس لیا اور کہا ''اب ہم جنگ جیت چکے ہیں، نیچون

دیوتا جو کچھ چاہے کرے"۔ یہ کہا جاتا ہے کہ سسلی کی جنگی مہم اس کی مہمات میں سب سے زیادہ خطرناک جنگی مہم تھی۔ اس نے ایک بار اپنی فوج کو ساحل سسلی پر اتارا اور اسے واپس اٹلی جانا پڑا۔ جہاں اس کی مزید افواج ٹھہریں ہوئیں تھیں۔ اس موقع پر اچانک پومپی کی بحریہ کے دو امیر البحر اچانک نمودار ہوئے۔ ان میں ایک ڈیمارکس Demarcus تھا اور دوسرا اپولوفینیز Apolophanes آگسٹس بڑی مشکل سے دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے بچا اور صرف ایک جہاز میں جان بچا کر بھاگا۔ اسی طرح کیلبر یا Calabria میں دشمنوں کے ہاتھوں میں پڑنے سے بچا تھا۔ وہاں وہ ساحل پر کھڑا تھا کہ اچانک دو بحری جہاز ساحل پر نمودار ہوئے۔ آگسٹس یہ بغیر جانے کہ وہ اپنے بحری جہاز ہیں یا دشمن کے ان کے استقبال کے لیے آگے بڑھا۔ دشمن کا پتہ چلنے کے بعد جب وہ بڑی سرعت کے ساتھ ساحل سے جان بچا کر گمنام راستوں پر بھاگا تو اسے ایک اور خطرے نے آگھیرا۔ کچھ سال پہلے اس نے اپنی فوج کے ایک افسر ایملیئس پالوس کو سزائے موت دی تھی۔ اب اس کے غلاموں میں سے ایک کو یہ پرانا بدلہ چکانے اور آگسٹس کو تنہا پا کر قتل کر دینے کا موقع ہاتھ آ گیا تھا مگر وہ اس خطرے سے بھی بچ نکلا۔

لیپیڈس

یہ ارباب ثلاثہ کے تیسرے رکن لیپیڈس Lepidus کو آگسٹس نے اپنی اعانت کے لیے افریقہ سے واپس بلایا، لیپیڈس کے سر پہ یہ سودا سما چکا تھا کہ وہ رومہ کا سب سے بڑا جرنیل ہے۔ یہ خیال اسے اس وقت آیا تھا جب ۲۰ لیجن فوج کی قیادت کرتے ہوئے اس نے سیکٹس پومپی کو شکست دی تھی۔ اس فتح کے بعد اس نے سختی سے مطالبہ کیا کہ اسے حکومت میں سب سے اعلیٰ عہدے پر فائز کیا جائے۔ مگر آگسٹس نے اس کے اس مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے اسے فوج کی قیادت سے برطرف کر دیا۔ مگر اس کی زندگی کو بخش دیا۔

تاہم اسے باقی زندگی کے لیے سرسی Circei میں جلاوطن کر دیا گیا۔

مارک انطونی سے دوستی کا خاتمہ

آخر کار آگسٹس نے مارک انطونی سے بھی دوستی ختم کر دی۔ یہ رشتہ بہت نازک اور ہمیشہ قابل اصلاح رہتا تھا۔ اس کے علاوہ مارک انطونی ایک رومی شہری ہونے کے ناطے رومی مفادات کا خیال رکھنے میں ناکام رہا تھا۔ اس سلسلے میں آگسٹس نے مارک انطونی کا وہ وصیت نامہ عوام

میں سر عام پڑھ کر سنایا جانے کا حکم دیا جو اس نے رومہ کے ایک مندر میں محفوظ کر رکھا تھا۔ اس وصیت نامے کی رو سے انطونی نے اپنے وارث ان غیر قانونی بچوں کو ٹھہرایا تھا۔ جو ملکہ قلوپطرہ کے بطن سے تھے۔ اس کے باوجود کے سینٹ نے انطونی کو قانونی مراعات سے محروم کر دیا تب بھی آگسٹس نے انطونی کے تمام لواحقین کو اس کے پاس جانے اور اس کے ہاتھ مضبوط کرنے سے نہیں روکا۔ انطونی کے ان لواحقین میں گائیس سوسیئس Cauise Sosius اور ٹائٹس ڈومٹینس Titus Dometius، سال رواں کے منتخب کردہ قنصل بھی شامل تھے۔ اس نے انطونی کے آبائی شہر بولونا Boloena کو بھی کوئی پابندی لگانے سے مبرا قرار دیا اور اسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو طرفین میں سے کسی کا بھی ساتھ دے۔ پھر اس نے انطونی کو جنگ ایکشیئم میں شکست دی۔ اس بحری جنگ کے دوران لڑائی نے اتنا طول کھینچا تھا کہ اسے پوری رات اپنے علم بردار جہاز پر گزاری تھی۔

اس فتح کے بعد جب وہ موسم سرما جزیرہ سیمواس Samos پر گزار رہا تھا تو اسے برنڈسی میں فوجی بغاوت کی اطلاع ملی۔ وہ فوجی مال غنیمت میں سے اپنا حصہ مانگ رہے تھے اور فوراً سبکدوشی کا مطالبہ بھی کر رہے تھے۔ وہ سرعت کے ساتھ اٹلی کو واپس لوٹا مگر واپسی میں اسے دو سمندری طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ دونوں موقعوں پر اس کے کئی جہاز ڈوب گئے۔ خود اس کے بحری جہاز کے بادبانوں کو اٹھانے والا کانٹا اس طوفان میں بہہ گیا اور اس کے جہاز کا پتوار بھی ٹوٹ گیا۔ اس نے برنڈسی پہنچ کر وہاں ستائیس دن سے زیادہ قیام نہیں کیا مگر اس شدید بغاوت کو فرد کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر وہ ایشیائے کوچک اور شام کے راستے سے مصر واپس لوٹا اور اس نے اسکندریہ کا محاصرہ کر لیا۔ جہاں دوران جنگ بھاگ کر انطونی اور قلوپطرہ پناہ گزین ہوئے تھے۔ پھر جلد ہی اس نے اسکندریہ پر قبضہ کر لیا۔ آخری لمحات میں انطونی نے اسے امن قائم کرنے کی التجا کی، لیکن آگسٹس نے اسے خودکشی کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ اس کی لاش کی تعظیم پورے اعزاز سے کر سکے۔ مگر دوسری طرف وہ قلوپطرہ کو اپنی شاندار فتح کے نشان کے طور پر ہر قیمت پر بچانا چاہتا تھا کہتے ہیں جب قلوپطرہ نے افعی سے خود کو ڈسوا کر خودکشی کی تو آگسٹس نے ایک سپیرے کو بلوا کر اس کا علاج کرایا مگر اسے بچایا نہ جا سکا۔ تاہم اُس نے دو محبت کرنیوالوں کو ان کی وصیت کے مطابق ایک ہی مقبرے میں دفن کرنے کی اجازت اور ان کے مقبرے کی تعمیر مکمل کرنے کا حکم بھی دیا۔ آگسٹس نے انطونی کے بڑے بیٹے کو جو فلیویا Fuliva کے بطن سے تھا مروا دیا۔ یہی کچھ اس نے

قلوپطرہ کے بطن سے پیدا ہونے والے جولیس سیزر کے بیٹے سیزرایون کے ساتھ کیا مگر اس نے انطونی کے ان بچوں کو نہیں مروایا جو قلوپطرہ کے بطن سے تھے اور ان کی پرورش بھی پورے شاہانہ انداز میں اپنے بچوں کی طرح کی۔

سکندریہ میں اس نے سکندر اعظم کے مقبرے سے تابوت نکلوا کر ممی کو دیکھا اور احتراماً اس کو سونے کا تاج پہنایا اور اس پر پھول نچھاور کیے۔ جب اس کے ساتھیوں نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ بطلیموس کے مقبرے پر بھی جانا پسند کریں گے تو اس نے جواب دیا۔ ''میں ایک بادشاہ کی زیارت کے لیے یہاں آیا تھا نعشوں کے انبار کو ملاحظہ کرنے کے لیے نہیں۔''

آگسٹس نے مصر کو رومہ کا ایک ذیلی صوبہ بنا دیا۔ اس کی زرخیزی کو بڑھانے کے لئے تاکہ اس کا غلہ رومیوں کے کام آسکے اس نے اپنے فوجی دستوں کو ڈیلٹا نیل کے علاقے میں نہروں کی صفائی کا حکم دیا۔ یہ نہریں سابقہ حکومت کی سالہا سال کی غفلت سے تلچھٹ سے بھر گئیں تھیں۔ اپنی فتح ایکشیئم کی یادگار کے طور پر اس نے اس مقام کے نزدیک ترین ساحل پر ''نیکوپولس'' نام کا ایک نیا شہر تعمیر کرایا۔ نیکوپولس لاطینی زبان میں ''شہر فتح'' کو کہتے ہیں۔ اس لئے اس شہر میں اس نے ہر پانچ سال بعد ورزشی کھیلوں کے انعقاد کا حکم بھی دیا۔ اس نے اپولو دیوتا کے ایک قدیم مندر کی تعمیر و توسیع بھی کی اور انطونی کے بحری بیڑے سے ملنے والے مال غنیمت میں کئی بیش قیمت اشیا یہاں نذر کے طور پر چڑھائیں۔

آگسٹس نے اپنے خلاف ہونے والی بہت سی بغاوتوں اور فتنوں کو بھی ان کے خطرناک بن جانے سے پہلے کچل دیا۔ ان بغاوتوں اور سازشوں کے سربراہ جواں سال لیپیڈس، ویرومورینا Varro Murena، مارکس ایگنیٹس Marcuseg Egntius۔ اور لوسیئس پالوس Lucius Palus (اس کی بڑی بیٹی کا شوہر) وغیرہ تھے۔ اس کے بعد آڈیسوس Adasius اور اپی کیڈس Epicadus سامنے آئے جو آگسٹس کی بیٹی جولیا اور اس کے نواسے اگرپا پوسنتھمس Posthums کو جزائر قید سے رہا کرانا چاہتے تھے جہاں وہ محصور کر دیئے گئے تھے۔ وہاں سے انہیں بزور طاقت چھڑایا گیا اور فوجی دستوں کی حفاظت میں دے دیا گیا۔ اسی دوران آگسٹس پر قاتلانہ حملے کیے گئے جو سب سے زیریں طبقے کے لوگوں نے کئے تھے۔ اس سلسلے میں ایک غلام ٹیلیفس Telephus کا ذکر ضروری ہے جس کا کام اپنی مالکہ کو اس کی مصروفیات یاد دلانا تھا۔ اس کے دماغ میں ایک یہ خبط پیدا ہو گیا تھا

کہ اس کی تقدیر میں بادشاہ بننا لکھا ہے اسی وجہ سے اس نے نہ صرف آگسٹس بلکہ سینیٹ پر بھی مسلح حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ پھر ایک رات ایک الپرین کیمپ اردلی محل میں گھستے ہوئے شاہی خوابگاہ کے قریب سے پکڑا گیا۔ اس سے ایک شکاری چاقو بھی برآمد ہوا البتہ تشدد کے باوجود وہ کچھ بتا نہ سکا جس سے اس کے بارے میں شبہ پیدا ہوا کہ وہ کہیں واقعی مضبوط الحواس ہے یا صرف اس کا دکھاوا کر رہا تھا۔

منصب صدارت Principate

حکومت ارباب ثلاثہ کی رکنیت ور قنصلی اختیارات سے جو اسے ۴۳ ق م ملے تھے دستبردار ہونے کے بعد آگسٹس نے جو کارا ہم انجام دیا وہ یہ تھا کہ جمہوری حکومت اور سینیٹ کو بحال کرنے کے باوجود تمام حکومتی نظم ونسق شخص واحد کے ہاتھ میں رہے اور اس بادشاہی کو جو اسے ارباب ثلاثہ کے اختتام پر ملی تھی اس نے آئین وقوانین کا نقاب پہنا دیا تھا، باالفاظ دیگر وہ ''بغیر بادشاہ'' کہلائے رومیولس ثانی بن گیا تھا۔ یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ ۳۶ ق م میں جو ٹریبیون کا عہدہ اسے تاحیات دیا گیا تھا مندرجہ بالا دست برداری سے اسے کوئی فرق نہیں آیا تھا۔

شہر رومہ کی تقویم کے لحاظ سے سات سو ستائیس سال کے بعد آنے والے جنوری کی ۱۶ تاریخ کو یعنی آگسٹس کے اپنے غیر معمولی اختیارات سے مستعفی ہونے کے تین دن بعد جمہوری لبادے میں شہنشاہیت رومہ کا باقاعدہ افتتاح ہو گیا۔ اسی دن مناتیوس پلان کوس نے سینیٹ میں تحریک پیش کی کہ مملکت کی جو خدمت سیزر نے انجام دی ہے اس کے صلے میں اس کے نام کے ساتھ ''آگسٹس Augustus کا لاحقہ بڑھا دیا جائے۔ اس لفظ سے کسی قسم کی سیاسی اختیارات اسے حاصل نہیں ہونگے تاہم شاید اس سے بڑھ کر کسی اور لفظ نے اب تک بادشاہی کو نمایاں وممتاز نہیں کیا تھا۔ اس لقب میں مذہبی برگزیدگی کا پہلو بھی مضمر تھا۔ اگر جولیئس سیزر کی بعد از وفات پرستش کی گئی تھی تو اب اس نئے لقب نے اس کے متبنیٰ کے سر پر بھی تقدیم وتقدس کا تاج رکھ دیا تھا اور وہ حقیقی معنوں میں پہلا شہنشاہ جمہوریہ رومہ تھا۔ آگسٹس اور اس کے مشیروں نے برائے نام جمہوریت کو بحال کر کے درحقیقت ایک ایسی سلطنت کی بنیاد ڈالی تھی جس کی قسمت میں قریب قریب پندرہ سو برس تک قائم رہنا لکھا تھا۔

بادشاہت کو موروثی کرنے کی تدابیر

جب آگسٹس سلطنت رومہ کا نیا آئین تیار کر رہا تھا اس وقت بہت سے انتظامی، جنگی اور امور خارجہ کے مسائل حل طلب درپیش تھے۔ مشرق میں ہمسایہ سلطنتوں سے رومی سلطنت کے سیاسی تعلقات کو درست اور باقاعدہ کرنا تھا۔ شمال میں دریائے رہائن R.Rhine اور ڈینیوب R.Denube کے کناروں پر حدود سلطنت کی جرمن وحشی قبائل سے حفاظت کرنا بھی لازمی امر تھا۔ نیز اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا جو اس کے باپ جولیئس سیزر نے شروع کیا تھا۔ داخلی معاملات میں اسے رومہ اور اطالیہ کے نظم ونسق کی اصلاح مدنظر تھی اور اگر سینیٹ اپنے فرائض مفوضہ کی انجام دہی سے قاصر رہے تو اس کی بجائے یہ فرائض بھی اپنے ہاتھ لینا تھے۔ اسی طرح رومی صوبوں کے نظم ونسق میں جو ابتری جمہوریت کے زمانے میں سینیٹ کی نالائقی سے پیدا ہوگئی تھی اسے بھی رفع کرنا تھا۔ ان سب باتوں کے علاوہ امراء اور عوام کو اس طرح خوش رکھنا تھا کہ دونوں طبقات کو شغل وتفریح کا یکساں سامان میسر آئے۔ انہیں سب مسائل پر قابو پا کر بادشاہت کو موروثی بنایا جا سکتا تھا۔

آگسٹس کے اہل وعیال یا شاہی خاندان

اپنی بیٹی جولیا اور بیوی لیویہ کے علاوہ آگسٹس کی زندگی میں ایک عورت بھی تھی جسے بادشاہ کے مزاج میں بہت کچھ دخل تھا۔ یہ تھی آگسٹس کی بہن اوکٹویا Octavia۔ یہ دو مرتبہ بیاہی گئی تھی یعنی اس کی پہلی شادی سی کلودیوس مارسلوس کے ساتھ ہوئی اور پھر سیاسی وجہ کی بنا پر اس کا عقد مارک انتونی سے کیا گیا تھا۔ پہلے شوہر سے اس کے ہاں تین بچے پیدا ہوئے تھے۔ ایک بیٹا کلاڈیئس مارسلوس اور دو بیٹیاں، ان دونوں کا نام ایک ہی یعنی ''مارسلہ'' تھا۔ بادشاہ کے خاندان والوں ملکی مرتبہ یہ تھا کہ بادشاہ کے خاندان یا اہل وعیال میں بادشاہ کی اولاد اور صرف اولاد نرینہ کی اولاد بادشاہ کی بیوی اور اس کے بیٹوں کی بیویاں بھی شامل تھیں۔ اس لحاظ سے جولیا اور لیویا شاہی خاندان میں شامل تھیں لیکن اوکٹویا اور جولیہ کی اولاد شاہی خاندان میں شامل نہیں تھی۔ البتہ جب آگسٹس نے جولیہ کے بچوں کو گود لیا تو وہ شامل شاہی خاندان ہو گئے۔ شاہی خاندان کے افراد کو ٹریبیونوں کی حیثیت حاصل تھی۔ ارباب ثلاثہ کے دوران شاہی خاندان کی حیثیت بڑھ جانے کی وجہ سے اوکٹیویا کو بھی شاہی خاندان میں شامل نہ ہونے کے باوجود تریبیون کی عہدے کے برابر فضیلت

حاصل ہوگئی تھی۔ لیکن یاد رہے اسے یہ حق آگسٹس کی بہن ہونے کی وجہ سے نہیں ملا تھا بلکہ انطونی کی بیوی ہونے کی وجہ سے ملا تھا۔ عرصہ بعد یہ رسم بن گئی کہ "سپاہی" بادشاہ کے پورے خاندان کی وفاداری کا حلف اٹھاتے تھے مگر خود آگسٹس کے زمانے میں اس کا سراغ نہیں ملتا۔

آگسٹس نے اپنے زمانہ حکمرانی میں صرف دو بیرونی جنگوں میں فوج کی قیادت کی تھی، ایک ڈالمیشین Dalmatians کے خلاف جب وہ ابھی نوعمر ہی تھا۔ دوسری جنگ اس نے کنٹابرئین Cantabrians کے خلاف انطونی کو شکست دینے کے بعد لڑی تھی۔ ڈالمشینوں کے خلاف جنگ میں اس کا دائیں گھٹنا غلیل کا پتھر لگنے سے ٹوٹ گیا تھا۔ ایک اور جنگ میں اس کی ایک ٹانگ اور دونوں بازو شدید زخمی ہوگئے تھے جب عین محاذ جنگ پر ایک پل ٹوٹ کر گر پڑا تھا۔ ان جنگوں کے علاوہ اور جنگیں جو بیرونی محاذوں پر لڑیں گئیں ان کی قیادت آگسٹس کے نائبین نے کی تھی۔ اگرچہ بعض مہمات جیسے جرمن قبائل کے خلاف جنگ کے دوران اس نے محاذ جنگ کا دورہ کیا اور اگلے مورچوں تک پہنچا اور ان کا قریبی معائنہ کیا۔۔

فتوحات

رومہ میں فوج کے کمانڈر انچیف یا مقامی افواج کے سالار کی حیثیت سے آگسٹس نے کئی علاقے فتح کیے۔ تاہم وہ کسی ملک کو محض لاابالی پن یا اپنی آوارہ مزاجی کے لیے فتح نہیں کرتا تھا۔ اور سلطنت کی بنیاد رکھنے کے باوجود اسے سلطنت کی حدود کو وسیع کرنے کا حرص نہیں تھا۔ نا ہی اسے اپنی عسکری عظمت ظاہر کرنے کا کوئی شوق تھا۔ اس نے کئی وحشی قبائل کے سرداروں سے رومہ میں مریخ دیوتا کے مندر میں بلا کر ان سے امن قائم رکھنے اور وفادار رہنے کا حلف لیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ ایسے جنگجو سرداروں سے ملتا رہتا تھا کہ جن سے نقص امن کا خطرہ ہو ان کی خواتین کیا مردوں کو بھی یرغمال کے طور پر رومہ میں رکھ لیتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ایسے لوگوں کے لیے معاہدوں پر قائم رہنا بہت مشکل کام ہے اور نہ ہی ان کے حلف اٹھانے پر اعتماد کیا جا سکتا۔

قرینال Quirinal میں واقع جانس کے مندر کے دروازے کے رومہ کی تعمیر سے اب تک صرف دو مرتبہ بند ہوئے تھے (ایک مرتبہ روم کے بادشاہ نیوما کے عہد میں اور ایک مرتبہ پہلی فونیقی جنگ (۲۳۵ق م) کے بعد۔ مگر آگسٹس نے بہت کم وقفے کے بعد تین مرتبہ اس مندر کے

دروازے بند کروائے جو اس بات کی علامت تھے کہ سلطنت رومہ سمندر اور خشکی دونوں پر امن قائم کیے ہوئے ہے۔

آگسٹس نے فلپی Philippi کے میدان میں ہونے والی اپنی فتح کا جشن منایا اس کے بعد جنگ سسلی میں فتح اور پھر جنگ ایکشیم، اسکندریہ اور ڈالمیشیا کی فتوحات کے جشن منائے گئے۔

شکستیں

آگسٹس نے جہاں بہت سی فتوحات حاصل کیں وہیں اسے اپنی پوری زندگی میں دو مرتبہ ذلت آمیز شکستوں کا بھی سامنا کرنا پڑا یہ دونوں شکستیں اسے جرمنی میں اٹھانا پڑیں تھیں۔ یہ شکستیں اس کے دو اہم جرنیلوں لولیئس Lolius اور ویرس Vars کو بالترتیب ۱۵ ق م اور عیسوی ۹ میں ہوئی تھیں۔ لولیئس کی شکست شرم ناک ضرور تھی مگر عسکری لحاظ سے اس کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی، لیکن ویرس کی شکست سے پوری سلطنت کو دھچکا پہنچا۔ اس جنگ میں ۳ رومی لیجن فوج بمعہ اس کے سالار ماری گئی۔ جب اس شکست کی خبر رومہ پہنچی تو پیش بندی کے طور پر آگسٹس کو گشتی فوج کو رات کے وقت شہر میں گشت کرنے کا حکم دینا پڑا تا کہ اس شکست کے خلاف شہر میں بغاوت نہ پھوٹ پڑے۔ اپنے صوبائی گورنروں کے عہدوں میں توسیع بھی کرنا پڑی۔ کیونکہ یہ تمام لوگ آگسٹس کے پر اعتماد کارندے تھے۔ اس کے ساتھ اس نے جوپیٹر دیوتا کے اعزاز میں ورزشی کھیلیں منعقد کرنے کا اعلان کیا تا کہ ملک کے سیاسی حالات معتدل ہو جائیں۔ اسی قسم کے احتیاطی اقدامات سمبرین اور ماریسین جنگوں Cimbrian & Marsian کے دوران بھی کئے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آگسٹس نے ان قومی تباہیوں کا اثر اپنے دل و دماغ پر اتنا زیادہ لیا تھا کہ اس نے کئی ماہ تک اپنے سر اور داڑھی کے بالوں کو بے ترتیب چھوڑ دیا تھا۔ اور کئی مرتبہ اسے لوگوں نے شاہی محل کے دروازوں سے سر ٹکرا ٹکرا کر چلاتے ہوئے سنا تھا۔ ''قنطیلئس ویرس! میرے فوجی دستے مجھے واپس لا کر دو۔'' اپنی باقی زندگی میں قیصر اس جنگ میں مارے جانے والے سپاہیوں کی سالانہ برسی کی تقریب منعقد کراتا رہا۔ جس سے اس سانحہ پر اس کے شدید غم زدہ ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

اصلاحات

قیصر آگسٹس نے اپنے عہد میں بہت سی فوجی اصلاحات بھی نافذ کیں اور کئی ترک شدہ

اصلاحات کا احیا بھی کیا جن سے پوری طرح فوجی ڈسپلن قائم ہو گیا۔ وہ اپنے فوجی افسروں کو چھٹیاں دینے میں بھی پوری احتیاط اور تامل سے کام لیتا تھا اور چھٹیاں صرف موسم سرما میں دی جاتی تھیں۔ جب ایک رومن فوجی افسر نے اپنے دو بیٹوں کے ہاتھوں کے انگوٹھے کاٹ دیئے تا کہ انہیں فوج میں بھرتی کیا جا سکے اور قیصر آگسٹس کو جب اس کی اس قبیح حرکت کا علم ہوا تو اس نے اس رومی فوجی کی جائیداد اور خود اسے سر عام نیلام کرنے کا حکم دیا مگر جب دیکھا کہ اس کی حمایت میں کچھ سرکاری کارندے آمادہ بغاوت ہیں تو ایک آزاد کردہ غلام سے اسکا کام تمام کرا دیا۔ اس نے رومی فوج کی دسویں لیجن کو عسکری خدمات سے برطرف کر دیا۔ اس لیجن کو اس کے مغرورانہ رویئے پر برطرف کیا گیا تھا مگر جب کئی اور نے بھی یہی انداز اختیار کیا کہ انہیں بھی برطرف کیا جائے تو ان کو منتشر کر دیا گیا۔

جب خانہ جنگی ختم ہو گئی تو آگسٹس نے اپنے سپاہیوں کو کامریڈ کہہ کر مخاطب کرنا چھوڑ دیا اور وہ انہیں لوگوں! کہہ کر پکارے گا۔ اس کے نزدیک کامریڈ ایک ایسا خوشامدی خطاب تھا جس کا نہ تو فوج سے کوئی تعلق بنتا اور نہ ہی زمانہ اس میں اس کا کوئی مصرف تھا۔ آگسٹس جن فوجی تمغوں سے اپنے فوجیوں کو میدان جنگ میں نوازتا تھا۔ وہ سونے اور چاندی سے ڈھالے گئے ہوئے تھے۔ وہ چھوٹے چھوٹے مسائل کے لئے اپنی فوجی کے سپاہیوں کی زندگیاں خطرے میں نہیں ڈالتا تھا۔ یہی اصول اس کی جنگی حکمت عملی میں کارفرما تھا کہ جس عسکری مہم میں کامیابی کی امید نہ ہو وہ لڑی ہی نہ جائے۔ جو لوگ چھوٹی چھوٹی کامیابیوں کے لیے اپنے زندگیاں خطرے میں ڈالتے تھے وہ اس کے نزدیک ایسی مچھلیوں کی حقیقت رکھتے تھے جو محض سونے کا ایک کانٹا نگلنے کے لیے اپنی زندگیاں گنوا دیتے ہیں۔

تعمیرات

آگسٹس شہر کی تعمیراتی حالت سے اچھی طرف واقف تھا اور جانتا تھا کہ رومہ کی تعمیرات اولین اس کے ایک عظیم سلطنت کا دارالحکومت بننے میں مانع ہیں۔ اس کے علاوہ رومہ کی عمارتیں، آتش زنی اور دریائے ٹائبر سیلابوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو چکیں تھیں۔ آگسٹس نے رومہ کی تعمیرات کو اس حد تک سنوارا کہ وہ یہ کہنے میں حق بجانب نظر آتا ہے کہ ''میں نے روم کو گارے کی اینٹوں سے تعمیر شدہ پایا اور سنگ مرمر کا لباس پہنا کر چھوڑا۔'' رومہ کی اس تعمیر نو میں آگسٹس نے بڑی پیش

بنی سے کام لیا تا کہ آئندہ زمانوں میں آنے والی آفات کا یہ تعمیرات خندہ پیشانی سے مقابلہ کر سکیں اور ایک طویل عرصے تک انہیں بقا نصیب ہو۔

رومہ میں اس کی تعمیر کردہ عمارات جو عوام کے لیے تھیں۔ ان میں سے تین خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ پہلی فورم Forum کچہری یا عوامی اجتماع کی جگہ جو انتقامی مریخ دیوتا کے مندر Temple of Eveging سے ملحقہ تھی۔ دوسری پیلا ٹائن اپولو دیوتا کا مندر اور تیسری ملحقہ مشتری دیوتا کا مندر یہ دونوں مندر یا معبد پیلا ٹین اور کیپٹولین کی پہاڑیوں پر تعمیر کیے گئے تھے۔ اس نے پہلے سے دو فورم موجود ہونے کے باوجود اپنے عہد میں ایک نیا فورم تعمیر کیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رومہ کی آبادی بڑھ جانے کے بعد دونوں سابقہ فورم رومہ کی ضروریات کو پورا نہیں کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اس لئے فورم کا افتتاح اس کے ساتھ تعمیر کیے جانے والے مریخ دیوتا کے معبد سے پہلے اور انتہائی سرعت سے کیا گیا۔ عوامی مقدمات اور دیگر عدالتی امور اسی نو تعمیر شدہ فورم میں طے کیے جاتے تھے۔ مریخ دیوتا کا معبد تعمیر کرنے کا خیال آگسٹس کو فلپی کی جنگ کے دوران آیا تھا۔ تھا۔ یہ جنگ اس نے جولیس سیزر کے قتل کا انتقام لینے کے لیے اس کے قاتلوں کے خلاف لڑی تھی۔ اسی وجہ سے یہ معبد تعمیر کرنے کے بعد اس نے حکم دیا تھا کہ آئندہ سینیٹ کسی کے خلاف اعلان جنگ کرے یا فتح کا دعویٰ پیش کرنا ہو تو سینٹ کا اجلاس اسی معبد میں منعقد ہوگا۔ اسی مقام پر تمام فتح کے جلوس جو رومہ میں نکالے جائیں گے اختتام پذیر ہوں گے اور یہیں سے تمام صوبائی نامزد گورنر اپنے عہدے کا چارج سنبھال کر اپنے متعلقہ صوبوں کو روانہ ہونگے۔

اپالو دیوتا کا معبد اس محل کے ایک حصے میں تعمیر کیا گیا تھا جس پر ایک طوفان کے دوران بجلی گری تھی اور نجومیوں کے مطابق یہاں بجلی گرا کر خدا نے اس مقام کی طرف انسانوں کی توجہ منعطف کرائی تھی۔ بجلی گرنے سے پہلے ستونوں کی قطاریں یہاں یونانی اور لاطینی زبانوں کی لائبریریوں کی چھتیں سنبھالے ہوئے تھیں۔ اپنی عمر کے آخری سالوں میں آگسٹس اس قدیم محل میں اکثر سینٹ کے اجلاس منعقد کراتا تھا یا عدلیہ اور جیوری کی فہرستیں بھی یہیں تیار کی جاتیں تھیں۔ جس رات اس محل پر بجلی گری اس رات قیصر آگسٹس وہیں تھا مگر خوش قسمتی سے اس دن وہ بجلی گرنے سے پہلے وہاں سے چلا گیا اس کی اور اس کے ساتھیوں کی جان بچ گئی۔ اس کی رات نے اسے اس مقام سے معبد صاعقہ مشتری Jupiter The Thunder تعمیر کرنے کا خیال اس کے دل

میں پیدا کیا تھا۔ اس رات جب وہ محل سے ایک پالکی میں بیٹھ کر نکل رہا تھا تو آسمانی بجلی کے کوندے نے نہ صرف اس کی پالکی کو جلا دیا تھا بلکہ ان غلاموں میں سے ایک کو ہلاک کر دیا تھا جو اس کی پالکی کو اٹھائے ہوئے تھے۔ آگسٹس کی کچھ تعمیرات اس کے عزیزوں کے نام پر بھی تھیں۔ جیسے باسلیقی گائیس اور لوسیئس Basilica of Lucius & Gaius (باسلیقی قدیم مستطیل رومی عمارتوں کو کہتے ہیں) اسی طرح آگسٹس کی بیوی لیویا Livia کے نام پر اور اس کی بہن آکٹویا کے نام پر ستونوں کی قطاریں بھی تھیں۔ ایک تھیٹر اس کے بھتیجے مارسیلس Marcells کے نام پر تعمیر کیا گیا تھا۔ آگسٹس نے ہمیشہ رومہ کے شہریوں کو بھی زور دیا تھا کہ شہر کے عمارتی حسن میں اضافہ کریں۔ جس کا جواب اکثر مثبت انداز میں دیا گیا۔ مارسیئس فلپس نامی شہری نے معبد ہرکولیس اور میوز نام کی عمارتیں تعمیر کرائیں۔ معبد ڈیانا دیوی لوسیئس کارفیشیس نے ہال آف لبرٹی Hall of Liberty انسیئس پولیو اور معبد زحل مینائیٹس پلانکس نے تعمیر کروائے تھے۔ اسی طرح کئی تھیٹر اور ایمفی تھیٹر بھی رومہ کے کئی دیگر شہریوں نے تعمیر کروائے تھے۔

قدیم رسوم اور مذہبی منصبوں کی بحالی

آگسٹس نے کئی ایک قدیم رسوم اور مذہبی منصوبوں کو دوبارہ بحال کیا۔ ان میں حفاظت کی دیوی کی کہانت یا پیشین گوئیاں، مشتری دیوتا کے پروہت کا عہدہ لپرکالیہ کا تہوار، سائیکلر کھیلیں اور عبور شاہراہوں کا تہوار شامل تھے۔ لپرکالیہ کے تہوار میں شرکت کے لیے آگسٹس نے یہ پابندی عائد کر دی کہ صرف ایسے لڑکے ہی اس میں حصہ لے سکیں گے جن کی داڑھی ابھی تک نہ اتری ہو اور انہوں نے ابھی خط نہ بنوایا ہو۔ اسی طرح سائیکلر ورزشی کھیلوں میں شرکت کے لیے یہ شرط لازمی تھی کہ صرف وہی نوجوان ان شبانہ کھیلوں میں شرکت کر سکے گا جس کے ساتھ اس کا کوئی متولی ہوگا۔

انصاف و قانون

آگسٹس انصاف و قانون کی بحالی میں بھی بڑا ثابت قدم ثابت ہوا۔ وہ عدالت میں بذات خود رات گئے تک موجود رہتا البتہ اگر اس کی طبع ناساز ہوتی تو وہ پالکی میں بیٹھ کر اپنی رہائش پر واپس چلا جاتا۔ تاہم اگر کسی مقدمے میں ضروری ہوتا تو وہ اپنے محل میں صاحب فراش ہونے کے باوجود مقدمے کی سماعت کرتا۔ ایک منصف (Judge) کی حیثیت میں وہ ایک باضمیر، ایمان

دار اور حلیم و بردبار انسان تھا کہا جاتا ہے ایک شخص جس پر اپنے والد کو قتل کرنے کا الزام تھا کو بچانے کے لیے اس نے قاتل سے پوچھا تھا کہ "میرا خیال ہے کہ آپ نے آپ کے والد کو قتل نہ کیا ہوگا۔

اسی طرح ایک جعلی وصیت نامے کے لیے جھوٹی گواہی دینے والے کا رنیلیائی قوانین کے مطابق قابل تعزیر تھے مگر آگسٹس نے انہیں رعایت دیتے ہوئے کہا کہ اگر کسی ملزم کو شک ہو کہ اس وصیت نامے پر اس کے دستخط جعلی ہیں یا غلط طور پر کیے گئے ہیں تو اسے چھوڑ دیا جائے گا۔

ملکی قوانین پر آگسٹس نے نا صرف نظر ثانی کی بلکہ نئی قانون سازی بھی کی یہ نئے قوانین دیگر جرائم کے ساتھ ساتھ فضول خرچی، زنا بالجبر، رشوت خوری اور بے ایمانی کا بھی احاطہ کرتے تھے۔ اس نے جو شادی کے قوانین ترتیب دیئے وہ پہلے سے موجود قوانین سے زیادہ سخت تھے۔ مگر ان کے نفاذ میں اسے بے انتہا دقت پیش آئی کیونکہ اس قانون کی کئی شقوں پر بغاوت تک رونما ہوئی۔ جس کی وجہ سے اسے اس قانون میں ترمیم کرنا پڑی اور کئی سزائیں واپس لینا پڑیں۔ اسی قانون کے تحت ایک بیوہ خاتون کو دوبارہ شادی کرنے کے لیے تین سال کا انتظار کرنا لازم تھا مگر اس شق کے خلاف رومی سپاہیوں نے صدائے احتجاج بلند کی اور مطالبہ کیا کہ اس ظالمانہ قانون کو واپس لیا جائے اس نے اپنی نواسی کے بچوں کو عدالت میں بلکہ سپاہیوں کو اس اس طویل وقفے کے بارے میں تاویل پیش کی تاہم ان عائلی قوانین میں ترمیم بھی منظور کر لی۔

سینیٹ کی ترتیب نو

رومہ میں جمہوریت کی بحالی کے (۵۱۰ ق م) وقت سے سینٹ کا ادارہ قائم چلا آ رہا تھا۔ اس کے اراکین کی تعداد تین سو تھی۔ جن کو دو سنسر منتخب کرتے تھے۔ کوئسٹر یا اس سے اعلیٰ درجے کے سابقہ مجسٹریٹ اس کے رکن منتخب ہو سکتے تھے۔ سینیٹ ایک مستقل اور با اقتدار جماعت کی شکل رکھتی تھی امتداد زمانہ نے سینیٹ کے اراکین کی تعداد بڑھا کر ۱۰۰۰ کر دی تھی۔ سینیٹ کے، قبول عام اراکین میں سے کچھ آرکس مین Orcus Men کہلاتے تھے۔ یہ لقب دراصل ایسے آزاد کردہ غلاموں کے لیے آقاؤں کی وصیت میں تحریر کیا جاتا تھا۔ سینیٹروں کو "آرکس مین" کہہ کر پکارنے کی وجہ یہ تھی کہ ایسے سینیٹر جنہوں نے مارک انطونی کو بذریعہ رشوت یا اثر و رسوخ کے ذریعے رضامند کیا تھا کہ جولیس سیزر کی وصیت میں انہیں ایسے افراد کی فہرست میں شامل کر لے جنہیں جولیس سیزر نے اپنی وفات سے پہلے سینیٹ کے رکن منتخب کیا تھا۔ اس سے سینیٹ اجڈ لوگوں کا ایک بے قابو

ہجوم بن گئی۔ سینیٹ کو ترتیب نو دینے کے لیے جب آگسٹس نے سینیٹ کے اراکین کی تعداد کو پہلے کے مطابق کرنا چاہا تو پہلے سینیٹ کے اراکین کو یہ اجازت دی گئی کہ وہ ایک دوسرے کے نام دیں۔ اس نے بعد آگسٹس اور اگر پا نے مل کر اراکین کی نامزد کردہ فہرست کا معائنہ کیا اور اپنی پسند کا اعلان کیا۔ کہتے ہیں جب اس کے بعد آگسٹس نے نوترتیب شدہ سینیٹ کے اجلاس کی صدارت کی تو وہ ایک تلوار حمائل کیے ہوئے زیر جامہ ایک زرہ بکتر پہنے ہوئے تھا اور اسے دس جسیم اور طاقتور دوست سینیٹروں نے اپنے حفاظتی گھیرے میں لیا ہوا تھا اس خدشہ سے کہ کہیں اس پر بھی جولیس سیزر کی طرح سینٹ میں حملہ نہ ہو جائے۔ سینٹروں کو زیادہ تعداد میں آگسٹس کے قریب آنے کی اجازت نہیں تھی۔ اگرچہ ہر سینیٹر اپنا مخصوص لبادہ پہن کر اجلاس میں شریک ہوسکتا تھا مگر اسے اپنے لبادے کی ہر تہہ کی تلاشی دینا بھی لازمی تھا۔ اس جامہ تلاشی کو اپنی اہانت سمجھتے ہوئے کئی سینیٹروں نے اپنے عہدے سے استعفی بھی دیا مگر آگسٹس نے اپنے حفاظتی قاعدوں میں کوئی ترمیم نہیں کی۔ جو لوگ سینیٹ کی نشستوں کے لیے منتخب ہو کر آئے تھے انہیں اگسٹس نے اپنا فرض منصبی پوری ایمان داری سے نبھانے کی تلقین کی۔ اس نے پرائیوی کونسلروں کو ہر چھ ماہ بعد قرعہ ڈال کر منتخب کرنے کا طریقہ بھی روشناس کرایا۔

آگسٹس کی نئی متعارف کرائی جانے والی تبدیلیوں میں سے ایک تبدیلی یہ بھی تھی کہ سینٹ کے اجلاس کی کاروائی کے شائع کیے جانے پر پابندی عائد کردی گئی۔ مزید افراد کو حکومتی کاموں کی تکمیل کی تعلیم دینے کے لیے کچھ نئے محکمے اور دفاتر کھولے گئے۔ جہاں عوامی عمارتوں کی دیکھ بھال، شاہراہوں اور آبی نالوں کی نگہداشت اور دریائے ٹائبر کی بھل صفائی، غلہ کی عوام میں تقسیم اور دیگر فوجی اور سول فرائض کی ادائیگی کی تربیت دی گئی۔

بہت سی نئی جدتیں متعارف کروانے کے باوجود آگسٹس خالص رومی خون میں غلاموں یا بیرونی قوموں کے خون کی ملاوٹ کرنے سے گریزاں تھا۔ اور رومی شہریت عطا کرنے میں بڑا محتاط تھا۔ اسی وجہ سے وہ غلاموں کو آزادی دینے کے بھی خلاف تھا اور بہت کم غلاموں کو اس نے آزادی کی دولت سے مالا مال کیا۔ ایک مرتبہ جب ٹائبریس نے اسے اپنے ایک یونانی غلام کو شہریت اور آزادی عطا کرنے کی درخواست کی تو آگسٹس نے جوابی طور پر لکھا کہ جس شخص کو یہ قومی اعزاز دیا جاتا ہے اس کے لیے لازم ہے کہ وہ خود پیش ہو کر اپنے آپ کو اس اعزاز کا مستحق ثابت کرے۔

اسی طرح اس کی بیوی لیویا Livia نے جب ایک گال (فرانسیس) کو شہریت دینے کی سفارش کی تو آگسٹس نے اسے مسترد کر دیا اور کہا کہ وہ ایک باج گزار شہری سے زیادہ رتبہ حاصل کرنے کے قابل نہیں ہے۔

اسی طرح آگسٹس نے جدت طرازیوں کے ساتھ ساتھ قدیم رومی قومی لباس کو لازم قرار دیا تھا۔ ایک مرتبہ جب اس نے کچھ رومیوں کو سیاہ چغے پہنے ہوئے دیکھا تو اپنے مشہور زمانہ مصاحب اور درباری شاعر ورجل Virgil کے کچھ اشعار کو بڑے طیش میں آ کر دہرایا۔

"Behold Them, Conquerors of the World, All Clad 'In Roman Gowns"

پھر اپنے نائبوں کو حکم دیا کہ آئندہ کوئی شخص فورم (کچہری) میں رومی مخصوص لباس پہنے بغیر حاضر نہ ہو۔

آگسٹس ایک سخی حکمران تھا اور تمام عوامی طبقات کے لیے اس کی سخاوت یکساں تھی۔ مثال کے طور پر جب وہ اپنی فتح اسکندریہ مصر کے بعد شاہان بطلیموس کے خزانے روم لایا تو عوام کے ہاتھوں میں اس قدر اور نقد پہنچ گیا کہ قرضوں پر مروج شرح سود نیچے گر گئی جبکہ جائیدادوں کی قیمتیں بے حد چڑھ گئیں۔ اس حالت سے آئندہ بچنے کے لیے اس نے حکم دیا کہ جب کبھی بھی جائیدادیں ضبط کی جائیں اور ان کو بیچ کر رقوم جمع کیں جائیں جو حکومت کی ضروریات سے زیادہ ہوں تو ان میں سے بلا سود قرضے جاری کئے جائیں جو مخصوص مدت کے ہوں۔ سینیٹروں کے لیے ذاتی جائیداد رکھنے کا معیار ۸۰۰۰ سونے کے سکوں سے ۱۲۰۰۰ اطلائی سکے کر دیا گیا۔

آگسٹس کی بیماری

۲۳ ق م یعنی اپنی گیارہویں قنصل شپ کے زمانے میں آگسٹس ایک سنگین بیماری لاحق ہوئی۔ مرض اتنا شدید تھا کہ اس کے دل میں بادشاہی سے دست برداری تک کا کچھ خیال پیدا ہوا۔ اس نے اپنے ایک ہم عہدہ قنصل پیرو کو بستر علالت کے قریب طلب کر کے ایک تحریر بطور وصیت دی جس میں سلطنت کی افواج کی فہرست اور مالیاتی امور درج تھے۔ آگسٹس کے اس فعل سے اس کے اس آئینی اصول کا پتہ چلتا تھا کہ بادشاہ کی وفات کے بعد تمام شاہی اختیارات سینیٹ کو اور اعلیٰ حکام کے ہاتھوں میں منتقل ہو جاتے تھے۔ تاہم آگسٹس اپنا جانشین نامزد کرنے کا مجاز نہیں تھا۔ مگر وہ اپنی طرف سے کسی کی سفارش ضرور کر سکتا تھا اور یہ واقعہ اس کی شرافت و خلوص کی شہادت

دیتا ہے کہ اس نے ملکی فلاح و بہبود سے قطع نظر کر کے اپنے خاندان کے مفادات کی فکر بھی نہیں کی بلکہ یہ دیکھ کر مارسلوس ابھی تک کم سن ہے اور اسکی صلاحیتیں پوری طرح نکھر کر سامنے نہیں آئیں ہیں، آگسٹس نے اپنی مہر شاہی والی انگوٹھی اگر پا کو دے دی جس سے ظاہر ہوا کہ وہ امور شاہی کے نمٹانے کی صلاحیتیں صرف اگر پا میں پاتا تھا اور امید رکھتا تھا کہ وہ اس کام کو جاری رکھے گا جو خود آگسٹس نے شروع کیا تھا۔ لیکن ابھی آگسٹس کی قسمت میں مرنا نہیں لکھا تھا وہ اس زمانے کے مشہور اور ناموز طبیب انتونیوس کے حاذقانہ علاج سے صحت یاب ہو گیا۔

عوامی کھیل اور تماشے

آگسٹس کے پیشتروں میں سے کسی نے عوام کے لیے اتنے شاندار کھیل تماشوں کا انتظام نہیں کیا تھا جتنا آگسٹس نے اپنے عہد میں کیا۔ اس نے چار ورزشی کھیلیں اپنے نام سے جاری کیں اور ۲۳ کھیلوں کا اجراء دیگر شہروں کے مجسٹریٹوں کے نام پر کیا۔ بعض اوقات شہر کے مختلف ضلعوں میں مختلف اسٹیجوں پر ڈرامے بھی پیش کئے جاتے تھے۔ جن میں اداکار مقامی لب و لہجے سے مکالموں کی ادائیگی کرتے تھے۔ اسی طرح رومی تیغ زن Gladiators ایمفی تھیٹروں اور فورم میں اپنی مردانگی کے جوہر دکھاتے اس کے علاوہ سرکسوں میں بھی مقابلے لڑتے تھے جو انسانوں کے علاوہ جنگلی جانوروں کے ساتھ بھی لڑے جاتے تھے۔ آگسٹس نے کیمپس مارٹس میں بھی کسرتی کھیلوں کے مقابلے منعقد کرائے۔ یہاں اس نے ایک مصنوعی جھیل بھی بنائی تھی جو دریائے ٹائبر کے کنارے تھی۔ اس جھیل میں مصنوعی بحری جنگیں لڑیں گئیں جو عوام کو محظوظ کرنے کے لیے تھیں۔ جس دوران یہ جنگیں مصنوعی طور پر منعقد کی جاتیں تو اس دوران شہر خالی ہو جاتا اور گلی کوچوں میں پہرے دار اور چوکیدار مقرر کئے جاتے تھے تاکہ خالی گھروں کو شہر کے چور اور دیگر بدقماش لوگ لوٹ نہ لیں۔

رومن بگھی دوڑیں اور دیگر دوڑوں کے مقابلے سرکس میں منعقد کیے جاتے تھے سرکس میں جنگلی درندوں سے لڑنے کے لئے سینکڑوں رضا کار بھی اپنی خدمات پیش کرتے جو اعلیٰ خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان تمام کھیلوں کے علاوہ ٹرائے کی کھیلیں بھی منعقد کرائیں جاتیں جن میں رومن نوجوانوں کے دستے گھوڑوں کی پشت پر گھڑ دوڑ کے دوران کودنے اور دو گھوڑوں اور چار گھوڑوں والی بگھیوں کو دوڑاتے تھے۔ یہ کھیلیں دلچسپ ہونے کے ساتھ انتہائی خطرناک تھیں۔

ایسی کھیلوں کے دوران جب ایک نوعمر لڑکے گائیس نوتیس کی گھوڑے سے گر کر ایک ٹانگ ٹوٹ گئی تو آگسٹس نے اس کی تشفی کے لئے اپنے ہاتھ سے اسے ایک طلائی کالر عطا کیا۔ یہ طلائی کالر Torque کہلاتا تھا۔ اسی نسبت سے اس لڑکے کا خاندانی نام ''ٹارکوئٹیس Torquatus'' پڑ گیا۔ تاہم آگسٹس نے ٹرائے گیمز کو جلد ہی بند کر دیا کیونکہ سینیٹ کے اجلاس میں انتہائی شدت سے ان کھیلوں کی مخالفت ایسنس پولیو Asinius Pollio نامی ایک مقرر نے کی تھی کیونکہ اس کے پوتے ایسرنیس Aesernius کی بھی ان کھیلوں میں حصہ لیتے ہوئے ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔

سٹیج پر بھی ڈراموں میں رومی بہادر تیغ زنی کے مقابلے لڑتے تھے جن میں ڈراما ہونے کے باوجود تیغ زنوں میں بعض اوقات حقیقی طور پر لڑتے ہوئے فریقین میں سے کسی کی موت واقع ہو جاتی تھی۔ ان مقابلوں پر بھی سینیٹ میں اعتراض اٹھایا گیا اور پابندی عائد کر دی گئی جس کے بعد ان مقابلوں میں رومی اشرافیہ میں سے کسی نوجوان نے حصہ نہیں لیا ماسوائے لائسیس Lycius کے جو ایک بونا تھا اور اس کا قد صرف دو فٹ تھا جبکہ اس کا وزن میں انتہائی کم یعنی صرف سترہ پونڈ تھا لیکن وہ ایک بلند آواز کا مالک تھا۔ تیغ زنی کے مقابلوں میں اکثر جنگی قیدیوں کو درندوں سے لڑایا جاتا تھا۔ آگسٹس کے عہد میں ایرانی باشندے Parthians گرفتار کر کے لائے گئے تھے اور انہیں اکھاڑے میں درندوں سے مقابلے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ اسی طرح جب کوئی خاص اہمیت کا درندہ جیسے گینڈا، چیتا یا شیر وغیرہ اور ان مقابلوں کے لیے لایا جاتا تو اسے بھی شہر کے اہم مقامات پر رکھا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ آگسٹس کی طبع ناساز تھی مگر اس کے باوجود وہ مارسیلیئس کی یاد میں تعمیر کیے جانے والے تھیٹر کی افتتاحی کھیلوں میں مقدس جلوس کی قیادت کے لیے ایک پالکی میں دراز ہو کر شریک ہوا اور جب مقابلے شروع ہوئے تو وہ کرسی صدارت پر نیم دراز ہو کر بیٹھ گیا۔ مگر کھیلوں کے آغاز ہی میں تماشائیوں میں یہ ہراس پھیل گیا کہ اسٹیڈیم کی دیواریں گرنے والی نہیں۔ قریب تھا کہ بھگدڑ مچ جاتی اور بہت سے افراد مارے جاتے کہ آگسٹس نے جب یہ صورت حال دیکھی تو اپنی بیماری اور نقاہت کے باوجود اسٹیڈیم کی ان دیواروں کے نزدیک ترین والے حصے میں جا بیٹھا جن کے متعلق افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ وہ گرنے والی ہیں جس سے وہ خوف و ہراس کی فضا خود بخود ختم ہو گئی۔

قصہ کوتاہ، کھیل اور کھلاڑیوں سے ہی نہیں آگسٹس کو تمام پیشہ ورانہ تفریح کا سامان پیش

کرنے والوں سے دلچسپی تھی اور وہ ان سے دوستانہ انداز میں پیش آتا تھا۔ اس نے اتھلیٹوں کے اعزازات خصوصی اضافہ کیا تھا۔ اس نے تیغ زنی کے ایسے مقابلوں پر پابندی لگادی تھی جن میں ہارنے والے تیغ زنوں کو رحم کی اپیل کرنے کی ممانعت تھی۔ اس کے علاوہ کھیلوں کے متعلق ایک پرانے قانون کا احیا کرتے ہوئے آگسٹس نے مجسٹریٹوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ کھیلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو ان کی غلطیوں یا بے رحمی پر سزا دے سکتے تھے۔

رحمدلی، مروت اور قوت برداشت

آگسٹس کے جذبہ ترحم، نرم دلی اور مشفقانہ برتاؤ کے بے شمار مصدقانہ ثبوت ملتے ہیں ایسے سیاسی حریفوں کی تو فہرست بہت طویل اور اکتا دینے والی ہے جنہیں شدید دشمنی کے باوجود نہ صرف معاف کردیا گیا بلکہ اعلیٰ حکومتی عہدوں پر بھی بحال کردیا گیا۔ اس سلسلے میں ایک پلیبین جونیئس نوویٹس Junius Novatus کی مثال ہی پیش کردینا کافی ہے جسے آگسٹس نے اس کے ایک سنگین جرم (جو اگر پاپو ستھمس کے نام پر اس کی ذاتی توہین کررہا تھا) پر صرف معمولی سا جرمانہ کرکے چھوڑ دیا تھا۔ ایک اور پلیبین، Pelebian، (عام آدمی) کیسیئس پیٹاوینس Cassius Patavinus نے ایک ضیافت کے دوران کھلے عام شیخی بگھاری کہ وہ آگسٹس کو قتل کرنے اور اس کی پاداش میں جلاوطن ہوجانے کی جرأت رکھتا ہے مگر اس کا آگسٹس نے کوئی نوٹس نہ لیا ایک اور مخالف ایمیلئس ایلیئس قرطبوی۔ Aemilius Aelianus, The Cordovban جس پر کئی اور الزامات کے ساتھ ساتھ قیصر کی تذلیل وتحقیر کا بھی الزام تھا۔ آگسٹس نے پہلے تو اسے قتل کردینے کا حکم دیا مگر پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں بھی تجھ سے زیادہ، تیری تذلیل وتحقیر کرسکتا ہوں پھر آگسٹس نے اس کے خلاف ہونے والی تفتیش اور اس کے خلاف مقدمات کو بھی خارج کردیا اور درگذر سے کام لیا۔

اپنے ایک خط میں جواں سال ٹائبریس نے شکایت کی کہ اٹیلینس آپ کے خلاف بڑی زہرافشانی کرتا ہے۔ اس کے جواب میں آگسٹس نے اسے لکھا کہ میرے عزیز تم اپنے جواں جذبات پر قابو نہیں پاسکتے۔ اسی لیے وہ ناگوار باتیں تمہارے دل کو بری لگتیں ہیں جو کوئی بھی میرے خلاف کہتا ہے، لیکن ہمیں صرف اسی بات پر مطمئن رہنا چاہیے کہ اگر ہم ان لوگوں کو یہ سخت الفاظ استعمال کرنے سے روک دیں تو اس سے کہیں بہتر ہے کہ انہیں سزا دی جائے۔

سادہ انداز واطوار

آگسٹس ہمیشہ لفظ ''میرے آقا'' کو سن کر خوفزدہ ہو جاتا اور توہین محسوس کرتا تھا، جب کبھی کوئی غلام اپنے مالک کو ان الفاظ سے مخاطب کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک تھیٹر میں ایک طربیہ کھیل دیکھ رہا تھا کہ ایک اداکار نے یہ مکالمے بولے ''اے میرے انصاف پرور اور سخی آقا۔'' ان مکالموں پر ڈرامہ دیکھنے والے ناظرین بھڑک اٹھے اور انہوں نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر اس اداکار کو داد دی۔ عوام کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اداکار یہ مکالمے سیزر آگسٹس کی شان میں بول رہا تھا۔ مگر اس خوشامدی عوامی مظاہرے کو جلد ہی سیزر کی خشمگیں نگاہوں اور غصیلے انداز نے ٹھنڈا کر دیا۔ اگلے دن اس نے ایک فرمان جاری کیا جس میں اس قسم کے خوشامدی مظاہرے کی سختی سے سرزنش کی گئی تھی۔ اس دن کے بعد سے آگسٹس نے اپنے بچوں اور نواسوں تک کو بھی ''میرے آقا'' My Lord کے الفاظ سے اُسے مخاطب کرنے سے سختی سے منع کر دیا چاہے وہ تخاطب مذاق میں ہی کیوں نہ ہو۔ آگسٹس کی ذاتی عادتوں میں اس کے علاوہ ایک یہ عادت بھی تھی کہ کہ وہ کسی شہر سے اپنی روانگی یا کسی شہر میں آمد روشن دن میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کا یہ رویہ محض شہر کے حکام کی طرف سے اس کی رسمی استقبال یا الوداع کہنے کے طریقوں سے بچنے کے لیے تھا۔ اپنے عہدہ قنصلی کے ایام میں عموماً وہ رومہ کی گلیوں میں پیدل گشت کرتا تھا، یا پھر ایک بند پالکی اس کی سواری تھی۔ روزانہ صبح وہ لوگوں کی عرضیاں قبول کرتا تھا اسی وجہ سے اس کے صبح کے اولین سامع رومہ کے عوام اور فوج کے سپاہی بہادر ہوتے تھے۔ ان سے وہ بڑے دوستانہ انداز میں پیش آتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک عرض گزارنے والا شخص آگسٹس کی موجودگی سے بہت گھبرایا تھا۔ آگسٹس نے اسے کہا فلاں شخص کیا تم سوچ رہے ہو کہ تم کسی ہاتھی کو کم مقدار میں کھانا دے رہو جو اتنے گھبرائے ہوئے ہو؟

ایک دن جب سینیٹ کا اجلاس منعقد ہو رہا تھا اور اراکین سینیٹ ایوان میں رسمی طور پر بات چیت کرنے سے پرہیز کر رہے۔ ایسے میں آگسٹس ایوان میں داخل ہوا اور اس نے سب ارکان کو باری باری نام لے کر خوش آمدید کہا اور وہ بھی کسی کا نام بغیر بھولے اور پھر جب دیوان کی کاروائی کے بعد وہ ایوان سے جانے لگا تو اس نے بالکل اسی انداز میں سب کو خدا حافظ کہا مگر ان سے رسمی طور پر اپنے احترام میں اٹھنے کے لیے نہیں کہا۔ وہ کئی امراء کی دعوتوں پر ان کے ہاں منعقدہ سالگرہ

اور دیگر تقریبات میں شرکت کرتا تھا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہا جب تک اس کی عمر خاص زیادہ نہ ہوگئی اور اسے ایک منگنی کی پرہجوم تقریب میں شرکت کا تلخ تجربہ نہ ہوا۔ ایک سینیٹر جس کا نام گالس سیرینیئس Gallus Cerrinicus تھا وہ اچانک کسی وجہ سے بصارت سے محروم ہوگیا کہ آگسٹس سے اس کی کچھ زیادہ سلام دعا نہیں تھی مگر سیزر بنفس نفیس اس کی مزاج پرسی کے لیے اس کے ہاں گیا۔ محرومی بصارت کے بعد وہ سینیٹر اتنا مایوس ہوگیا تھا کہ اس نے فاقہ زدگی سے خود کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا تھا مگر آگسٹس کی نرم گفتگو اور تشفی سے اسے اپنا یہ خودکشی کا ارادہ بدلنے پر مجبور کردیا۔

ایوان سینٹ میں آگسٹس کی تقریروں کے دوران اکثر اراکین مداخلت کرتے تھے اور اکثر آوازے بلند کرنے لگتے تھے۔ جیسے کہ ''جناب مجھے آپ کے الفاظ سمجھ نہیں آئے۔'' یا ''مجھے آپ سے اس بات میں اختلاف ہے۔'' اسی مداخلت اور آواز والوں کی بنا پر کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ آگسٹس جوابی الزام تراشیوں کی بنا پر جن سے ایوان کی فضا مکدر ہوجاتی، طیش کھا کر ایوان چھوڑنے پر مجبور ہوجاتا مگر یہ آوازے پھر بھی اس کا پیچھا کررہے ہوتے، ''آپ سینٹ کے اراکین سے اس معاملے میں عوام کا نکتہ نظر سنے بغیر نہیں جاسکتے وغیرہ وغیرہ۔''

جب ایوان میں سینٹروں کو نئی قانونی ترامیم کے مطابق ایک دوسرے کو نامزد کرنے کے لیے کہا گیا تو ایک سینیٹر اینٹیسیئس لابیو Labeo, Antisius نے مارکس سپیڈس کو چنا جو آگسٹس کا پرانا دشمن تھا اور جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا۔ آگسٹس نے اسے کہا کہ یہاں اس بھی زیادہ اہم شرفا اپنی نامزدگی کے لیے موجود ہیں۔ لابیو نے جواب دیا کہ ہر رکن اپنی مرضی کے مطابق کسی کو بھی نامزد کرسکتا ہے۔'' آگسٹس کی عادت تھی کہ وہ کسی شخص کی آزادی سوچ پر اسے کبھی سزا نہیں دیتا تھا چاہے وہ کتنا بھی گستاخ کیوں نہ ہو اسی عادت کی وجہ سے سینیٹر لیبو بھی مامون رہا۔

ایوان میں اگر اس کی ہجوگوئی کی جاتی یا اس پر مذمت آمیز فقرے چست کیے جاتے تو وہ انتہائی سرد مزاجی سے غصے میں آئے بغیر ان کو برداشت کرنا اور نشستوں پر سے چھپ کر بولے گئے ان جملوں کے بولنے والوں کو تلاش کرنے کی بجائے اس نے ایوان میں اہانت آمیز جملے بولنے یا تحریر کرنے پر پابندی عائد کردی۔

بابائے قوم

آگسٹس کو ''بابائے قوم'' کا خطاب دینے کے لیے ایک تحریک چلائی گئی اس تحریک کو چلانے میں سب سے زیادہ عوام کا ہاتھ تھا۔ انہوں نے ہی اس کے لیے پہلی کوشش کی اور اینٹیم Antium میں اس کے پاس ایک وفد بھیجا تاہم اس نے یہ اعزازی خطاب قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری کوشش اس وقت کی گئی جب وہ ایک تھیٹر سے نکل رہا تھا تو ایک اعزازی پھولوں کے ہار کے ساتھ اسے ''بابائے قوم'' کا اعزاز قبول کرنے کی درخواست پیش کی گئی۔ آخر یہ خطاب اسے ایوان سینٹ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا مگر نعروں اور شور شرابہ میں یہ خطاب پیش کرنے کی بجائے سینٹ کے اراکین نے ایک سینیٹر ویلیریس میسالہ Valerius Messala کو منتخب کر کے اسے ایوان کی نمائندگی کرنے کا اختیار دیا۔

پھر جب ایک مرتبہ آگسٹس ایوان کے ایک اجلاس میں شرکت کے لیے آیا تو سینیٹر میسالا نے انتہائی عمدہ الفاظ میں اسے یہ اعزازی خطاب قبول کرنے کی درخواست پیش کی۔ میسالہ نے کہا ''جناب سیزر آگسٹس! مجھے ہدایت کی گئیں ہیں کہ میں آپ اور آپ کے خاندان کے لیے دعائیہ کلمات کے ساتھ یہ التماس کروں کہ آپ کے زیر سایہ پوری رومی قوم پر خوش بختی کا دور دورہ ہے اسی وجہ سے سینٹ نے عوام سے اتفاق کرتے ہوئے آپ کو بابائے قوم'' کا اعزازی خطاب پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس موقع پر آنکھوں میں نمی کے ساتھ سیزر نے جو جوابی خطبہ دیا اس کو میں اسی کے لفظوں میں بیان کرتا ہوں۔ ''اے بابائے سینٹ! میں نے آخر کار اپنی منزل پالی ہے میں لافانی دیوتاؤں سے التجا کرتا ہوں کہ وہ مجھے آپ کے دیئے ہوئے اس اعزاز سے میری زندگی کے آخری لمحوں تک سرفراز رکھیں اور استفادہ کرنے کی توفیق عطا کریں۔''

آگسٹس کے جس نجی طبیب نے انٹونیئس موسیٰ Antonius Musa نے اسے اس کی شدید اور سنجیدہ بیماری سے نجات دلائی تھی اس کی عوامی چندے سے ایک اعزازی مورتی بنائی گئی اور اسے دیوتائے صحت ایس کولیپئس Aesculapius کے مندر کے باہر ایستادہ کر دیا گیا۔

آگسٹس کو اس کے عہد ہی میں ایک اعزاز یہ بھی نصیب ہوا کہ اس کے اتحادی بادشاہوں نے

اپنی اپنی مملکتوں میں دوستانہ طور پر ایک ایک نیا شہر تعمیر کر کے اس کا نام سیزریہ رکھا اس کے علاوہ ایتھنز میں اولمپائی زیوس دیوتا کا مندر تعمیر کرنے کے لیے سرمایہ بہم پہنچایا۔ یہ اتحادی بادشاہ اکثر آگسٹس سے ملاقات کے لیے رومہ آتے تھے اور اس وقت وہ صرف رومی لباس میں ملبوس ہوتے تھے۔

آگسٹس کی نجی زندگی

یہاں ہم آگسٹس کی سیاسی اور حکومتی زندگی کی تفاصیل کی ختم کرتے ہوئے ہم اس کی نجی زندگی کے کچھ پہلوؤں کو اجاگر کرنے کی کوشش کریں گے۔ بیس سال کی عمر میں جب وہ پہلی مرتبہ قنصل منتخب ہوا تو اس کی والدہ کا انتقال ہو گیا جس سے وہ ماں کی محبت سے محروم ہو گیا۔ ۵۴ سال کی عمر کا ہونے پر اسے اس کی محبت کرنے والی بہن آکٹویا بھی چھوڑ گئی۔ وہ اپنی ماں اور بہن کی زندگی میں بھی ایک محبت کرنے والا بیٹا اور بھائی تھا اور ان کی وفات کے بعد بھی اس نے انہیں اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد وہ پہلی مرتبہ پبلیس سرویلیئس کی بیٹی سے منسوب ہوا، لیکن انطونی سے صلح کے بعد اس نے اس معاہدہ دوستی کو مزید تقویت دینے کے لیے جہاں انطونی سے اپنی بہن آکٹویا بیاہ دی تھی وہیں اس نے انطونی کی سوتیلی بیٹی کلاڈیا سے بھی شادی کی۔ کلاڈیا انطونی کی بیوی فلیویا کے بطن سے اس کے پہلے خاوند سے تھی۔ تاہم اس کا فلیویا سے جھگڑا ہوا جس کی وجہ سے اس نے کلاڈیا کو طلاق دے دی یہاں تک کہ ابھی ان دونوں میں ازدواجی تعلقات بھی قائم نہیں ہوئے تھے۔ اس کے بعد اس نے سکری بونیا Scribonia سے شادی کی یہ خاتون پہلے دو قنصلوں کی بیوی رہ چکی تھی اور ایک سے اس کے ہاں بچہ بھی تھا۔ اسے بھی آگسٹس نے طلاق دے دی اسے طلاق دینے کی وجہ اس نے خود لکھی ہے کہ میں اس کا شدید ملامت آمیز رویہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ پھر اس نے لیویا دروسلا Livia Drusilh سے شادی کی۔ اس کے پچھلے خاوند ٹائبریئس نیرو سے علیحدگی کے وقت وہ حاملہ تھی۔ صرف یہی ایک بیوی اس کی وفات تک اس کے ساتھ رہی۔ سکری بونیا کے بطن سے اس کی بیٹی جولیا پیدا ہوئی تھی مگر اس کی پسندیدہ بیوی لیویا سے شادی کے بعد بدقسمتی سے اس کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ جولیا کی منگنی پہلے مارک انطونی کے بیٹے سے ہوئی تھی لیکن بعد ازاں شادی شاہ گیٹاں کوٹیسو King of Getan, Cotiso سے ہوئی اس بادشاہ کی بیٹی سے تبادلے میں خود آگسٹس شادی کرنے کی تجویز رکھتا تھا یا ایسا انطونی نے لکھا تھا۔ تاہم جولیا کا پہلا خاوند مارسیلس تھا جو آگسٹس کی بہن آکٹیویا کا بیٹا تھا۔

اپنی بہن اوکٹیویا کے خاوند کی وفات پر آگسٹس نے اسے مارکس اگرپا سے شادی کی رغبت دی۔ اگرچہ اگرچہ اگرپا نے مارسیلس کی دو بہنوں میں سے ایک سے شادی کی ہوئی تھی اور اس کے بطن سے اس کے بچے بھی تھے۔ اگرپا کی وفات پر آگسٹس کو ایک اور داماد کی تلاش تھی چاہے وہ معمولی عہدہ دار کیوں نہ ہو آخر کار اس نے اپنے سوتیلے بیٹے ٹائبریس کو منتخب کیا تاہم اس کے لیے ٹائبریئس کو اپنی پہلی بیوی کو طلاق دینا پڑی۔

غلاموں سے سلوک

آگسٹس اپنے لواحقین اور غلاموں سے انتہائی مربیانہ سلوک کرتا تھا اور اپنے آزاد کردہ غلاموں سے بھی مشفقانہ پیش آتا اور انہیں عزت دیتا تھا۔ جیسے کہ لیسینئس کیلالیلس Licinius Celalus اور دوسرے آزاد کردہ غلاموں سے اس کے قریبی تعلقات تھے کوسمس Cosmus نامی ایک غلام نے اس کی انتہائی نفرت انگیز لہجے میں شکایت کی، اسے صرف زنجیروں میں جکڑا گیا یہی اس کی سزا تھی۔ ایک مرتبہ آگسٹس اپنے ایک مہتمم محل کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ اچانک ایک جنگلی سور نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس مہتمم جس کا نام ڈیومیڈیز Diomedes تھا اس نے سور کا مقابلہ کیا اور اسے اپنے آقا کے عقب میں گرا دیا۔ گو کہ خود آگسٹس اس حملے میں سخت خطرے میں تھا مگر بعد ازاں اس نے اس واقعہ کو مزاحاً بیان کرتے ہوئے ڈیومیڈیز کو ''بزدل'' کا خطاب دیا حتیٰ کہ اس نے پیش بندی کے طور پر سور سے مقابلہ کیا تھا۔ جب آگسٹس کے ایک آزاد کردہ پسندیدہ غلام پولس Polus نامی پر ایک آزاد رومی خاتون کے ساتھ زنا بالجبر کے ارتکاب کا الزام لگا تو آگسٹس نے اسے خودکشی کرنے کا حکم دیا اور تھیلس Thalus نامی ایک شاہی نائب کو جس کی تنخواہ سونے کے ۲۵ سکے تھی۔ ایک خط کے مندرجات کے افشا کرنے پر اس کی ٹانگیں توڑ دینے کی سزا دی۔ اسی طرح گائیس سیزر کے ایک ملازم اور استاد کو جس نے اس کی بیماری اور موت کو اپنے لالچی اور گستاخانہ رویہ کے لیے بہانے کے طور پر استعمال کیا تھا دریا میں کود کر خودکشی کرنے کا حکم دیا۔

بداسلوبیاں

ایک نوجوان کی حیثیت میں آگسٹس پر خاصی بداسلوبیوں کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ سکیسٹس پومپیں Sextus Pompepy نے ایک مرتبہ اس کے زنانہ پن اور اس کی نااہلیت کا تمسخر اڑایا تھا۔ مارک انطونی نے اس پر الزام لگایا کہ جولیس سیزر نے اس کے ساتھ غیر فطری فعل انجام

دینے کے لیے اسے اپنا متبنیٰ بنایا تھا۔ مارک انطونی کے بھائی لوسیئس Lucius نے اس پر لگنے والے الزامات میں یہ اضافہ کیا کہ اس نے اپنی نیکیاں سیزر پر قربان کر دینے کے بعد اپنی حمائت گورنر سپین آلوس ہرٹیئس Alus Hirtius کے پاس بیچ دی محض ۳۰۰ سنہری سکوں کے عوض اور وہ اپنی ٹانگوں کے بال نرمانے کے لیے انہیں اخروٹ کے چھلکوں سے داغ کر جھلسایا کرتا تھا۔

آگسٹس کی رنگین مزاجیاں

آگسٹس کے دوستوں کو اس بات سے انکار نہیں تھا کہ وہ اکثر زنا میں مصروف رہتا تھا مگر اس کے اس عمل کی تاویل وہ یہ کرتے کہ وہ یہ سب ریاست کی فلاح کے لیے کرتا تھا اپنی خواہشات کے لیے نہیں۔ وہ اپنے دشمنوں کے منصوبے معلوم کرنے کے لیے ان کی خواتین سے مراسم بڑھاتا تھا۔ مارک انطونی اس پر الزام لگایا تھا کہ اس نے انتہائی ناشائستہ سرعت کے ساتھ لیویا Livia سے شادی کی تھی اور ایک سابقہ کونسل کی بیوی کو وہ اس کے کھانے کے کمرے سے گھسیٹتا ہوا اس کی خوابگاہ میں لے گیا تھا۔ وہ بھی اس کے خاوند کی موجودگی میں اور پھر گالوں پر سرخی پھیلے ہوئے اور بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ اسے واپس لے آیا۔ انطونی کی تحریر کے مطابق ایک اور رومی خاتون سکریبونیا Scribonia کو محض اس لیے طلاق ہوگئی تھی کہ وہ آگسٹس کی آغوش میں اس کے کسی رقیب نے دیکھ لی تھی۔ تاریخ کے صفحات میں انطونی کا ایک خط بنام آگسٹس بڑا معنی خیز، اب بھی موجود ہے۔ یہ خط انطونی نے آگسٹس کے ساتھ جھگڑا شروع ہونے سے پہلے لکھا تھا جو کچھ یوں ہے۔

بنام آگسٹس سیزر

دوست آخر کس چیز سے مغلوب ہو کر تم میری قلوپطرہ کی خوابگاہ میں موجودگی پر اعتراض کرتے ہو؟ ہم دونوں تو شادی شدہ ہیں۔ اس لیے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، میرا اور اس کا یہ معاشقہ تقریباً نو سال پہلے شروع ہوا تھا اور تمہارا خود اپنے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا تم اپنی بیوی ٹیریا ڈروسلا کے وفادار ہو؟ اور اگر واقعی ہو تو میری طرف سے مبارک باد قبول کرو، جب یہ خط تم تک پہنچے گا تم یقیناً کسی ترتولیا یا تریلتلیا یا روفیلیا یا سلویا کے ساتھ اس کے بستر میں ہم آغوش ہو گے۔ کیا واقعی یہ تمہارے لیے کوئی اہم مسئلہ ہے کہ تم کس کے ساتھ اور کب؟ جنسی فعل میں

مصروف ہوتے ہو۔" تمہارا خیر خواہ، مارک انطونی

آگسٹس کی اس نجی دعوت کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جو "۱۲ افلاکیوں (دیوتاؤں) کی دعوت" کے نام سے مشہور ہے اور جس کی وجہ سے ایک پبلک سکینڈل منظر عام پر آیا۔ اس دعوت میں مدعو مہمانان دیویوں اور دیوتاؤں کے لباس میں ملبوس ہو کر شریک ہوئے تھے۔ آگسٹس نے خود اپالو دیوتا کا بھیس اپنایا تھا۔ اس دعوت کا ذکر انطونی کے ایک اور نفرت انگیز خط ہی میں نہیں ملتا بلکہ اس کا ذکر اس عہد کے ایک شاعر نے اپنی ہجویہ نظم میں بھی کیا ہے۔

اور وہ سب بدقماش اس دعوت کے منتظم تھے جس میں چھ دیویوں اور چھ دیوتاؤں نے شرکت کی تھی۔ اپالو کا کردار بھی بڑے شہوت پرستانہ انداز میں ادا کیا گیا جو خود فاسق قیصر نے نبھایا تھا۔

اس دعوت کی شہوت پرستانہ کاروائی نے خود اولمپیائی دیوتاؤں کو چونکا دیا۔ اس دعوت کی بدنامی کو جس بات نے مزید بدتر بنا دیا وہ یہ تھی ان دنوں دنوں رومہ میں کھانے پینے کی اشیا کی کمی تھی اور قحط کا سا سماں تھا۔ جب لوگوں نے اس دعوت کے بارے میں سنا تو اگلے دن گلیوں اور کوچوں میں لوگ چلانے لگے۔ "دیوتاؤں نے تمام غلہ ہڑپ کر لیا۔" یا سیزر ہی اپالو ہے یہ تو سچ ہے مگر یہ اپالو بہت اذیت ناک ہے۔"

بیماریاں اور وفات

آگسٹس نے زندگی کے مختلف مواقع پر کئی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو کر صحت پائی۔ اس کی بیماریوں میں سب سے خطرناک وہ تھی جس میں وہ اپنی فتح کنٹابرین Cantabrian کے بعد مبتلا ہوا۔ جب اس کے جگر پر بننے والے پھوڑے نے اسے زندگی سے مایوس کر دیا تھا اور اس نے ایسا علاج بھی منظور کر لیا تھا جو تمام روائیتی علاجوں کے خلاف تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ سینک اور ٹکور نے بھی اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچایا۔ تب اس کے طبیب انٹونیس موسیٰ Antonius Musa نے ایک سرد علاج تجویز کیا۔ اس بیماری کے علاوہ آگسٹس مختلف موسمی بیماریوں میں مبتلا رہتا تھا۔ موسم بہار کے آغاز میں اسے ڈایافرام یا پردہ شکم میں اینٹھن Diaphragm کی تکلیف ہو جاتی تھی۔ اور جب گرم خشک غبار آلود ہوائیں چلتی تو وہ نزلہ وزکام میں مبتلا ہو جاتا۔ انہیں جسمانی عارضوں نے اسے گرم یا سرد موسم برداشت کرنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔ موسم سرما میں وہ کم از کم چار چغے یا قمیصیں پہنتا تھا۔ ان قمیضوں کے نیچے زیر جامہ لباس اور اوپر گرم اونی گاؤن بھی ہوتا تھا۔ جبکہ موسم گرما میں وہ

خوابگاہ کے دروازے اور کھڑکیاں کھول کر سوتا تھا یا پھر کھلے صحن میں کسی فوارے کے نزدیک اور کوئی اسے پنکھا جھول رہا ہوتا تھا۔ گرمائی سورج کی شعاعیں تو کجا وہ موسم سرما کے سورج کی شعاعیں برداشت نہیں کر سکتا تھا، اس کے لیے وہ ہمیشہ ایک چھجے دار ہیٹ پہنتا تھا جو اسے دھوپ سے بچاتا تھا۔ چاہے وہ شاہی محل کی غلام گردشیں ہوں یا کوئی لمبا سفر وہ ہمیشہ پالکی میں سفر کرنا پسند کرتا تھا۔ وہ بھی صرف رات کے وقت اور اس کے پالکی اٹھانے والے اتنی آہستہ روئی اسے اٹھا کر چلتے کہ ٹیوالی Tivoli تک کا سفر طے کرنے میں انہیں دو دن لگتے تھے۔ اور جب کبھی سمندر میں سفر کرنا پڑتا تو وہ نہانے کی عادت ترک کر کے اپنی صحت مزید بگاڑ لیتا تھا۔ بحری سفر میں وہ جسمانی تیل مالش پر گزارا کرتا تھا یا پھر آگ کی گرمائی میں یا پھر دھوپ میں گرم پانی سے کبھی کبھار نہا لیتا تھا۔ آگے ہم آگسٹس کی موت اور اس کے بعد اس کے معبود ٹھہرائے جانے کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کے متعلق مختلف واقعات سے پیشین گوئیاں ملتی رہی تھیں۔

کیمپس مارٹیئس میں منعقدہ تزکیہ کی ایک تقریب میں شرکت کے دوران ایک عقاب اس کے گرد منڈلا رہا تھا اور پھر وہ ایک نزدیکی معبد کی طرف اڑ گیا اس اڑان کے دوران اس نے ''اگریپا'' کے نام کا پہلا لفظ A بنایا۔ جیسے ہی آگسٹس نے اس عقاب کی حرکات کو نوٹ کیا اس نے ٹائبیریس کو حکم دیا کہ وہ اگلے پانچ سال کے لیے قبول کردہ ذمہ داریوں کو بیان کرے کیونکہ ان کو ایک ٹیبلٹ پر لکھوانے اور محفوظ کرنے کے باوجود خود کسی پر اپنی موت کے بعد ان ذمہ داریوں کے لئے ذمہ دار نہ پاتا تھا۔ اسی لمحے ان ذمہ داریوں کی تحریر پر سے بجلی کی کڑک چمک کی وجہ سے خود اس کے نام کا پہلا حرف مٹ گیا۔ جس سے شگون لیا گیا کہ وہ آئندہ صرف ایک سو دن اور زندہ رہے گا۔ یہ تحریر اس کے ایک مجسمے کے پائیدان پر لکھی ہوئی تھی اس کا قیافہ اس تحریر کے اگلے لفظ سے کیا گیا جو مٹنے سے بچ گیا تھا اور جو لاطینی میں ۱۰۰ کا مترادف تھا۔ جب وہ ٹائبریس کے الیریکم جانے کے سفر میں بنی ونیتو Benvento تک اس کے ساتھ جانے کے لیے تیار تھا تو اسے مقدمات کی ایک طویل فہرست ملی جن کا اس نے فیصلہ کرنا تھا۔ اس فہرست کو دیکھ کر وہ چلا اٹھا ''میں یہاں مزید نہیں ٹھہر سکتا۔'' کون مجھے یہاں روک سکتا ہے۔'' اس کے یہ الفاظ آئندہ کے لیے پیشین گوئی بن سکے۔ اس نے بنی ونیتو کے لیے براستہ خشکی جانے کا فیصلہ کیا مگر جب ایک ساحلی مقام اسچورا Astura پہنچا تو وہاں بحری سفر کے لیے ایک موافق ہوا چل رہی تھی جس کی وجہ سے اس نے بحری

سفر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اگر چہ رات کو بحری سفر کرنا اس کی عادت کے خلاف تھے تاہم ہوا کی موافقت کی وجہ سے وہ اسی شام بحری سفر کے لیے سوار ہو گیا جس کی وجہ موسم کی خنکی کی وجہ سے اسے نمونیہ ہو گیا، اس مرض کی ابتدائی علامات کے طور پر اسے پیچش لگ گئی۔

پھر کمپانیا کے ساحلوں کے پرے سے گزرتے ہوئے اس نے جزیرہ کیپری میں اپنی شاہی رہائش گاہ میں قیام کیا اور ۴ دن تک اس نے آرام کیا اور اپنے دل کو بہلایا۔ اس کے بعد جب وہ خلیج پٹولی Puteoli میں سفر کر رہا تھا تو مصری بندرگاہ سکندریہ سے آنے والے ایک جہاز کے مسافروں نے سفید لباس پہن کر اور عود جلا کر اس کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ اس واقعہ سے آگسٹس اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اپنے عملے کے اراکین میں ۴۰۴۰ سونے کے سکے تقسیم کیے اور ان سے وعدہ لیا کہ وہ اس رقم کو صرف اسکندریہ سے تجارت کے مقاصد کے لیے خرچ کریں گے۔ اس کے بعد اس نے کیپری میں مزید ایک یا دو دن قیام کیا اور مزید تحائف تقسیم کیے۔

پھر جس دن اس نے انتقال کرنا تھا اس نے اپنی بیماری کے متعلق پھیلنے والی افواہوں سے پیدا ہونے والے اضطراب پر غور کیا۔ اس نے ایک آئینہ لانے کا حکم دیا اور پھر اپنے بالوں میں کنگھی کی اور اپنا زیریں جبڑا جو کمزوری کی وجہ سے لٹک گیا تھا وہ درست کیا۔ پھر اس نے اپنے قریبی دوستوں کو بلایا ان سے پوچھا کہ کیا میں نے سٹیج زندگی پر اپنا کردار بخوبی ادا کیا ہے؟ اور اسی مناسبت سے کچھ شعر بھی پڑھے جو اداکار ڈرامے کے آخر میں پڑھتے تھے۔ "میں نے تمہیں خوش کر دیا، تم بھی مہربانی کر کے مجھے خدا حافظ کہو۔" ان دوستوں کے چلے جانے کے بعد رومہ سے کچھ اور ملاقاتی اس سے ملنے کے لیے آئے تو اس نے اپنی نواسی لیویا کے متعلق ان سے پوچھا لیویا ان دنوں بیمار تھی۔ آخری وقت میں اس نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا اور اپنی نواسی لیویا کو خدا حافظ کہا اور پھر فوراً ہی اس کا انتقال ہو گیا۔ ایسی ہی موت کا اُسے انتظار تھا کیونکہ جب کبھی وہ کسی شخص کے اچانک اور بغیر کسی تکلیف کے انتقال کرنے کی خبر سنتا تھا تو وہ دعا مانگتا تھا کہ "کاش آسمان اسے بھی ایسی ہی موت عطا کرے۔" مرنے سے پہلے اس کے حواس باختہ ہونے کی صرف ایک علامت نظر آئی تھی۔ مرنے سے ذرا پہلے وہ اچانک پکارنے لگا تھا "چالیس نوجوان آدمی اسے کہیں پکڑ کر لے جا رہے ہیں۔" مگر اس کے اس جملے سے بھی پیشین گوئی کا پہلو نکلتا ہے کیونکہ اس کے مقرر کردہ پریٹری گارڈ کے جوانوں نے اس کے جنازے کو گارڈ آنر پیش کیا تھا۔ یاد رہے آگسٹس کا انتقال اس کے آبائی گھر کے اس کمرے میں ہوا جہاں اس کے باپ آکٹویس نے انتقال کیا تھا۔ یہ ۱۹ اگست ۱۴

عیسوی دوپہر ۳ بجے کا وقت تھا۔ اس سال رومہ کے قنصل دوران سیکسٹس پومپی اور سیکسٹس اپولونیئس تھے۔ پچھلے ماہ کے آخری ایام میں وہ اپنی زندگی کی چھہتر بہاریں دیکھ چکا تھا۔ آس پاس کی تحصیلوں سے آنے والے سینیٹروں اور نوآبادیوں سے آنے والے تجربہ کار سپاہیوں نے بعد از وفات اسے خراج تحسین پیش کرنے کے لیے اس کے جنازے کے جلوس میں شرکت کی۔ آگسٹس اگرچہ ماہ ستمبر میں پیدا ہوا تھا مگر اس نے وفات اس مہینے میں پائی جو اس کے اعزاز میں اب اگست کہلاتا ہے۔ اس کی پیدائش اور موت کے درمیان جو زمانہ تھا اسے اس کے اعزاز میں آگسٹن ایج" یا آگسٹن عہد کا نام دیا گیا۔ دنیا کے بہت کم حکمرانوں کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ ان کا عہد ان کے نام پر موسوم ہوا ہو۔

حکمرانان عالم میں آگسٹس ایک عظیم حکمران تھا جس نے جمہوریہ رومہ کو صحیح معنوں میں ایک عظیم سلطنت میں بدل دیا اور رومیوں کو اتنے قدیم زمانے میں قومی شعور سے آشنا کیا۔ اس نے سلطنت رومہ کے نظم و نسق کو اتنے اچھے خطوط پر مرتب کیا کہ آئندہ چار سو سال تک اس کے جانشینوں کی نااہلی کے باوجود اس نظام کی افادیت کم نہ ہو سکی۔ بقول شاعر ورجل اس نے رومیوں میں یہ جذبہ پیدا کیا کہ انہوں نے تمام عالم میں امن اور تنظیم کے اصول نافذ کر دیئے تھے۔ آگسٹس نے رومی سلطنت کی سرحدیں عراق سے جزائر برطانیہ تک وسیع کر دیں اور سلطنت کو انتہائی مستحکم بنا دیا۔

قیصر ٹائبریئس

شاہی خاندان کلاڈین کی ایک شاخ پیٹریشن یا امرائے سلطنت پر مشتمل تھی جبکہ ایک اور شاخ پلیبین Plebcian یا طبقہ ادنیٰ سے تعلق رکھتی تھی مگر امتیازی خصوصیات اور اثرات میں یہ پہلی شاخ سے کسی طرح کم نہیں تھی۔ یہ رومہ میں حال ہی پہنچی تھی اور اس کی بنیاد ایک سبائن ٹاؤن ریگلی Regilli میں رکھی گئی تھی۔ ان کے ساتھ اور بہت سے لوگ دارالحکومت آئے تھے۔ وہ شاہ ٹائٹس ٹیٹیئس Titus Tatius کی دعوت پر یہاں آئے تھے۔ شاہ ٹائٹس رومولس کا نائب بادشاہ تھا۔ اس نے شہر رومہ پر بعد کے دور میں حکومت کی اور اس شہری حکومت میں اس کا شریک بعد کے دور میں اٹا کلاڈیئس Atta Claudius تھا۔ یہی کلاڈیئس کلاڈین خاندان کا مورث اعلیٰ تھا۔ اس نے ۵۱۰ء میں بادشاہوں کے روم سے نکالے جانے کے ۶ سال بعد تک رومہ کی شہری ریاست پر حکومت کی تھی۔ اس کے بعد کلاڈین خاندان رومہ کے طبقہ امراء شامل ہو گیا۔ اس خاندان کو قصبہ اینیو Anio میں جاگیر عطا کی گئی اور رومہ میں کیپٹولین پہاڑی کے دامن میں اس کے خاندان کے لوگوں کو دفن کرنے کے لیے قبرستان بھی مخصوص کیا گیا۔ اس وقت سے سیزر آگسٹس کے عہد تک اس خاندان کے ۲۸ افراد کو قنصل بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ جبکہ اس خاندان کے ۵ افراد رومہ پر ڈکٹیٹر رہے، سات افراد سنسر کے عہدے پر فائز رہے اور کئی دیگر افراد دوسرے حکومتی عہدوں پر تعینات رہے۔ اس خاندان کے بہت سے افراد اپنے ناموں کے ساتھ کئی لاحقے اور خطابات استعمال کرتے رہے۔ مگر اس خاندان کے افراد نے اپنے نام کے ساتھ اپنا جدی نام لوسیئس استعمال کرنے سے اجتناب کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ اس خاندان کے ایک فرد لوسیئس کلاڈیئس اور ایک دوسرے شخص قتل کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا اس کے بعد انہوں نے خاندانی نام کے طور پر نیرو کا لاحقہ نام اختیار کیا جو ایک سبائن لفظ ہے اور جس کے معنی ''طاقتور اور توانا'' کے ہیں۔

تاریخ میں اس خاندان کا ریکارڈ محفوظ ہے اس کے مطابق جہاں اس خاندان کے لوگوں نے جمہوریہ رومہ کے لیے خصوصی خدمات انجام دیں وہیں ریاست کو کچھ سنجیدہ نقصانات بھی پہنچائے اس کی کچھ مثالیں یوں ہیں۔

نابینا اپیئیس کلاڈیس نے زیرکانہ طور پر سینٹ کو مشورہ دیا تھا کہ شاہ پائرہس King Pyrrius (۲۸۰ ق م) کے ساتھ اتحاد رومہ کے قومی مفاد میں نہیں رہے گا۔ کلاڈین خاندان سے تعلق رکھنے والے کلاڈیئس کاڈڈیکس Claudius Caudex پہلا رومی امیر البحر تھا جو آبنائے میسینا میں بحری جنگی بیڑہ لے کر گیا اور اس نے اہل قرطاجنہ کو سسلی سے نکال باہر کیا (۲۶۴ ق م) ٹائبر سیس نیرو نے مشہور قرطاجنوی سپہ سالار ہینی بال کے بھائی ہیسڈروبال Hasdrubal کو جب وہ اپنے بھائی کے لیے کمک لے کر اسپین سے اٹلی پہنچا تھا تو راہ میں روک لیا تھا اور دونوں بھائیوں اور ان کی فوج کو باہم ملنے نہ دیا تھا کیونکہ اگر یہ دونوں قرطاجنوی فوجیں اکٹھیں ہو جاتی تو آج رومہ کی تاریخ کچھ اور ہوتی۔

حسابات کی کتاب کے وہ اوراق جن پر واجب الادا رقوم لکھیں جاتیں ہیں وہ خاندان کلاڈین کے ایک فرد کلاڈیئس رتجیلیئس نے ترتیب دیئے تھے (۲۰۷ ق م) اور رومی ضابطہ قوانین میں یہ قانون کہ ایک آزاد لڑکی کو غلام بنانا یا اسے ترغیب دے کر پھنسانا یا ورغلانا ایک بُرا عمل تھا جس کی پاداش میں عوام کو رومہ چھوڑ دینے پر مجبور کیا جاتا تھا۔ یہ قانون بھی کلاڈین خاندان کا مرہون منت تھا۔ ایک اور کلاڈیئس روسئس Russes Claudius کا ذکر ملتا ہے جس نے ایک قصبے اپیس فورم میں اپنی ایک شبیہ بنوائی تھی جس نے تاج زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس نے اٹلی کو بزور شمشیر فتح کرنا چاہا تھا۔ کلاڈیس خوبرو Claudius The Fair نے جنگ سسلی کی پرندوں سے فال نکالی تھی۔ جب اس نے دیکھا کہ مقدس چوزے دانا نہیں کھاتے تو اس نے یہ کہہ کر کہ اگر یہ دانا نہیں کھاتے تو انہیں پانی پلا دو، انہیں سمندر میں پھینک دیا تھا۔ اور تنبیہ ملنے کے باوجود اس نے جنگ لڑی اور میدان جنگ میں ہار گیا تھا (۲۴۹ ق م) جب سینٹ نے کلاڈیس کو رومہ کا نظم نسق چلانے کے لیے ایک ڈکٹیٹر مقرر کرنے کا حکم دیا تو اس نے اپنے ایک پیغامبر Glycias کو ڈکٹیٹر مقرر کر دیا تھا کچھ ایسی ہی تفاوت کلاڈین خاندان کی خواتین کی تاریخ میں پائی جاتی ہے۔ کلاڈیا نامی اس خاندان کی ایک خاتون نے جب ایک بحری جہاز میں رومی ماں دیوی آئیڈین Idaean کے مقدس بت لائے جا رہے تھے تو یہ دریائے ٹائبر کے کنارے ٹھہرا وہاں کلاڈیا نے عوام میں یہ دعا مانگی کہ وہ اپنی پاکیزگی کے ثبوت میں اس جہاز کو بڑھنے دے گی (۲۰۴ ق م)۔ کلاڈیس خوبرو کی بہن رومہ کی گلیوں میں ایک رتھ پر سوار ہو کر نکلتی اور کہتی کاش میرا بھائی زندہ ہوتا تو ایک اور بحری

بیڑا کھو دیتا اور ملکی آبادی کو کم کر دیتا۔ اس کلاڈین خاتون پر بعد ازاں ایک عوامی عدالت میں غداری کا مقدمہ چلایا گیا۔ کلاڈین خاندان کے یہ سب لوگ طبقہ امراء سے تعلق رکھتے تھے ماسوائے پیلس کلاڈیس کے جس نے سسرو کو رومہ سے نکالنے کے لیے ایک ادنیٰ طبقے کے مرد کا متبنیٰ بننا پسند کیا تھا جو کہ شاید اس سے کم عمر تھا (۶۰ ق م)۔ مزید یہ کہ کلاڈین عوام کے ساتھ بہت گستاخانہ تحذیر آمیز پہلو سے پیش آتے تھے حتیٰ کہ چاہے وہ سزائے موت پانے والے ہوتے۔ ایک مرتبہ جب ایک کلاڈین اپنی فتح کا جشن منانے والا تھا اس نے عوام کی تائید وحمایت حاصل کرنا ضروری نہ سمجھا۔ اس کی بہن ویسٹل ورجن Vestal Virgin اس کے ساتھ ایک سجی ہوئی رتھ پر سوار ہو کر دارالحکومت پہنچی اور راستے میں اس نے ان عوامی ٹریبیونوں کی خوب بے حرمتی کی جنہوں نے یہ جلوس فتح روکنے کی کوشش کی تھی۔

ٹائبریس ایک نجیب الطرفین کلاڈین تھا۔ اس کے باپ کا شجرہ نسب براہ راست ٹائبریئس نیرو سے ملتا ہے جبکہ اس کی ماں کی طرف سے اس کا شجرہ اپیئس خوبرو Appius The Fair سے ملتا تھا جبکہ وہ اپیئس نابینا کا بیٹا تھا۔ البتہ اس کا نانا لیوین خاندان سے لے کر متبنیٰ بنایا گیا تھا۔ لیوین Livians خاندان ادنیٰ طبقے سے تعلق رکھتا تھا مگر اس نے خصوصی امتیازات حاصل کیے تھے۔ اس خاندان کے ۸ افراد کو قونصل شپ کا اعزاز حاصل تھا اور دو کو سنسر شپ اور تین کو ٹرنفس Triumph کا۔ اس خاندان کا سب سے معروف مرد لیویئس دی سالٹر Livius The Salter اس لیویئس دی سالٹر پر اس کی قنصل شپ کے دوران بدعنوانی اور مجرمانہ غفلت برتنے کے الزامات میں جرمانہ لگایا گیا تھا تاہم ادنیٰ طبقے کے ووٹوں سے دوسری مرتبہ بھی منتخب ہو گیا تھا اور محتسب کے عہدے پر فائز کیا گیا تھا۔

ٹائبریئس Tiberius کا باپ، نیرو ایک کوئسٹر تھا اس نے سکندریہ کی جنگ کے دوران جولیس سیزر کے بحری بیڑے کی کمان کی تھی اور جولیس سیزر کی اس فتح میں اس کا بڑا ہاتھ تھا۔ جولیئس سیزر نے نیرو کو چیف پونٹف Chief Pontiff کے عہدے پر ترقی دے کر اس کی بہادری کی قدر کی تھی۔ اور اسے گال (فرانس) میں نئی نوآبادیاں قائم کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ ان نوآبادیوں میں ناربون اور آرلز کی نوآبادیاں شامل تھیں۔ پھر جب سیزر کی موت پر ہنگامے روکنے کے لیے سینٹ میں عام معافی کے لیے رائے شماری کی گئی تو قاتلین کے لیے معافی کی یہ تحریک نیرو نے

پیش کی بعد ازاں وہ پریٹر کے عہدے کے لیے منتخب کیا گیا.....

کچھ لوگوں کے مطابق ٹائبریس فنڈی Fundi کے مقام پر پیدا ہوا تھا۔ اس بات کے حق میں صرف یہ بات جاتی ہے کہ ٹائبریس کا نانا وہاں کا رہنے والا جب آگسٹس کے سلطنت قائم کرنے کے بعد آگسٹس نے نیرو کی بیوی لیویا دروسلا سے شادی کرنا چاہی تو اس نے اس کی خواہش کے احترام میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ لیویا اس وقت تک نیرو کے ایک بیٹے کی ماں تھی اور دوسرا بچہ اس کے بطن میں تھا۔ یہ بڑا بچہ ہی ٹائبریس نیرو تھا جبکہ دوسرا دروسس کہلایا۔

ٹائبریس نیرو کا بچپن اور جوانی مشکلات اور سخت مشقت سے گھرے ہوئے ہیں۔ نیرو اور لیویا اسے جہاں بھی جاتے ساتھ رکھتے تھے خصوصاً آگسٹس سے بچنے کے لیے۔ جب سیزر کی افواج نے نیپلز کو فتح کیا تو یہ دونوں میاں بیوی انتہائی رازداری کے ساتھ بندرگاہ کی طرف نکل گئے اور سسلی چلے گئے جہاں سیکسٹس پومپی کی بہن پومپیا نے ٹائبریس کی طرف نکل گئے اور سسلی چلے گئے جہاں سیکسٹس پومپی کی بہن پومپیا نے ٹائبریس کو ایک چغہ اور کچھ دیگر اشیا دیں تھیں۔ یہ اشیا آج بھی نیپلز کے قریب بیائی Baiae کے عجائب گھر میں دیکھی جاسکتیں ہیں۔

سسلی سے ٹائبریس کے والدین نے یونان کا رخ کیا جہاں ٹائبریس کو نگہداشت کے لیے کچھ اہل سپارٹا کے سپرد کر دیا گیا جو کلاڈین خاندان کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آگسٹس کے آدمی تعاقب کرتے ہوئے یہاں بھی پہنچ گئے۔ سپارٹا سے لیویا کو آگسٹس کے آدمیوں سے بچنے کے لیے رات کے وقت بھاگنا پڑا راستے میں لیویا جنگل کی ایک آگ میں گھر گئی۔ جس سے اس کے بال اور لباس کا ایک حصہ جل گیا۔ روم واپس آنے پر۔ ایک سینیٹر مارکس گیلیئس نے اپنی وصیت میں ٹائبریس کو اپنا متبنیٰ بنالیا۔

۹ سال کی عمر میں ٹائبریس کو اپنے والد نیرو کی وفات پر رومی رواج کے مطابق اس کے جنازے پر توصیفی کلمات ادا کرنے پڑے۔ اس کے کچھ سال بعد اپنے سوتیلے باپ آگسٹس کے ساتھ وہ جنگ ایکشیئم کے بعد اس کی مہم مصر میں شریک ہو۔ وہ بائیں طرف ایک گھوڑے پر سوار تھا جبکہ آگسٹس کی بہن آکٹویا کا بیٹا آگسٹس کے داہنی طرف موجود تھا۔ اس نے اسکندریہ میں منائے جانے والے ایک تہوار کی صدارت بھی کی یہ تہوار ایتھنز میں دیوتا ڈیونی سس کے اعزاز میں منایا جاتا تھا۔

اب ٹائبریس کی تخت نشینی تک اس کی زندگی کے اہم واقعات مختصراً بیان کئے جاتے ہیں۔

اپنی کم عمری ہی میں اس نے اپنے والد نیرو کے اعزاز میں شمشیر زنی کا ایک مقابلہ Gladiator منعقد کروایا۔ اس کے بعد ایک ایسا ہی مقابلہ اپنے دادا دروسس کی یاد میں منعقد کروایا۔ پہلا مقابلہ رومہ میں فورم میں منعقد ہوا جبکہ دوسرا ایک بیضوی اکھاڑے Amphitheater میں ان مقابلوں میں شرکت کے لیے اس نے کچھ سابقہ شمشیر زنوں کو ایک ہزار گولڈن سکے دے کر نئے شمشیر زنوں کے ساتھ تیار کیا۔ ان مقابلوں کے ساتھ ساتھ کچھ تھیٹریکل کھیلیں بھی پیش کی گئیں۔ اگرچہ ان شاہ خرچ مقابلوں کا خرچہ اس کی ماں لیویا اور اس کے سوتیلے باپ آگسٹس نے برداشت کیا مگر خود ٹائبریس ان میں شرکت نہ کر سکا۔

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد ٹائبریس نے ویسپانیہ اگرپیا۔ Vispaniaagripina سے شادی جو آگسٹس کے امیر البحر مارکس اگرپا کی بیٹی اور مشہور رومی شاہ زور کیلسئس ایٹکس Caecilus Atticus کی پوتی تھی جس سے سسرو نے خط و کتابت کی تھی۔ اس کی یہ شادی کامیاب رہی اور اگرپینا کے بطن سے اس کا ایک بیٹا دروسیس پیدا ہوا جب وہ دوبارہ حاملہ ہوئی تو ٹائبریس کو اسے طلاق دے کر آگسٹس کی بیٹی جولیا سے نہایت جلدی میں شادی کرنا پڑی۔ ٹائبریس نے مجبوراً اپنے سوتیلے باپ کے حکم پر یہ شادی کر لی مگر وہ اس شادی سے خوش نہیں تھا اور اپنی پہلی بیوی اگرپینا سے محبت کرتا تھا جبکہ جولیا اسے ناپسند تھی اور وہ محسوس کرتا تھا کہ جولیا شادی شدہ ہونے کے باوجود اس کے لیے جنسی خواہشات رکھتی تھی۔ اس کی پہلی شادی ٹائبریس کے سسر اگرپا سے ہوئی تھی۔ ٹائبریس کو اگرپینا کو طلاق دینے کا بڑا رنج تھا۔ ایک دن جب اتفاقاً سرِ راہ اس نے اگرپینا کی جھلک پائی تو وہ اپنی آنکھوں میں جدائی کے اشک لیے اور چہرے پر مایوسی لیے اگرپینا سے ملنے کے لیے بڑھا۔ تاہم آئندہ کے لیے اس کے اتفاقاً اگرپینا سے ملنے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔

شروع شروع میں تو ٹائبریس نے جولیا کے ساتھ نبھانے کی کوشش کی اور اس کے پیار کا جواب بڑی فرض شناسی سے دیا مگر آہستہ آہستہ اس کے دل میں جولیا کے لیے اتنی نفرت بڑھی کہ جب اکیلیا Aquileia کے مقام پر ان دونوں کا ایک بچہ صغرسنی میں انتقال کر گیا تو اس نے جولیا کے ساتھ شادی کے تعلقات توڑ دیئے۔ اسی دوران ٹائبریس کے بھائی دروسس کی جرمنی میں وفات کے بعد ٹائبریس اس کی نعش کو روم واپس لایا اور جرمنی سے روم تک اس کے جنازے کے آگے پیدل چلتے ہوئے اس نے یہ راستہ طے کیا۔

ٹائبریس کی عملی سیاسی زندگی کا آغاز یہودی بادشاہ آرکیلاس۔ Archelas اور ٹریلز Trallians اور تھسلی کے باشندوں کے خلاف آگسٹس کے دربار میں چلنے والے ایک مقدمے میں اس کے بطور وکیل صفائی پیش ہونے سے ہوا۔ اس کے بعد اس نے سینٹ کے سامنے بھی کئی اور شہروں کے لوگوں کی وکالت کی۔ ان شہر کے لوگوں نے سینٹ سے ایک زلزلے کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے بعد سرکاری محصولات سے خلاصی کی درخواست پیش کی تھی۔ جب فینیئس کا پیوہ Fannius Caepio نے ویرومورینا Varro Murena کے ساتھ مل کر آگسٹس کے خلاف سازش کی تو ان پر مقدمہ چلایا گیا تو ٹائبریس نے سرکاری وکیل کی حیثیت سے ان کو بغاوت کے الزام میں دی جانے والی سزا بحال رکھی۔ اسی دوران اسے سرکاری طور پر خراب غلے کی درآمد کی انکوائری کرنے اور اطالیہ میں غلاموں کی بیرکوں کا معائنہ کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ غلاموں کے مالکوں نے غلاموں کی بیرکوں کا معائنہ کرانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کی عسکری زندگی کی پہلی مہم کنٹابرین Cantabrians کے خلاف لڑی گئی تھی اس مہم میں وہ انفنٹری یا پیدل فوج کے کرنل کی حیثیت سے شامل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ ایک فوج لے کر آرمینیا گیا جہاں اس نے شاہ ٹیگرنس King Tagrances کو اس کے تخت پر بحال کیا۔ اس کے بعد وہ ایران کے پارتھی حکمرانوں کے دربار میں ایک سفارت لے کر گیا تاکہ پارتھیوں سے وہ رومی علم واپس لئے جاسکیں جو انہوں نے ۵۳ ق م جنگ کارہائی کے دوران مارک کریسوس اور مارک انطونی کے ایک نائب سے ایک اور جنگ میں ایرانیوں نے چھینے تھے جس کا اسے آگسٹس نے حکم دیا تھا۔ اس سفارتی مہم کے بعد ٹائبریس کو مادریٔ الپائن فرانس (گال) میں گورنر کے طور پر تعینات کیا گیا جہاں شورش بپا تھی۔ اس کے بعد وہ جرمنی اور اور کوہستان الپس میں پینونیا Pannonia کے علاقے میں بھی بھیجا گیا۔ جہاں اس نے مختلف باغی قبائل کی سرکوبی کی۔ اس نے تقریباً ۴۰ ہزار جرمنوں کو قیدی بنا کر دریائے رائن کے فرانسیسی کنارے پر لا کر آباد کیا۔ ان مہمات کے بعد جب ۹ ق م میں وہ روم لوٹا تو اس کا ایک پرجوش استقبال کیا گیا اور اسے Triumphalregau کا شاہانہ خطاب دیا گیا۔ اس کے بعد کونسٹر کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔ بعدازاں وہ پریٹر اور قونصل بھی منتخب ہوا۔ اس کے دوسری مرتبہ قنصل منتخب ہونے پر اسے پانچ سال کے لیے وکیل جمہور کے اختیارات دیئے گئے۔ پھر اپنی سیاسی اور عسکری زندگی کے عین عروج کے لمحوں میں ٹائبریس نے اچانک ان تمام مصروفیات سے

علیحدہ ہونے کا فیصلہ کیا اور ریاست کے معاملات سے الگ ہو گیا۔ اس فیصلے کا محرک شاید جولیا سے اس کی دیرینہ نفرت تھی۔ مگر اس نفرت کے باوجود اس نے جولیا کو طلاق دینے یا اس پر دوسرے مردوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے کا الزام لگانے کی جرأت نہیں تھی یا شاید اس کے اس فیصلے کے پیچھے کچھ اور محرکات کارفرما تھے۔ یا شاید وہ رومہ سے دور رہ کر اپنی ساکھ بنانا چاہتا تھا۔ تاکہ اس کی خدمات لوگوں کو یاد آئیں اور اس کی ضرورت محسوس ہو تو اسے بلا لیا جائے۔ مورخین کے مطابق اس کے اچانک اقتدار سے دور ہونے کے اس فیصلے کے پیچھے یہ رضا کارانہ جذبہ بھی کارفرما تھا کہ آگسٹس کے نواسے جو اس کے متبنیٰ بھی تھے ان کے لیے جگہ چھوڑی جائے۔ اسی وجہ سے ٹائبریس سلطنت رومہ کے دوسرا اہم ترین انسان ہونے کی حیثیت سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اسی طرح آگسٹس کے بھتیجے مارسیلس کی سیاسی زندگی کے آغاز بعد آگسٹس کا پہلا داماد اگرپا ریٹائر ہو کر ایک جزیرہ پر چلا گیا تھا۔ ٹائبریس نے آرام کرنے کے لیے چھٹیاں لیں تھیں۔ اس کا خیال تھا کہ اس کی ماں لیویا اسے ضرور روکے گی یا پھر خود آگسٹس اسے منع کرنے کا یا سینٹ کے اجلاس میں اس کے چھٹی لینے کا ذکر کرے گا مگر ان کی کوششوں کے باوجود وہ اپنا ارادہ بدلنے پر رضامند نہ ہوا اور جولیا اور ویسپانیا کے بطن سے اپنے بیٹے دروسئس تک کو روم میں چھوڑ کر وہ اوسٹیا کے لیے ایک بحری جہاز پر روانہ ہو گیا۔ اس نے الوداع کہنے کیلیے آنے والے اپنے دوستوں سے بھی بات تک نہ کی۔

پھر جیسے ہی وہ کمپانیا کے ساحلوں کے پرے بحری سفر کر رہا تھا تو اسے آگسٹس کے بیمار ہونے کی اطلاع ملی۔ اس نے تھوڑے عرصے کے لیے اپنے بحری جہاز کا لنگر گرا دیا۔ مگر جب اسے یہ الزامات سنائی دینے لگے کہ شاید وہ تخت شاہی پر قبضہ کرنے کے لیے رکا ہے تو وہ جزیرہ رہوڈز کی طرف بڑھا۔ وہ اس خوشگوار جزیرے پر پہلی مرتبہ آرمینیا سے سے واپسی کے سفر میں ٹھہرا تھا رہوڈز پر قیام کے دوران اسے خبر ملی کہ جولیا کو زنا اور غیر اخلاقی حرکات اور بدقماشوں کے الزام میں جلاوطن کر دیا گیا ہے اور اسے خود اس کے باپ آگسٹس نے ٹائبریس کی طرف سے طلاق بھجوادی ہے۔ اس خبر سے اگرچہ اسے بے حد خوشی ملی تھی مگر اس نے آگسٹس کے ساتھ خط و کتابت کا ایک طویل سلسلہ جاری رکھا اور کوشش کی کہ باپ اور بیٹی میں صلح ہو جائے اگرچہ وہ جانتا تھا کہ جولیا اسی سلوک کی مستحق ہے۔

جب اس کے وکیل جمہور کے عہدے کے اختیارات کا دورانیہ ختم ہوا تو اس نے آگسٹس

سے رومہ واپس آ کر اپنے اہل خانہ کے سے ملنے کی اجازت طلب کی۔ رہوڈز میں قیام کے دوران اس نے یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ وہ آگسٹس کے متبنیٰ گائیس اور لوسیئس کی رقابت سے بچنے کے لیے رہوڈز میں جلا وطن ہوا تھا۔ اب وہ دونوں مکمل جوان ہو چکے تھے اور انہیں آگسٹس کا جانشین بنا دیا گیا تھا اور اس کے خیال کے مطابق اب اس کے رومہ سے دور رہنے کا کوئی جواز نہیں بچا تھا۔ تاہم آگسٹس نے اس کی درخواست مسترد کر دی اور اسے کہلا بھیجا کہ وہ خاندان سے ملنے کی تمام امیدیں چھوڑ دے۔

ٹائبریس اب نا چاہتے ہوئے بھی رہوڈز میں مقیم تھا۔ اس نے اپنی والدہ لیویا کو بمشکل راضی کیا کہ اُسے آگسٹس سے سفیر کا خطاب دلوا دے اس کے بعد ٹائبریئس نے اپنی روزمرہ کی عسکری ورزش ترک کر دیں اور گھوڑ سواری چھوڑ دی۔ یونانی چغہ اور جوتیاں پہن لیں اور رومن لباس پہننا چھوڑ دیا اس سے اس کے خلاف نفرت اور احتراز بڑھتا گیا۔ یہاں تک کے نائمز کے لوگوں کا جن پر وہ کبھی حکومت کرتا تھا اتنا حوصلہ بڑھایا کہ فل سائز مجسمے اور سینے کے مجسمے الٹا دیئے۔

ایک اور ایک نجی ظہرانے میں جس میں گائیس سیزر بھی شریک دعوت تھا، اسی دعوت کے دوران ٹائبریس کا ذکر بھی چل نکلا۔ ایسے میں ایک مہمان نے اپنی نشست سے کھڑے ہو کر کہا کہ اگر سیزر گائیس (آگسٹس کا ولی عہد) حکم دیں تو میں ابھی بحری جہاز میں سفر کر کے جزیرہ رہوڈز جاؤں اور اس جلاوطن ٹائبریس کا سر لے آؤں۔" جب اس دعوت میں رونما ہونے والے واقعات کی تفصیل ٹائبریس کو پہنچی تو ان حالات میں اس کا خوف بڑھ گیا اور اس نے ایک بار پھر آگسٹس کو پرزور اپیل کی کہ اسے رومہ آنے کی اجازت دی جائے اس کی ماں لیویا نے اس کی بھرپور حمایت کی اور آخر آگسٹس اسے بلانے پر رضامند ہو گیا، لیکن شاید یہ اجازت اسے اس خوش قسمتی کی وجہ سے ملی تھی جو آئندہ اسے تخت شاہی پر بٹھانے والی تھی۔ آگسٹس نے ٹائبریس کے رومہ بلانے کا فیصلہ پھر بھی گائیس پر چھوڑا تھا جو ان دنوں لوسیئس سے ناخوش تھا اسی وجہ سے اس نے آگسٹس کی خواہش کے مطابق فیصلہ دیا اگرچہ وہ یہ بات جانتا تھا کہ ٹائبریس سیاست میں دلچسپی لینا چھوڑ چکا ہے اور وہ حکومتی کاموں میں بھی حصہ نہیں لے گا۔

ٹائبریس رومہ سے سات سال تک دور رہنے کے بعد بالآخر رومہ واپس آیا۔ اچھے مستقبل کے کئی شگون اور پیشین گوئیاں اس کے ذہن میں تھیں۔ اس کی پیدائش سے پہلے اس کی ماں نے کئی

ذرائع سے یہ معلوم کیا تھا کہ اس کا ہونے والا بچہ لڑکی ہوگا یا لڑکا تو اسے لڑکا ہونے کی خوشخبری ملی تھی پھر اس کی شیر خوارگی کے دوران سکری بونیس نامی ایک نجومی نے پیشین گوئی کی تھی کہ اس کا مستقبل بڑا درخشاں ہوگا اور وہ بغیر تاج شاہی کے حکومت کرے گا۔ یاد رہے اس زمانے میں کسی کو خیال تک نہ آیا تھا کہ رومہ پر سیزر حکومت کریں گے یا بغیر تاج کے بادشاہ ہونگے اس قسم کے شگون اور علامتیں اس کی زندگی میں گاہے بگاہے ظاہر ہوتیں رہیں تھیں۔ ایک مرتبہ جب وہ پے ڈوا کے قریب گرے این Geryon کے مندر میں گیا تو اسے اپونس Aponus کے فوارے میں سونے کا پانسہ پھینکنے کے لیے کہا گیا تا کہ اسے اس کے مستقبل کے بارے میں سوالات کا جواب مل سکے۔ آخری علامت یہ ظاہر ہوئی کہ جب اسے رومہ آنے کے اجازت نامے کا خط جزیرہ رہوڈز پر وصول ہوا تو اس سے چند روز پہلے ایک عقاب جو (جزیرہ رہوڈز پر عقاب بہت کم دکھائی دیتے ہیں) ایک گھر کی چھت پر آ بیٹھا اور جو لباس اس نے پہنا ہوا تھا وہ چمکتا ہوا محسوس ہوا۔

رومہ واپس آنے پر اس نے اپنے بیٹے دروسیس کو عوامی حلقوں میں متعارف کرایا۔ اسی دوران اس نے اپنی رہائش پومپین ہاؤس سے مینساس گارڈن میں تبدیل کر لی۔ تین سال کے اندر گائیس سیزر اور لوئسیس سیزر دونوں وفات پا گئے تو آگسٹس نے ٹائبریئس کو اپنا متبنیٰ بنا لیا اس کے ساتھ گائیس کے بھائی اگر پاپو سیتھمس کو اس کا شریک بنایا گیا۔ ٹائبریئس کو اپنے بھتیجے جرمانیکس کو اپنا متبنیٰ بنانے کا پابند کیا گیا۔ اپنے سوتیلے باپ آگسٹس کا متبنیٰ بننے کے بعد وہ کلاڈین خاندان کا سربراہ نہ رہا۔ اُدھر آگسٹس نے بھی اس کی دلجمعی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور اگر پاپو سیتھمس کو بھی اس کی شراکت سے الگ کر دیا۔ اس وقت تک یہ روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا تھا کہ آئندہ رومی شہنشاہ ٹائبریس ہوگا۔

پھر آگسٹس کی موت کے بعد ٹائبریس نے اس کی موت کی خبر کو اس وقت تک چھپا کر رکھا جب تک اگر پاپو سیتھمس سے جان نہ چھڑوالی۔ اگر پا کو ایک جزیرے پر سخت نگرانی میں قید رکھا گیا تھا بعد ازاں اس کی گردن زنی کے احکامات بھیجے گئے۔ مورخین کے مطابق یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کی گردن زنی کے یہ احکامات مرنے سے پہلے آگسٹس نے بھجوائے تھے یا اس کے نام پر یہ کام لیویا نے سرانجام دیا تھا۔ جب اس کی گردن زنی کے احکامات پر عمل کرنے کے بعد اس جزیرے سے ایک کرنل یہ اطلاع دینے کے لیے ٹائبریس کے پاس حاضر ہوا تو ٹائبریس نے

اگر پا کے قبل کے احکامات سے لاعلمی ظاہر کی۔ شاید ٹائبریئس اس قتل سے ہونے والی بدنامی سے خوفزدہ تھا اسی وجہ سے اس نے اس قتل کا معاملہ داخل دفتر کرا دیا تا کہ لوگ اسے بھول جائیں۔

اگر پا کے راستے سے ہٹ جانے کے بعد ٹائبریئس نے سینٹ کو آگسٹس کی موت سے آگاہ کیا۔ اپنی تقریر کے کچھ جملے ادا کرنے کے بعد اچانک وہ غم سے کراہنے لگا۔ اس حالت میں تقریر جاری رکھتے ہوئے اس نے خواہش ظاہر کی کہ کاش اس کی زندگی بھی چھین لی جائے۔ اس کے بعد ٹائبریس نے اپنی تقریر کا مسودہ اپنے بیٹے دروسس کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد آگسٹس کی وصیت سینٹ کو پڑھ کر سنائی گئی۔ وہ تمام سینیٹرز بلانے گئے جنہوں نے اس وصیت پر گواہ کے طور پر اپنی مہریں ثبت کی تھیں۔ آگسٹس کی وصیت میں تمہیداً لکھا گیا تھا کہ شومئی قسمت سے میرے دونوں بیٹے گائیس اور لوسیس میرا وقت سے پہلے وفات پا گئے۔ اب ٹائبریس کو میں اپنا جانشین مقرر کرتا ہوں وہ میری ذاتی جائیداد میں سے دو ثلث کا وارث ہوگا..... اس اجلاس کے فوراً بعد ٹائبریئس نے اپنے شاہانہ اختیارات کا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے استعمال شروع کر دیا اور پریٹورین کو حکم دیا کہ اسے ایک باڈی گارڈ فراہم کریں اگرچہ اس نے شہنشاہ کا خطاب ایک طویل عرصے کے بعد اپنے نام کے ساتھ اختیار کیا تھا۔

قونصلی کے اختیارات ٹائبریس کو آگسٹس کی زندگی ہی میں سینٹ کی طرف سے مل چکے تھے اس لیے آگسٹس کی وفات سے اختیارات میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا اس کے علاوہ ٹائبریس نے یہ ارادہ بھی ظاہر کیا کہ جب ملک کو ضرورت نہ رہے گی تو وہ اس عہدے سے مستعفی ہو جائے گا مگر یہ صرف ایک رسمی بات تھی۔ ٹائبریئس کا پہلا کام آگسٹس کی تجہیز و تکفین تھا اور اسے دیوتاؤں میں شامل کرانا تھا جو اس نے بحسن خوبی انجام دیا۔

جب اس کے دوستوں نے اسے شاہی القابات اختیار کرنے کا مشورہ دیا تو اس نے انہیں دکھاوے کے طور پر جھاڑا اور انہیں کہا کہ وہ نہیں جانتے کہ بادشاہت کیا بلا ہے۔ وہ سینٹ کے اراکین کو اپنے مائل بہ گریز جوابات اور تذبذب سے قیاس کرنے پر مجبور کر دیتا کہ وہ اس کی منت وسماجت کر کے اسے شاہی اختیارات والقابات اختیار کرنے پر مجبور کریں۔ ان تمام انکاروں کے بعد بالآخر ٹائبریئس نے ''شہنشاہ'' کا لقب اس شرط پر اختیار کر لیا کہ وہ بعد ازاں اس سے مستعفی ہو جائے گا۔

اصلاحات

اس کی تخت نشینی کے فوراً بعد اسے ہر طرف سے دھمکیاں وصول ہونے لگیں تھیں۔ کلیمنس نامی ایک غلام نے بہت سے غلاموں سے ایک فوج بنالی اور اپنے آقا، اگر پاپوتھیس Agripa posthuhs کی موت کا انتقام لینے کی قسم اٹھائی۔ لوئیس سکری بونیئس Lucius Scribonius نامی ایک امیر نے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کی منصوبہ بندی کی جس کے بعد جرمنی اور الیریکم allyricum میں غدر پھیل گیا۔ باغی فوجیوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں پریٹورینز کے برابر تنخواہ دی جائے۔ اس کے علاوہ جرمنی میں موجود رومی افواج نے ایسے کسی شہنشاہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جسے انہوں نے خود نہ چنا ہو۔ جرمنی میں فوج نے جرمانیکس Germanius کو کمانڈر انچیف بنالیا۔ جرمانیکس کو یہ خطاب اپنے انکار کے باوجود قبول کرنا پڑا۔ جرمانیکس اور اس کے ساتھیوں کے کامیاب ہو جانے کے امکانات نے ٹائبریس کو سینٹ سے التماس کرنے پر مجبور کر دیا کہ آپ مجھے حکومت کے جس حصے میں چاہے جگہ دیں مگر یاد رکھیں کہ اتنی بڑی سلطنت کا بار کوئی اکیلا شخص نہیں اٹھا سکتا۔ مجھے اس بار گراں کے اٹھانے کے لیے شاید ایک ساتھی یا کئی شریک کاروں کی ضرورت ہے۔ پھر اس نے سینٹ کو یہ بھی بتایا کہ وہ شدید بیمار ہے۔ اسی وجہ سے جرمانیکس نے میری موت کے بعد شہنشاہ بننے کے لیے میرا شریک کار بننا پسند کیا ہے۔ تاہم دونوں بغاوتیں فرد کر دی گئیں۔ ٹائبریس نے کلیمنس کو فریب سے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا اور اگلے سال دوسرے باغی راہنما لوئینس سکری بونیئس کو سینٹ کی عدالت میں پیش کیا۔ تاہم اسے صرف نظر بند کیا گیا اور اسے کوئی سخت سزا نہیں دی گئی۔ ان شورشوں کے خاتمے کے بعد ٹائبریس مزید دور اندیشی سے کام لینے لگا۔ سینٹ نے جن اعلیٰ ترین اعزازات سے اسے نوازا ان میں سے اس نے چند غیر اہم اعزازات قبول کیے ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں کے نام اس کے اور اس کی ماں کے نام پر ''ٹائبریس'' اور ''لیویئس'' رکھنے کی تجویز اس نے مسترد کر دی ساتھ ہی اس نے ''شہنشاہ'' یا ''بابائے قوم وملت'' کے القابات بھی ٹھکرا دیئے یہاں تک کہ اس نے ''آگسٹس'' کا لقب بھی اپنے نام کے ساتھ لگانا پسند نہیں کیا جو کہ اس کا موروثی حق تھا۔ شہنشاہ بننے کے بعد صرف تین مرتبہ قنصل شپ کے عہدے پر فائز ہوا۔ ایک مرتبہ ۱۸ عیسوی میں صرف چند دن کے لیے اگلی مرتبہ ۲۱ عیسوی میں تین ماہ کے لیے۔ تیسری مرتبہ جب وہ جزیرہ کیپری میں قیام پذیر تھا وہ ۳۱ عیسوی میں نئے سال کے آغاز سے

۱۵ مئی تک۔ خوشامد اور خوشامدیوں کے وہ سخت خلاف تھا۔ وہ خوشامدی سینٹروں کو اپنی پالکی کے قریب تک نہیں پھٹکنے دیتا تھا۔ اسی طرح جب کوئی اسے ''میرے آقا'' ''یہ میرے مالک'' کہہ کر پکارتا تو ٹائبریس ایسے شخص کو متنبہ کرتا کہ آئندہ ایسے توہین آمیز کلمات سے اسے نہ پکارے۔

اسی طرح وہ اپنی ذات اور اپنے خاندان کے بارے میں کی جانے والی بدگوئیوں یا غیبت اور ہجوگوئی سے کبھی پریشان نہ ہوتا تھا بلکہ اکثر اوقات کہتا تھا کہ ایک آزاد ملک کے شہریوں کو آزادی خیال اور بولنے کی آزادی مکمل ہونی چاہیے تاکہ وہ اپنی پسند اور ناپسند کا کھل کر اظہار کرسکیں۔ جب کبھی سینٹ یہ کہتی کہ ایسے لوگوں کا جو اس طرح کی ٹھیس پہنچائیں اندراج کیا جانا چاہیے تو وہ جواب میں کہتا کہ ہمارے پاس ایسی غیر ضروری کاروائیاں کرنے کے وقت نہیں ہے۔

جب کبھی ٹائبریس سینیٹروں کو خطاب کرتا تو غیر معمولی تعظیم اور شائستگی سے کام لیتا تھا۔ ایک مرتبہ سینٹ کے اجلاس کے دوران اسے قنطس ہیٹریس Quitus Haterius سے اختلاف رائے تھا۔ اسے مخاطب کرکے ٹائبریس نے کہا آپ مجھے معاف فرمائیں اگر میں سینیٹر کی حیثیت سے اپنے حقوق سے کچھ تجاوز کرجاؤں۔ پھر اس نے پورے ایوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں کہوں کہ ایک صحیح الدماغ اور راست قلب سیاسی مدبر کہ جس کے ہاتھوں میں اقتدار اعلیٰ ہو جیسا کہ آپ لوگوں نے میرے ہاتھوں میں دیا ہے، چاہیے کہ خود کو سینٹ کا خادم تصور کرے یا خود کو عوام کا خدمت گار سمجھے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ آپ حضرات کو میں نے ہمیشہ اپنے لیے شفیق و مہربان اور فیاض پایا ہے.....۔

اگر اس کے حکم نامے اس کی خواہشات کے مطابق ایوان میں منظور کرلیے جاتے تو وہ شکایات سے اجتناب برتتا تھا۔ مثلاً جب اس نے اس پر زور دیا کہ سٹی مجسٹریٹ اپنے گھروں پر ٹھہریں اور اپنے دفتری معاملات نمٹائیں لیکن سینٹ نے ایک منتخب پریٹر کو سمندر پار سفر کرنے اور سفارتی مراعات حاصل کرنے کی اجازت دی تو اس نے اس کے خلاف فیصلہ دیا۔ ایک مرتبہ سینٹ نے ایک ووٹ کی تحریک پیش کی تو ٹائبریس اٹھ کر اقلیتی لابی میں چلا گیا مگر اس کے ساتھ کوئی اور رکن اسمبلی حمایت میں نہ گیا۔ ٹائبریس نے زیادہ عوامی معاملات مجسٹریٹوں اور قانونی طریق پر چھوڑ دیئے تھے جس کی وجہ سے قنصلوں نے اتنی اہمیت حاصل کرلی تھی کہ ایک افریقی سفارت نے شکایت کی کہ وہ سیزر سے کوئی معاملہ نہیں کرسکے جبکہ یہ سفارت خاص طور پر سیزر سے معاملات طے کرنے کے لیے بھیجی گئی تھی۔

پھر آہستہ آہستہ ٹائبریس نے یہ ظاہر کرنا شروع کیا کہ وہی رومی سلطنت کا اصل حکمران ہے تاہم پہلے پہل اس کی حکمت عملی یکساں نہیں تھی مگر اس نے قومی مفاد کو وسیع کرنے کے لیے بڑی کوششیں کیں۔ شروع میں وہ ریاستی معاملات میں صرف اس وقت مداخلت کرتا تھا جب کسی بدعنوانی کا پتہ چلتا یا سراغ لگتا کہ لوگ اپنے اثر ورسوخ سے کام لے کر جرائم پیشہ افراد کو عدالت سے رہا کر رہے ہیں۔ وہ اس عدالت میں اچانک پہنچ جاتا اور جیوری کے اراکین کو خطاب کرتا اور انہیں وہ حلف یاد دلاتا جو انہوں نے قانون کی بالاتری کے لیے اٹھایا تھا۔

ٹائبریس نے عوامی کھیل تماشوں کے اخراجات میں بھی کمی کر دی تھی۔ اس کے لیے اس نے سٹیج پر کام کرنے والے اداکاروں کے معاوضے میں کمی اور رومی دنگلوں میں لڑے جانے والے مقابلوں میں کمی کر دی تھی جو رومی تہواروں کے موقع پر منعقد کئے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ اس نے کارینتھین کانسی کے مجسموں اور اعلیٰ قسم کی مچھلی کی قیمتوں کے بڑھ جانے پر سخت احتجاج کیا۔ شاہ مچھلی کا ایک دانہ سونے کے 100 سکوں کے عوض بکنے لگا تھا۔ اس پر ٹائبریس نے سینٹ کو تجویز پیش کی کہ گھریلو استعمال کی اشیا کی قیمتوں کی انتہائی حد مقرر کی جائے اور اشیائے صرف کی قیمتوں کا سینٹ سالانہ جائزہ لے اور عدیلی (رومی عہدیدار) ہوٹلوں اور نانبائیوں کی دوکانوں پر کھانے کی اشیاء کے نرخوں کی پابندی کرائیں۔

اس نے ایک حکم نامہ مخلوط بوسے کے خلاف اور نئے سال کے موقع پر دیئے جانے والے تحائف کے خلاف جاری کیا: کیونکہ نئے سال کا مہینہ جنوری ان تحائف کے لینے دینے میں ضائع ہو جاتا تھا۔

ٹائبریس نے رومہ قدیم کے اس رواج کا احیا کیا جس کی رو سے ناشائستگی اور غلط گوئی کی مرتکب شادی شدہ خواتین کو سزا دی جاتی تھی جس کا فیصلہ ایک خاندانی کونسل کرتی تھی۔ ایک رومی بہادر نے قسم کھائی تھی کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے گا چاہے وہ کچھ بھی کرے مگر وہ خاتون خود اس بہادر کے بیٹے کے بستر میں ملوث پائی گئی۔ ٹائبریس نے اس بہادر کو اس کی اس قسم سے آزاد کر دیا اسی طرح اچھے خاندانوں سے تعلق رکھنے والی بعض بدکردار خواتین نے کھلم کھلا جسم فروشی کا دھندا شروع کر دیا تھا۔ اور طبقہ امرا سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اس زنا بازی کی سزا سے بچ جاتی تھیں۔ ایکوایسٹرین اور پریٹورین عہدوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو بھی قانون شکنی کی سزا کے طور پر جلاوطن ہونے پر مجبور کیا جانے لگا۔

ٹائبریس کے اصلاحی کاموں میں سے ایک یہ تھا کہ اس نے رومہ سے دیگر اقوام عالم کے مذاہب کو منسوخ کر دیا تھا خصوصی طور پر مصری اور یہودی مذہب کو، جو رومی شہری یہ توہماتی مذاہب قبول کرتے ان کے مذہبی لباس پہننے پر قدغن تھی اور انہیں مذہبی لبادے جلا دینے کا حکم تھا جو یہودی فوج میں خدمات دینے کے قابل اور جوان ہوتے انہیں فوج میں بھرتی کر کے ایسے علاقوں میں تعینات کر دیا جاتا جہاں کی آب وہوا انسانی صحت کے لیے مضر تھی۔ یہودی یا دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے بوڑھوں اور بچوں کو شہر کی حدود سے نکال دیا گیا اور دھمکی چلی گئی کہ اگر انہوں نے اس قانون کی خلاف ورزی کی تو انہیں غلام بنالیا جائے گا۔ اس کے علاوہ رومہ سے تمام جوتشیوں اور نجومیوں کو جلاوطن کر دیا گیا صرف ان نجومیوں کو شہر میں رہنے کی اجازت تھی جو حکومت کو تحریری طور پر ضمانت فراہم کرتے کہ وہ آئندہ کہانت یا پیشن گوئیاں نہیں کریں گے۔

ٹائبریس نے ملک کو مقامی بغاوتوں اور ڈاکہ زنی سے بھی پاک کر دیا تھا۔ اور پولیس کی چیک پوسٹیں اس مقصد کے لیے انتہائی قریب قریب قائم کر دی گئیں تھیں۔ شہر رومہ کے شہریوں کے تحفظ کے لیے پریٹورین گارڈ نامی ملیشیا فراہم کی گئی تھی جو شہر کے لوگوں کے گھروں میں رکھی گئی تھی اس کے علاوہ پریٹورین گارڈ کے لیے باضابطہ بیرکیں بھی تھیں جہاں مورچہ بندی بھی کی گئی تھی۔ وہ شہر میں ہنگامے کرنے والوں کی ہمت شکنی کرتا تھا اور اگر فسادات اور مظاہرے پھوٹ پڑتے تو بڑی بے رحمی سے انہیں کچل دیا جاتا تھا۔ تھیٹر دیکھنے والے لوگوں نے مختلف اداکاروں کی حمایت میں فرقے قائم کر لیے تھے۔ اور ان اداکاروں کی حمائت میں دوسرے اداکاروں کے حامیوں سے لڑنے بھڑنے سے بھی گریز نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب ایسے ہی دو حمائتی گروہوں میں خونریزی ہوئی تو ٹائبریس نے نہ صرف ایک اداکار اور اس کے حمایتی گروہ کو جلاوطن کر دیا بلکہ دوسرے فسادی گروہ کو بھی یہی سزا دی۔

کوہ اپی نائن کے دامن میں واقع ایک قصبے پولینٹیا Pollentia میں ایک ہنگامہ اس وقت رونما ہوا جب وہاں کے لوگوں نے ایک مشہور اور سو سالہ شخص کے جنازے کو بازاروں سے گذرنے نہیں دیا جب تک اس کے اعزا اس کے اعزاز میں ایک عوامی دنگل منعقد کرانے پر رضامند نہ ہوئے۔ ٹائبریس نے ان ہنگاموں کو روکنے کے لیے ایک ہتھیار بند دستہ رومہ سے اور دوسرا کاٹیئین الپس Cottian Alps سے بھیجا جو بھیس بدل کر اس حصے میں داخل ہوئے اور انہوں نے

ہنگامہ کرنے والے تمام افراد کو گرفتار کر کے عمر قید کی سزا دی۔

ٹائبریس نے مقدس مقامات اور مندروں سے وہ حرمت ختم کر دی جس کے تحت یہ مقامات جرائم پیشہ افراد کے لیے پناہ گاہیں بن گئے تھے کیونکہ اسی حرمت کی وجہ سے وہ لوگ گرفتاری سے مامون ہو جاتے تھے اس کے علاوہ کئی رومی شہریوں سے بدسلوکی روا رکھنے پر سینری کیوزیکس Cyzicuse اور بحیرہ مارمورا کے علاقہ کے لوگوں کو سزائیں دی گئیں۔ ان رومی شہریوں کو متھر اڈیٹن جنگوں میں بہادرانہ کارنامے انجام دینے پر جو آزادیاں عطا ہوئیں تھیں وہ سلب کر لیں گئیں۔ ایسے غیر ملکی حکمرانوں کے خلاف مہمات بھیجیں گئیں جو رومی سلطنت کے باجگزار ہونے کے باوجود اس کے خلاف سوچ رکھتے تھے۔ ان میں مارڈوس دی جرمن، راس کو پرئیس دی تھریسین Thracian, Rhascuporis the, Marodus The German اور آرکیلاس آف کپاڈوشیا Archelaus of Cappadock تھے یہ بادشاہتیں تائبریس نے رومی صوبوں میں تبدیلی کر دیں تھیں۔

اپنی تخت نشینی کے دو سال بعد تک ٹائبریس رومہ میں مصروفیات کی وجہ سے باہر نہ قدم نکال سکا اس کے بعد بھی جس دور ترین شہر کے دورے پر وہ گیا وہ اینٹیئم Antium تھا۔ تاہم وہ وقتاً فوقتاً یہ اعلان کرتا رہتا تھا کہ وہ رومی صوبوں کا دورہ کر کے وہاں تعینات رومی افواج کا معائنہ کرے گا۔ اور اس کے بعد تقریباً ہر سال اس کے اس قسم کے اعلانات کی وجہ سے لوگوں نے اس کا نام "کیلی پیڈیز Callipedese رکھ دیا جو سٹیج پر کام کرنے والے ایک مزاحیہ اداکار کا نام تھا جو طویل فاصلہ کی دوڑ میں حصہ لینے کے اعلان کی وجہ سے مشہور تھا، تاہم وہ کبھی اپنے اس اعلان کے باوجود اپنے گھر سے نکلا نہیں تھا۔

اس کے بیٹے دروسس کی موت کے بعد جو رومہ میں ہوئی اس کا متبنیٰ جرمانیکس بھی شام میں مر گیا۔ جس کے بعد ٹائبریس کمپانیہ Campania میں خانہ نشین ہو گیا جس کے بعد تقریباً ہر شخص قسمیں اٹھا کر کہتا تھا کہ وہ اب کبھی روم واپس آئے گا۔ مگر یہ عوامی پیشین گوئیاں پوری نہ ہوئیں اور رومہ کے در و بام نے ایک مرتبہ پھر اس کی آخری جھلک دیکھی مگر ٹائبریس کی جان بڑی مشکل سے بچی۔ وہ ایک ضیافت میں مدعو تھا جو ایک پہاڑی غار میں بنے ہوئے ضیافت ہال میں دی جا رہی تھی۔ عین ضیافت کے دوران اسی پہاڑی غار کی چھت سے کئی چٹانوں کے بڑے بڑے ٹکڑے ٹوٹ کر نیچے ہال میں گرے جن سے کئی اموات واقع ہوئیں تاہم ٹائبریس بچ گیا اور کمپانیا واپس چلا گیا۔

کیپری میں خلوت نشینی

کمپانیا میں اس کے قیام کا جواز یہ تھا کہ وہ کیپوا Capua میں مشتری Jupiter دیوتا کے نام پر ایک مندر تعمیر کروا رہا تھا اور نولا Nola میں ایک معبد آگسٹس سیزر کی یادگار کے طور پر تعمیر کروا رہا تھا ان تعمیراتی کاموں کی تکمیل کے بعد وہ بحیرہ روم میں واقع جزیرہ کیپری میں منتقل ہو گیا جہاں ایک مختصر قیام نے اسے اس جزیرے کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ اس جزیرے کے ساحلوں پر عمودی چٹانیں ہیں جنہیں سمندر کے گہرے پانیوں نے گھیرا ہوا ہے۔ تاہم ایک خوفناک حادثے کی وجہ سے اسے اس خوبصورت جزیرے سے واپس آنا پڑا۔ فڈینائے Fidenae کے مقام پر ایک بیضوی اکھاڑے میں منعقد ہونے والے ایک رومی دنگل کے دوران یہ بیضوی اکھاڑہ زمین بوس ہو گیا جس سے ۲ ہزار سے زائد تماشائی ہلاک ہو گئے۔ اس موقع پر ٹائبریس نے عوام کی دلجوئی کی اور پاس جا کر ان کے غم کو سنا اور ان سے بڑی ہمدردی جتائی۔

اس حادثے کے بعد ایک بار پھر وہ جزیرہ کیپری واپس آ گیا اور اس نے تمام حکومتی معاملات میں دلچسپی لینا ختم کر دی۔ اب نہ تو وہ ایکوئسٹرین Equestrian رینک کے خالی عہدوں پر لوگوں کا تعین کرتا تھا اور نہ ہی اسے سلطنت رومہ کے صوبوں میں سینئر فوجی افسروں کی تعیناتی میں کوئی دلچسپی رہی تھی۔ سپین اور شام جیسے اہم صوبے بھی اس کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کئی سال تک بغیر گورنروں کے رہے۔ اس نے ایرانی پارتھی سلطنت کو آرمینا کو پامال کرنے کی اجازت دے دی جبکہ داکی Dacians اور سارمیشن قومیں موئشیا Moesia کو تاراج کر رہی تھیں جبکہ جرمن گال پر حملے کر رہے تھے۔ ٹائبریس کی ریاستی معاملات سے یہ عدم دلچسپی انتہائی نقصان دہ اور خود سلطنت کے لیے خطرناک تھی۔ کیپری میں خلوت نشین ہونے کے بعد وہ خود کو عوام کے سامنے جوابدہ محسوس نہیں کرتا تھا اس لیے جلد ہی اسے بری خواہشات نے آ گھیرا۔ یہ خواہشات وہ ایک عرصے سے دل میں چھپائے ہوئے تھا مگر پھر بھی یہ کبھی کبھار ظاہر ہو جاتیں تھیں۔ یہاں ٹائبریس کے ان برائیوں میں ملوث ہو جانے کا ذکر آغاز سے کیا جائے گا۔

برائیوں کی دہلیز پر

ٹائبریس جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد جب فوج میں آفیسر بنایا گیا تھا تو وہ اسی وقت سے اتنی زیادہ شراب پیتا تھا کہ اس کے دوستوں نے اس کا نام ٹائبریس کلاڈیئس نیرو سے بدل کر "بائبریس کلاڈیئس میرو Biberius Caldius Mero رکھ دیا تھا جس کا لاطینی زبان میں مطلب

''ایسا شرابی تھا جو بغیر پانی ملاتے شراب پیتا ہو۔'' جب وہ شہنشاہ بنا اور عوام الناس کا اخلاق سدھارنے اور اصلاح کرنے میں مصروف ہوا تو اس نے دو دن اور ایک رات عیش ونشاط کی خفیہ رسوم کی ادائیگی میں پومپونیس فلیکس Pomponius Flaccus اور لوسیئس پسو Lucius Piso کی محفل میں گزارے۔ اس بدمستیوں کی محفل کے اختتام پر اس نے لوسیئس پسو کو سٹی پرفیکٹ اور فلیکس کو گورنر جنرل آف شام بنادیا۔ یہ ان کے ساتھ گزارے ہوئے ان لمحات کے اعتراف میں تھا جو انہوں نے عیش طرب کی محفل میں اس کے ساتھ گزارے تھے۔ طبقہ امراء سے تعلق رکھنے والے ایک سابقہ سینیٹر سیسٹیس گالس Cestius Gallus نے اسے ایک ظہرانہ پر مدعو کیا۔ یاد رہے گالس ایک عیاش اور شہوت پرست امیر تھا۔ اسے آگسٹس نے انتہائی ذلت کے ساتھ سینٹ سے نکال دیا تھا۔ خود ٹائبریس نے بھی اس دعوت سے صرف چند روز پہلے اُسے اس کی بدکاریوں پر ۱۰ دی تھی مگر اب ٹائبریس نے اس کی یہ دعوت اس کی شرائط کے ساتھ قبول کی تھی۔ یہ دعوت گالس کے انداز واطوار کے مطابق ہونا طے پائی۔ اس دعوت میں کھانا پیش کرنے والی تمام ملازماؤں کا عریاں ہونا لازم تھا۔ ایک اور ضیافت میں اکوئسٹرین شپ (بخشی کے عہدے) کے ایک گمنام ''امیدوار نے ٹائبریس کے چیلنج پر شراب کا ایک پورا مشکیزہ بہادیا مگر ٹائبریس نے اس کے مخالف امیدوار کو (جو شرفا کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا) ترجیح دی۔ جزیرہ کیپری میں خلوت نشین ہونے کے بعد اس نے ایک ایسا جنسی تفریح گھر قائم کیا جہاں اس کی تفریح طبع اور جنسی خواہشات کی تسکین کے لیے ہر سامان میسر تھا وہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ٹکڑیاں جنہیں سلطنت کے گوشے گوشے سے شہنشاہ خود منتخب کرتا تھا وہ تین تین کے گروہوں میں شہنشاہ کے سامنے یہ غیر فطری فعل یا کرتب سرانجام دیتے تھے۔ یہ لوگ سپنٹرائے Spintrae کہلاتے تھے۔ شاہی قیام گاہ میں کچھ چھوٹے کمرے جنسی سرگرمیوں کی تصاویر سے سجائے گئے تھے۔ ان کمروں میں عریاں مجسمے بھی ایستادہ کیے گئے تھے۔ اس کے علاوہ شہوانی اور فحش کتابچے اور عریاں راہنما کتب بھی مصر اور دیگر ملکوں سے فراہم کی گئیں تھیں۔ ان کمروں کے مکین جانتے تھے کہ شہنشاہ ان سے کیا چاہتا ہے؟ اس نے مزید پیش رفت کے طور پر جزیرے کے تمام جنگلات میں شہوانی گوشہ عزلت قائم کر رکھے تھے۔ جہاں جنسی تسکین کے حصول کے لیے لڑکے اور لڑکیاں پرشہوت لباس میں موجود ہوتے تھے۔ انہیں جنسی کھیلوں اور کرتبوں کی وجہ سے یہ جزیرہ کیپرینیم Caprineum کہلانے لگا تھا۔ ٹائبریس نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک یہاں عیش وعشرت کا بازار گرم رکھا۔ ٹائبریس کی

اس مجرمانہ اور فحش ذہنیت کے کچھ پہلو تو انتہائی برے اور قابل بیان تک نہیں ہیں۔ اس نے چھوٹے چھوٹے لڑکے رکھے ہوئے تھے جنہیں وہ ''منوز Minnows کہتا تھا۔ ان کو ٹریننگ دی گئی تھی کہ وہ تیرتے ہوئے پانی میں اس کا تعاقب کریں اور اس کی ٹانگوں کے درمیانی حصے کو چاٹیں اور سہج کے ساتھ کاٹیں۔ اس کے علاوہ کچھ شیر خوار بچے بھی رکھے ہوئے تھے جن کا ابھی دودھ تک نہ چھڑایا گیا تھا وہ ماں کے پستانوں کی جگہ اس کے جنسی اعضا کو اس کی جنسی تسکین کے لیے چوستے تھے اس گندی ذہنیت کو اس کے اپنے بڑھاپے نے بڑی جلا دی تھی۔ قدیم یونان کے سب سے بڑے مصور پرہیسئس Parrhasius کی بنی ہوئی ایک عریاں تصویر اس کو ورثے میں اس شرط پر ملی تھی کہ اگر وہ تصویر میں بنے ہوئے منظر کو پسند کرے تو ٹھیک ورنہ بصورت دیگر اسے دس ہزار سونے کے سکے اس تصویر کی قیمت کے طور پر ادا کرنے پڑتے۔ تاہم ٹائبریس نے اس تصویر کو نا صرف پسند کیا بلکہ اسے اپنی خوابگاہ کی زینت بنایا۔ اس تصویر میں یونانی دیوی اٹلانٹا کو میلیگر Meleagor نامی دیوتا کے ساتھ جنسی تعلقات میں مصروف عمل دکھایا گیا تھا۔

ٹائبریس اپنی شہوت رانی کے لیے اعلیٰ نسب رومی خواتین کو پھنسانے کے لیے جتنے گھناؤنے ہتھکنڈے استعمال کرتا تھا وہ میلونیا Mallonia نامی خاتون کے کیس سے عیاں ہو جاتے ہیں۔ میلونیا کو اس نے اپنے بستر کو گرمانے کے لیے بلایا تھا مگر میلونیا نے اس کی شہوت رانی کا شکار بننے سے انکار کر دیا اس پر ٹائبریس نے کچھ مخبر اس کے پیچھے لگا دیئے۔ جب اس پر ایک جھوٹا مقدمہ چلایا گیا تو وہ مخبر عدالت میں چلانے لگے ''کیا تم اپنے رویئے پر معذرت خواہ ہو؟ وہ شریف خاتون اتنی زچ ہوئی کہ جب وہ عدالت سے گھر پہنچی تو اس نے ٹائبریس کے بارے میں نفرت انگیز کلمات کہتے ہوئے خود کو خنجر گھونپ کر ہلاک کر لیا۔

ٹائبریس ایک کنجوس انسان بھی تھا جب کبھی وہ غیر ملکی دورے پر ہوتا تو اپنے ذاتی عملے کو تنخواہیں تک نہ دیتا بلکہ انہیں صرف گزارہ الاؤنس دیا جاتا تھا۔ جس واحد موقع پر اس نے دریا دلی سے کام لیا تھا۔ اس کا خرچ آگسٹس نے ادا کیا گیا تھا۔ ادائیگی کے لیے ٹائبریس نے دوستوں کے رینک تشکیل دیئے تھے۔ اول رینک کو ۶۰۰۰ سونے کے سکے اور دوم کو ۴۰۰۰ طلائی سکے جبکہ تیسرے رینک کو ۲۰۰۰ فی کس ادا کیے گئے تھے۔ ٹائبریس کے عہد میں کوئی خاص عوامی تعمیرات بھی نہیں ہوئی تھیں۔ سوائے ایک دو عمارتوں کے جن میں سے ایک آگسٹس کا مندر اور دوسری

عمارت پومپی اعظم کے تھیٹر کی بحالی تھی مگر وہ بھی اس کے عہد کے آخر تک نامکمل ہی رہی۔ وہ عوامی کھیل تماشوں میں جو دوسرے لوگ پیش کرتے تھے۔ بمشکل شرکت کرتا تھا۔ عوام کے اصرار کے باوجود اس نے کبھی عوامی کھیل تماشوں کا انتظام نہیں کیا۔ واحد مرتبہ وہ تھیٹر شو دیکھنے کے لیے اس وقت گیا تھا جب اس نے ایک غلام کی آزادی کو خریدنا تھا۔ یہ غلام ایکٹس Actius نامی تھا جو ایک کامیڈین تھا۔

اپنی تخت نشینی کے وقت ٹائبریس نے چند ایک سینیٹرز کو مالیاتی پریشانیوں سے نکالا تھا مگر جود وسخا کے اس عمل کو دہرانے سے وہ ہمیشہ احتراز کرتا رہا اور اس سے بچنے کے لیے اس نے اعلان کیا آئندہ شاہی مالیاتی امداد صرف اس شخص کو فراہم کی جائے گی جو سینٹ کو اپنے مالیاتی بحران کے بارے میں مطمئن کر سکے گا کہ اس میں اس کا کوئی ذاتی دخل نہیں ہے۔ شرم اور انا آئندہ ایسے سینیٹروں کی راہ میں آڑے آئیں اور وہ سینٹ کو اپنی مالی حالت کے بارے میں نہ بتا سکے۔ ایسے ہی سینیٹرز میں سے ایک ہارٹلاس Hortalaus تھا جس کی آمدنی بڑی محدود تھی۔ وہ مشہور رومی مقرر قنطس ہارٹینسس Quitus Hortensius کا پوتا تھا اور سیزر آگسٹس کی مربیانہ امداد سے وہ چار بچوں کا باپ بنا تھا۔

ٹائبریس نے صرف دو مرتبہ انتہائی فیاضی کا مظاہرہ کیا تھا پہلی مرتبہ اس۔ نے دس لاکھ سونے کے سکوں کا ایک عوامی قرضہ جاری کرنے کی پیشکش کی تھی جو بلا سود تین سال کے لیے لیا جا سکتا تھا، اس قرضہ کی بنیاد ایک فرمان تھا جس میں سینٹ کو ایسا قانون پاس کرنے کی ترغیب دی گئی تھی کہ تمام قرض دینے والوں کو پابند کیا جائے کہ وہ اپنے سرمائے کا بڑا حصہ زرعی زمینوں پر لگائیں اس شرط پر کہ قرض لینے والے بھی قرضے دو تہائی یکمشت واپس کریں، لیکن اس قانون سے بھی شدید مالی بحران سے نہ نکلا جا سکا۔ دوسری مرتبہ اس نے ۲۷ عیسوی میں کائلین ہل Caelian Hill پر عوامی مکانوں کی تعمیر کے اخراجات برداشت کر کے فیاضی دکھائی تھی۔ یہ مکانات آگ لگنے سے تباہ ہو گئے تھے انہیں دوبارہ رومی حکومت نے اپنے خرچ پر تعمیر کروایا تھا۔ فوج کے لیے آگسٹس نے اپنی وصیت میں جو ترکہ چھوڑا تھا اسے دوگنا کرنے کے بعد ٹائبریس نے فوج کو کبھی ان کی تنخواہ کے علاوہ کچھ نہ دیا ماسوائے ان دس سونے کے سکوں کے جو پریٹوریس گارڈ نے سیجائس Sejanus کی بغاوت سے علیحدہ رہ کر جیتے تھے۔ اسی طرح صوبوں کو مرکر صرف اس صورت میں

مالی امداد فراہم کرتا تھا جب کسی صوبے میں زلزلہ یا کوئی دوسری قدرتی آفت تباہی مچا دے جیسا کہ ایشیا کوچک کے شہروں میں زلزلے نے تباہی مچائی تھی۔

ظلم وتعدی

جیسے جیسے وقت گزرا اس کی تنگ دلی حرص یا بخیلی ظلم وتعدی میں بدل گئی۔ یہ بڑا بدنام زمانہ واقعہ ہے کہ ٹائبریس نے ایک امیر گنائیس لیٹولس Gnaeus Letulus کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ اسے اپنا واحد وارث نامزد کرے اور پھر خود خودکشی کر لے۔ اسی طرح اس نے ایک اور امیر کبیر اور لاولد شخص، قیرینیس Quirinius کو ایک شریف خاتون ایمیلیا لیپیڈ Aemilia Lepida کو سزائے موت دے کر مشکور کیا۔ وہ قیرینس کی طلاق دی ہوئی بیوی تھی۔ اس امیر نے اس پر الزام لگایا تھا کہ اس نے تقریباً ۲۴ سال پہلے اسے زہر دینے کی کوشش کی تھی۔ ٹائبیریس نے ہسپانوی، شامی اور یونانی امراء کی جائیدادیں بھی معمولی الزامات کی بنیاد پر ضبط کر لیں تھیں جیسے کہ ان میں سے ایک پر الزام تھا کہ اس نے نقد کی صورت میں بہت سی دولت جمع کر رکھی ہے، یا یہ کہ وہ یہ دولت حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے جمع کر رہے ہیں۔ اس نے کئی ایسی انفرادی اور سرکاری جائیدادیں بھی ضبط کر لیں تھیں جنہیں اس کے عہد سے پہلے مامونیت اور استثنا حاصل تھا۔ ایرانی پارتھی سلطنت کے بادشاہ وونمونیز Vonones کو اس کی رعایا نے تخت سے اتار دیا تو رومی سلطنت سے سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لیے رومی صوبے انطاکیا میں ایک بہت بڑا خزانہ لے کر پہنچا۔ ٹائبریس نے فریب کاری سے کام لے کر اس کا خزانہ اس سے چھین کر اسے ہلاک کر دیا۔

اپنے ہی خاندان کے خلاف پہلی دشمنانہ کاروائی ٹائبریس نے اس وقت کی تھی جب اس کے بھائی دروسس نے اسے خفیہ طور پر ایک خط میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہم مل کر آگسٹس کو جمہوری آئین بحال کرنے پر مجبوری کر دیتے ہیں۔ ٹائبیریس نے اپنے بھائی کا خیال نہ کرتے ہوئے اس کا یہ خط آگسٹس کے سامنے رکھ دیا تھا۔ اسی طرح اقتدار میں آنے کے بعد اس نے اپنی جلاوطن بیوی جولیا پر بہت کم رحم کھایا۔ آگسٹس کے حکم کے مطابق جولیا کو ایک قصبے ریجیو Reggio میں محصور کر دیا گیا تھا اگرچہ ٹائبریس کو آگسٹس کا یہ حکم بدلنے کا اختیار نہیں تھا مگر اس نے اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے جولیا کو ایک چھوٹے سے مکان میں نظر بند کر دیا جہاں اس سے ملنے کے لیے بھی کوئی نہیں آ سکتا تھا۔ ظلم کی انتہا یہ کہ ٹائبریس نے جولیا کو جو سالانہ رقم جو

آگسٹس کی طرف سے اسے دی جاتی تھی محض اس بہانے سے بند کردی کہ آگسٹس نے اپنی وصیت میں اس رقم کی ادائیگی کا کوئی ذکر نہیں کیا اور رومی قوانین کے تحت وہ یہ رقم حاصل نہیں کرسکتی۔ ٹائبریس نے اپنی ماں لیویا کو بھی نہیں بخشا اور اس کے خلاف یہ شکایت کی کہ اس کی ماں اسے مجبور کررہی ہے کہ اسے شہنشائیت میں اپنا شریک کار بنائے۔ محض اسی بنا پر اس نے اپنی ماں سے ملنا جلنا بند کردیا تھا۔ تاہم وقتاً فوقتاً وہ اپنی ماں لیویا سے ہدایات حاصل کرکے اُن پر عمل کرتا تھا۔ سینٹ کے فرامین اور دیگر مراعات میں اس کے لیے تکریماً ''لیویا کا بیٹا'' یا ''پسر آگسٹس'' لکھا جانا اسے اتنا سخت ناپسند تھا کہ اس نے سینٹ کی یہ تجویز یا قرارداد ویٹو کردی جس میں لیویا کو ''مادر ملت'' کا لقب دیا جانا تجویز کیا گیا تھا۔ مزید یہ کہ وہ اپنی ماں لیویا کو اکثر یہ بات یاد دلاتا رہتا تھا کہ وہ ایک عورت ہے اور اُسے ریاست کے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ اپنی اس بات پر زیادہ اصرار اس نے اس وقت کیا تھا جب رومہ میں ویسٹا کے معبد Temple of Vesta کو آگ لگ گئی تھی۔ اور اسے یہ خبر ملی تھی کہ اس کی ماں لیویا شہری اور فوجی حکام کو آگ بجھانے کی ہدایت دے رہی تھی اگرچہ ابھی آگسٹس زندہ تھا اور وہ بھی آگ بجھانے والوں پر زور دے رہا تھا کہ وہ اپنی کوششوں کو دوگنا کریں۔

بعدازاں ٹائبریس اپنی ماں سے کھلم کھلا لڑنے لگا تھا۔ لڑائی کی یہ کہانی کچھ یوں تھی کہ لیویا نے ایک شخص کو جسے تازہ تازہ رومی شہریت ملی تھی جیوری کے ارکان کی فہرست میں شامل کرنے پر مسلسل زور دے رہی تھی۔ ٹائبریس نے ایک موقع پر ایسا کرنے کا وعدہ بھی کیا مگر اس شرط پر کہ اس کا نام نشان زدہ ہوگا کہ ''یہ شہنشاہ نے اپنی ماں کے مجبور کرنے پر اسے شامل کیا تھا۔'' اس پر لیویا(۱) طیش میں آگئی اس نے ایک صندوق سے آگسٹس کے وہ خطوط نکالے جن میں لکھا تھا کہ ٹائبریس ضدی اور درشت مزاج کا حامل ہے۔ کہتے ہیں کہ ٹائبریس نے بعدازاں کیپری میں خلوت نشینی اپنی ماں سے اس ناراضگی کی وجہ سے اختیار کی تھی کہ اس نے اس کے متعلق آگسٹس کے یہ خطوط اتنے طویل عرصے تک خود اس سے چھپا کر رکھے تھے اور پھر انتہائی نفرت سے اس کے منہ پر دے مارے تھے۔ لیویا کی زندگی کے آخری تین سالوں میں ٹائبریس اس سے ملنے کے لیے صرف ایک مرتبہ آیا تھا اور وہ بھی مختصر سے وقت کے لیے پھر جب وہ صاحب فراش ہوگئی تو اس نے اپنی ماں

(۱) اگرچہ لیویا نے ٹائبریس کو تخت نشین کرانے کے لئے ہر ممکن وارث کو اس کے راستے سے ہٹایا تھا۔

سے ملنے اور اس کی عیادت کرنے کی کوئی کوشش نہ کی۔ لیویا کی وفات کے بعد اس نے اپنی ماں کے جنازے میں شرکت کرنے کی بات تو کی مگر شریک نہ ہوا۔ پھر جب اس کے انتظار میں اس کی ماں کی لاش کئی روز تک پڑے رہنے کی وجہ سے متعفن ہونے لگی تو اس نے اس کے دفنانے کا حکم بھیج دیا اور اس کے دیوی بنانے کی رسوم کو منسوخ کر دیا اور بہانہ یہ کیا کہ خود اس کی ماں نے ایسا کرنے سے منع کیا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے اس کی وصیت کو بھی کالعدم قرار دے دیا اور اس کے دوستوں اور بااعتماد لوگوں سے انتقام لینے کی حکمت عملی اختیار کی، حتیٰ کہ ان کو بھی نہیں چھوڑا جنہیں لیویا نے اپنے جنازے کی مذہبی رسومات کی ادائیگی کے لیے مقرر کیا تھا۔ اس معاملے میں وہ اتنا آگے بڑھا کہ اس نے اپنی ماں کے دوستوں کو عقوبت خانے تک پہنچا دیا۔

ٹائبریس جہاں ماں کے لیے محبت نہیں رکھتا تھا وہیں پدرانہ شفقتوں سے بھی محروم تھا۔ اس کے دل میں اس کے اکلوتے بیٹے دروسیس کے لیے بھی کوئی شفقت نہیں تھی۔ دروسس کی بدطینتی اور بری عادتوں نے بھی اس کے پدرانہ جذبات مجروح کیے تھے۔ اسی طرح وہ اپنے بھتیجے اور متبنیٰ جرمانیکس سے بھی عاجز تھا۔ جب دروسس کی موت واقع ہوئی تو ٹائبریس نے خود کو مکمل طور پر بے تعلق ظاہر کیا اور جیسے ہی اس کی تدفین اور جنازے کی رسوم ادا ہوئیں وہ اپنے معمولات کی طرف لوٹ گیا اور اس نے سرکاری طور پر شہنشاہ کے بیٹے کے لیے منائے جانے والے سوگ کے دنوں کو بھی کم کر دیا۔ جب ایک دو ماہ بعد دروسس کی تعزیت کے لیے ایک وفد اس کے پاس آیا تو اس نے زہر خند تبسم کے ساتھ اس وفد کو جو ٹرائے سے آیا تھا کہا ''کاش میں بھی تعزیت کے لیے تمہارے ہاں حاضر ہوں وہ بھی تمہارے معزز و ممتاز شہری ہیکٹر کی وفات پر۔'' جرمانیکس کی شاندار فتوحات کو بھی وہ انتہائی غیر موثر قرار دیتا تھا اور اس کے لیے بھی بہت کم انسیت رکھتا تھا۔ جب جرمانیکس سرعت کے ساتھ سکندریہ پہنچا اور وہاں ایک شدید قحط سے لوگوں کو بچایا تو ٹائبریس نے ایک خط میں سینٹ کو شکائتاً لکھا اور کہا کہ وہ اپنی فتوحات سے ایک الگ سلطنت قائم کرنا چاہتا ہے۔ حتیٰ کہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ اس نے رومی گورنر شام، گنائیس پسو Gnaespiso کو جو اس کا ایک ہم مشرب تھا، لکھا کہ کسی طرح جرمانیکس کو زہر خورانی سے ہلاک کر دے، پھر جب پسو پر اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا تو تو اس نے ٹائبریس کی ہدایات اس کے سامنے رکھ دیں مگر پسو کو پھر بھی سزائے موت دے دی گئی۔ بعدازاں جو ظالمانہ سلوک ٹائبریس نے جرمانیکس کی بیوی اگریپینا

اور اس کے بیٹے کے ساتھ کیا اس سے یہ شک یقین میں بدل جاتا ہے کہ جرمینکس کو خود اس کی ہدایات پر زہر دیا گیا تھا۔

جب اگریپینا نے اپنے شوہر کی موت کو انتہائی بے انصافانہ قرار دیا تو ٹائبریس نے اس کو اپنے ہاتھوں سے کھانے کے لیے ایک سیب دیا۔ مگر وہ اس سیب کو کھانے سے خوفزدہ تھی۔ اس پر ٹائبریس نے کہا کہ اس نے مجھ پر زہر خورانی کا الزام لگایا ہے پھر اسے جزیرہ پانڈیٹریا Pandataria پر جلاوطن کر دیا۔ اس کے شدید احتجاج کی سزا اسے یہ دی گئی کہ ایک پہرہ دار کو اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا گیا۔ کوڑوں کی ضربوں سے اس بیچاری کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی۔ اس کے بعد اس نے احتجاجاً بھوکے رہ کر مرنے کا فیصلہ کیا مگر زبردستی اس کا منہ کھول کر اسے کھانا کھلایا گیا۔ پھر انتہائی بدطینتی سے اس پر جوابی بہتان لگائے گئے اور سینٹ کو کہا گیا کہ وہ اگریپینا کی سالگرہ کے دن کو یوم سیاہ کے طور پر منانے کا حکم دے اور خود اپنی رحمدلی کے بارے میں شیخیاں بگھارتے ہوئے کہا کہ اگر میں رحمدلی سے کام نہ لیتا تو بالضرور اس کا گلا گونٹ کر اسے سمندر میں پھینکوا دیتا۔ اس بارے میں اس نے ایک قرارداد منظور کرنے کی اجازات بھی دی جس میں اس کے اس پاکیزہ اور رحمدلانہ فیصلے پر اسے مبارکباد پیش کی گئی تھی اور اس فیصلے کو سنہری حروفوں میں لکھ کر اس یادگار تختی کو جو پیٹر دیوتا کے مندر میں نصب کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

جرمانیکس کے بچوں میں سے تین لڑکے اس کے متبنیٰ پوتے تھے اور ایک اصلی پوتا دروسس کا بیٹا تھا۔ ان بچوں میں سے اس نے نیرو اور دروسس کو منتخب کیا تھا جو جرمانیکس کے بڑے لڑکے تھے جبکہ تیسرا جس کا نام گائیس تھا اور اسے اس کے عرفی نام ''کالیگولا'' سے مخاطب کیا جاتا تھا۔ ان بچوں کو متبنیٰ بنانے کے بعد ٹائبریس نے سینٹ کو ضیافتیں دیں اور عوام کو فیاضیانہ دعوتیں دیں گئیں۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ نئے سال کی عبادتوں میں اس کی حفاظت کے لیے کی جانے والی عبادتوں کے ساتھ ان کے لیے بھی حفاظتی دعاؤں کا اضافہ کیا گیا۔ اس نے سینٹ کو اس مسئلے کا حل نکالنے کا حکم دیا کہ یہ عبادتیں صرف اس شخص کے لیے مخصوص نہیں ہونی چاہیں جس نے ملک وملت کی خدمت قابل تحسین طور پر انجام دی ہو؟ سینٹ کو یہ حکم دینے کے بعد دونوں متبنیٰ لڑکوں کے خلاف اس کی نفرت کوئی ڈھکی چھپی بات نہ رہی اور اس نے ان پر ہر طرح کے غلط الزامات لگانے کی کوشش کی۔ پھر چالاکی سے یہ انتظام بھی کیا کہ اگر یہ لڑکے اس کی سازشوں کے خلاف

طیش میں آ کر کچھ کہیں تو موقع پر اس کے گواہ موجود ہوں جو ان کے الفاظ ٹائبریس تک پہنچائیں۔ اس چالاکی نے اسے بخوبی یہ موقع فراہم کر دیا کہ سینٹ کے ایک خط کے ذریعے اس نے مطلع کیا کہ اس کے دونوں متبنیٰ عوام دشمن ہیں اور انہیں بھوکے رکھ کر موت کی سزا دی جائے۔ نیرو کو جزیرہ پونٹیا Pontia پر اور دروسس کو شاہی محل کی ایک کال کوٹھڑی میں یہ سزا دی گئی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نیرو کو خودکشی کرنے کا حکم دیا گیا تھا وہ بھی اس وقت جب جلاد سینٹ کی طرف اس کے لیے پروانہ سزائے موت لے کر اس کے پاس پہنچ گیا تھا اور اس نے اسے پھانسی پر لٹکانے کا سامان اور بعدازاں اس کی لاش کو دریائے ٹائبر کے کنارے گھسیٹنے کے لیے زنجیریں دکھائیں تھیں۔ دروسس کو جب فاقہ کشی پر مجبور کیا گیا تو اس نے بھوک سے مجبور ہو کر اپنے گدے میں بھرے ہوئے اون کے گالے کھا لیے جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔ مرنے کے بعد دونوں کی لاشوں کے جلادوں نے اتنے ٹکڑے کیے کہ بعدازاں تدفین کے لیے انہیں ڈھونڈنے میں گائیس کالیگولا کو بڑی دقت پیش آئی۔

ٹائبریس نے سینٹ کو حکم دیا تھا کہ امور خارجہ کی ایک کونسل منتخب کرے جو ۲۰ اراکین پر مشتمل ہوں۔ یاد رہے کہ اس خارجہ کونسل کے صرف دو یا تین اراکین ہی طبعی موت مرے باقی تمام اس کے حکم پر قتل کیا گیا۔ اس کونسل میں ایلیئس سجانس Aelius Sejanus بھی شامل تھا اور اس نے اپنے کئی دوستوں کو بھی اپنے ساتھ ہی گھسیٹ لیا تھا۔ ٹائبریس کے دل میں سجانس کے لیے کوئی ہمدردی تو نہیں تھی مگر ٹائبریس نے سلطنت کا کاروبار کلی اختیارات کے ساتھ اسے سونپ دیا تھا کیونکہ وہ اس کے قائم کردہ ہر معیار پر پورا اترا تھا۔ جو مقاصد بھی ٹائبریس نے اس کے سامنے رکھے بشمول جرمانیکس کے بچوں کو ٹھکانے لگانے اور اپنے اصل پوتے کو اپنا جانشین بنانے کے اس نے بخوبی پورے کر دکھائے تھے۔

ٹائبریس اپنے پسندیدہ یونانی دوستوں کے ساتھ بھی کسی کم ظلم و ستم سے پیش نہیں آتا تھا۔ ایک دن ایک زینو Zeno نامی ایک یونانی سے اس نے پوچھا یہ کونسی زبان ہے جو بولی جا رہی ہے؟ زینو نے جواب دیا یہ ڈورک Doric یونانی زبان ہے۔ ٹائبریس نے اس کا ڈورک زبان کا نام لینا اپنی جزیرہ رہوڈز میں گزاری زندگی پر ایک طنز کے طور پر محمول کیا کیونکہ رہوڈز میں ڈورک زبان ہی بولی جاتی تھی۔ اس پر اس نے زینو کو جلاوطن کی سزا دی اور اسے بحیرہ ریجین میں واقع جزیرہ

کنار یا Cinaria میں جلاوطن کر دیا گیا یہ جزیرہ آرٹی چوک نامی پودوں کا گھر تھا۔ کھانے کی میز پر وہ ایسے مشکل سوال پوچھتا تھا جو اس کے روزمرہ کے مطالعے سے اٹھتے تھے۔ اس کے لیے سیاہ کس نامی ایک پروفیسر برائے ادب کو تلاش کیا گیا۔ اس نے کتابوں کے مطالعے سے اس کے تمام سوالوں کا جواب تیار کر دیا ہے تو اس نے اس پروفیسر کو اس کی سرکاری ملازمت سے برخاست کر کے خودکشی کرنے پر مجبور کر دیا۔ یہ تھا ٹائبریس کا یونانی علوم اور اس کے ماہرین سے رویہ۔

تند خو اور خونخوار کردار

ٹائبریس کے خونخوار اور تند خو کردار کے آثار اس کے بچپن ہی میں نظر آنے لگے تھے۔ تھیوڈورس دی گیڈیرین Theodrus The Gadarene جس نے اسے فن خطابت اور فن تحریر کی تعلیم دی تھی وہ پہلا انسان تھا جس نے اس میں چھپا ہوا وحشی اور خونخوار انسان دیکھ لیا تھا۔ اسی وجہ سے وہ اسے خون میں گندھا ہوا کیچڑ کہتا تھا پھر جب وہ شہنشاہ بنا اور ابھی سادگی کے بہانے سے لوگوں کی اعانت حاصل کر رہا تھا تو پتہ چل گیا کہ اس کے استاد تھیوڈورس نے اسے بالکل صحیح نام دیا تھا۔ ایک مرتبہ ایک جنازے کا جلوس گزر رہا تھا ایک بذلہ سنج نے اس میت کا خیر مقدم کیا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے شخص جب آگسٹس سے ملاقات ہو تو اسے گلہ کرنا کہ اس نے اپنی وصیت میں عوام کے لیے جو کچھ چھوڑا تھا وہ انہیں اب تک نہیں ملا۔ ٹائبریس نے اس شخص کو گرفتار کر کے اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ ٹائبریس کے سامنے پیش ہوا تو ٹائبریس نے اسے کہا کہ "میں تمہارا حصہ تمہیں فوراً دیئے دیتا ہوں" پھر اسے پھانسی پر لٹکانے کا حکم دیا اور اس جملے کے ساتھ کہ "کیا یہ زیادہ بہتر نہیں کہ تم خود میرے والد سے ملو اور اسے بتاؤ کہ اس کے چھوڑے ہوئے ترکہ کا کیا بنا؟"

اس واقعہ کے بعد ایک دن سینٹ کے اجلاس میں ایک رومی بہادر جس کا نام پومپی تھا نمودار ہوا اور اس نے ٹائبریس کی کسی کاروائی کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ ٹائبریس نے قید میں ڈال دیئے جانے کی وعید سے دھمکاتے ہوئے اسے کہا کیا تم پومپی ہو یاد رکھو! میں تمہیں ایک پومپئین بنا دوں گا اگر تم اپنی زبان کو لگام نہیں دو گے۔ پومپئین بنا دیئے جانے میں یہ اشارہ مضمر تھا کہ جو حشر پومپی اعظم کے حمایتیوں یا پومپئین کا جولیئس سیزر کے ہاتھوں ہوا تھا وہی حشر تمہارا کر دوں گا۔

ایک پریٹر Praetor نے ایک مرتبہ ٹائبریس سے پوچھا کہ کیا اس کی رائے میں عدالتیں

بغاوت یا ملک کی صاحب اقتدار لوگوں کے خلاف مقدمات کی سماعت کر سکیں گی؟ ٹائبریس نے جواب میں کہا کہ قانون بالضرور نافذ کیا جائے گا مگر قانون کا یہ نفاذ اس نے بہت وحشیانہ انداز میں کیا۔ ایک شخص پر الزام تھا کہ اس نے قیصر آگسٹس کی ایک تصویر سے اس کا سر الگ کر دیا تھا تاکہ اس کی جگہ کسی اور کا سر لگا سکے۔ اس کے خلاف مقدمہ سینٹ کے سامنے چلایا گیا مگر اس کے خلاف ملنے والی شہادت میں تضاد پا کر ٹائبریس نے ان گواہوں کی تعذیب کر کے مجرم کو سزائے موت دی۔ اس کیس نے یہ نظیر قائم کر دی کہ معمولی سے معمولی الزام میں بھی بڑی سے بڑی سزا دی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد سے رومی قوانین کے مطابق ایک غلام کو پیٹنے کی سزا بھی موت ٹھہری اور آگسٹس کی شبیہہ سے ملتا جلتا لباس پہننے یا تبدیل کرنے کی اور آگسٹس کی شبیہہ رکھنے والے سکے کو کسی قحبہ خانے یا بیت الخلا میں لے جانے کی سزا بھی موت تھی۔ آگسٹس کے کسی قول و فعل پر تنقید یا نکتہ چینی کرنا بھی قابل تعذیر ٹھہرا۔ ان معمولی جرائم اور سزا کی انتہا یہ تھی کہ جس دن آگسٹس کو اعزاز سے نوازا گیا تھا عین اسی تاریخ کو ایک قصبے کی کونسل نے ایک شخص کو اسی قسم کے اعزاز سے نوازا تو یہ بھی اس کو سزائے موت دیئے جانے کا موجب بن گیا۔ ٹائبریس نے عوام کے اخلاق کو بہتر بنانے کے بہانے سے جو برے کارنامے انجام دیئے وہ ایک الگ دفتر رکھتے تھے۔ دراصل یہ اس کی اذیت پسندی کو تسکین دینے کے لیے انجام دیئے گئے تھے۔ وہ لوگوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر انتہائی خوشی محسوس کرتا تھا۔ اس پر لوگوں نے بہت سے طنزیہ جملے یا شعر تک لکھے ہیں جیسا کہ

تم بہادر نہیں ہو، اے قیصر کے متبنیٰ بیٹے
اور تمہارے بہادر بننے کے لیے سرمایہ بھی نہیں
رہوڈز میں جلاوطنی نے تم سے یہ حق چھین لیا تھا
ایک شہری بننا ایک بہادر سے کہیں کم ہے

☆

دیوتا زحل کا سنہرا عہد گزر چکا ہے
مگر زحل دیوتا کا یہ عہد رائیگاں نہیں جائے گا
اب جبکہ قیصر نے سٹیج کو سنبھالا ہوا ہے
یہ بالضرور اب لوہے کا عہد ہوگا (سیاہ عہد)

☆

وہ خالص شراب کا پیاسا نہیں ہے
جیسا کہ وہ پہلے پیاسا تھا.....
مگر ایک ذائقہ دار جام اسے گرما دیتا ہے
یہ جام تازہ مقتولوں کے خون سے لبریز ہوتا ہے

☆

اے روم کے لوگوں یہ سُلا ہے جس کا خاندانی نام
سُلا خوش قسمت ہے، وہ بھی تمہاری بدقسمتی کے لیے
اور آخرکار ایک ماریوس بھی واپس آگیا ہے
رومہ پر قبضہ کرنے کے لیے، اور یہ ایک الطونی ہے
جو غیر مہذبانہ طریقے سے مہذب خانہ جنگی کو ہوا دیتا ہے
اس کے ہاتھ قیمتی رومی خون میں لتھڑے اور رنگے ہوئے ہیں
اس کا یقین کیجئے کہ رومہ اب باقی نہیں، اور وہ سب
جو رومہ پر حکومت کرنے کے لیے جلاوطنی سے واپس
آئے انہوں نے انتہائی خونخواری سے حکومت کی

پہلے پہل تو ان شعروں کو ٹائبریس نے شوریدہ سر اور باغیانہ ذہن لوگوں کا کلام کہہ کر مسترد کر دیا تھا۔ اور کہا کہ یہ لوگ اس کی اصلاحات سے مطمئن نہیں ہیں۔ مزید یہ کہا کہ ان لوگوں کو مجھ سے نفرت کرنے دو، جب تک یہ مجھ سے ڈرتے ہیں، لیکن جیسے جیسے وقت گزرا اس کے رویئے نے ان شعروں کی ایک ایک سطر کی تصدیق کر دی۔

ظلم و جبر

اس کے کیپری میں عزلت نشین ہونے کے کچھ دن بعد ایک ماہی گیر نے اس کی تنہائی میں مداخلت کی اور اس کی خدمت میں ایک بڑی شاہ ماہی پیش کی جو اس نے اس جزیرے کے عقب میں واقع سمندری چٹانوں کے پاس سے پکڑی تھی ٹائبریس اس سے اتنا خوفزدہ ہوا کہ اس نے

ماہی گیر کے تحفے کی قدر نہ کرتے ہوئے ایسا ظالمانہ حکم دیا کہ ماہی گیر کے چہرے پر یہ شاہ ماہی رگڑی جائے مچھلی کے کھپرے جب اس کے چہرے کی کھال میں گڑے تو غریب ماہی گیر درد سے کراہنے لگا اور کہنے لگا ''خدا کا شکر ہے میں نے وہ عظیم الجثہ کیکڑا قیصر کو پیش نہیں کیا جو میں اس مچھلی کے ساتھ پکڑا تھا!'' یہ سن کر ٹائبریس حس ظلم مزید پھڑکی اور اس نے وہ کیکڑا منگوا کر اس کے چہرے پر رگڑوایا۔ ایک مرتبہ ایک پہرے دار نے شاہی طیور خانے سے ایک مور چرالیا جس پر اسے موت کی سزا دی گئی۔ ایک دوسرے موقع پر ایک دیہات میں سفر کے دوران ٹائبریس کے پالکی بردار ایک خاردار جھاڑی میں الجھ کر رک گئے۔ اس کے گارڈوں کا کام تھا کہ صحیح راستے کا انتخاب کریں اس غلطی پر ان کو زمین پر بچھا کر اتنا پیٹا گیا کہ وہ تقریباً ہلاک ہو گئے۔

ٹائبریئس کیپری میں قیام کے فوراً بعد انتہائی ظلم و تشدد پر اتر آیا، اس کے ظلم کا شکار ہونے والوں کی تعداد بھی کم نہیں تھی۔ اس کے تشدد کے پہلے شکار اس کی ماں کے دوست اور جان پہچان والے لوگ تھے۔ ان کے بعد اگر پینا کے بیٹوں، نیرو اور دروسس کا نمبر آیا اور آخر میں سجانس جس کو اس نے اپنا قائم مقام بنایا تھا، اس کی اور اس کے دوستوں کی باری آئی۔ سجانس کو اپنے راستے سے ہٹانے کے بعد اس کی وحشت مزید بڑھ گئی۔ جس سے اس بات کا ثبوت ملا کہ سجانس کا اس کے ظلم و تشدد کے ارتکاب میں کوئی ہاتھ نہیں تھا جیسا کہ کئی لوگوں کا خیال ہے، تاہم وہ اسے ظلم و تشدد کرنے کے مواقع ضرور فراہم کرتا تھا جو اس کو مطلوب تھے۔ اس کے باوجود ہم ٹائبریس کی خشک اور مختصر خود نوشت میں اس کا یہ جرات آمیز دعویٰ پاتے ہیں کہ سجانس کو سزائے موت دروسس اور نیرو کے قتل پر دی گئی تھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس نے خود نیرو کو موت کے گھاٹ اتارا تھا جبکہ اس وقت سجانس کو مشکوک قرار دے دیا گیا اور دروسس کے قتل کے وقت وہ اقتدار سے الگ کیا جا چکا تھا۔

ٹائبریس کے وحشیانہ کارناموں کی تفصیلی فہرست بنانا ایک طویل وقت لے گا، اسی وجہ سے میں چند ایک مثالیں یا نمونے پیش کرتا ہوں جو اس کے ظلم کو عیاں کرنے کے لیے کافی ہیں۔ کوئی ایسا دن یا تہوار تک نہیں گزرتا تھا جب وہ کسی مظلوم کا خون نہ بہاتا ہو۔ وہ سال نو کے پہلے اور مقدس دن کی بے حرمتی کرنے سے بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس دن بھی بہت سے لوگ اس کے ظلم کا شکار ہونے سے نہیں بچتے تھے اور بہت سے ملزمان کو ان کے بچوں سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا۔ بعض مقتولوں کے لواحقین کو ان کا سوگ منانے تک کا حق نہیں دیا جاتا تھا۔ ایسے مخبروں اور بعض کیسوں

میں گواہوں کو خصوصی انعامات سے نوازا جاتا جو بے گناہوں کو اس دلدل میں پھنساتے تھے۔ مخبر کی اطلاعات پر مکمل یقین کیا جاتا تھا جس کے بعد ہر جرم ایک بڑا جرم بن جاتا تھا اور مخبر کے چند لاپرواہی سے بولے ہوئے الفاظ پر ملزم کی موت وزندگی کا دارومدار ہوتا تھا۔ ایک شاعر اور ڈراما نگار نے خود کو اس وقت غیبت کا ملزم پایا جب اس نے ایک المیہ لکھا تھا جس میں شاہ آگا میمنون King Agamemnon کو برے انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ اور ایک مورخ نے جولیس سیزر کے قاتلوں، بروٹس اور کیسیس کو "آخری رومی" لکھنے کی غلطی کی تھی وہ بھی گرفتار کرلیا گیا تھا۔ ان دونوں مصنفوں کو بلا تاخیر ان کے ان جرائم پر سزائے موت دے دی گئی اور ان کے کام کو جو ایک مرتبہ سیزر آگسٹس کے دربار میں آزادانہ پڑھ کر سنائے گئے تھے اور تعریف کے مستحق قرار دیئے گئے اب تلف کرنے کے مستحق پائے۔ ٹائبریس نے ایسے مجرموں کو جو سزائے قید سے بھاگے ہوں نہ صرف قید میں کتابیں پڑھنے کی ممانعت کردی بلکہ وہ اپنے ساتھیوں یعنی دوسرے قیدیوں کے ساتھ بات چیت بھی نہیں کرسکتے تھے۔ کچھ ملزموں کو جب تنبیہہ کی جاتی کہ وہ عدالت میں پیش ہوں تو وہ یہ جانتے ہوئے کہ عدالت انہیں بالضرور مجرم ٹھہرائے گی وہ اس مقدمے کی ذلت سے بچنے کے لیے اپنے گھروں میں رہتے اور اپنی شریان کاٹ کر خودکشی کرنے کی کوشش کرتے تو انہیں ان کے زخموں پر پٹی باندھ کر، ادھ مری حالت میں ٹائبریس کے آدمی جیل میں پہنچا دیتے تھے۔ بعض لوگ جن پر الزام لگا کر سینٹ کی عدالت میں طلب کیا جاتا وہ اس حکم کی تعمیل تو ضرور کرتے مگر عین سینٹ کے سامنے زہر پی کر خودکشی کرلیتے تھے۔ جن لوگوں کو سزائے موت دی جاتی ان کی نعشوں کو مردہ خانے کی سیڑھیوں پر پھینک دیا جاتا اور پھر وہاں سے ان کے ساتھ گھسیٹ کر دریائے ٹائبر میں ڈال دیا جاتا۔ سزائے موت دیئے جانے والوں لوگوں کی تعداد روزانہ بیس تک پہنچ جاتی تھی ان میں خواتین اور بچے بھی شامل ہوتے تھے۔ رومی روایات کے مطابق ناکتخدا لڑکیوں کو سزائے موت نہیں دی جاسکتی تھی۔ اس لیے جب ان معصوم لڑکیوں کو بھی سزائے موت دیئے جانے کا حکم دیا جاتا تو جلاد ان کی عزت وآبرو لوٹ لیتے تھے۔ ٹائبریس کے حکم پر ایسے لوگوں کو جو مرنے کی خواہش رکھتے تھے انہیں زندہ رکھ کر "سزائے زندگی" دی جاتی تھی۔ ٹائبریس مقابلۂ سزائے موت کو ان کے لیے بہت چھوٹی مصیبت گردانتا تھا۔ ایک کارنیلس نامی آدمی نے خودکشی کرکے اپنی سزائے موت کو روکنے کی کوشش کی تو اس کی موت پر ٹائبریس نے خوشنودگی ظاہر

کی تھی کہ اس نے اپنا راستہ خود منتخب کرلیا۔ ایک مرتبہ ایک جیل کے معائنے کے دوران ایک قیدی نے ٹائبریس سے التجا کی کہ وہ اس کی زندگی ختم کر کے اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دلا دے۔ ٹائبریس نے اسے جواب دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ ہم دوبارہ ہزار دوست نہیں بن سکتے ایک سابقہ قنصل نے اپنی یاداشت لکھا کہ ایک ضیافت میں وہ ٹائبریس کے ساتھ شریک تھا۔ ضیافت کے دوران مسخرے لوگوں کو محظوظ کر رہے تھے کہ اچانک ٹائبریئس با آواز بلند پکارا وہ مسخروں میں کھڑے ہوئے ایک بونے سے مخاطب تھا۔ ''اور پیکونیئس Paconius کا کیا ہوا؟ وہ اب تک بغاوت کا الزام لگ جانے کے باوجود زندہ کیوں ہے؟ پھر چند روز کے بعد ٹائبریس نے سینٹ کو درخواست کی کہ وہ پیکونیئس کو سزائے موت دیئے جانے کا فیصلہ جلد از جلد کرے۔ آخر کار یہ جاننے کے بعد کہ دروسس کی موت اس کی عیاشی اور اوباشانہ عادتوں کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اس کی بیوی لیویا کے سجانس کے ایماپر اسے زہر دینے سے ہوئی، اس خبر نے ٹائبریئس کو غضب آلود کر دیا جس سے اس کی درندگی مزید بڑھ گئی اور کوئی بھی اس کی تعزیب اور سزائے موت نہ بچ سکا۔ دروسس کے معاملے کی تفتیش کرنے میں اس نے پورے پورے دن صرف کیے جس نے اسے اس حد تک اس کے ذہن کو پراگندہ کر دیا کہ جب اس کی اپنی دعوت پر جزیرہ رہوڈز سے اس کے وہاں قیام کے دنوں کا ایک میزبان اس سے ملنے کے لیے آیا تو اس نے غلط فہمی سے اسے دروسس کے معاملے کا گواہ سمجھتے ہوئے فوراً ہی سخت تعذیب کی سزا دے دی۔ اور پھر جب سچ اس کے سامنے آیا تو اس نے عوام الناس میں بدنامی سے بچنے کے لیے اس شخص کو بے گناہ ہی پھانسی پر لٹکا دیا۔

جزیرہ کیپری میں سیوٹونیئس کے زمانے تک وہ چٹان لوگوں کو دکھائی جاتی تھی جس پر سخت اور طویل تعذیب کے بعد ٹائبریئس اپنے شکار کو سمندر میں بلندی سے پھنکوا دیتا تھا۔ شیخ سمندر میں اس کے بحری سپاہیوں کی ایک گروہ موجود ہوتا تھا جو اوپر چٹان سے گر کر زندہ بچ جانے والوں پر چپوؤں سے شدید ضربیں لگاتے تا کہ وہ زندہ نہ بچیں۔

ٹائبریئس کی ایجاد کردہ تعذیبات میں ایک انتہائی خوفناک تعذیب یہ تھی کہ کہ ملزمان کو شراب کی بہت زیادہ مقدار پلا دی جاتی پھر اچانک ان کے اعضائے تناسل ایک ڈوری کے ساتھ انتہائی سختی سے باندھ دیئے جاتے۔ وہ ریشمی ڈوری نہ صرف ان کی کھال میں اتر جاتی بلکہ انہیں پیشاب کرنے سے بھی معذور بنا دیتی۔ اس تعذیب کا شکار ہو کر اور بہت سے لوگ مارے جاتے اگر

تھریسیلس Thrasylluss ۔نامی ایک نجومی اسے یہ یقین نہ دلاتا کہ ابھی وہ ایک طویل عرصہ تک زندہ رہے گا اور ایک طویل عمر پائے گا۔ ٹائبریس کے ہاتھوں بچ جانے والے شکاروں میں ایک جرمانیکس کا سب سے چھوٹا بیٹا کالیگولا تھا جس سے ٹائبریس اس کے ولدالزنا ہونے کی وجہ سے شدید نفرت کرتا تھا۔

اس کی شہادت اب تک موجود ہے کہ ٹائبریس نے اپنے ان عملوں کی وجہ سے صرف نفرت کمائی تھی اور وہ خود بھی دہشت کا شکار ہو کر جیتا تھا۔ اس نے کہانت اور پیشن گوئی کرنے پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ اسی وجہ سے اس نے رومہ کے قرب و جوار میں موجود ہاتف کدے Oracles بند کروا دیئے تھے۔ مگر وہ بعد ازاں اس سے دست بردار محض ان مقدس قرعوں کی معجزاتی طاقت کے خوف سے ہو گیا جو وہ ایک صندوق میں محفوظ کر کے معبد تقدیر Temple of Fortun واقع Palestrina سے رومہ لے آیا تھا۔ مگر کہتے ہیں کہ وہ اس وقت تک انسانوں کی نظر سے اوجھل ہو گئے تھے جب تک انہیں واپس معبد تقدیر کو لوٹایا نہ گیا۔

ٹائبریس نے کئی صوبوں کے لیے سابقہ کونسلوں کو صوبہ دار نامزد کیا مگر وہ ان پر اعتماد نہیں کرتا تھا اور ان کی سختی سے نگہبانی کی جاتی تھی۔ انہیں کئی سال تک رومہ میں زیر حراست رکھا گیا یہاں تک کہ ان کے جانشین نامزد کر دیئے گئے مگر وہ رہا نہ ہو سکے تاہم اس دوران زیر حراست صوبیدار اپنے نائبین کے توسط سے ان صوبوں پر حکومت کرتے رہے مگر اپنے صوبوں میں خود کبھی نہ جا سکے۔

اگریپینا اور اس کے دو بیٹوں کو جلاوطن کرنے کے بعد وہ انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا رہتا تھا جس کے لیے خصوصی بند پالکی کو استعمال کیا جاتا تھا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کئے جاتے وقت انہیں بیڑیوں اور زنجیروں سے پابہ زنجیر رکھا جاتا تھا۔ اور سرِ راہ ان سے کوئی ملاقات نہ کر سکے اس کے لیے خصوصی عسکری گارڈ کا انتظام کیا جاتا تھا اس بات کو جانتے ہوئے کہ سجانس کی سالگرہ عوامی سطح پر بھرپور انداز میں منائی جا رہی تھی اور اس کے سونے کے مجسمے شاہراہوں پر ایستادہ کئے گئے تھے یہ آئندہ تخت غصب کئے جانے کی علامت تھی۔ ٹائبریس کے لیے اپنے ہی اس کارندے سے جان چھڑوانا مشکل تر ہو گیا تھا اس لیے اس نے شاہی اختیارات کی بجائے ایک سیاسی چال سے کام لینے کا فیصلہ کیا۔ سب سے پہلے اس نے سجانس کو اس کے

مصاحبین اور خدم وحشم سے علیحدہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ٹائبریس نے ۳۱ عیسوی میں سجانس کو اپنا ہم نشین قنصل نامزد کیا اور یہ ظاہر کیا کہ اس کے اعزازات میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد اس نے سجانس کو یقین دلایا کہ بہت جلد اس کی شادی شاہی خاندان میں کر دی جائے گی اور اس کے اختیارات میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ پھر اس سے حفاظتی دستہ الگ کر دیا گیا۔ انتہائی بے شرمی سے سینٹ کو ایک فرومایہ پیغام بھیجا کہ سجانس مجھ جیسے ضعیف اور کمزور شخص کو قتل کرنے کی سازش تیار کر رہا ہے۔ اس کے اس اقدام کے خلاف بغاوت رونما ہو جانے کا خطرہ تھا اس لیے اس نے پیش بندی کے طور پر اپنے پوتے دروسس کو جو ابھی تک زندہ تھا، قید میں رہا کر کے کمانڈر انچیف مقرر کرنے کا حکم دیا۔ اس کے علاوہ اس نے جزیرہ کیپری کے ساحل پر ایک بحری بیڑہ بھی تیار رکھنے کا حکم دیا تھا تاکہ بوقت ضرورت بصورت ناکامی وہ جزیرے سے فرار ہو کر کسی صوبے کی افواج کے زیر سایہ پناہ لے سکے۔ سجانس کا معاملہ ختم ہونے کے بعد بھی ٹائبریس نے احتیاطی تدابیر نہ چھوڑیں اور کیپری میں ایک ولا Villa میں تین ماہ تک قیام پذیر رہا۔

ہر طرف سے ملامتوں کی بوچھاڑ سے اس کا ذہنی خلفشار مزید بڑھتا گیا۔ اس کے مظالم کا شکار ہونے والے یا تو اس کے منہ پر اسے بددعائیں دیتے تھے یا پھر اس کے مظالم سے سینٹروں کو آگاہ کرنے کے لیے تھیٹر کی سینٹروں کے لیے مخصوص نشستوں پر ہتک آمیز اطلاع نامے آویزاں کرتے تھے۔ ان ملامتوں سے اس کا رویہ نمایاں طور پر بدلتا رہتا تھا۔ بعض اوقات اسے شرم آنے لگتی اور وہ چاہتا تھا کہ کوئی اس کی بدنامی کو نہ سنے مگر بعض اوقات وہ قہقہے لگاتا اور چاہتا کہ تمام لوگ اس کو سنیں۔ اس بارے میں اسے ایرانی پارتھی شہنشاہ آرٹابانس کا ایک تنقیدی خط بھی ملا جس میں اس پر الزام لگایا گیا تھا کہ اس نے اپنے خاندان کے نزدیکی ترین افراد کو قتل کروا دیا ہے۔ اس کے اس مکروہ ترین عمل سے اور بھی معصوم افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ ساتھ ہی شہنشاہ ایران نے اسے نصیحت کی کہ وہ اپنی رعایا کی خواہشات کا خیال رکھے جو اس سے نفرت کرنے لگی ہے اور اس کا اظہار وہ خودکشیاں کر کے کر رہے ہیں۔"

آخر کار وہ خود سے متنفر ہو گیا اور اپنی فلاکت اور شامت اعمال کو تسلیم کرنے لگا۔ اس نے سینٹ کے نام اپنے ایک خط میں کچھ اس طرح اپنی حالت زار بیان کی۔ میرے پُرتمکنت دوستوں! میں کس طرح سے تمہیں بتاؤں اور کیا تمہیں بتاؤں اور میرے پاس بتانے کے لیے رہ کیا

گیا ہے۔ کاش آسمانوں میں تمام دیوی اور دیوتا مجھ پر اس سے بھی بڑھ کر لعنت ابدی پائیں، جو مجھ پر روزمرہ پڑ رہی ہے۔ کچھ لوگوں کی رائے کے مطابق مجھے میری اخلاقی کمزوریاں اور عیب قبول کر لینے چاہیں تا کہ اس کائناتی نفرت سے بچ سکوں جو روز بروز میرے لیے بڑھ رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ''بابائے ملک وملت'' کا جو خطاب مجھے سینٹ نے دیا تھا صاف طور پر مجھے لوٹا دینا چاہیے اور ساتھ ہی وفاداری کا وہ حلف بھی مسترد کر دینا چاہیے جو لوگ میرے لیے اٹھاتے ہیں مگر اس دن سے مجھے بڑی شرم آتی ہے جب میں ان اعزازات کا مستحق نہیں رہوں گا.....

ٹائبریئس ایک مضبوط اور گھٹے ہوئے جسم کا مالک تھا، اس کا قد بھی نکلتا ہوا تھا۔ اس کے شانے چکلے اور سینہ کشادہ تھا۔ اس کا جسم سر سے پاؤں کے انگوٹھے تک متناسب تھا۔ اس کا بایاں ہاتھ دائیں سے زیادہ پھرتیلا تھا۔ اور اتنا طاقتور تھا کہ وہ تازہ اور سخت سے سخت سیب میں انگلی گھسیڑ سکتا تھا اور ایک نوجوان لڑکے اور بچے کی کھوپڑی تک میں انگلی گھسیڑنے پر قادر تھا۔ اس کا چہرہ خوبصورت اور رنگت کھلی کھلی تھی۔ ٹائبریئس کے عہد آخر تک اس کی صحت بھی بہتر رہی ۳۰ سال کی عمر کے بعد اس نے کبھی طبیب کو نہیں بلایا اور نہ ہی کسی سیریس بیماری کے لیے کبھی دوائی لی۔ وہ صحیح طور پر دیوتاؤں پر ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی اس کے کوئی مذہبی احساسات تھے۔ علم جوتش پر اس کے یقین نے اسے اس بات پر یقین دلایا تھا کہ پوری دنیا پر صرف تقدیر سے راج کیا جا سکتا ہے۔ تاہم وہ بجلی کڑکنے سے بے حد ڈرتا تھا اور جب کبھی آسمان پر سیاہ بادل چھا جاتے تو وہ گلے میں لاول کے پتوں کا ہار پہن لیتا جو اس کے خیال کے مطابق اسے بجلی سے بچا سکتا تھا ٹائبریس یونانی اور لاطینی ادب سے بے انتہا دلچسپی رکھتا تھا۔ اس نے خود ایک مرتبہ جولیس سیزر کی موت پر بھی لکھا تھا۔

ٹائبریس یونانی بھی لاطینی کی طرح روانی سے بول سکتا تھا مگر وہ اکثر و بیشتر لاطینی ہی بولتا تھا۔

جزیرہ کیپری میں عزلت نشینی کے بعد اس نے صرف دو مرتبہ واپس رومہ آنے کی کوشش کی۔ پہلی مرتبہ وہ کیپری سے ایک رومی بحری جنگی جہاز میں دریائے ٹائبر تک آ گیا مگر شہر کی فصیل اور دیواریں دیکھ کر واپس چلا گیا۔ دوسری مرتبہ وہ اپین وے Appean Way پر سفر کرتا ہوا شہر کے باہر ساتویں سنگ میل تک آ پہنچا مگر پھر بدشگونی کی وجہ سے ڈر کر واپس چلا گیا۔ یہ بدشگونی اس کے پالتو سانپ کی موت تھی جسے وہ اپنے ہاتھ سے کھلاتا پلاتا تھا۔ جب ایک صبح وہ اسے کھلانے کے لیے گیا تو اس نے دیکھا کہ سانپ مر چکا ہے اور اسے چیونٹیوں کا پورا دل کھا رہا ہے۔ اسے اس پر

ایک نجومی کی پیشن گوئی یاد آئی جس نے اسے دل یا ازدحام سے محتاط رہنے کا کہا تھا۔ یہ پیشین گوئی یاد آنے کے بعد اس نے فوراً روم جانے کی بجائے کمپانیا کا رخ کیا۔ راستے میں وہ آسچورا Astura کے مقام پر بیمار پڑ گیا تاہم اس میں سفر جاری رکھنے کی طاقت تھی۔ سرکیائی Circeii کے مقام پر اس نے اپنی بیماری کو لوگوں سے چھپا کر عسکری کھیلوں میں شرکت کی اور ایک جنگلی سور کو نیزے سے مارا۔ اس طرح اس نے ضیافتوں میں شرکت بھی جاری رکھی کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ عوام اس کی بیماری سے آگاہ ہوں۔ ایک ضیافت میں اس کا طبیب کیریکلز Charicles جب اس کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر رخصت ہونے لگا تو اس نے اپنی نبض میں اچانک تبدیلی دیکھ کر اس طبیب کو روک لیا مگر ضیافت رات گئے تک جاری رکھی۔ ایک دن جب وہ سینٹ کی کاروائی کے متعلق ایک پیراگراف پڑھ رہا تھا تو اسے معلوم ہوا کہ چند اشخاص جنہیں اس نے محض کسی مخبر کی اطلاع پر سینٹ کی عدالت میں مقدمہ چلانے کے لیے بھیجا تھا انہیں مقدمہ چلائے بغیر رہا کر دیا گیا۔ ''یہ کھلی نافرمانی ہے'' اس نے اس نے غصہ میں چلاتے ہوئے کہا اور اور جزیرہ کیپری واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ مگر خراب موسم اور اس کی بڑھتی ہوئی بیماری نے اس کے بحری سفر میں مزید تاخیر کے سبب بنے اور چند روز بعد اسی بیماری سے اس نے وفات پائی۔ وفات کے وقت اس کی عمر تقریباً ۷۷ سال تھی۔ اس نے قریباً ۲۳ سال حکومت کی۔

کہا جاتا ہے کہ اسے ایک سست رفتار زہر دیا گیا تھا۔ یہ زہر اس کے جانشین کالیگولا نے اسے دلوایا تھا۔ مگر کئی دوسرے محققین کا خیال ہے کہ بخار کے عارضہ سے صحت یابی کے بعد اس نے خوراک سے ہاتھ کھینچ لیا تھا جس سے اس کی جسمانی کمزوری بڑھتی چلی گئی۔

اس کی موت کی خبر سے رومہ کے طول و عرض میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور لوگ خوشی سے چلاتے ہوئے گلیوں میں نکل آئے۔ بہت سے لوگوں نے اس کے مظالم سے بچ جانے کی خوشی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ مگر ٹائبریس کا ظلم و تعدی اس کی موت کے بعد بھی جاری رہے اور عدالتیں اس کے فرمان کے مطابق بے گناہ لوگوں کو سزائے موت دیتی رہیں اور ان کی لاشیں دریائے ٹائبر میں پھینکی جاتی رہیں۔ یہاں تک کہ قیصر کالیگولا نے برسر اقتدار آ کر اپیلوں کی عدالتیں قائم کیں تاکہ ظلم و ناانصافی کا تدارک کیا جا سکے۔ اپنی موت سے دو سال پہلے ٹائبریس نے اپنی وصیت خود تحریر کی تھی۔ اس کی وصیت کی ایک نقل سوئیٹونیس کے زمانے تک محفوظ تھی۔ اس کی وصیت پر بطور گواہ بہت کم

درجے کے حکومتی افسروں نے دستخط ثبت کئے تھے۔ اس وصیت میں ٹائبریئس نے گائیس کالیگولا پسر جرمانیکس اور ٹائبریس پسر دروسس کو اپنا مشترکہ جانشین بنایا تھا۔ ان دونوں میں سے کسی ایک کی وفات کے بعد دوسرا مکمل اختیارات کا حامل قرار پایا تھا ٹائبریئس نے اپنی جائیداد سے کئی اور اشخاص کے نام بھی ترکہ چھوڑا تھا جن میں سے ایک ویسٹالس Vestalus تھا۔ فوج کے سپاہیوں کے لیے اور عوام کے لیے بھی وصیت کے مطابق حصہ چھوڑا گیا تھا۔

قیصر گائیس کالیگولا

تاریخ رومہ میں قیصر کالیگولا Caligula کے نام سے مشہور قیصر روم کا نام گائیس سیزر Gaius Caesar تھا۔ وہ جرمانیکس کا بیٹا تھا اور اسے ٹائبریس نے متبنیٰ بنایا تھا جو اس کا چچا تھا۔ جرمانیکس کم عمری میں کوسٹر کے عہدے پر پانچ سال تک فائز رہا تھا۔ اس کے بعد درمیانی عہدوں پر فائز ہوئے بغیر وہ قنصل بن گیا تھا پھر آگسٹس کی وفات کے بعد اسے سینٹ نے جرمنی میں رومی فوجوں کی کمان کرنے کے لیے منتخب کرلیا تھا۔ اگرچہ فوج نے ٹائبریس کی تخت نشینی کی متفقہ طور پر مخالفت کی تھی اور جرمانیکس کو شہنشاہ تسلیم کرلیا تھا مگر جرمانیکس نے پشت اور آباء کی عزت کا خیال رکھتے ہوئے ٹائبریس کے رقیب کے طور پر شہنشاہ بننا پسند نہ کیا بلکہ اپنی فوج کا دھیان بٹانے کے لیے جرمنی میں ایک نیا محاذ کھولا اور بہت بڑی فتح حاصل کی۔ دوسری مرتبہ قنصل منتخب ہونے کے بعد اس نے سرعت کے ساتھ مشرق کا رخ کیا جہاں رومہ کی عسکری ساکھ خراب ہو رہی تھی۔ جرمانیکس نے آرمینیا کے بادشاہ کو شکست اور کپاڈوشیا کی ریاست کو سلطنت رومہ کے صوبے میں بدل دیا۔ انطاکیہ میں وہ خود ایک طویل بیماری کا شکار ہوگیا۔ اور اس نے صرف ۳۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بعد از وفات جسم کے نیلے پڑ جانے اور منہ جھاگ نکلنے کی وجہ سے زہر خورانی کا شبہ بڑھ گیا۔ پھر جب اس کی نعش کو جلایا گیا تو پورے جسم کے جل کر خاکستر بن کے باوجود اس کا دل اس کی راکھ میں صحیح وسالم پایا گیا۔ حکما نے اس کے دل کے آگ سے محفوظ رہنے کی توضیع اس کا زہر سے شرابور ہونا قرار دیا جس کی وجہ سے اس کے دل نے آگ نہیں پکڑی تھی۔

اگر عوام کے فیصلے کو تسلیم کیا جائے تو جرمانیکس کی زہر خورانی اور بے وقت موت کا ذمہ دار ٹائبریس تھا جس نے گورنر شام گنائس پسو Gnaeus Piso کو ایسا کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ کسی مدعی تخت کو زندہ چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ پسو نے جرمانیکس کو اس کی بیماری کے دوران بھی بہت دق کیا تھا اور اپنی اشتعال انگیز تقریروں سے اسے اشتعال دلانے کی پوری کوشش کی تھی۔ اسی رویے کی بنا پر اس کے رومہ واپس لوٹنے پر سینٹ نے پسو کو بھی سزائے موت سنائی تھی مگر وہ اس قانونی پھندے سے بچ نکلا تھا۔

جرمانیکس اچھی جسمانی صحت اور اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے مشہور تھا۔ وہ ایک خوبرو اور حوصلہ مند نوجوان تھا اور یونانی اور لاطینی ادب میں دلچسپی رکھنے کے ساتھ ساتھ فن خطابت پر بھی عبور رکھتا تھا۔ فن سپہ گری میں اتنا طاق تھا کہ دشمنوں کو اکثر دست بدست مقابلوں میں شکست دے کر قتل کر دیتا تھا۔ تلوار اور قلم کا یکساں دھنی تھا اس نے یونانی زبان میں کچھ طربیے بھی تحریر کئے تھے جو اس کی دیگر ادبی تحریروں کے علاوہ تھے۔ وہ گھر یا گھر کے باہر ہمیشہ لوگوں سے ملنساری اور سادگی سے پیش آتا تھا۔ جو اسے بدنام کرنے کی کوششیں کرتے ان کے ساتھ بھی رواداری اور نرمی سے پیش آتا۔ یہاں تک کہ وہ گورنر شام پسو کے ساتھ بھی دوستانہ رویہ رکھتا تھا یہاں تک کہ اسے ثبوت مل گئے کہ پسو اس کے خلاف سحر کاری اور زہر خورانی کی سازشوں میں ملوث ہے۔ تب اس نے پسو سے دوستانہ رویہ ختم کر دیا بلکہ اپنے خاندان والوں کے لیے وصیت میں تحریر کیا کہ اگر اسے کچھ ہو جائے تو پسو سے اس کا انتقام لیا جائے۔

جرمانیکس کی انہیں نیکیوں نے اسے اپنے جاننے والوں میں مقبول بنا دیا تھا۔ آگسٹس اس کو اپنا جانشین بنانے پر بھی غور کرتا رہا تھا مگر بعد ازاں اس نے ٹائبریس کو حکم دیا تھا کہ اسے اپنا متبنی بنا لے۔ اس کی یہی مقبولیت جب کبھی وہ رومہ واپس لوٹتا اس کی جان کے لیے خطرہ بن جاتی تھی۔ اسی وجہ سے وہ دوبارہ رومہ سے چلا جاتا تھا۔ جب وہ جرمنی سے ایک بڑی بغاوت فرد کرنے کے بعد واپس رومہ لوٹا تھا تو باوجود اس کے کہ اس کا استقبال کرنے کی صرف دو بٹالین فوج کو اجازت دی گئی تھی مگر فوج کی تمام بٹالین اس کے استقبال کو نکلیں تھیں اور عوام میں سے ہر عمر کے افراد بلا استثنیٰ خواتین و مرد اس کے استقبال کے لیے رومہ کے باہر بیسویں سنگ میل تک چلے آئے تھے۔

اس کی مقبولیت کا سب زیادہ مظاہرہ اس کی وفات دن ہوا تھا جب عوام نے اس کی موت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مندروں پر پتھر برسائے اور قربان گاہ الٹ ڈالیں۔ لوگوں نے اپنے گھروں میں رکھے ہوئے بت گلیوں میں پھینک دیئے اور یہاں تک کہ اپنے نوزائیدہ بچوں کو پہچاننے سے عاری ہو گئے۔ وہ وحشی قبائل جو رومیوں کے خلاف یا آپس میں جنگ میں مصروف تھے انہوں نے جرمانیکس کی وفات کی خبر سن کر جنگ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ کچھ شہزادوں نے غم کا اظہار کرنے کے لیے نہ صرف اپنے سر بلکہ اپنی بیویوں تک کہ سر مونڈ دیئے۔ شہنشاہ ایران نے اس رومی جرنیل کی موت کا سوگ مناتے ہوئے اپنا شکار کا پروگرام ملتوی کر دیا اور سلطنت پارتھیہ میں سوگ منانے اعلان تھا۔

جبکہ اہل رومہ جو پہلے ہی اس کی بیماری کی خبر سن کر مبہوت تھے اور جب ایک شام یہ افواہ پھیلی کہ وہ روبصحت ہوگیا تو عوام مشعلیں اٹھائے قربانی کے جانور لے کر شام دھندلکے میں کیپولین پہاڑی کی طرف چلے تاکہ شکرانے میں قربانیاں دی جائیں ادھر شاہی محل میں ٹائبریس یہ خوشخبری سن کر بیدار ہوگیا کہ جرمانیکس روبصحت ہوگیا۔

مٹ گئے سارے غم، ڈھل گئی شام غم
اک نئی صبح روشن دنیا میں آنے کو ہے

اور پھر جب اس کی موت کی خبر اہل رومہ کو پہنچی تو انہیں تسلی دینا مشکل ہوگیا۔ دسمبر کے مہینے میں جب تہوار اور جشن منائے جاتے ہیں ہر طرف صف ماتم بچھ گئی اور جرمانیکس کا سوگ منایا جانے لگا۔ ہر شخص غم زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ خوفزدہ بھی تھا کیونکہ اہل رومہ جانتے تھے کہ ٹائبریس کو اس کے ظلم اور جبر سے کوئی شخص باز رکھتا تھا تو وہ جرمانیکس تھا اس کی وفات کے بعد اب کوئی اہل رومہ کو اس کے ظلم سے بچانے والا نہ رہا۔

جرمانیکس نے اگریپینا دختر مارکس اگرپا سے شادی کی تھی۔ اس کے بطن سے اس کے ہاں نو بچے پیدا ہوئے تھے۔ دو بچے شیر خوارگی میں مر گئے تھے اور تیسرا بچہ کم سنی میں۔ لیویا نے اس بچے کا ایک مجسمہ کیوپڈ کے لباس میں وینس دیوی کے مندر میں رکھا تھا۔ آگسٹس بھی اپنے اس سوتیلے پوتے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس نے اپنی خوابگاہ میں اس کی ایک شبیہہ رکھ چھوڑی تھی جسے وہ خوابگاہ داخل ہونے پر اکثر چومتا تھا اور چھ بچوں میں سے ۳ لڑکیاں تھیں اگریپینا، دروسلا اور لیویلا جبکہ زندہ رہنے والے بچوں میں تین لڑکے تھے، دروسس، نیرو اور گائیس جو بعدازاں قیصر کالیگولا کہلایا۔ ٹائبریس کا رویہ جرمانیکس کے بیٹوں کی طرف سے بعدازاں تبدیل ہوگیا اور اس نے سینٹ کو ترغیب دے کر دروسس اور نیرو کو عوام دشمن قرار دلوا کر سزائے موت دلوادی۔

گائیس کالی گولا ۳۱ اگست ۱۲ عیسوی پیدا ہوا تھا۔ ان دنوں اس کا باپ گائیس فونٹیس کیپیٹو Gauives Fontius Capito کے ساتھ مشترک قونصل شپ کے عہدے پر فائز تھا۔ کالی گولا کے مقام پیدائش کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ گنائس سیٹولس گائیسٹولکس Gnaeus Lentulus Gaetulles کے مطابق وہ ٹروولی Tivoli کے مقام پر پیدا ہوا، لیکن مشہور رومی محقق پلینی خورد Pliny the Young کے مطابق وہ دریائے رائن اور دریائے موسیل Moselle کے سنگم کے

قریب ٹریویس Treves نامی مقام پر پیدا ہوا تھا جبکہ گیزٹ Gazett نے اس کا مقام پیدائش اینٹیئم Antium بتایا ہے۔ میری تحقیق کے مطابق یہی صحیح مقام ہے۔ پلینی نے بتایا ہے کہ گنائس گامیٹولکس نے محض نوجوان شہنشاہ کی خوشامد کے لیے لکھا کہ اس کا تعلق ٹیوولی سے ہے جو ہرکولیس کے لیے ایک متبرک شہر تھا مگر خود پلینی خورد بھی غلطی پر تھا کیونکہ آگسٹس کے سوانحعمری لکھنے والے متفق تھے کہ جرمانیکس کا پہلا دورہ ملک گال (فرانس) اس کے قنصل بننے کے بعد واقع ہوا تھا اور اس وقت تک کالیگولا پیدا ہو چکا تھا۔ اس کے علاوہ قربان گاہ پر لکھیں گئیں تحریروں پلینی کی تصدیق نہیں کرتیں کیونکہ اگریپینا کے ہاں دولڑکیاں گال میں پیدا ہوئیں تھیں۔ آخر میں اس خط کا تذکرہ کرتا ہوں جو آگسٹس نے اپنی وفات سے کچھ ماہ پہلے لکھا تھا اور مجھے ملا ہے یہ خط اس نے اگریپینا کو لکھا تھا۔ اس خط میں جس گائیس کا ذکر ہے وہ بالضرور کالیگولا ہی ہے کیونکہ اگریپینا اور جرمانیکس کے زندہ بچ رہنے والے کسی اور بچے کا نام گائیس نہیں سوائے کالیگولا کے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کالیگولا کسی گاؤں میں پیدا نہیں ہوا تھا جس سے گیزٹ کی بات کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ''کالیگولا'' کا نام یعنی کالیگولا ایک فوجی مزاح سے لیا گیا تھا۔ چونکہ کالیگولا نے فوج کے درمیان کی پرورش پائی تھی اس لیے وہ بچپن ہی سے سپاہیوں جیسا لباس پہنتا تھا جس کے ساتھ ''کالیگی Caliga نام کے فوجی جوتے بھی پہنے جاتے تھے۔ یہ جوتے وہ شوق سے پہنتا تھا انہیں کی وجہ سے اس کا عرفی نام کالیگولا پڑ گیا اسی نام سے فوجی اسے از راہِ مذاق پکارتے تھے۔

گائیس کالیگولا اپنے باپ جرمانیکس کے ساتھ شام بھی گیا تھا۔ وہاں سے واپسی پر وہ اپنی ماں کے ساتھ رہا اور پھر جب اُسے جلاوطن کر دیا گیا تو وہ اپنی پڑدادی لیویا آگسٹا کے ساتھ رہا۔ اپنی دادی کے جنازے کی اعزازی تقریر بھی اسی نے کی تھی اگرچہ وہ ابھی کم سن تھا۔ پھر وہ اپنی نانی انٹونیا کے ساتھ رہنے لگا تاوقتیکہ اسے ٹائبریئس نے کیپری بلا لیا، اس وقت اس کی عمر قریباً ۱۹ برس تھی کیپری پہنچنے کے بعد ہی پہلی مرتبہ اس نے اپنی داڑھی مونڈی تھی اور ایک بالغ رومی کا لباس پہنا تھا مگر یہ اس کے بھائیوں کے بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھنے کے اعزاز میں منعقد تقاریب کے مقابلے میں بہت غیر رسمی تھا۔ ٹائبریس کے درباریوں نے کئی مرتبہ سازش کی وہ ٹائبریس کے بارے شکایت کریں اور وہ مارا جائے مگر وہ ناکام رہے۔ اس نے اپنے قریبی عزیزوں کے قتل میں

بھی کوئی ناراضگی ظاہر نہیں کی اور نہ ہی کبھی اپنے گود لینے والے دادا کے برے سلوک کا برا منایا بلکہ وہ نہ صرف اپنے دادا بلکہ پورے گھر سے ہمیشہ اطاعت شعاری کا اظہار کرتا تھا جسے دیکھ کر کچھ لوگ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے تھے کہ ''نہ تو اس سے بہتر کوئی اور غلام ہو سکتا ہے اور نہ اس سے بدتر کوئی آقا۔'' مگر اس کا یہی نرم رویہ اس کی جان کو بچانے میں معاون ثابت ہوا اور وہ اپنے دادا ٹائبریس کے ظالمانہ ہتھکنڈوں سے محفوظ رہا۔

لیکن مظلومی کے ان دنوں میں بھی خود کالیگولا کی فطری وحشت ظاہر ہوئے بنا نہ رہ سکی۔ وہ لوگوں پر تشدد ہوتا ہوا اور انہیں پھانسی پر چڑھاتے ہوئے دیکھنا بہت پسند کرتا تھا اور اپنی خونیں سرشت میں خود ٹائبریس سے کم نہیں تھا۔ راتوں کو بھیس بدل کر وہ عیش طرب سے حظ اٹھاتا تھا۔ ٹائبریس اس کی تھیٹریکل ڈانس اور گانے کی خواہش کی تسکین کرنے کے لیے خود بھی رضامند تھا کہ شاید یہ فنون لطیفہ ہی اسے مہذب بنانے میں معاون ثابت ہوں۔ بوڑھے شہنشاہ نے اس کے اندر چھپے ہوئے شیطان کو اپنے تجربات کی روشنی میں دیکھ لیا تھا اسی وجہ سے وہ اکثر کہتا تھا کہ کالیگولا کا ظہور خود اس کی موت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور باقی سب کے لیے تباہی۔ میں رومہ کے سینے پر ایک افعی پال رہا ہوں۔'' ایک مرتبہ اس نے کہا تھا کہ میں ایک ایسے رتھ بان کی تربیت کر رہا ہوں جو سورج کی آگ بھری رتھ کو اس کے راستے سے بھٹکا کر پوری دنیا کو جلا دے گا۔''

کالیگولا نے فی الفور جونیا کلاڈیلا سے شادی کی جو ایک ممتاز سینیٹر، مارکس سلینس Marcu Silanus کی بیٹی تھی۔ شادی کے بعد اسے اپنے بھائی دروسس کی جگہ اسے آگر Augur کے عہدے پر فائز کیا گیا اور پھر اس کی عمدہ کارکردگی اور فرائض منصبی کی بطریق احسن ادائیگی کی وجہ سے پروہت کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ اس سے یہ امید بندھی کہ وہ ٹائبریس کے بعد اس کا جانشین بنے گا۔ سجانس کے زوال کے بعد سے دربار کی وقعت بھی کم ہو گئی تھی۔ جب اس کی بیوی جونیا بچہ کی پیدائش کے دوران وفات پا گئی تو اس نے گارڈ کمانڈر، میکرو کی بیوی اینیا نیو یا Ennia Naevia کو اپنے دام الفت میں پھانس لیا اسے اپنے شہنشاہ بننے کے بعد ملکہ بنانے کے تحریری وعدے کے ساتھ اینیا نے اسے میکرو کی حمایت جیتنے میں مدد کی جس کے بعد اسے ٹائبریس کو زہر دینے میں کوئی رکاوٹ نہ رہی۔ بستر مرگ پر ابھی ٹائبیرس کی سانسیں بھی نہیں ٹوٹیں تھیں کہ اس نے ٹائبریس کی انگلی سے شاہی انگوٹھی اتارنے کا حکم دے دیا تھا اور جب اس نے اس انگوٹھی کو اپنے

ہاتھ سے نہ اتارنے دیا تو تکیہ اس کے منہ پر رکھ کر اس کو دم گھونٹ کر مار دیا گیا۔ ایک اور روایت کے مطابق اس کا گلا دبا دیا گیا تھا وہ بھی خود اسی کے ہاتھوں سے۔ جب بستر مرگ پر دراز ٹائبیریس کے ساتھ کیے جانے والے ظلم کے خلاف اس کے ایک آزاد کردہ غلام نے احتجاج کیا تو ہی اسے بھی مصلوب کر دیا گیا۔ ایک مورخ نے یہ لکھا ہے کہ کالیگولا نے یہ اعتراف کیا تھا کہ اس نے دادا کے قتل کا ارادہ کیا تھا اور وہ اس کی خوابگاہ خنجر بکف داخل بھی ہوا تھا اور ٹائبریس کو قتل کر کے اپنے ماں باپ اور بھائیوں کا انتقام لینا چاہتا تھا۔ اس کے اپنے لفظوں کے مطابق اس نے ٹائبریس کو سوتے ہوئے پایا، اسے اس پر رحم آ گیا اور اس نے خنجر پھینک دیا اور اس کی خوابگاہ سے نکل گیا کہتے ہیں ٹائبریس کو بھی اس کی خبر تھی مگر اس نے کبھی کالیگولا سے اس بارے میں پوچھنے یا اسے سزا دینے کی کوشش نہیں کی تھی۔

کالیگولا کی تخت نشینی

کالیگولا کی تخت نشینی اہل روم کے لیے ایک خواب کے سچ ہو جانے کے مترادف تھی۔ اس کے والد جرمانیکس کی خوش کن یادیں اور اس کے خاندان کے لیے ہمدردی کا جذبہ اس کے پیچھے کارفرما تھا۔ یہ خاندان جرمانیکس کے بعد تقریباً پورے کا پورا ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ اس وجہ سے جب کالیگولا تخت نشین ہوا تو سلطنت رومہ کی پوری آبادی نے بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا جب وہ ٹائبریس کی جنازہ گاڑی کو مسینیئم سے رومہ لایا تو وہ خود بھی سوگواروں کے لباس میں ملبوس تھا، مگر عوام نے اس کا استقبال بڑے جوش وخروش سے کیا اور اس کے اعزاز میں قربانیاں کی گئیں اور مشعلیں روشن کی گئیں۔

اس کی رومہ میں آمد کے فوراً بعد سینٹ کے اراکین اور عوام کی ایک بڑی تعداد نے جو زبردستی ایوان میں داخل ہو گئی اسے متفقہ طور پر مطلق العنان اقتدار پیش کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے ٹائبریس کی وصیت کو بھی نظر انداز کر دیا جس میں اس نے اپنے پوتے کو جو ابھی کم سن تھا اس کے ساتھ مشترک طور پر شہنشاہ بنایا تھا۔ اس کی تخت نشینی کے اعزاز میں جو شاندار تقریبات منعقد کی گئی ان میں تقریباً ۱۶۰۰۰۰ قربانیاں اس کے اعزاز میں کی گئیں اور یہ تقریبات اگلے تین ماہ تک جاری رہیں۔

تخت نشینی کے کچھ دن بعد کالیگولا نے ''جزائر جیل Prison Islands کا دورہ کیا اس کی ان

جزائر سے بخیریت واپسی کے لیے عوام نے منتیں مانی۔ پھر جب وہ بیمار پڑا تو اس کی خیریت کے طالب عوام نے شاہی محل کا محاصرہ کرلیا۔ اور رات بھر شاہی محل کو گھیرے رکھا۔ اس کے کچھ چاہنے والوں نے منتیں مانیں اور قسمیں کھائیں کہ اگر دیوتا شہنشاہ کو روبصحت کردیں تو پیشہ ور تیغ زنوں کے طور پر رومی دنگل میں مقابلوں میں حصہ لیں گے۔ کچھ لوگوں نے تو انتہا کردی اور انہوں نے پلے کارڈ اٹھالیے جن پر تحریر تھا کہ وہ رضا کارانہ طور پر بیمار شہنشاہ کی بجائے مرنے کے لیے تیار ہیں۔ وہ اپنی عوام کی محبت کے سمندر میں غوطہ زن تھا۔ غیر ملکی بھی اس کو خراج عقیدت پیش کررہے۔ ایرانی پارتھی شہنشاہ آرٹابانس نے کالیگولا کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور شام کے رومی گورنر جنرل سے ملاقات کی پھر شام سے واپس لوٹتے ہوئے جب وہ دریائے فرات کے کنارے پر پہنچا تو اس نے رومی قومی نشان عقاب، دیگر رومی علموں اور قیصران رومہ کے مجسموں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

کالیگولا نے بھی اپنی مقبولیت کو بڑھانے میں ہر ممکن طریقے سے کوشش کی۔ اس نے ٹائبریس کے جنازے پر اعزازی تقریر کی اور اس کے دوران وہ ٹائبریس کے غم میں زاروقطار روتا رہا۔ ٹائبریس کی تدفین اس کے حکم پر شاہانہ انداز میں کی گئی مگر اس کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوتے ہی کالیگولا نے پینڈے ٹریا Pandataria اور پونٹین Pontian نامی جزیروں کا رخ کیا اور اپنی ماں اور بھائیوں نیرو اور دردسس کی باقیات کی وہاں سے واپس رومہ لایا۔ خراب موسم کے باوجود وہ ان کی راکھ کو بڑی تعظیم سے مرتبانوں میں ڈال کر اپنے ساتھ لایا اور عظیم رومی بہادروں کے کندھوں پر انہیں لے کر مقبرے تک پہنچا۔ اس نے سرکس گیم کے دوران اپنی ماں اگریپینا کی شبیہ کو سلامی دینا لازم قرار دیا۔ اپنے باپ کے اعزاز میں اس نے ماہ ستمبر کا نام تبدیل کر کے ''جرمانیکس رکھ دیا، سینٹ میں اس کی دادی انٹونیا کے اعزاز میں قرارداد پاس کی گئی۔ اپنے ساتھ مشترک قنصل کے عہدے کے لیے اس نے اپنے چچا کلاڈیس Cladius کو نامزد کیا جواب تک صرف ایک رومی بہادر تھا۔ کالیگولا کی بہنوں کے نام اب ریاست کے حلف وفاداری میں شامل کر لیے گئے جب کوئی حکومتی عہدہ دار اپنے عہدے پر فائز ہوتا تو وہ یہ حلف اٹھاتے ہوئے کہتا تھا کہ میں آج سے اپنی زندگی اور اپنے بال بچوں کو شہنشاہ گائیس اور اس کی بہنوں سے کم درجہ دوں گا..... اب قنصل بھی اپنے حلف وفاداری میں کہتے کہ آسمان شہنشاہ گائیس اور اس کی بہنوں کو خوش

نصیبی نصیب ہو۔ اسی طرح مقبولیت حاصل کرنے کے لیے اس نے تمام جلا وطن کئے لوگوں کو واپس بلالیا اور ٹائبریس کے عہد میں جن لوگوں پر مجرمانہ الزامات لگا کر سزائیں سنائی گئیں تھیں وہ تمام معطل کر دیئے گئے اس کی ماں اور بھائیوں کے خلاف عدالت میں جو تحریری شہادتیں موجود تھیں وہ سب فورم میں منگوا کر جلا دی گئیں۔

مشہور رومی مصنفین ٹائٹس لیبائنس Titus Labienus، کریمیوٹیس کواڈس Cremutius Cordus اور کسیئس سیورس Cassius Severus کی کتابیں جن پر کچھ عرصہ پہلے سینٹ پابندی لگا دی تھی، اب شائع کرنے کی اجازت دے گئی۔ عوام کی خوشنودی کے لیے اس نے آگسٹس کے عہد کی طرح شاہی بجٹ دوبارہ شائع کرنا شروع کر دیا اسے بھی ٹائبریس نے اپنے عہد میں بند کر دیا تھا۔ عدلیہ کے شعبے میں کالیگولا نے پانچویں جیوڈیشنل ڈویژن کی تخلیق کی جس سے عدلیہ کا کام آسان ہو گیا۔ مجسٹریٹی کے شعبے میں اس کے انتخابی نظام کو دوبارہ بحال کر دیا۔ اگرچہ سینٹ نے ٹائبریس کی وصیت کو نظر انداز کر دیا تھا مگر کالیگولا نے اس وصیت کی رو سے جن کے نام ٹائبریس نے ترکہ چھوڑا تھا، ان افراد کی بہت عزت افزائی کی۔ جن لوگوں نے گھر ایک آگ لگنے کی وجہ سے جل گئے تھے انہیں معاوضہ دیا گیا زائد ٹیکس معاف کر دیئے گئے۔ وہ باج گزار بادشاہ جنہیں اس نے اپنی تخت نشینی کے بعد سے ان کی ریاستوں میں بحال کیا تھا۔ انہیں ٹیکس ان کی معزولی کے وقت سے واپسی کرانے کا حکم دیا گیا۔ مثال کے طور پر انطیاکس آف کمانگی Antiochus of Commagne کو ایک لاکھ طلائی سکے اس مد سے واپس کیے گئے۔ عوامی اخلاق کو بلند کرنے کے لیے کالیگولا نے ایک آزادہ کردہ کنیز کو جس پر اس کے آقا نے سخت تشدد کیا تھا مگر اس نے اپنے آقا کا یہ ظلم ظاہر نہیں ہونے دیا تھا اسے حکومت کی طرف سے ۸۰۰ طلائی سکے بطور حوصلہ افزائی دیئے گئے۔ کالیگولا کے ان اصلاحی کارناموں کی وجہ سے اسے بہت سے اعزازات دیئے گئے۔ ان اعزازات میں وہ سونے کی ڈھال بھی شامل تھی جسے پروہتوں کے مدرسہ کی طرف سے ہر سال قلعہ میں لے جایا جاتا تھا۔ وہ اسے جلوس کی شکل میں لے کر چلتے تھے اور اس کے پیچھے سینٹ کے اراکین اور امراء کے وہ بچے ہوتے تھے جو شہنشاہ کی تعریف کے ترانے گا رہے ہوتے تھے۔ سینٹ کے حکم پر ایک رومی تہوار پریلیا Parilia رومہ کے سنگ بنیاد رکھے جانے کے اعزاز میں بہار کے موسم میں منایا جاتا تھا اب کالیگولا کی تخت نشینی کے دن کو منتقل کر دیا گیا جس سے مراد

یہ تھی کہ رومہ نے اس دن دوبارہ جنم لیا تھا۔

کالیگولا ۴ مرتبہ قنصل شپ کے عہدے پر فائز ہوا۔ پہلی مرتبہ یکم جولائی سے دو ماہ کے لیے۔ اگلی دفعہ پورے ماہ جنوری کے لیے۔ تیسری دفعہ ماہ جنوری کے تیرہ ایام کے لیے۔ چوتھی مرتبہ جنوری کے پہلے سات دنوں کے لیے (انگریزی مترجم کے مطابق کے کالیگولا ۳۷ء، ۳۹ء اور ۴۰ عیسوی میں اور ۴۱ عیسوی میں قنصل منتخب ہوا تھا) تیسری مرتبہ وہ بغیر کسی شریک کار کے قنصل کے عہدے پر فائز ہوا تھا۔ بعض مورخین کے نزدیک اس کی رومی تاریخ میں پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح اس کی شاہانہ ضیافتوں کی بھی مثال نہیں ملتی۔ اس نے عوام کے ہر فرد کو دو مرتبہ تین تین اشرفیاں بطور تحفہ دیں اور سینٹ کے ہر رکن اور ہر رومی بہادر کو ان کے بیوی بچوں کے ساتھ دو مرتبہ ضیافت پر مدعو کیا اور پر تکلف شاہانہ طعام پیش کرنے کے بعد اس نے پہلی ضیافت میں مدعو ہر مرد کو ایک لبادہ اور ہر عورت کو ایک شرخ یا جامنی رنگ کا سکارف بطور تحفہ پیش کیا۔ اس نے مشہور رومی تہوار سیچرنالیا۔ Saturnalia کے چار دنوں میں ایک پانچویں دن کا اضافہ کیا۔ یہ تہوار ہر سال ۱۷ دسمبر کو شروع ہوتا تھا۔

کالیگولا نے بہت سے تیغ زنی کے مقابلے یا رومی دنگل بھی منعقد کرائے، جن میں سے کچھ سٹیڈیلئس ٹارس کے بیضوی اکھاڑے میں اور کچھ انکلوژر میں منعقد کئے گئے۔ ان مقابلوں میں تنوع کے لیے افریقی باکسروں اور اطالوی صوبے کمپانیا کے باکسروں کے مکہ بازی کے انعامی مقابلے بھی منعقد کرائے گئے۔ ان مقابلوں کی صدارت بھی شہنشاہ نے خود کرنے کی بجائے مقامی مجسٹریٹوں کے سپرد کی۔ اسی طرح اس کے حکم پر مختلف قسم کے سٹیج شو بھی سٹیج کئے گئے۔ جب یہ سٹیج شورات کے وقت پیش کیے جاتے تو پورے شہر میں چراغاں کا اہتمام بھی کیا جاتا تھا۔ ان اسٹیج شو کے دوران حکومت کی طرف سے کھانا پیش کرنے کے علاوہ انعامی کوپن بھی تقسیم کئے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ جسمانی یا کسرتی کھیلوں کے مقابلے سرکس میں دن کے وقت منعقد کئے جاتے تھے۔ دوڑوں کے مقابلوں میں کالیگولا نے جنگ لڑا جن کا ڈانس اور تیندوے کا شکار نامی نئے مقابلے متعارف کرائے۔ کالیگولا نے ٹائبریس کے عہد کے بہت سے تعمیراتی منصوبے بھی مکمل کرائے۔ ان میں معبد آگسٹس اور پومپی اعظم کا تھیٹر شامل تھے جو ٹائبریس کی غفلت کی وجہ سے مکمل نہیں ہو سکے۔ اس کے علاوہ اس نے ضلع ٹائبر میں ایک آبراہ Aqueduct تعمیر کروائی اور انکلوژر کے

قریب ایک بیضوی اکھاڑہ۔ Amphitheater تعمیر کرنا شروع کیا مگر مکمل نہ ہوسکا۔ اس کے علاوہ کالیگولا کے تعمیراتی کارناموں میں معبد سیرا کیوز میں کئی دیواروں کی دوبارہ تعمیر، جزیرہ سیموس Samos میں پولی کریٹیز Polycrates کے محل کی دوبارہ تعمیر شامل ہے۔ اس کے علاوہ مشہور قدیم شہر افی سوس Ephesus میں اپالو دیوتا کا معبد، کوہستان الپس میں ایک نئے شہر کی تعمیر اس کی تعمیرات میں شامل ہیں اس کے علاوہ وہ خاکنائے اسھمس، کارنتھ میں ایک نہر کی تعمیر میں دلچسپی رکھتا تھا جس کے لیے اس نے سروے کرنے کے لیے آدمی بھی بھجوائے تھے۔

ظلم و جبر

یہاں تک تو اس کی بحیثیت شہنشاہ تاریخ رقم کی گئی ہے مگر اس کے بعد کی تاریخ کالیگولا عفریت Caligula The Monster کی تاریخ ہے اور ایک ظالم انسان کی کہانی ہے کالیگولا نے اپنی تخت نشینی کے بعد بہت سے القابات اختیار کئے تھے جن میں کالیگولا پارسا، بابائے فوج، قیصر اور سب سے عظیم تر انسان وغیرہ شامل ہیں۔ ایک ظہرانے میں کچھ غیر ملکی بادشاہ مدعو تھے اور کالیگولا بھی اس ضیافت میں موجود تھا۔ یہ غیر ملکی بادشاہ اس بحث میں الجھے ہوئے تھے کہ ان میں سے سب شریف النسل اور اعلیٰ نسب کون ہے۔ اس مباحثہ میں مداخلت کرتے ہوئے کالیگولا نے ہومر کا ایک شعر پڑھا:

ع ''نہیں یہاں بس ایک آقا اور ایک بادشاہ ہوگا''

اسی دن سے اس نے ایک تاج شاہی زیب کرنا شروع کر دیا۔ مگر بہانہ یہ کیا کہ وہ بادشاہ نہیں بلکہ ایک جمہوریہ کا مختار اعلیٰ ہے۔

اگلا قدم کالیگولا نے یہ اٹھایا کہ اپنی زندگی ہی میں اپنی پرستش کروانے کے انتظامات کیے۔ شاہی محل کو فورم تک وسیع کر دیا۔ کاسٹر کی خانقاہ Shrine of Castor اور پولکس Pollux کو اس کی دہلیز میں شامل کر لیا۔ وہ اکثر یہاں کھڑا رہتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے دیوتا کی حیثیت سے اپنے لیے ایک معبد تعمیر کرایا جہاں اس کے سنہرے بت گئے تھے جنہیں بالکل ویسی ہی پوشاک پہنائی جاتی تھی جیسی وہ خود پہنتا تھا۔ دیگر قیصر تو مرنے کے بعد دیوتاؤں میں شمار کئے جاتے تھے کالیگولا نے خود اپنی زندگی ہی میں خود کو دیوتا بنا لیا تھا۔

کالیگولا کا جد اعلیٰ اگر پا چونکہ عام لوگوں کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا اسی وجہ سے کالیگولا

خود کو اس کا پوتا کہلانے میں عار سمجھتا تھا۔ اگر کوئی اگر پا کا ذکر اپنی تقریر یا تحریر میں قیصرانِ روم کے جدِ اعلیٰ کے طور پر کر دیتا تو وہ انتہائی غضب آلود ہو جاتا۔ اپنے نسلی تفاخر کو بحال کرنے کے لیے اس نے ایک افسانہ یہ گھڑا کہ اس کی ماں آگسٹس اور اس کی بیٹی جولیا کے درمیان ناجائز جنسی تعلقات یا تزویج محرمات سے پیدا ہوئی تھی۔ وہ اس معاملے میں ٹیبریز آگسٹس کو بدنام کرنے سے نہیں چوکتا تھا۔ اس نے اگر پا کی سالانہ برسی منانے کو منسوخ کر دیا تھا۔ وہ اگر پا کی جنگ ایکشیئم اور جنگ سسلی میں انجام دی گئی خدمات کو بھی تسلیم نہیں کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ فتوحات رومیوں کے خون پر حاصل کی گئیں تھیں۔

لوگوں کے ساتھ اس کے بے رحمانہ سلوک کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ جب اس کی دادی انٹونیا نے اس سے التجا کی وہ اس کی بات تنہائی میں سنے تو تو اس نے اپنی دادی کے پاس اپنے گارڈ کمانڈر میکرو کو بطور بدرقہ بھیج دیا۔ اس بُرے سلوک کی وجہ سے غم زدہ ہو کر وہ بے چاری بہت جلد اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔ بعض مورخین کے مطابق اپنی دادی کی موت کو خود کالیگولا نے زہر خورانی کے ذریعے قریب تر کیا تھا۔ اس کی موت پر کالیگولا نے اس کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ وہ اس کی چتا کو اپنے کھانے کے کمرے میں بیٹھ کر دیکھتا رہا اور اس نے اس کی آخری رسومات میں شرکت تک نہ کی۔ ایک دن اچانک اس نے فوج کے ایک کرنیل کو نوجوان ٹائبریس کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ ٹائبریس پر الزام تھا کہ اس نے ایک تریاق کھا کر اس پر زہر خورانی کا شک کیا تھا۔ اس کے سانسوں سے اس تریاق کی خوشبو سونگھی گئی تھی محض اس معمولی الزام پر اسے سزائے موت دے دی گئی۔ کالیگولا نے اپنے سسر، مارکس سیلانس Marcussilanus کو تلوار سے خود اپنا گلا کاٹنے کا حکم دیا۔ اس پر الزام تھا کہ جب شاہی جہاز کو سمندری طوفان کے دوران سمندر میں اتارا گیا تھا تو اس نے اپنے بحری جہاز کو شاہی جہاز کی حفاظت کے لیے سمندر میں نہ اتارا بلکہ وہ کنارے پر منتظر کھڑا رہا کہ اگر کالیگولا کا جہاز سمندر میں ڈوب جائے تو وہ اقتدار پر قبضہ کر لے۔ ان دونوں کیسوں میں سچ یہ تھا کہ مارکس سیلائس اچھی طرح بحری سفر پر قادر نہیں تھا اور وہ طوفان میں بحری سفر نہیں کر سکتا تھا جب نوجوان ٹائبریس کے سانسوں سے جس دوائی کی خوشبو سونگھی گئی تھی وہ کھانسی کی ایک دوا تھی جو مستقل استعمال کی وجہ سے اس کے پھیپھڑوں میں بسی ہوئی تھی۔ کالیگولا نے اپنے چچا کلاڈیس کو اپنے مذاق کا نشانہ بنانے کے لیے مخصوص کیا ہوا تھا جس سے وہ مسلسل دق ہوتا رہتا تھا۔

کالیگولا کی بری عادتوں میں سے ایک بری عادت یہ تھی وہ باری باری اپنی تینوں بہنوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے میں ملوث تھا۔ ایک بڑی ضیافت کے دوران جب اس کی بیوی اس کے قریب بیٹھی ہوئی تھی وہ ان تینوں کو بھی اپنے قریب بٹھائے ہوئے تھا۔ بعض لوگوں کے مطابق وہ اپنی چھوٹی بہن دورسلا Drusila سے اس کی کم سنی میں زنا کا مرتکب ہوا تھا۔ اس کی دادی انٹونیا نے جس کے ہاں یہ دونوں رہتے تھے انہیں بستر میں اکھٹے پکڑ لیا تھا۔ بعدازاں کالیگولا نے دروسلا کو اس کے خاوند لوسیس کیسیس لونگیئس Lucius Cassius Longinus سے الگ کر کے انتہائی بے شرمی سے کام لیتے ہوئے بیوی بنا کر اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ پھر جب وہ انتہائی طور پر بیماری کا شکار ہوا تو اس نے اپنی وصیت میں اپنا سب کچھ دروسلا کے نام کر دیا تھا یہاں تک کہ سلطنت بھی۔ دروسلا کی موت پر اس نے اس کے لیے سرکاری طور پر منائے جانے والے سوگ کے دنوں کے دوران لوگوں کے لیے اپنے والدین، بیویوں اور اہل خانہ کے ساتھ مل کر ہنسنا، کھانا کھانا اور نہانا بھی ایک بڑا جرم قرار دے دیا تھا۔ وہ اس کے غم میں اتنا دیوانہ ہوا تھا کہ اس نے اچانک رات کے وقت رومہ سے کمپانیا کے لیے روانگی اختیار کی اور وہاں سے وہ بحری جہاز پر سسلی کے لیے روانہ ہوا اور پھر اسی تیزی سے واپس رومہ لوٹ آیا۔ اس سفر کے دوران نہ تو اس نے داڑھی منڈوائی اور نہ حجامت بنوائی۔ دروسلا کی وفات کے بعد جب کبھی اسے کوئی اہم حلف لینا پڑتا تو وہ دروسلا کی عفت وتقدس کی قسم کھاتا تھا جہاں بھی اسے یہ حلف لینا ہوتا سینٹ میں یا کسی فوجی تقریب میں۔ اور اس کے بعد اس نے اپنی دو زندہ بچنے والی بہنوں سے بہت زیادہ محبت بڑھائی اور ان دونوں کو باری باری اپنے ساتھ شب بسری کے مواقع فراہم کیے۔ مگر ساتھ ہی چونکہ ان دونوں کے اپنے بھائی کالیگولا کے ساتھ ملوث ہونے کا راز کھل چکا اس لیے اب ممکن نہیں تھا کہ کوئی معزز شخص ان سے شادی کرے۔ اگریپینا نے ایک جرائم پیشہ ڈومی ٹیئس آہینو سے شادی کی جو عمر میں اس سے پچاس سال بڑا تھا۔ مشہور رومی شہنشاہ نیرو اسی شخص کا بیٹا تھا۔ مگر اگریپینا تو خود تخت شاہی تک پہنچنا چاہتی تھی چاہے اس کے لیے اسے اپنے بھائی کو بھی راستے سے ہٹانا پڑتا۔ بوڑھے خاوند کی وفات کے بعد اس نے ایمیلئیس لیپڈس Aemelius Lepidus کو اپنے ساتھ گانٹھا اور وہ اس کی داشتہ بن گئی تاکہ لیپیڈس کالیگولا کو قتل کر دے اور اس کی جگہ لے لے اور وہ ملکہ روم بن سکے اس سازش میں اس نے اپنی چھوٹی بہن جولیا کو بھی ساتھ ملا لیا۔ تاہم کالیگولا کو بھی اس سازشی منصوبے

کی بھنک پڑ گئی۔ اس نے لیپیڈس کے خلاف مقدمہ بغاوت قائم کیا اور اس مقدمے میں اپنی دونوں بہنوں کو زانیہ کہنے میں اس نے کوئی ندامت محسوس نہیں کی کیونکہ وہ دونوں اس کے قتل کے منصوبے میں لیپیڈس کے ساتھ تھیں۔ عدالت میں اس نے ان دونوں کی لکھائی میں لکھے ہوئے خط پیش کیے جو اسے قتل کرنے کے لیے لکھے گئے تھے۔

ازدواجی زندگی

کالیگولا کی شادی شدہ زندگی کے متعلق کچھ کہنا بھی مشکل ہے کہ کس طرح اس نے شادیاں کیں اور کس طرح توڑ دیں اور جس طرح وہ خاوند تھا یہ سب بہت شرمناک ہے۔ اس نے گنائس پسو اور لیویا اور یسٹلا کی شادی کی تقریب میں شرکت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دلہن کو دولہا کی بجائے کالیگولا کے ساتھ شب زفاف منانا پڑی۔ تاہم کچھ دنوں کے بعد اس نے اس کو واپس اس کے خاوند کے پاس بھیج دیا دو سال بعد وہ محض اس شک کی بنا پر جلاوطن کر دی گئی کہ اس نے اپنے خاوند کے ساتھ جنسی تعلقات سے قائم کر لیے تھے۔ ایک اور روائت کے مطابق شادی کی تقریب میں جب پسو اس کے سامنے والی نشست پر بیٹھا ہوا تھا تو اس نے پسو کو کہا تھا کہ میری بیوی واپس کرو اور پھر دلہن کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ اگلے دن اس نے اعلان کیا تھا کہ اس نے رومولس اور آگسٹس کے انداز میں ایک بیوی حاصل کر لی ہے۔ اس نے اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کے بعد یونان کے گورنر جنرل اور قنصل گائیس میمئس کی بیوی لولیا پالینا Lollia Pallunaکی بیوی کو محض اس خبر پر بلا بھیجا کہ اس کی دادی ایک خوبصورت عورت تھی، لیکن کچھ عرصے کے بعد لولیا کو بھی چھوڑ دیا اور اسے کسی اور کے ساتھ شب بسری کا حکم بھی دیا۔ کائسونیا ایک اور عورت تھی جو نہ جوان تھی اور نہ خوبصورت اور اس کے تین بچے اس کے سابقہ شوہر سے تھے اس کے علاوہ وہ فضول خرچ اور پھوہڑ بھی تھی مگر کالیگولا اُسے بہت زیادہ پیار کرتا تھا، یہاں تک کہ جب کبھی فوجی دستوں کے معائنے کے لیے بھی جاتا تو اسے بھی فوجی لباس میں ساتھ لے جاتا تھا۔ اس کے دوستوں کے مطابق وہ اسے عریاں کر کے پریڈ بھی کراتا تھا مگر اسے کبھی بیوی کا شرف نہیں دیتا تھا۔ پھر جب اس کے بطن سے اس کا بچہ پیدا ہوا تو اس نے اسے بیوی کا درجہ دے دیا اور اس کے ساتھ شادی کا اعلان کر دیا اس نے اپنی اس بچی کا نام اپنی بہنوں کے نام پر جولیا دروسلا رکھا اور منروا دیوی کو اس کا نگہبان مقرر کیا۔ اس بچی کا مزاج بالکل اپنے باپ پر گیا اور وہ کم سنی میں ہی اتنی ظالم تھی کہ اپنے ساتھ کھیلنے والے بچوں کی آنکھیں نکال لیتی تھی۔

کالیگولا کا اپنے قریبی عزیزوں سے سلوک بھی ناقابل بیان ہے۔ اس نے اپنے ایک عزیز، شاہ بطلیموس آف موریطانیہ (یہ شاہ جوبا دوم اور انطونی کی بیٹی سلینی کا بیٹا تھا) اور حفاظتی دستے کے کمانڈر مارکو سے کہ جس کی بیوی پر تصرف پا کر اس کی امداد سے وہ تخت نشین تھا۔ اس کا سلوک اتنا اچھا تھا کہ انہیں ذلت کی موت کے علاوہ کچھ اور نہیں ملا۔

اسی طرح سینٹ کے اراکین سے بھی اس کا سلوک اچھا نہیں تھا۔ اعلیٰ درجے کے افسروں کو اس کی رتھ کے آگے آگے میلوں تک دوڑنا پڑتا تھا۔ وہ اکثر ایسے لوگوں کو اپنے دربار میں طلب کرتا جنہیں پہلے خفیہ طور پر قتل کروا دیتا مگر یہ دکھاوا کرتا جیسے وہ زندہ ہوں، پھر جب وہ دربار میں حاضر نہ ہوتے تو کچھ دن بعد ان کے خودکشی کر لینے کا اعلان کر دیتا۔ جب دو قنصل اس کی سالگرہ کا اعلان کرنا بھول گئے تو اس نے نہ صرف انہیں ان کے عہدوں سے معطل کر دیا بلکہ انہیں صرف تین دن کے اندر اندر ملک چھوڑنے کا حکم بھی دیا۔ اس کے ایک خزانچی Quaestor پر سازش کرنے کا الزام لگایا گیا۔ کالیگولا نے اس کے کپڑے اتروا کر زمین پر لٹا دیا اور پھر فوجیوں کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے کوڑے لگائیں۔ وہ ادنیٰ عہدوں کے لوگوں سے گستاخانہ اور انتہائی سخت رویے سے پیش آتا تھا۔ ایک تھیٹر میں آدھی رات کے وقت لوگوں کے ایک ہجوم نے نشستوں کے حصول کے لیے ہنگامہ آرائی کی جو وہاں موجود کالیگولا کی طبیعت پر بہت گراں گزری اور اس نے انہیں بھگانے کے لیے اپنی سپاہیوں کو ان پر ڈنڈے برسانے کا حکم دے دیا۔ اس حکم پر ان لوگوں پر اتنا تشدد کیا گیا کہ بہت لوگ اس تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گئے۔ کالیگولا تھیٹر میں شورش و ہنگامہ و آرائی کرانے کے لیے تحفوں کے کوپن تقسیم کرواتا تھا جس سے عوام شہ پا کر سورماؤں کے لیے مختص نشستوں پر بیٹھ جاتے تھے اور ہنگامہ آرائی شروع ہو جاتی تھی۔ دن کے وقت منعقد ہونے والے دنگلوں کے دوران جب شدید گرمی اور دھوپ کا وقت ہوتا تو کالیگولا لوگوں کے سروں پر سے سائبان اتارنے کا حکم دے دیتا اور ان لوگوں کو چلچلاتی دھوپ میں سے اٹھنے کی اجازت تک نہیں دی جاتی تھی اور مقررہ پروگرام ہی منسوخ نہیں کئے جاتے تھے۔ اسی طرح اس نے کئی مرتبہ اناج گھر بند کروا کر لوگوں کو بھوکوں مار دیا تھا۔

ذیل کی مثالوں سے اس کی خونخوار فطرت بے نقاب ہو جاتی ہے، کالیگولا نے ایک رومی دنگل کے لیے کچھ درندے اکٹھے کئے تھے مگر جب اس نے بازار میں فروخت ہونے والے گوشت

کی قیمت بہت گراں پائی تو درندوں کو ان انسانوں کا گوشت فراہم کرنے کا حکم دیا جو مختلف جرائم میں قید تھے۔ اس کے لیے اس نے قیدیوں کی چارج شیٹ کو پڑھنا بھی پسند نہیں کیا بلکہ قیدیوں کو ایک لائن میں کھڑا کر کے اس نے حکم دیا کہ اس گنجے شخص اور ایک دوسرے قیدی کے درمیان میں کھڑے تمام قیدیوں کو قتل کر دینے کا حکم دے دیا۔

کسی شخص نے قسم کھائی تھی کہ اگر کالیگولا اس شدید بیماری سے روبصحت ہو جائے تو وہ اکھاڑے میں شمشیر زنی کا مقابلہ لڑے گا۔ کالیگولا نے اس شخص اپنی قسم کو پورا کرنے پر مجبور کر دیا اور اس کے تیغ زنی کے مقابلے کو بہت غور سے دیکھا اور اسے اکھاڑے سے اس وقت تک باہر نہ نکلنے دیا جب تک اس نے مقابلہ جیت کر بڑی سماجت سے رہا کیا جانے کے لیے کہا ایک اور شخص جس نے خودکشی کرنے کی قسم کھائی بھی جب کالیگولا نے اسے زندہ پایا تو اسے ہار وغیرہ پہننے کا حکم دیا پھر اسے روم کے گلی کوچوں میں شاہی غلاموں کے ساتھ پھرایا گیا۔ اس جلوس میں بہت سے غلام بربط بجا رہے تھے اور اس کی خودکشی کرنے کی قسم کا اعلان کر رہے تھے۔ آخر کار اس شخص کو دریائے ٹائبر میں پھینک دیا گیا کہ اس کی قسم پوری ہو جائے۔ کئی اعلیٰ نسب کے لوگوں کو گرفتار کر کے داغ آہن لگایا گیا اور انہیں کان کنی کرنے کے لیے بھیج دیا گیا یا پھر سڑکوں کی تعمیر کے کام پر لگا دیا گیا اور کچھ کو بھوکے درندوں کے آگے پھینک دیا گیا۔ کئی دیگر کو تنگ پنجروں میں بند کر دیا گیا جہاں وہ چوپایوں کی طرح رہنے پر مجبور کر دیئے گئے۔ کچھ کو معمولی الزامات پر جیسے اس کے منعقد کردہ کھیلوں پر تنقید کرنے کے جرم میں دو ٹکڑے کر دیا گیا۔

کالیگولا پھانسی دیئے جانے والے لوگوں کے والدین کو پھانسی کا نظارہ کرنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ جب ایک مجرم کے باپ نے خرابی صحت کی بنیاد پر معذرت کی تو اس نے سرکاری پالکی بھیج دی تاکہ اسے لایا جا سکے۔ ایک سزائے موت دیئے جانے والے شخص کے والد کو کالیگولا نے اس کے بیٹے کو پھانسی دیئے جانے کے فوراً بعد اپنے ساتھ ظہرانے کی دعوت دی اور اسے اپنی بذلہ سنجی سے اس کے بیٹے کی موت کے غم کے باوجود ہنسانے کی کوشش کی۔

اس نے انسانوں اور جنگلی درندوں میں لڑے جانے والے دنگلوں کے مہتمم کو کئی دنوں تک بھاگے رہنے کے بعد گرفتار کر لیا اور اسے پابہ زنجیر کر کے کوڑوں کی سزا دی گئی۔ اسے اس وقت تک قتل نہیں کیا گیا جب تک کوڑوں کی مار سے اس کے بھیجے سے بہنے والی پیپ سے اٹھنے والی ناگوار

بد بونا قابل برداشت نہ ہوگئی۔ ایک ڈرامہ نگار کو ایمفی تھیٹر میں زندہ جلا دیا گیا اس کا جرم صرف یہ تھا کہ اس نے ایک کھیل میں ایک ذو معنی لائن لکھ دی تھی۔ ایک سورما کو جب بغیر کوئی وجہ بتائے وحشی درندوں کے آگے پھینکا جانے لگا تو اس نے شور مچا دیا کہ وہ بے گناہ ہے۔ کالیگولا نے اسے واپس بلوایا اور اس کی زبان کاٹ دی گئی۔ اب دوبارہ اسے درندوں کے آگے پھینکنے کا حکم دیا گیا اس مرتبہ اس مظلوم نے کوئی حیل وحجت نہیں کی۔

ایک مرتبہ کالیگولا نے جلاوطنی سے واپس بلائے گئے ایک شخص سے پوچھا کہ وہ جلاوطنی کے ایام مین اپنا وقت کیسے بسر کرتا تھا؟ کالیگولا کی خوشامد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس نے جواب دیا کہ وہ اپنا پورا وقت ٹائبریس کے لیے موت مانگنے کی دعاؤں میں صرف کرتا تھا اور آپ کے تخت نشینی کے لیے دعا گو تھا، یہاں تک کہ میری دعائیں پوری ہوئیں۔ کالیگولا نے اس شخص کے اس جواب سے نتیجہ اخذ کیا کہ اب اسکی حکومت میں جلاوطن کئے جانے والے لوگ بالضرور اس کی موت کی دعائیں کرتے ہونگے۔ اس نے ان تمام جزیروں پر اپنے افسر بھیج کر جہاں لوگوں کو جلاوطن کیا جاتا تھا۔ تمام جلاوطن کئے گئے لوگوں کو قتل کروا دیا۔ ایک سینیٹر جو کسی وجہ سے کالیگولا کی نظر میں ٹکڑے ٹکڑے کیے جانے کا مستحق تھا، اس کے خلاف کالیگولا نے اپنے ہم نشینوں کو شہ دی کہ وہ سینیٹر جیسے ہی ایوان میں قدم رکھے اسے اپنے قلم گھونپ کر مار دیا جائے اور اسے عوام دشمن قرار دے دیا جائے اور پھر اسے باقی اہل سینیٹ کے حوالے کر دیا جائے تا کہ وہ اسے غیر کی قانونی کاروائی کے ہلاک کر دیں کالیگولا اس وقت مطمئن نہیں ہوا جب تک اس شخص کے اعضا الگ الگ کر کے رومہ کی گلیوں میں نہ گھسیٹے گئے اور اس کے قدموں میں ڈھیر نہ کر دیئے گئے کیا اس سے بھی زیادہ کوئی شخص خون آشام ہوسکتا ہے؟

کالیگولا کے وحشیانہ مظالم اس کے وحشیانہ مزاج وزبان سے میل کھاتے تھے۔ اس نے ایک مرتبہ دعویٰ کیا کہ اسے اپنی شخصی خوبیوں میں سب سے زیادہ قابل افتخار اس کی کرختگی زبان اور بے لوچ پن لگتا ہے، جس سے اس کی مراد اس کی بے باکی اور ڈھیٹ پن تھا۔ وہ اپنی دادی کی نصیحتوں پر نہ صرف کان نہیں دھرتا تھا۔ بلکہ اس نے اپنی دادی کو اس کی نصیحتوں کے بدلے میں کہا تھا کہ ''وہ جس سے جیسے اس کا من چاہے گا ویسا سلوک کرے گا۔ آپ یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالیں''۔ نوجوان ٹائبریس پر جب اس نے زہر خورانی کے خلاف احتیاطی دوائیں یا تریاق استعمال کرنے کا

شک کیا تھا تو کالیگولا نے حقارت سے اس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا ''کیا واقعی کو تریاق بیزر کے خلاف کام کر سکتا ہے؟'' اپنی بہنوں کو جلاوطن کرتے ہوئے وہ ان سے جسمانی حظ اٹھانے کے باوجود غصے میں ان کے خلاف تبصرہ کرتے ہوئے بولا تھا کہ ''میرے پاس محبت کے علاوہ تلواریں اور جلاوطن کرنے کے لیے جزیرے بھی ہیں۔'' ایک سابقہ مجسٹریٹ جو اینٹی سرا Anticyra میں اپنا دماغی علاج کرا رہا تھا۔ بار بار کالیگولا کو اس کی بیماری کی چھٹیاں بڑھانے کی درخواستیں بھیجتا رہتا تھا کالیگولا نے اس کا گلا کاٹنے کا حکم صادر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''اگر اس جہنمی کو تھوڑے سے فائدے کے لیے اتنا طویل عرصہ درکار ہے، تو اس کا خون بہانا ضروری ہے۔'' جب سزائے موت کے پروانوں پر دستخط کرتا کو اسے یہ الفاظ دہرانے کی عادت تھی۔ ''میں اپنا حساب چکتا کر رہا ہوں۔'' ایک مرتبہ ایک ہی کھیپ میں اہلِ فرانس (گال) اور اہل یونان کو سزائے موت دینے کو سزائے موت سناتے ہوئے اس نے یہ شیخی بگھاری تھی کہ آج ہم نے فرانس و یونان کو فتح کر لیا۔''

سزائے موت دینے کا اس کا پسندیدہ طریقہ بھی بہت خوفناک تھا۔ وہ سزا پانے والے کے اہم اعضا کو چھوڑ کر اس کے پورے جسم پر چرکے اور چھوٹے چھوٹے زخم لگواتا تھا۔ اس بارے میں اس کا یہ زبانی حکم بڑا مشہور تھا۔ ''اُسے یہ محسوس کراؤ کہ وہ مرنے والا ہے۔'' یہ جملہ بہت جلد ضرب المثل بن گیا تھا۔ ایک مرتبہ ناموں کے ملتے جلتے ہونے کی بنا پر جب ایک بے گناہ آدمی قتل کر دیا گیا تو اس نے اعلان کیا کہ یہ شخص بھی اس کے ہم نام کے برابر ہی سزائے موت کا مستحق تھا۔ اس سلسلے میں وہ ایک شاعر ایکسیئس کا ایک شعر پڑھتا تھا۔

انہیں مجھ سے نفرت کرنے دو اس وقت تک جب تک وہ مجھ سے ڈرتے ہیں۔''

وہ سجانس کے دوستوں کی طرح بلا امتیاز سینیٹ سے بھی برا سلوک روا رکھتا تھا اور انہیں کھلی گالیاں دیتا تھا۔ یہی سلوک وہ ان مخبروں سے روا رکھتا تھا جنہوں نے اس کی ماں اور بھائیوں کی مخبری کی تھی۔ کالیگولا نے ٹائبریس کے مظالم کو حق بجانب قرار دینے کا دعویٰ بھی کیا کیونکہ وہ اکثر ملزمان پر لگنے والے الزامات کی مطابقت میں ہوا کرتے تھے۔ رومی سورما مسلسل اس کے لیے ناراضگی کا سامان پیدا کرتے تھے۔ یہ شکایت اسے اکثر کھیلوں یا ڈراموں کے اہتمام کے موقع پر پیدا ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک کھیل کے دوران جب عوام نے غلط ٹیم کے حق میں تالیاں بجائیں تو

کالیگولا نے چلا کر کہا کہ کاش! تمام رومی قوم کی ایک ہی گردن ہوتی (تا کہ اس کا سر قلم کرنے میں آسانی رہتی) ایک مرتبہ ایک بیضوی اکھاڑے میں میں کھیلوں کے دوران اچانک شور بلند ہوا کہ ٹیٹرینس ڈاکو نے حملہ کر دیا۔ کیلی گولا نے کہا کہ جن لوگوں نے ٹیٹرینس کو بلا بھیجا ہے وہ خود ٹیٹرینس ہیں۔ ایک مرتبہ شمشیر زنی کے ایک مقابلے میں کچھ کھلاڑیوں نے جو اپنے مدمقابل مسلح افراد کے مقابلے میں سستی دکھا رہے تھے، کھیل کا اچھا مظاہرہ نہ کیا جس پر کالیگولا نے انہیں بزدلی کے الزام میں سزائے موت سنائی۔ اس پر ان میں سے ایک تیغ زن نے ایک ترشول اُٹھا کر اپنے تمام پانچوں مخالفین کو قتل کر ڈالا۔ اس پر کالیگولا نے عوام کے سامنے اپنے خوف کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ "یہ بہت ظالمانہ قتل ہے۔"

ایک مرتبہ کالیگولا نے شکایت کی "کہ کیا برا زمانہ آ گیا ہے۔ اب عوام پر کوئی ہلاکت ایسی نازل نہیں ہوتی۔ جیسی آگسٹس کے عہد میں ویرس کے قتل عام Varus Massacar کی شکل میں نازل ہوئی تھی اور ٹائبریس کے عہد میں ورنائی میں ایمفی تھیٹر کے اچانک منہدم ہو جانے سے آئی تھی۔ میرے عہد کی خوشحالی نے ان تمام سانحوں کو بھولنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اپنے مزاج کے مطابق وہ اکثر ملک میں قحط پڑنے، طاعون پھیلنے، آگ لگ جانے، فوج کے ذریعے تباہی پھیلنے یا کم از کم زلزلہ آ جانے کی دعا مانگتا تھا تا کہ زیادہ سے زیادہ، انسان ہلاکت کا شکار ہو سکیں۔

کالیگولا جو کچھ کہتا اور کرتا تھا وہ سب ظلم کے امتیازی نشان رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ چاہے وہ آرام کر رہا ہوتا یا کھیلوں سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا یا کسی ضیافت میں مدعو ہوتا اس کا ظلم و ستم جاری رہتا تھا۔ وہ اکثر مقدمات کی سماعت اور عقوبت کے دیئے جانے کے وقت خود موجود ہوتا چاہے وہ کھانا کھا رہا ہوتا۔ یا کسی چیز سے لطف اندوز ہو رہا ہوتا۔ وہ ہمہ وقت ایک ماہر جلاد کو تیار رکھتا تھا تا کہ جیل سے لائے گئے قیدیوں کے فوراً سر قلم کرائے جا سکیں۔

جب پیوٹولی Puteoli کے مقام پر سمندر پر بنائے جانے والے پل کو خیر و برکت دی جانے کی ایک تقریب اس پل پر منعقد ہوئی تو کالیگولا نے اس تقریب میں شرکت کے لیے کچھ مہمان بھی مدعو کیے تا کہ وہ اس پل کا معائنہ کر سکیں۔ مگر اس تقریب کے دوران ہی اچانک ان سب کو سمندر میں گرا دیا گیا۔ ان میں سے کچھ بحری جہازوں کے پتوار سے چمٹ گئے مگر انہیں کالیگولا کے حکم پر چپو مار مار کر پتوار سے الگ کر کے سمندر میں ڈوبنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ ایک عوامی

ضیافت کے دوران ایک غلام نے چاندی کی ایک پٹی چرالی۔ کالیگولا نے آدمیوں کی ایک جماعت بھیج کر اسے گرفتار کرایا۔ گرفتار کرنے والوں نے اس کے ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے باندھ دیئے اور اسے پکڑ کر تمام ضیافتی میزوں کے گرد پھرایا گیا۔ ایک اور موقع پر ایک تیغ زنی کے مقابلے میں ایک تیغ زن نے جان بوجھ کر اپنی لکڑی کی تلوار گرادی۔ کالیگولا نے فوراً ہی ایک خنجر اس کو گھونپ کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ایک مرتبہ جب قربانی کی رسم میں شریک تھا۔ قربان گاہ کے قریب اس نے اپنا چوبی درمٹ لہرایا اور محسوس ہوا کہ وہ قربانی کے جانور کی طرف لہرا رہا ہے مگر اس نے یہ درمٹ قربانی کرنے والے اس نائب پروہت کے سر پر دے مارا جس کا فرض قربانی کے جانور کی گردن پر چھری پھیرنا تھا۔ ایک شاہی ضیافت کے دوران اچانک شہنشاہ قہقہے لگانے لگا اس سے اگلی نشستوں پر جو قنصل بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نہایت شائستگی سے التماس کی کہ کیا وہ بھی اس کی ظرافت طبع میں حصہ لے سکتے ہیں؟ اس نے جواباً کہا کہ کیا تم سوچ رہے ہو کہ میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ میں اشارہ کروں اور تمہارے سر تن سے جدا کر دیئے جائیں؟

کالیگولا نے اپنی بیوی یا کسی بھی داشتہ کی گردن یہ کہے بغیر کبھی نہیں چومی تھی ''اگر میں چاہوں تو یہ خوبصورت گردن اسی وقت تن سے جدا کر دی جائے۔'' بعض اوقات وہ اپنی بیوی کائسوینا کو اس بات پر بھی تشدد کی دھمکی دیتا تھا کہ وہ اسے اتنا کیوں چاہتی ہے؟

اپنے گستاخانہ زعم اور تخریبی ذہنیت کی وجہ سے اس نے ہر عہد کے لوگوں پر مخاصمانہ حملے کیئے۔ آگسٹس کے عہد میں جب قلعہ Capitol کے صحن کو کشادہ کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی تو وہاں ایستادہ زعما کے مجسمے کیمپ ماریئس میں منتقل کر دیئے گئے تھے۔ کالیگولا نے انہیں پاش پاش کروا کر ان کے اتنے ٹکڑے بکھرا دیئے کہ ان پر آویزاں کتبے تک بھی بحال نہیں کیے جا سکتے تھے۔ اس تخریبی کاروائی کے بعد کسی زندہ شخص کا مجسمہ اس کی اجازت کے بغیر وہاں نصیب نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے ذہن میں ہومر کی نظموں کو کچل دینے کا نظریہ بھی پلتا رہا تھا جس کے لیے اسے افلاطون کی اس دلیل کا سہارا بھی لینا پڑا تھا کہ جس نے اپنی جمہوریہ Repuublic سے ہومر جیسے شاعروں کو جلاوطن کر دیا تھا۔ جہاں تک ورجل اور لیوی کا تعلق تھا کالیگولا نے ان کے مجسمے اور ان کی تصنیفات کو لائبریریوں سے ہٹا دینے کا قریباً اہتمام کر لیا تھا۔ اس کے نزدیک ورجل ایک کم علم اور بے ہنر شاعر تھا اور لائیوی Livy ایک لفظوں کا سوداگر اور نادرست مورخ تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا

وہ تصنیف وتالیف کے شعبے ہی کو جلاوطن کرنا چاہتا تھا۔ وہ اکثر قسم کھاتا تھا کہ ہرکولیس کی قسم کوئی وکیل بھی میری وصیت کو غیر موثر نہیں قرار دے سکے گا۔ کالیگولا نے رومہ کے تمام شرفا کو ان کے خاندانی نشانات اور امتیازات اسے محروم کر دیا تھا۔ ٹارکوئٹس Tarquatus ان کے سنہرے کالروں سے محروم کر دیئے گئے اور سنسناٹس Cincinnatus خاندان ان کی زلفوں کی لٹوں سے۔ گنائیس پومپی کے نام کے ساتھ اعظم کا خاندانی لاحقہ ختم کر دیا گیا۔ اس نے شاہ بطلیموس کو رومہ کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی خصوصی طور پر اس کا استقبال کیا پھر اچانک اسے سزائے موت دی جانے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ جیسا کہ پہلے ذکر آیا شاہ بطلیموس کو یہ سزائے موت ایمفی تھیٹر میں تیغ زنی کا مقابلہ دیکھنے کے دوران ایک ارغوانی لبادہ پہننے پر دی گئی کیونکہ یہ لبادہ سب کی توجہ متوفی بادشاہ کی طرف مبذول کر رہا تھا۔ جب کبھی کوئی خوبصورت سر اور بالوں والا شخص کالیگولا کے قریب سے گزرتا، چونکہ کالیگو خود گنجا تھا اس لیے اس کے قریب سے گزرنے والے ہر خوشنما بالوں والے شخص کی بالجبر چندیا گنجی کر دی جاتی تھی۔ ایک سینیٹر کا بیٹا ایسیوس پروکوس Aesius Proculus بہت خوبصورت جسم کا مالک اور اتنا خوبصورت تھا کہ لوگ اسے ''عظیم کیوپڈ'' کے عرفی نام سے پکارتے تھے۔ ایک دن ایک تیغ زنی کے مقابلے کے دوران اسے کالیگولا کے حکم پر بغیر متنبہ کیئے اس کی نشست سے گھسیٹ کر اکھاڑے میں لے جایا گیا اور اس کا مقابلہ ایک یونانی تیغ زن سے کرایا اس کے بعد ایک اور مسلح شخص سے اسے غیر مسلح لڑایا گیا اگرچہ وہ یہ دونوں مقابلے جیت گیا تاہم اسے اس کی جیت کے انعام کے طور پر بیڑیاں پہنا کر چیتھڑوں میں ملبوس کر کے رومہ کی گلیوں میں پھرایا گیا تاکہ خواتین اس کی حالت پر ہنسیں پھر آخر کار اس کی گردن ماردی گئی۔ سچ یہ تھا کہ چاہے کوئی کتنے ہی ادنیٰ طبقے سے تعلق رکھتا ہو مگر اس میں کوئی اچھا وصف موجود ہو تو کالیگولا بالضرور اس سے حسد کرنے لگتا تھا۔ اسی طرح اس نے ڈیانا دیوی کے پروہت اور نیمی کے مقدس بادشاہ Sacred King of Nemy کو چیلنج کرنے کے لیے ایک مضبوط شخص کو بھیجا کیونکہ یہ پجاری بادشاہ روایت کے مطابق ایک بھگوڑا غلام تھا جس نے اپنے پیشتر دو قتل یہ تخت حاصل کیا تھا۔ ایک کھیلوں کی تقریب میں ایک پاریوس نامی رتھ بان کی اس کے ایک غلام کو آزاد کرنے پر اتنی تعریف کی گئی کہ وہاں موجود کالیگولا طیش میں آ کر بالآخر۔ ایمفی تھیٹر کو چھوڑ کر چل دیا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اپنے لباس میں الجھا اور سیڑھیوں سے عمودی طور پر اترتے ہوئے اس نے کہا کہ دنیا کی سب سے طاقتور

نوع جو ایک معمولی تیغ زن کی ادنیٰ حرکتوں پر متوجہ ہے بجائے بادشاہوں کی نظر التفات حاصل کرنے کے حتیٰ کہ ان بادشاہوں میں سے ایک عظیم بادشاہ ان کے درمیان ابھی موجود ہے۔

جنسی آلودگی

کالیگولا کو پاکیزگی کا ذرا بھر خیال نہیں تھا۔ چاہے اس کا تعلق اس کی اپنی ذات سے ہو یا کسی اور سے اس پر لواطت اور اغلام بازی کا الزام بھی تھا، مورخین کے مطابق وہ فاعل اور مفعول دونوں طرح سے مارکس لیپڈس اور ایک سٹیج اداکار منیسٹر Mnestor کے ساتھ ملوث تھا۔ اس کے علاوہ وہ غیر ملکی یرغمالوں اور ایک قفل خاندان کے فرد ویلیریئس Catulus Valerius کے ساتھ بھی ملوث پایا گیا تھا۔ ویلیئرس نے عوام میں واضح طور پر بیان دیا تھا کہ وہ شہنشاہ سے حظ اُٹھاتا ہے۔

اپنی بہنوں کے ساتھ ملوث ہونے اور ایک طوائف پائریلیئس Pyrallis کے ساتھ بدنام ہونے کے علاوہ اس نے رومہ کی ہر شادی شدہ خاتون کی طرف اپنا شیطانی پنجہ بڑھایا۔ ان خواتین میں سے کچھ کو منتخب کر کے اس نے ان کے خاوندوں کے ہمراہ انہیں ایک ضیافت پر مدعو کیا۔ جیسے وہ اس کی نشست کے آگے سے گزریں اس نے ان میں سے ہر ایک بغور جائزہ لیا بلکہ اسی طرح پرکھا۔ جیسے کوئی شخص غلام کو اس کی خریداری پرکھتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں جو خواتین سادگی سے اپنی نگاہ نیچے کئے ہوئیں تھیں اس نے اپنے ہاتھ سے ان کی تھوڑی اٹھا کر ان کا چہرہ دیکھا۔ اس کے بعد اسے جب کبھی ضرورت محسوس ہوتی وہ ان میں سے جس خاتون کو سمجھتا کہ اس کی جنسی آسودگی و تسکین کا سامان کر سکے گی اسے طلب کر لیتا تھا اور جس آسودگی حاصل کر کے انہیں پالکی میں بٹھا کر واپس اس کے گھر بھیج دیتا تھا۔ ان میں سے چند بدقسمت خواتین نے اپنے خاوندوں کو طلاق دے دی۔

فضول خرچیاں

کالیگولا کی فضول خرچیوں کی بھی انتہا نہ تھی۔ اس نے نئی قسم کے حمام یا غسل خانے تعمیر کروائے اور بہت سے غیر معمولی کھانے اور مشروبات بھی ایجاد کئے۔ ٹھنڈی اور گرم خوشبوؤں میں غسل کرنا، سرکے میں قیمتی سچے موتی ڈال کر پینا، اپنے مہمانوں کو سنہرے گوشت اور سنہری روٹیاں پیش کرنا اور یہ تبصرہ کرنا کہ قیصر اکیلا کفائت شعار نہیں بن سکتا۔'' اپنی تخت نشینی کے موقع پر اس نے کئی دن تک نہایت فیاضی سے جولین محل کی چھت سے لوگوں پر انعام اکرام کی بارش کرائی تھی۔ اس نے ایسے بحری جہاز تیار کرائے جو Liburnian کہلاتے تھے اور جن میں دس دس

چپوؤں کو چلانے کی جگہ رکھی گئی تھی۔ ان جہازوں کے عرشے کو جواہرات سے مزین کیا گیا تھا ان کے بادبان مختلف رنگوں کے امتزاج سے تیار کیے جاتے تھے۔ ان جہازوں پر بہت سے حمام اور ضیافتوں کے لیے کئی وسیع ہال تعمیر کیے جاتے تھے۔ ان شاہی بحری جہازوں میں وہ ہر صبح کمپانیا کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ سمندر کی سیر پر نکلتا تھا۔ اس کی نشست گاہ میں موسیقی سے لطف اندوز ہونے کا بھی انتظام ہوتا تھا۔ دیہاتی رہائش گاہیں اور ولاز Villas اس کی آسودگی کے لیے بے حساب خرچ سے چلائے جاتے تھے۔ کالیگولا ہر ناممکن اور مشکل کام کرنے میں دلچسپی رکھتا تھا۔ اسی وجہ سے اس نے سمندر کے گہرے پانیوں میں مصنوعی بندرگاہیں تعمیر کروائیں، اور سخت چٹانوں کے اندر سے سرنگیں بنوائیں، میدانوں کو پہاڑیوں کو بلندیوں تک پہنچادیا اور پہاڑوں کو کم کرتا ہوا میدانوں کی سطح تک لے آیا، یہ سب کچھ انتہائی رفتار سے انجام پایا کیونکہ وہ تاخیر کرنے والوں کو سزائے موت سے نوازتا تھا۔ اس کی فضول خرچی کا اندازہ کرنے کے لیے کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس نے ٹائبریس اکٹھا کیا ہوا ۲۷ ملین اشرفیوں کا خزانہ صرف ایک سال کے اندر اندر فضول اڑا دیا تھا۔ اس خطیر رقم کے علاوہ چھوٹے چھوٹے اور کئی خزانے بھی اس کے تصرف میں آنے کے بعد فضول خرچیوں میں اڑ گئے تھے۔

خزانہ بھرنے کے ہتھکنڈے

دیوالیہ ہو جانے کے جب اسے رقوم کی ضرورت پیش آئی تو اس نے ہر طرح کے برے ہتھکنڈے آزمائے اور رقم بٹورنے کے لیے الزام تراشیوں، ٹیکسوں اور نیلامیوں تک کا سہارا لیا۔ اس نے قانون بنایا کہ کوئی شخص اپنے دور کے آباء کی رومی شہریت سے مستفیض نہیں ہو سکتا ماسوا کے اس کے والد کے۔ اس سلسلے میں اس نے جولیئس سیزر اور آگسٹس کے جاری کردہ تمام شہریت کے سرٹیفکیٹ منسوخ کر دیئے اور انہیں ناکارہ قرار دے دیا۔ اس نے جائیدادوں میں بعد کے منسلک کردہ اضافے مسترد کر دیئے۔ اگر ایک فوجی عہدے دار، یا صد سرہنگ Centurian اپنی وصیت میں کوئی ترکہ اپنے لواحقین کے ساتھ سابقہ شہنشاہ ٹائبریس کے نام نہ چھوڑے۔ اس کے عہد کے آغاز سے تو اس کی وصیت کو ناشکری کی وجہ سے کالعدم قرار دے دیا جاتا اور ان تمام لوگوں کی وصیتوں کو بھی قابل فسخ قرار دے دیا جاتا جنہوں نے مرتے وقت کسی شخص کو اپنا وارث قرار دیا ہو یا ایسا کرنا چاہتے ہوں۔ اس سے بہت وسیع پیمانے پر خوف پھیل گیا اور حتیٰ کے جو لوگ شہنشاہ کو ذاتی

طور پر جانتے بھی نہیں تھے وہ اپنی جائیدادوں کو بعد از وفات ضبطی سے بچانے کے لیے اور اپنے بچوں اور لواحقین پر زور دینے لگے کہ ان کی وفات کے بعد ان کا سب کچھ شہنشاہ کے نام کر دیا جائے، تاہم اگر وہ شہنشاہ کے نام اپنی جائیداد کرنے کے بعد بھی زندہ رہتے تو یہ ان کی چالاکی پر محمول کیا جاتا پھر ان میں سے کئی ایک کو شہنشاہ کی طرف سے تحفتاً مٹھائی پیش کی جاتی جو ان کی موت کا سامان لئے ہوتی اور زہر آلود ہوتی تھی۔ اس قسم کے مقدمات کا فیصلہ کالیگولا خود کرتا تھا۔

اس نے باقی سرکاری جائیدادیں بھی خزانے کو بھرنے کے لیے نیلام کر دیں۔ مگر نیلامی میں بولی کو انتہائی بڑھا دیا جاتا اور جو لوگ اس نیلامی میں موجود ہوتے انہیں ان بڑھی ہوئی قیمتوں کے مطابق وہ جائیداد خریدنے پر اتنا مجبور کر دیا جاتا کہ وہ جب اس خریداری کے بعد خود کو مالی طور پر تباہ ہوا پاتے تو اپنی نس کاٹ کر خودکشی کر لیتے۔ ایک مشہور واقعہ ان نیلاموں کا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک موقع پر جب اپونیس سچورینس نامی ایک شخص ایسے ہی نیلام میں ایک بنچ پر سویا ہوا تھا تو کالیگولا نے نیلام کرنے والے کو اس پر نظر رکھنے کو کہا کیونکہ وہ سویا ہوا اپنا سر ہلا رہا تھا۔ لہٰذا نیلامی ختم ہونے سے پہلے ہی اپونیس کو ۱۳ تیغ زن غلام ۹۰ ہزار اشرفیوں کے عوض خریدنے پڑے بصورت دیگر اسے موت کی سزا دی جاتی تھی۔ ان نیلامیوں کے علاوہ کالیگولا نے شاہی ضیافتوں میں شرکت کے لیے دو ہزار اشرفیوں کی سرکاری فیس رکھی تھی۔ دور دراز کے صوبوں سے لوگ یہ مہنگی فیس ادا کر کے اس کی ضیافتوں میں شرکت کرتے یا پھر نیلامی میں کوئی چیز خریدنے والے کو ۲ ہزار اشرفیوں کی ادائیگی پر شہنشاہ کے ساتھ کھانے پر مدعو کیا جاتا تھا۔

سرکاری افسروں کو حکم دیا گیا کہ وہ شاہی خزانے کو بھرنے کے لیے نئے اور پہلے کبھی نہ لگنے والے ٹیکس عوام سے وصول کریں۔ اس معاملے کو انتہائی نفع بخش پاتے ہوئے کالیگولا نے اپنے افسروں کو اجناس کی بجائے نقد روپیہ کی شکل میں ٹیکس وصول کرنے کی تاکید کی۔ کوئی تجارت اور کوئی پیشہ ان نئے ٹیکسوں سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا۔ شہر کے ہر حصے میں کھانے پینے کی اشیا پر ایک فکس ٹیکس عائد کر دیا گیا۔ عدالتوں میں ایسے مقدمات جن میں رقوم کا ذکر ہوتا۔ ایسی رقوم کا ۲ ۱/۲ فی صد سرکاری خزانے میں جمع کرانا لازم ٹھہرا۔ جو شخص اس سرکاری ادائیگی کے ڈر سے مقدمہ ختم کر دے یا مخلوط کر دے وہ اس کے لیے خصوصی جرمانہ ادا کرنے کا حقدار ٹھہرتا تھا قلی اور بوجھ

اٹھانے والے معمولی مزدور بھی اپنی روزمرہ مزدوری میں سے آٹھواں حصہ حکومت کو ادا کرنے کے مستوجب ٹھہرے۔ یہاں تک شہر کی طوائفوں پر بھی یہ نیا ٹیکس عائد کر دیا گیا اور ان کے دلال بھی اس سے بچ نہ سکے۔ اگر کوئی طوائف اپنا پیشہ چھوڑ کر کسی سے شادی کر لیتی تو پھر بھی اس کی ٹیکس ادائیگی منسوخ نہیں کی جاتی تھی۔

ان نئے ٹیکس ضابطوں کو ضابطہ تحریر میں نہیں لایا گیا صرف زبانی اعلان پر اکتفا کیا گیا۔ اسی وجہ سے بہت سے لوگ ان ضابطوں کی پابندی نہیں کر پائے۔ اسی وجہ سے ان ضابطوں کو تحریری شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا مگر اتنا مختصر طور پر لکھا گیا اور ایک اتنی تنگ جگہ میں اس کا دفتر کھولا گیا کہ عوام کے لیے اس کی نقل حاصل کرنا آسان نہیں تھا۔ لیکن کالیگولا عوام سے مال بٹورنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ اس نے شاہی کا ایک حصہ خالی کر کے اس حصے کے کمروں کو خصوصی طور پر سجا سنوار دیا اور اس حصے میں ایک چکلا کھول دیا۔ شہر بھر کی شادی شدہ خواتین اور نوعمر لڑکے یہاں بھر دیئے گئے اور شہر میں اپنے اردلی بھیج کر ہر عمر کے لوگوں کو ان سے لطف اندوز ہونے کے لیے مدعو کیا گیا تاکہ وہ شاہی فیس ادا کر سکیں۔ جو لوگ حکومت کو سود پر قرضہ فراہم کرنا چاہتے کلرک ان لوگوں کے نام ''شاہی آمدنی میں حصہ لینے والے افراد'' کی ذیل میں لکھ لیتے تھے۔

کالیگولا کے ہاں بیٹی بھی پیدائش نے اسے مزید تنگ دستی کا واویلا کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ اس پر کاروبار حکومت کا بار۔ اسی وجہ سے کالیگولا نے اعلان کیا کہ وہ اب وہ باپ بنے گا بوجھ بھی اپنے کندھوں پر اٹھائے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اعلان کیا کہ وہ یکم جنوری کو نئے سال کے لیے تحائف وصول کرے گا۔ اس دن وہ شاہی محل کی ڈیوڑھی میں بیٹھ گیا اور ہر طبقہ کے لوگوں سے مٹھی بھر یا کچھ کم وبیش سکے تحفے میں وصول کیے۔

عسکری مہمات

کالیگولا فوجی کاروائیوں میں بہت کم دلچسپی رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ اسے کسی شخص نے مشورہ دیا کہ وہ اپنے باڈی گارڈ دستے کے لیے بٹاوین Batavian لوگوں میں سے رنگروٹ بھرتی کرے جس سے اس کے ذہن میں جرمن عسکری مہم کا آئیڈیا آیا۔ اس نے وقت ضائع کیے بغیر ہر سمت سے لشکر اکٹھا کیا اور عسکری سپلائیاں وسیع پیمانے پر وصول کرنے کے بعد اس نے اس تیزی سے پیش قدمی

شروع کی کہ اس کی گارڈ بٹالین اس کا ساتھ نہ دے سکیں تاہم بعدازاں وہ اتنا کاہل اور آرام پرست ہوگیا کہ وہ پالکی کے بغیر سفر نہیں کرتا تھا۔ جب کبھی وہ کسی شہر یا قصبے میں وارد ہوتا تھا وہاں کے باشندوں کو شہر کے گلی کوچوں کی صفائی کرنے اور خاک کو چھڑکاؤ کر کے بٹھانے کا حکم دیا جاتا تھا۔

اس کی اس عسکری مہم کی تکمیل کے نتیجہ میں برطانوی بادشاہ سمبلین کے بیٹے ایڈمنیوس Adminius نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اسے اس کے باپ نے برطانوی جزائر سے جلاوطن کر دیا تھا اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ رومی زیر انتداب علاقوں میں آ گیا تھا۔ کالیگولا نے اس کے باوجود ایک غیر معمولی حظ رومہ کی سینٹ کے نام لکھا اور ایلچیوں کو بغیر رکے اسے رومہ میں معبد مریخ میں رومی قنصلوں کو پہنچانے کا حکم دیا۔ اس خط کے پڑھنے والے کو محسوس ہوتا تھا کہ مکمل جزائر پر کالیگولا کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اپنی عسکری مہم کے دوران سینٹروں اور رومہ میں موجود دیگر حکام کو ضیافتوں میں حصہ لینے اور تہواروں کے موقع پر رنگ رلیاں منانے کی سزا بھی دی گئی اور کہا گیا کہ جبکہ شہنشاہ جنگ کے خطرات میں گھرا ہوا ہے اور وہ یہ تمام رنگ رلیاں منا رہے ہیں۔

عسکری مہم کے اختتام پر جب وہ گال سے روانہ ہونے لگا تو اچانک اس نے ان تمام فوجیوں کو قتل کرنے کا ظالمانہ منصوبہ تیار کیا۔ جن فوجیوں نے قیصر آگسٹس کی موت کی خبر سننے کے بعد کالیگولا کے باپ جرمانیکس کے خلاف بغاوت کر کے اس کے ہیڈکوارٹر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اب کالیگولا انہیں ان کے اس جرم کی پاداش میں قتل کروانا چاہتا تھا۔ اس کے کچھ دوستوں نے اسے اس منصوبے پر عمل کرنے سے روکا تاہم کالیگولا نے اپنے بچپن میں پیش آنے والے اس واقعہ کا انتقام لینے کا فیصلہ کیا اور اپنے ہی لشکر کے ہر دسویں آدمی کو سزائے موت دینے کا حکم دے دیا۔ اس مقصد کے لیے انہیں بغیر ہتھیاروں کے پریڈ کے میدان میں آنے کا حکم دیا گیا اور انہیں مسلح گھڑسواروں نے گھیر لیا۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ کچھ سپاہیوں نے خطرے کی بو سونگھ لی ہے اور وہ اپنے ہتھیار اٹھانے کے لیے خاموشی سے کھسک رہے ہیں تو وہ آپ بھی نہایت سرعت کے ساتھ رومہ روانہ ہوگیا۔ وہاں پہنچ کر اپنے قبیح فعل سے توجہ ہٹانے کے لیے اس نے انتقامی طور پر سینٹ کو دھمکی دی جس کی وجہ سے اس کی نظر میں وہ کوئی بڑی فتح حاصل کرنے سے رہ گیا تھا۔ جبکہ اس نے چند دن پہلے بڑے واضح لفظوں میں کہا تھا کہ انہیں میرے اعزاز میں ایسی موت کے غم کی وجہ سے

کچھ نہیں کرنا پڑے گا یعنی کوئی اعزازی تقریب منعقد نہیں ہوگی۔

جب سینیٹرز کے ایک خصوصی وفد نے اس سے ملاقات کی اور سرکاری طور پر فوراً واپسی کی درخواست پیش کی تو وہ چلایا ''میں کبھی خوفزدہ نہیں ہوا۔ میں آرہا ہوں۔'' پھر تلوار کے دستے پر ہاتھ مار کر کہا ''یہ بھی میرے ساتھ آرہی ہے''۔ وہ ان کے لیے واپس لوٹا جنہوں نے اس کا استقبال کیا۔ رومی سورماؤں اور عوام نے جبکہ سینٹرز کو اس نے اپنے استقبال کے لیے آنے سے منع کر دیا اپنی فتح کو موخر کرنے کے بعد وہ واپس شہر میں داخل ہوا۔ یہ اس کی سالگرہ کا دن تھا۔ اس کا پر جوش استقبال کیا گیا۔ اس کے چار ماہ بعد وہ وفات پا گیا۔

کالیگولا سے نہایت خوفناک جرائم سرزد ہوئے تاہم ان سے گھناؤنے جرم کرنے کے اس کے ارادے تھے، جیسے بہت سے نمایاں سینیٹروں اور سورماؤں کو وہ قتل کرانے کا عزم رکھتا تھا اور وہ دارالحکومت کو رومہ سے پہلے اینٹیئم Antium منتقل کرنا چاہتا تھا اور پھر اسکندریہ۔ اس نقطے پر پہنچ کر اگر میرے قارئین کو کالیگولا کے ان آئندہ عزائم کے متعلق کچھ شک وشبہ محسوس ہو تو میں یہ بات ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس کی وفات کے بعد اس کے کاغذات سے دو کتابیں ملی تھیں جن کے نام علی الترتیب ''خنجر'' The Dagger اور ''تلوار The Sowrd تھے اور ان میں سے ہر ایک کتاب ان لوگوں کے ناموں پر مشتمل تھی جن کو وہ آئندہ قتل کرانا چاہتا تھا۔ ایک بڑا صندوقچہ ہر قسم کے خطرناک زہروں پر مشتمل اس کی خصوصی اشیا میں سے ملا تھا۔ یاد رہے زہر خورانی اس کا سب سے خطرناک اور بے آواز ہتھیار تھا۔ کہتے ہیں جب یہ صندوقچہ اس کے جانشین کلاڈیس نے سمندر میں پھینکوا دیا تھا تو بہت بڑی تعداد میں اس زہر سے مرنے والی مچھلیاں لہروں نے ساحل پر پھینک دیں تھیں۔

کالیگولا کے جسمانی خصائص

رنگت: زرد رُو

جسم: بالوں سے بھرا ہوا

گردن: باریک

ٹانگیں: لمبی اور پتلی

آنکھیں: دھنسی ہوئیں

کنپٹی: مجوف

پیشانی: کشادہ اور بدوضع

چندیا: گنجی

اپنے گنجے پن کی وجہ سے اس نے یہ خصوصی حکم جاری کر رکھا تھا کہ کوئی شخص اس کے قریب سے اس پر نگاہ ڈالے تو یہ ایک بڑا جرم ہوگا۔ وہ آئینے کے سامنے بیٹھ کر اپنے پہلے سے بھونڈے چہرے کو مضحکہ خیز انداز و اطوار بنا کر مزید کراہت انگیز بنا لیتا تھا۔ حقیقتاً کالیگولا دماغی اور جسمانی طور پر سخت بیمار تھا۔ کم سنی سے وہ مرگی کا شکار تھا۔ آہستہ آہستہ یہ مرض اتنا بڑھ گیا تھا کہ اس کے لیے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ سوچتے ہوئے، کھڑے ہوئے اور سر کو اٹھاتے ہوئے اسے اچانک دورے پڑ جاتے تھے۔ اسے اپنی دماغی تکلیف کا علم تھا اور اسی بنا پر وہ چاہتا تھا کہ حکومت کے معاملات سے لمبی چھٹی لے کر اپنا دماغی علاج مکمل کرائے۔ اس کی بیوی کائسونیا اسے ایک شہوت انگیز دوائی کھلاتی تھی جس سے وہ پاگل ہو گیا تھا۔ انسومینیا Insomnia یا بے خوابی اس کی اذیت کی اصل وجہ تھی۔ پوری رات میں وہ بمشکل صرف ۳ گھنٹے سو پاتا تھا۔ اس کے بعد وہ خوفناک خوابوں کا شکار ہو جاتا اور پھر اسے نیند نہیں آتی تھی۔ مثال کے طور پر ایک مرتبہ اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ بحیرہ روم (سمندر) سے گفتگو کر رہا ہے۔ وہ رات کے بڑے حصے میں بے خواب لیٹا کروٹیں بدلتا ہوا تھک جاتا تھا اور پھر بستر میں اٹھ بیٹھتا اور غلام گردش میں ٹہلتے ہوئے دن نکلنے کی دعا کرتا تھا جو اسے کبھی نہ طلوع ہوتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔

مجھے یقین ہے کہ یہی دماغی بیماری اس میں دو متضاد برائیوں، اپنی ذات پر حد سے زیادہ اعتماد کرنا اور اس کی بے انتہا بزدلی، کے پیدا ہونے کی وجہ تھی۔ وہ بجلی کے کڑکنے کی بہت مدھم آواز پر بھی اپنے بستر کی چادروں کے نیچے چھپ جاتا تھا اور اگر طوفان تیز تر ہو جاتا تو وہ بستر سے کود کر پلنگ کے نیچے چھپ جاتا تھا۔ سسلی میں سفر کے دوران وہ وہاں کی درگاہوں کے متعلق خوارق عادت کہانیوں کا مذاق اڑاتا تھا۔ میسینا Messena پہنچنے کے بعد ایک رات وہ اچانک وہ آدھی رات کے بعد اپنی خوابگاہ سے ڈر کر بھاگنے لگا، وہ آتش فشاں ایٹنا Etna کے دہانے سے آنے والی خوفناک آوازوں اور اس سے نکلنے والے دھوئیں سے ڈر گیا تھا۔ وحشی قبائل Barbarians کو

خوفناک دھمکیاں دینے کے باوجود وہ دریائے رائن کو عبور کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا۔ اور دریائے رائن کے اس پار اپنی پالکی کے ساتھ ساتھ ایک گھوڑا تیار رکھتا تھا کہ اگر دشمن اچانک حملہ کر دے تو اس گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں سے جان بچا کر واپس بھاگ جائے۔ حتیٰ کے جب وہ اپنے شاہی محل میں بھی ہوتا تو خواب میں ان جرمن وحشی قبائل کو حملہ کرتے ہوئے دیکھ کر سمندر کے راستے اٹلی سے بھاگ جانے کا فیصلہ کرتا تھا۔ اس مقصد کے لیے اس نے ایک بڑا بحری بیڑا بھی تیار کرایا تھا۔ اس صورت میں جب دشمن قبائل کوہستان الپائن کے دروں پر سمبریں Cimbrians کی طرح قبضہ کر لیتے یا پھر سینونین Senonian گال قبائل کی طرح رومہ کو تسخیر کر لیتے تو اس کے لیے اس بحری بیڑے کے ذریعے سمندر پار کے رومی صوبوں تک پہنچنا ممکن ہو سکتا تھا۔ بعدازاں شاید اس کے قاتلوں نے اس کے جرمن باڈی گارڈ کو اس کے جرمنوں سے خوفزدہ ہونے کی کہانی سنا کر خاموش کیا تھا۔

اگرچہ کالیگولا کو علم وادب سے کوئی دلچسپی نہیں تھی مگر وہ بڑا دل لگا کر فن خطابت کا مطالعہ کرتا تھا اور تقریر کے دوران حاضر دماغی اور فصاحت و بلاغت کا مظاہرہ کرتا تھا، خاص طور پر جب وہ مقدمات میں ملزمان کے خلاف دلائل دیتا تھا۔ شدید غصہ اسے فصیح تر انداز میں بولنے پر اکساتا تھا اور بولنے کے دوران وہ غصے میں پیچ و تاب کھاتا رہتا تھا۔ اپنی ہر تقریر کے آغاز میں وہ سامعین کو متنبہ کرتا تھا کہ وہ اپنی تلوار کھینچ سکتا ہے۔ وہ فن خطابت سے اتنا متنفر بھی تھا کہ اس نے مشہور رومی مفکر سینیکا Seneca کو اس کے عروج کے زمانے میں یہ کہہ کر نظر انداز کر دیا تھا کہ وہ محض ایک نصابی کتاب پڑھنے والا مقرر ہے۔ جو مقرر اپنے نقطہ نظر کو اچھی طرح پیش کرنے کی قابلیت رکھتے تھے وہ ان کی تردید اکثر شائع کرتا رہتا تھا۔ یا جو وکیل صفائی اور وکیل سرکار دونوں کے طور پر دلائل دے سکتے تھے وہ انہیں مسترد کر دیتا تھا اور سینٹ کی عدالت کے فیصلے محض اس کے زور قلم کے نتیجہ میں وجود میں آتے تھے اور انہیں سماعت کرنے کے لیے رومی سورماؤں کو مدعو کیا جاتا تھا۔ وہ جن سے محبت کرتا ان پر اپنی مجنونانہ محبت کو مسلط کر دیتا تھا۔ مثلاً وہ مینسٹر کامیڈین Menster, Comedian پر اکثر بوسوں کی بوچھاڑ کر دیتا تھا۔ چاہے وہ تھیٹر میں ہی موجود ہوتا تھا۔ اس کی اداکاری کے دوران تھیٹر میں اگر کوئی شور مچاتا تو اس کی نشست سے اسے گھسیٹ کر کالیگولا اسے خود اپنے ہاتھوں سے زدوکوب کرتا تھا۔ ایک مرتبہ جب مینسٹر سٹیج پر اداکاری کر رہا تھا تو ایک رومی سورما نے ہنگامہ بپا کر دیا تھا۔ کالیگولا کے حکم پر اس سورما کو بحری جہاز پر سوار کر کے موریطانیہ جلاوطن کر دیا گیا اور اس کے ساتھ موریطانیہ کے بادشاہ بطلیموس کو ایک سربمہر خط بھی بھیجا گیا تھا

جس میں تحریر تھا۔ ''حامل رقعہ کے ساتھ جو تمہارے جی میں آئے اچھا یا برا سلوک کرو۔'' کالیگولا کے اس مغضوب الغضب اور ناعاقبت اندیشانہ رویئے نے بہت سے لوگوں کے دماغ میں اسے قتل کر دینے کے منصوبے پیدا کر دیئے تھے۔ اس کے قتل کے دو یا تین سازشی منصوبے بے نقاب بھی ہو چکے تھے اور کئی ابھی بنائے جا رہے تھے۔ اس کے دو محافظ بالآخر سر جوڑ کر اسے قتل کرنے میں دوسرے محافظوں کے تعاون سے کامیاب ہو گئے۔ یہ دونوں محافظ اگرچہ پہلے بے گناہ تھے انہیں ایک پچھلی سازش کے منصوبے میں ملوث قرار دیا گیا تھا جس سے انہوں نے اندازہ لگایا تھا کہ کالیگولا ان سے نفرت کرتا اور ڈرتا ہے۔ ایک دفعہ کالیگولا نے ان دونوں کی عوام کے سامنے بے عزتی کی تھی اور ان پر مسلسل الزامات لگائے گئے جن سے مشتعل ہو کر انہوں نے بالآخر اسے پیلا ٹائن کھیلوں کے اختتام پر دوپہر کے وقت قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس خونیں ڈرامے میں مرکزی کردار کیسئس کائریا Cassius Chaerea نے ادا کیا تھا۔ کالیگولا کیسئس کو اس کے فرضی زنانہ پن کی وجہ سے مسلسل دق کرتا رہتا تھا۔ جب کبھی وہ اصولی قول کا مطالبہ کرتا تو کالیگولا اسے ''پریاپس Priapus'' یا وینس Venus کہتا تھا اور اپنی درمیانی انگلی اسے چومنے کے لیے دے دیتا تھا اور فحش انداز میں اسے ہلاتا تھا۔

کالیگولا کا قتل

کالیگولا کی موت سے پہلے کہتے ہیں کہ کئی شگون دکھائی دیئے تھے۔ جب اس کے حکم پر رومہ سے اولمپیائی مشتری دیوتا Dlympian Juppiter کا مجسمہ ہٹایا گیا تو قہقہوں کی اتنی بلند آواز سنائی دی گئی کہ اس کی وہ مچان گر گئی جس پر وہ کھڑا کیا گیا تھا جس سے کام کرنے والے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ایسے میں کیسئس نامی ایک آدمی نمودار ہوا اس نے کہا کہ خواب میں اسے مشتری دیوتا نے بشارت دی ہے کہ وہ ایک بیل قربانی کرے۔ کیپوا Capua شہر کے قلعہ پر عین مارچ کے پندرھواڑے کو آسمانی بجلی گری جس سے کچھ لوگوں نے جولیس سیزر کی موت کے دن سے قیافہ لگایا کہ ایک اور شاہی موت رونما ہونے والی ہے۔ روم میں شاہی محل کے ڈیوڑھی بان کے مکان پر بھی آسمانی بجلی گری جس سے یہ شگون لیا گیا کہ شاہی محل کا مالک خود اپنے محافظوں کے ہاتھوں خطرے میں ہے۔ کالیگولا نے ایک سُلا Sulla نامی ریاضی دان سے اپنا زائچہ بنانے کو کہا تو اس نے زائچہ بنا کر کالیگولا کو مطلع کیا تھا کہ بہت جلد اس کی موت واقع ہونے والی ہے۔ اینٹیم میں واقع معبد

قسمت سے اسے پیغام ملا کر اسے ''کیسیس نام والے افراد سے خبردار رہنا چاہیے۔'' کالیگولا نے کیسیس کائریا کو بھول کر ایک اور شخص کیسیئس لونگنیس Cassiuslongnus کو گورنر ایشیا بنا کر رومہ سے دور بھیج دیا مگر اصل کیسیس خود اس کے محل میں موجود رہا۔ اپنے قتل سے ایک رات پہلے کالیگولا نے خواب دیکھا کہ وہ مشتری دیوتا کے آسمانی تخت کے سامنے کھڑا ہوا ہے اور مشتری دیوتا نے اپنے دائیں پاؤں سے اتنے زور سے ٹھوکر رسید کی کہ وہ زمین پر آ گرا۔ اس قتل کے دن صبح بھی کچھ شگون رونما ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ کالیگولا نے ایک فلیمنگو کی قربانی کی تو اس کے خون کے چھینٹے کالیگولا پر گرے اور وہ خون سے تر ہو گیا۔ اس دن اس کے محبوب اداکار نے سٹیج پر وہی المیہ کھیل پیش کیا جو مقدونیہ کے شاہ فلپ کے قتل کے دن اسٹیج کیا گیا تھا۔ یہ سنیاریئس کا المیہ Cinyaras Tragedy تھا جو یونانی اداکار نیپوٹولیمس Neoptolemus نے پیش کیا تھا۔

۲۴ جنوری کو بعد از دوپہر جب کالیگولا ایک تھیٹر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ظہرانے کے لیے اُٹھ کر جانا بھول گیا۔ وہ گذشتہ رات کی بھاری ضیافت کھانے کے بعد سے ہلکا سا درد شکم محسوس کر رہا تھا۔ تاہم اس کے دوستوں نے اسے باہر چلنے پر رضامند کر لیا۔ راستے میں تھیٹر کے ایک حصے میں شرفا روم کے کچھ لڑکوں کو اس نے جنگ ٹراجن کے ڈانس کی ریہرسل کرتے دیکھا۔ کچھ لوگوں کے مطابق کیسیس کیاریا اس کے پیچھے پیچھے تھا جیسے ہی وہ ان لڑکوں سے بات چیت کرنے کے لیے رکا تو کیاریا نے عقب سے اس کی گردن پر اپنی تلوار سے ایک گہرا زخم لگایا۔ جب کہ اس کے دوسرے محافظ نے جس کا نام گائیس سیبائنس Gaius Sabinus تھا۔ اس کے سینے میں تلوار گھونپ دی۔ کہتے ہیں کہ مرتے ہوئے جب کسی نے کالیگولا سے اس دن کا اصولی قول یا نام پوچھا تو اس نے مرتے مرتے ''جوپیٹر'' کہا عقب میں کھڑے ہوئے کیاریا نے اسے کہا کہ پھر تیار ہو جاؤ کیونکہ جوپیٹر ہی اچانک موت دیتا ہے اور جیسے ہی اس نے مڑ کر دیکھا اس نے اس کے جبڑے کی ہڈی پر تلوار کا ہاتھ مارا۔ زمین پر گرتے ہوئے کالیگولا نے کہا کہ ''ابھی بھی میں زندہ ہوں'' اس پر اسے مزید زخم لگائے گئے جن میں سے ایک اس کے عضائے تناسل پر لگا۔ عین اسی وقت اس کی بیوی کانسونیا کو ایک فوجی عہدے دار نے قتل کر دیا اور اس کی کم سن بچی جولیا دروسلا کا مغز دیوار سے ٹکرا کر پاش پاش کر دیا گیا۔ کالیگولا کے ملازم اس کی مدد کو دوڑے اور انہوں نے کئی قاتلوں کو اس سے پہلے کہ باغی محافظ ان کی مدد کو آئیں، قتل کر دیا ساتھ کچھ بے گناہ سینیٹرز بھی مارے گئے۔

کالیگولا کی عمر اس کے قتل کے وقت صرف انتیس برس تھی۔ اور اس نے صرف تین سال ۱۰ ماہ اور ۸ دن حکومت کی تھی۔ اس کی نعش کو خفیہ طور پر لامیان گارڈن لے جایا گیا جہاں اس کی چتا کو جلایا گیا مگر اس کی نعش مکمل طور پر نہ جل سکی تو اسے ایک سبزے کے تختہ کے نیچے دفن کر دیا گیا۔ پھر جب اس کی بہنیں جلاوطنی سے واپس آئیں۔ تو اس کی لاش کو نکال کر دوبارہ جلایا گیا اور اس کی راکھ کو مقبرے میں دفن کیا گیا۔ مگر کہتے ہیں کہ کالیگولا کی روح اس باغ میں بڑی طویل مدت تک بھٹکتی رہی۔ اور وہاں کوئی نہ کوئی انہونی وقوع پذیر ہوتی رہی۔

کالیگولا کے عہد میں جو خوف و ہراس پھیلا ہوا تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ کوئی بھی اس کی موت کی خبر پر یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اور لوگ اس کے قتل کی کہانی پر یقین کرنے سے ڈر رہے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ کہانی کہیں خود شہنشاہ نے اپنے متعلق لوگوں کی رائے جاننے کے لیے تیار نہ کی ہو۔ کالیگولا کو قتل کرنے والے سازشوں کے ذہن میں اس کے بعد تخت نشین کرنے کے لیے کسی خصوصی شاہی فرد کا نام نہیں تھا۔ کچھ شہنشاہی کی بجائے جمہوریہ بحال کرنا چاہتے تھے۔ اسی وجہ سے قنصلیوں نے اس کی وفات کے بعد سینٹ کا اجلاس ایوان میں طلب کرنے کی بجائے قلعہ میں طلب کیا کیونکہ ایوان سینٹ کا نام جولین بلڈنگ پڑ چکا تھا۔ کچھ لوگ قیصروں کی یاد اپنے ذہنوں سے محو کر دینا چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ قیصروں کے تعمیر کردہ مندر بھی تباہ کر دینا چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ قیصروں کے تعمیر کردہ مندر بھی تباہ کر دینا چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ قیصروں کے تعمیر کردہ مندر بھی تباہ کر دینا چاہتے تھے۔ اس کے علاوہ لوگوں میں یہ بات بھی پھیلی ہوئی تھی کہ جس قیصر کے نام کے ساتھ بھی نام گائیس لگا ہوا ہو وہ بالضرور قتل ہی کیا جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ تھی کہ جولیس سیزر کا باپ گائیس طبعی موت مرا تھا اور اس طرح آگسٹس کا پوتا گائیس سیزر بھی قتل نہیں ہوا تھا۔

قیصر کلاڈیس

جب قیصر آگسٹس سے شادی کے صرف تین ماہ بعد لیویا نے ایک بچے، ڈیسمس (بعدازاں نیرو) دروسس کو جنم دیا تو لوگوں کو شک کہ اس بچے کا باپ آگسٹس نہیں بلکہ لیویا کا سابقہ شوہر تھا۔ اس سے لوگوں میں یہ جگت یا لطیفہ شاہی خاندان کے بارے میں مشہور ہو گیا۔

وہ شاہی والدین کتنے خوش قسمت ہیں
جن کے ہاں بچے صرف تین ماہ رحم مادر میں رہتے ہیں

یہی بچہ دروسس اگرچہ خود تو شہنشاہ نہ بن سکا، تاہم اس کی قسمت میں مستقبل کے ایک شہنشاہ کلاڈیس کا باپ ہونا ضرور لکھا تھا۔ دروسس نے مختلف عسکری خدمات انجام دیں۔ پہلے وہ ایک عسکری مہم Raetians قبائل کے خلاف لے کر گیا، پھر اس نے جرمن قبائل کے خلاف بھی ایک عسکری مہم کی قیادت کی۔ اس دوران وہ کوئسٹر اور پریٹر جیسے اعلیٰ رومی عہدوں پر بھی فائز رہا۔ وہ پہلا رومی جنرل تھا جس نے جزائر برطانیہ کے شمالی سمندر میں جہاز رانی کی تھی اور ایک نہر، دروسیس کینال بھی کھدوائی تھی جو دریائے رائن کو یاسل Yssel سے ملاتی تھی۔ منامی قبائل سے جنگیں لڑنے کے بعد اس نے ان وحشی قبائل کو جنگلات میں دھکیل دیا تھا۔ وہ مسلسل آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ ایک آسیب نے اسے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ یہ ایک وحشی عورت تھی جو حیرت ناک سروقد کی مالک تھی اس نے لاطینی زبان میں دروسس کو متنبہ کیا تھا کہ وہ مزید پیش قدمی نہ کرے۔ ان فتوحات کی وجہ سے فاتحانہ شان اور شاہی امتیازات کے ساتھ اس کا شاندار استقبال کیا گیا اور وہ براہ راست بغیر کسی کے اشتراک کے قنصل کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔ جب یہ جنگ دوبارہ شروع ہوئی تو وہ گرہائی ہیڈ کوارٹر یں ۹ ق م میں انتقال کر گیا۔ اس کی وفات کے بعد اس ہیڈ کوارٹر کو لعنتی کیمپ کا نام دیا گیا۔ اس کی نعش کو ایک تابوت میں رومہ لایا گیا اور مختلف قصبات کے سرکردہ شہری اور فوجی عہدے دار اس کے تابوت کے ساتھ آئے۔ رومہ میں اسے کیمپ ماریئس میں آگ کے شعلوں سے غسل دیا گیا۔ فوج نے جو گال کے شہروں میں موجود تھی اس کی روح کے ایصال

کے لیے ایک دن مقرر کیا اور اس دن اس کے لیے دعائیں اور قربانیاں کی گئیں اور سپاہیوں نے اس کی یاد میں تعمیر کیے گئے ایک مینار کے گرد گھوم کر اسے سلامی پیش کی۔ سینٹ نے اسے بہت سے اعزازات عطا کیے۔ جنہیں ایک سنگ مرمر کی تختی پر کندہ کرا کے اور اس کی مختلف ٹرافیوں سے سجا کر اسپین وے کے مقام پر نصب کیا گیا۔ اسے ایک خاندانی نام جرمانیکس بھی عطا کیا گیا جو اس کی اولاد بھی اپنے ناموں کے ساتھ لگا سکتی تھی۔ دروسس کو جولین خاندان کے دوسرے افراد کی طرح ناموری حاصل کرنے کا بڑا شوق تھا اس کے لیے اس نے میدان جنگ میں کئی جرمن قبائلی سرداروں کو دعوت مبارزت دی تھی اور اپنی جان کو خطرے میں ڈالا تھا۔ اس نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اگر اقتدار اس کے ہاتھ میں آ گیا تو وہ جمہوریہ کے آئین کو بحال کر دے گا۔

اسی وجہ سے بعض مورخوں نے لکھا ہے کہ آگسٹس اسے ایک انقلابی خیال کرتا تھا اور اسی وجہ سے اسے اس کے صوبے سے واپس بلا لیا تھا کہتے ہیں جب اس نے آگسٹس کے حکم پر بھی واپس آنے سے احتراز کیا تو اسے زہر خورانی کے ذریعے قتل کر دیا گیا۔ مگر میں مورخین کی اس رائے سے متفق نہیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں آگسٹس اس سے بے حد محبت کرتا تھا اور اپنی بیٹی جولیا کے بچوں کی طرح اسے بھی اپنا جانشین خیال کرتا تھا۔ اور اسے اپنا متبنیٰ بھی قرار دے دینا چاہتا تھا۔ اس کے جنازے پر تقریر بھی خود آگسٹس نے کی تھی اور دروسس کی ایک سوانح بھی اس نے خود مرتب کی تھی۔

انتونیا اصغر سے دروسس کے ہاں کئی اولادیں پیدا ہوئیں جن میں سے تین بچے زندہ بچے تھے۔ جرمانیکس، لیوکلا اور کلاڈیئس، ٹائبریئس کلاڈیئس دروسس لیون Lyons کے مقام پر پیدا ہوا تھا۔ ان دنوں اس کا باپ فیبئس افریکنس، اور للس انٹونیس Lullus Antonius کے ساتھ مشترکہ طور پر قنصل کے عہدے پر فائز تھا۔ یکم اگست ۱۰ ق م کو جب آگسٹس دیوتا کے نام پر پہلی قربان گاہ تعمیر کی گئی۔ اس کے اگلے سال دروسس وفات پا گیا۔ جب ٹائبریئس نے اس کے بڑے بھائی جرمانیکس کو گود لیا تو کلاڈیس نے بھی جرمانیکس کا خاندانی نام استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس کا پورا بچپن بیماریوں میں گھرے ہوئے گزرا جس کی وجہ سے وہ ایک کند ذہن اور کمزور جسم کا نوجوان بنا۔ جب وہ اس عمر کو پہنچا کہ اسے مجسٹریٹ کے عہدے پر فائز کیا جائے تو اس کے خاندان نے اسے اس قابل نہ پایا گیا۔

یہاں تک کہ بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد بھی اسے مسلسل ایک استاد کی ہدایات کی

ضرورت تھی۔ بعدازاں اس نے اپنے اس استاد کے متعلق لکھا کہ یہ ایک وحشی تھا جو پہلے حکومت میں ٹرانسپورٹ آفیسر کے عہدے پر فائز تھا بعدازاں اسے مجھے بات بات پر سزا دینے کے لیے اسے میرا استاد بنادیا گیا۔ جب جرمانیکس نے ان دونوں کے والد کے اعزاز میں شمشیرزنی کا مقابلہ منعقد کیا تو کلاڈیس ایک چغے میں لپٹا ہوا ان کھیلوں کو دیکھنے کے لیے گیا یہ اس کی خرابی صحت کی وجہ سے تھا۔ پھر جب اس کی عمر کے مطابق رسومات کے لیے اسے قلعہ میں لے جایا گیا تو روائتی جلوس میں نہیں بلکہ ایک پالکی میں۔

اگرچہ اس نے ادب کی تعلیم بڑی سنجیدگی سے حاصل کی اور اپنی قابلیت کو ظاہر کرنے کے لیے کئی نمونے بھی شائع کئے۔ تاہم اسے پبلک آفیسر کا عہدہ نہ مل سکا اور نہ ہی اس کا خاندان اس کے مستقبل کو خوش آئند بنا سکا۔

کلاڈیس کی ماں اسے ''عفریت'' کہہ کر بلاتی تھی۔ اس کے مطابق۔ فطرت ماں نے اس کی تکمیل کا کام شروع کیا مگر پھر اس سے الگ ہوگئی۔ جب کبھی کلاڈیس کی ماں کسی کو احمق قرار دینا چاہتی تھی تو وہ کہتی تھی کہ یہ میرے بیٹے کلاڈیس سے بھی بڑا بے وقوف ہے۔'' اس کی دادی لیویا آگسٹا بھی ہمیشہ اسے جھڑکتی رہتی تھی اور کبھی اسے پیار سے نہیں پکارتی تھی۔ جب ایک دن کسی نے اس کی بہن لیوئیلا کے سامنے پیشین گوئی کی کہ ایک دن وہ تخت شاہی پر متمکن ہوگا تو اس نے دعا کی تھی کہ خدا اس بُرے دن سے رومی قوم کو بچائے۔'' اس کے سوتیلے دادا آگسٹس نے اس کے متعلق اس کی دادی کو لکھا تھا۔

میری پیاری لیویا

جیسا کہ تم نے تجویز کیا تھا، میں اب تمہارے پوتے کلاڈیس کے متعلق ٹائبریس سے بات کرتا ہوں کہ ہم آنے والے مریخ دیوتا کے تہوار پر اس کا کیا کریں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس کے پانچوں حواس خمسہ صحیح طور پر کام کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو مجھے اسے کسی عہدے پر فائز کرنے سے کیوں عار ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ میں نے اس کے بھائی جرمانیکس کو بھی اچھے عہدوں پر فائز کر رکھا ہے، مگر کیا وہ جسمانی طور پر اپنے کام سے عہدہ برا ہوسکے گا؟ اور عوام میں اپنی دماغی کمزوری کو چھپا سکے گا؟ ہمیں عوام کو اس کا مضحکہ اڑانے کا موقع نہیں دینا چاہیے۔ مجھے ڈر ہے کہ ہم اسے کسی عہدے پر فائز کر کے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال لیں گے۔ اسی لیے ہمیں پہلے یہ فیصلہ کرنا

پڑے گا کہ کیا وہ ان سرکاری عہدوں پر کام کر سکے گا یا نہیں۔'' تمہارا آگسٹس''

تاہم یہ بات واضح ہے کہ آگسٹس نے آخر کار کیا فیصلہ کیا تھا۔ آگسٹس نے اسے کسی اعزاز سے نہیں نوازا تھا سوائے کہ اس کو کالج آف آگر Colleg of Augurs میں ایک نشست دلوانے کے۔ آگسٹس نے اپنی وصیت میں اس کے لیے دیگر ورثا کے مقابلے میں چھٹا حصہ اپنی جائیداد میں سے مختص کیا تھا۔ کلاڈیس کو آگسٹس کے ترکے میں سے اسی وجہ سے نقد صورت میں صرف ۱۰۰ اشرفیاں ملیں تھیں۔ جب قیصر ٹائبریس آگسٹس کے بعد تخت نشین ہوا تو کلاڈیس کو بھی کوئی نہ کوئی عہدہ سرکاری دیا گیا۔ ٹائبریس نے کلاڈیس کو کونسلر رے گالیہ بھجوا دیا جہاں اسے نئے فرائض کی ادائیگی کے لیے تیار کیا گیا مگر ساتھ ہی ٹائبرس نے اسے ۴۰ اشرفیاں بھی بھجوائیں تا کہ وہ سیچورنالیہ Saturnalia کے تہوار پر اپنے لیے کھلونے خرید سکے۔ اس کے بعد کلاڈیس کو اپنے سیاسی مستقبل کے بارے میں مکمل طور پر مایوسی ہوگئی اور وہ اپنی دیہاتی رہائش میں ایک گمنام اور کاہلانہ زندگی گزارنے لگا۔ اس کا یہ ولا صوبہ کمپانیا میں تھا۔ ٹائبریس کے عہد میں البتہ وہ جب کبھی تھیٹر یا ایمفی تھیٹر میں قدم رکھتا تو تمام ایکوئسٹرین عہدار اس کے اعزاز میں احتراماً کھڑے ہو جاتے۔ سینٹ نے اس کے لیے آگسٹس کا خصوصی راہب یا پروہت بنانے کی قرارداد پاس کی۔ جب اس کی رہائش گاہ آتش زدگی کی وجہ سے تباہ ہوگئی تو سینٹ نے اسے سرکاری خرچے پر دوبارہ تعمیر کرنے کا ووٹ دیا۔ اسے ایوان سینٹ کو خطاب کرنے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ اور وہ قنصلوں کو خطاب کرنے کا اختیار رکھتا تھا، تاہم ٹائبریس نے اس کا یہ اعزاز منسوخ کر دیا تھا اور اس تنسیخ کی وجہ اس کی خرابی صحت بتائی تھی اور انہیں وجوہات کی بنا پر اسے مباحثوں میں حصہ لینے سے منع کر دیا گیا تھا۔ ٹائبریس نے اپنی وصیت میں کلاڈیس کو ایک بار پھر تیسرے درجے کا وارث قرار دیا۔ مگر اپنے اقربا کی فہرست میں فوج عوام اور سینٹ کے لیے ۲۵۰۰۰ سونے کے سکے بطور ترکہ چھوڑے۔ ٹائبریس کے بعد جب اس کا بھتیجا گائیس کالیگولا قیصر روم بنا تو اس نے ہر جائز اور ناجائز طریقے سے شہرت اور مقبولیت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اسی دوران ایک مرتبہ کالیگولا کی شراکت میں کلاڈیس کو قنصل بھی بنایا گیا۔ اور وہ پہلی مرتبہ رومی عقاب کا نشان اپنے کندھے پر لگائے ہوئے فورم میں داخل ہوا۔ دوسری مرتبہ بھی وہ قنصل کے عہدے کے لیے منتخب ہوا۔ کالیگولا کے عہد میں کلاڈیس اکثر اس کے قائم مقام کی حیثیت سے مختلف کھیلوں میں شرکت کرتا تھا اور عوام اس کا ''شہنشاہ کا چچا زندہ باد'' اور جرمانیکس کا بھائی زندہ باد کے نعروں کے ساتھ استقبال کرتی تھی۔

بے عزتی اور سبکیاں

تاہم ان اعزازات کے باوجود اس کو بے عزتیاں اور سبکیاں بھی برداشت کرنا پڑتیں تھیں مثلاً اگر وہ کبھی کھانے کی میز پر دیر سے پہنچتا تو خالی پلیٹوں اور بچی کھچی ہڈیوں کے سوا اس کے کھانے کے کچھ نہیں بچتا تھا۔ اگر کبھی وہ کھانے کے بعد قیلولہ کرتا یا سونے لگتا تو احباب اس پر زیتون کی گٹھلیاں اور کنکریاں برسانے لگتے۔ جب کبھی وہ خراٹے لے رہا ہوتا تو کچھ لوگ ازراہ مذاق اس کے ہاتھوں پر جوتیاں رکھ دیتے تھے اور پھر اسے اچانک بیدار کر دیا جاتا تاکہ وہ اپنے ہاتھوں پر موجود موزوں سے اپنی آنکھیں ملے۔

کالی گولا کے عہد ہی میں اس کی جان کے لیے سخت خطرہ بھی پیدا ہوا اسے اس کی پہلی قفل شپ سے محض اس لیے برخاست کر دیا گیا کہ اس نے کالیگولا کے مقتول بھائیوں نیرو اور دروسس کے مجسموں کی تنصیب میں تاخیر کر دی تھی۔ بعدازاں اس پر اس کے ملازمین تک زچ کر دینے والے الزامات عائد کرتے رہے۔ جب سینٹ نے اسے دیگر ایلچیوں کے ساتھ کالی گولا کو مبارک باد دینے کے لیے بھیجا تو جرمنی میں لیپیڈس اور گائٹولیکس کی ایک سازش پکڑی جانے کی وجہ سے کالیگولا اپنے چچا کلاڈیس سے بھی سخت ناراض ہوا اور وہ اس کے ہاتھوں قتل ہوتے ہوتے بچا۔ اسے مکمل لباس میں دریائے رائن میں پھینک دیا گیا۔ کالی گولا نے اس کی تضحیک اور تحقیر کے لیے یہ حکم بھی جاری کیا کہ کلاڈیس قنصل شپ کے عہدے پر فائز آخری شخص ہوگا جو کسی مباحثے میں حصہ لے گا۔ سینٹ میں کسی شخص نے ایک ایسی وصیت پیش کی جو جعلی تھی اور جس پر اس کی شہادت ثبت تھی۔ اسی وجود سے اسے ایک لاکھ اشرفیوں کی فیس ادا کرنی پڑی کیونکہ ایک جعلی وصیت پر شہادت دینے والا کالیگولا کے نئے پروہتی نظام میں عہدے دار نہیں بن سکتا تھا۔ کلاڈیس نے یہ رقم عوامی خزانے سے ادھار لے کر اور بدلے میں اپنی جائیداد گروی رکھ کر حاصل کی، تاہم وہ اپنی ذمہ داری نہ پوری کر سکا تو اس کی جائیداد کو نیلام کرنے کا قانونی اشتہار تک دے دیا گیا۔

تخت نشینی

اک عرصہ تک مندرجہ بالا حالات سے گزرنے کے بعد کالیگولائے کے قتل پر اسے پچاس کی عمر میں شہنشاہ بنا دیا گیا۔ کالی گولا کے قتل کی خبر نے کلاڈیس کو اتنا بدحواس کر دیا تھا کہ وہ

ایک بالکنی میں پردوں کے پیچھے جا چھپا تھا۔ شاہی محل کے ایک داروغہ نے جب اس بالکنی کے پردوں کے پیچھے دو انسانی پاؤں دیکھے تو اسے اس کی پہچان کے لیے گھسیٹ کر پردوں کے پیچھے سے نکال لیا۔ اس کی پہچان کے بعد جب وہ فرش پر گرا ہوا تھا اور ایک سپاہی کے گھٹنے سے لپٹا ہوا تھا تو اس نے خود کو شہنشاہ ہونے کا دعویدار پایا۔ پھر اسے ایک پالکی میں بٹھا کر جنرل ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا۔ اس دوران وہ خوف و ہراس کی تصویر بنا ہوا سہا بیٹھا ہوا تھا۔ گلیوں میں سے گزرتے ہوئے لوگ اسی پر ایسے نظر میں ڈال رہے تھے جیسے وہ کوئی بے گناہ ملزم ہو جسے پھانسی پر چڑھانے کے لیے لے جایا جا رہا ہو۔ وہاں پہنچ کر اس نے خود کو خطرے سے باہر محسوس کیا تاہم اسے یہ خطرہ ضرور تھا کہ شاید اب بھی وہ شہنشاہ نہیں بن سکے گا کیونکہ بہت سے قفصل جمہوری نظام کو بحال کرنے کے خواہاں تھے اور انہوں نے سینٹ کی اجازت سے اور کچھ شہری فوجی عہدے داروں کی مدد سے قلعہ، اور فورم پر قبضہ کر لیا تھا۔

پھر جب ایوان سینٹ میں جمہوریت کی بحالی پر غور و فکر ہو رہا تھا اور اس دوران کلاڈیس کو بھی وہاں بلا لیا گیا بادشاہی کے حق میں لوگوں نے ایوان کا گھراؤ کر لیا تو اسے شہنشاہ تسلیم کر لیا گیا۔ اس نے اپنی تخت نشینی کے بعد فوج کے ہر فرد کے لیے ۱۵۰ اشرفیاں دینے کا اعلان کیا کیونکہ حقیقتاً یہ فوج ہی تھی جس نے اپنے مفادات کے لیے اس کے سر پر تاج شاہی رکھا تھا۔ اس کے اعلان کے ساتھ ہی وہ پہلا قیصر روم قرار پایا جس نے فوج کی وفاداری کو سلوک کے عوض خریدا تھا۔

کلاڈیس نے اپنی تخت نشینی کے بعد عفوئے عام کا اعلان کیا اور اپنی بھتیجیوں اگریپینا اور جولیا کو بھی معافی دے کر جلاوطنی سے واپس بلا لیا۔ معافی کا پروانہ ملتے ہی اگریپینا نے روم کا رخ کیا جہاں شاہی محلات میں سازشوں اور زہر خوارانی کے بل بوتے پر کوئی بھی مقصد حاصل کیا جا سکتا تھا۔

کلاڈیئس نے ان چند ایک فوجی آفیسرز کو سزائے موت دی جو کالیگولا کے قتل کی سازش میں شریک تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر ان کو سزا نہ دی گئی تو خود اس کا قتل بھی ہو سکتا ہے۔ اپنے خاندان کے ساتھ وہ لگاؤ رکھتا تھا اسی وجہ سے وہ ہمیشہ "آگسٹس کی قسم اٹھاتا تھا۔ اس نے اپنی دادی لیویا کو دیوی دیوتاؤں میں شامل کرنے کے لیے سینٹ کو اس کو اعزاز آسمانی دینے کا حکم دیا اور اس کی شبیہ کو ایک ہاتھی۔ گاڑی میں رکھا گیا۔ اور ایک رسمی جلوس میں اسے سرکس کے گرد گھمایا گیا۔

اپنے باپ کی پیدائش کے دن اس کے اعزاز میں ورزشی کھیلیں منعقد کرائیں اور اپنی ماں کو ''آگسٹا'' کا اعزازی لقب دیا اگرچہ وہ اسے اپنی زندگی میں پسند نہیں کرتی تھی اور اس نے یہ اعزازی لقب اختیار کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اپنے والدین کے اعزاز میں اس نے عوامی قربانیاں بھی منعقد کرائیں۔ اسی طرح وہ اپنے بھائی جرمانیکس کی شہرت میں اضافہ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔ نیپلز میں اس کا لکھا ہوا طربیہ تھیٹر یکل مقابلوں میں شامل کیا گیا تھا اسے یہ دیکھ کر بڑا اطمینان ہوا کہ مقابلہ کے منصفین نے اس کے ڈرامے کو پہلا انعام دیا۔

کلاڈیئس بڑے بڑے القابات اور خطابات کو پسند نہیں کرتا تھا حتیٰ کہ اس نے ''شہنشاہ کلاڈیس کہلانا بھی پسند نہیں کیا۔ اسی طرح وہ اپنی خاندانی تقریبات کو بھی نجی طور پر ہی منعقد کرتا تھا۔ اس نے اپنی بیٹی کی منگنی اور پوتے کی سالگرہ بھی نجی طور پر منعقد کی تھی۔ عوام سے اس کا رویہ اپنے پیشرو کے مقابلے میں نرم اور ہمدردانہ تھا اسی وجہ سے عوام بھی اسے پسند کرتے تھے۔ جب شاہراہ اوسٹیا Ostia پر اس پر قاتلانہ حملے اور اس کے قتل کی افواہ پھیلی تو لوگ خوفزدہ ہو گئے اور انہوں نے فوج پر غداری اور قتل کا الزام لگایا۔ تاہم پھر پتہ چلا کہ وہ زندہ و سلامت گھر واپس پہنچ گیا ہے تو عوام کو اطمینان ہوا۔

قاتلانہ حملے

اس پر کئی قاتلانہ حملے ہوئے جو اختلاف رائے رکھنے والے افراد، سازشی گروہوں اور باغیوں کی طرف سے کئے گئے۔ ایک رات کلاڈیس کی خوابگاہ کے قریب سے خنجر لیے ہوئے ایک شخص گرفتار کیا گیا جو کلاڈیئس پر حملہ کرنے ہی والا تھا۔ دو رومی سورما ایک تھیٹر کے باہر تلواریں لیے اسے قتل کرنے کے لیے تیار عین اس وقت گرفتار کر لیے گئے جب کلاڈیئس تھیٹر سے باہر نکل رہا تھا۔ ایک قاتلانہ حملہ اس پر اس وقت ہوا جب وہ مریخ دیوتا کے مندر میں قربانی کر رہا تھا۔ اسینیس گالز Asinius Gallus اور سٹیٹلیس کارونیس Statilius Corvinus نے جو رومہ کے دو مشہور مقرروں کے پوتے تھے، اس کے خلاف کچھ غلام اور کچھ آزاد کردہ غلاموں کو ساتھ ملا کر اس کو تخت سے اتارنے کی سازش تیار کی۔ اسی طرح ڈالمیشیا کے گورنر جنرل نے اپنی فوج کو مرکز کے خلاف بغاوت پر اکسایا۔ کلاڈیئس چار مرتبہ قنصل بنا پہلے دو مرتبہ وہ یکے بعد دیگر قنصل شپ کے عہدے پر فائز رہا اور بعد میں دو مرتبہ وہ یکے بعد دیگرے قنصل شپ کے عہدے پر فائز رہا اور بعد

ازاں دو مرتبہ وہ چار سال کے وقفے سے اس عہدے پر فائز رہا۔ اس کی چوتھی قنصل شپ صرف چھ ماہ جاری رہی اور باقی صرف دو ماہ کے لیے۔ اس نے اپنی تیسری قنصل شپ ایک قنصل کی وفات کے بعد اس کی جگہ حاصل کی تھی۔ کلاڈیس جب کسی مجرم کی سزا بہت زیادہ نرم یا بہت زیادہ سخت پاتا تو انہیں اس کے جرم کے مطابق تبدیل کر دیتا تھا۔ اسی طرح اگر کوئی مدعی چھوٹی عدالتوں میں مقدمہ ہار جاتا تو وہ دوبارہ اپیل کرنے کا حق رکھتا تھا۔ لیکن اگر کوئی مجرم بہت بھیانک جرم میں ملوث پایا جاتا تو اسے جنگلی درندوں کے آگے پھینک دیا جاتا۔

عدالت میں

تاہم عدالت میں اس کا رویہ غیر معمولی بدلتا رہتا تھا کسی وقت وہ انتہائی دانائی اور زیرکی سے کام لیتا، کسی وقت جلد بازی اور بے خیالی سے اور کسی وقت اس کا رویہ انتہائی بے وقوفانہ اور ایک مخبوط الحواس شخص جیسا ہوتا تھا۔ ایک شخص نے یہ بتائے بغیر کے وہ جیوری میں کام کرنے کے قابل نہیں ہے۔ جیوری میں کام کرنے کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔ کلاڈیس نے امیدواروں کی فہرست پر نظر ثانی کرنے کے بعد اس کا نام اس تبصرے کے ساتھ خارج کر دیا کہ وہ شخص جیوری کا رکن بننے کے لیے انتہائی مخرب اخلاق میلان رکھتا ہے۔ جیوری کے ایک رکن نے اس بنیاد پر کہ اس کا اپنا ایک مقدمہ التوا کا شکار تھا کلاڈیس کے اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج کر دیا اور کہا کہ یہ اعتراض انتہائی غیر متعلقہ ہے۔ کلاڈیس نے اس پر مداخلت کرتے ہوئے جیوری کے اس رکن کو کہا کہ وہ اپنا مقدمہ فوراً سامنے لے آئے پھر جس طریقے سے اس نے اس کیس کو نمٹایا اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جب دوسروں کا فیصلہ بحیثیت منصف کرتا ہے تو اس کی زیرکی پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

ایک مرتبہ ایک عورت نے عدالت میں پیش کیے گئے ایک نوجوان کو اپنا بیٹا ماننے سے انکار کر دیا جس سے شہادت کا جھگڑا کھڑا ہو گیا۔ مگر اس وقت سچ سب کے سامنے آ گیا جب کلاڈیس نے اس نوجوان کو حکم دیا کہ وہ اس عورت سے شادی کرے۔ کلاڈیس کا عدالتی فیصلے کر[illegible] طریقہ کار یہ تھا کہ وہ ہمیشہ اس فریق کے خلاف فیصلہ [illegible] میں حاضر نہ ہو۔ ایک مرتبہ ایک شخص جعل سازی کرتا ہوا پکڑا گیا۔ عوام چلائے کہ اس کے ہاتھ قلم کر دیئے جائیں۔ کلاڈیس نے اسی وقت ایک جلاد کو بلا بھیجا تا کہ اس تجویز پر عمل کیا جا سکے۔

واحد عسکری مہم

کلاڈیس کے عہد کی واحد عسکری مہم کسی خاص اہمیت کی حامل نہیں تھی۔ سینٹ نے اس کو پہلے ہی شاہی فتح مندی کا جشن منانے کا حق دے دیا تھا۔ مگر وہ اسے اپنے افتخار کے خلاف سمجھتا تھا کہ بغیر کسی فتح کے وہ ایسا کرے۔ چنانچہ اس نے جزائر برطانیہ کو ایک ایسا ملک سمجھتے ہوئے کہ جہاں عسکری فتوحات آسانی سے حاصل کی جاسکتیں تھیں، یہ فیصلہ کیا کہ برطانیہ میں ایک عسکری مہم کی قیادت کرے۔ ویسے بھی قیصر جولیئس سیزر کے بعد سے ان جزائر کے خلاف کوئی فوجی کاروائی نہیں کی گئی تھی۔ کلاڈیس نے ایک لشکر کے ساتھ اوسٹیا Ostia سے جزائر برطانیہ کے لیے اپنے بحری سفر کا آغاز کیا اور لیگریا Liguria کے ساحلوں تک پہنچتے ہوئے اور جزائر Isle of Dhyeres کے قریب پہنچتے پہنچتے اس کا بحری بیڑا تقریباً تباہ ہوگیا، لیکن اس کے باوجود وہ مارسیلز Marseilles میں لنگر انداز ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کے بعد وہ ملک گال میں سے گزرتا ہوا بولون پہنچا اور رود بار انگلستان English Channel کو عبور کر کے جزائر برطانیہ پہنچا مگر صرف چھ ماہ کے بعد وہ واپس رومہ میں تھا۔ اس نے جزائر برطانیہ میں کوئی جنگ نہیں لڑی اور نہ ہی اس کا کوئی جانی نقصان ہوا تاہم اس نے ایک جزیرے کے بڑے حصے کو اطاعت پر مجبور کر دیا اور بغیر جنگ لڑے ایک شاندار فتح حاصل کی۔ اس کی اس فتح کا نشان ایک بحری نشانات کا حامل تاج قرار پایا۔ جب رومہ میں وہ اپنی فتح کے جلوس کے ساتھ داخل ہوا تو اس کی بیوی میسالینا ایک سجی ہوئی بگھی میں اس کی بگھی کے پیچھے چل رہی تھی جبکہ جن رومی جنرلوں نے یہ فتح حاصل کی تھی وہ میسالینا کی بگھی کے پیچھے تھے۔ سب نے ارغوانی باڈر والے رومی لباس زیب تن کیے ہوئے تھے۔

کلاڈیس شہر کی عمارتوں کی دیکھ بھال اور غلے کی سپلائی کی باقاعدگی میں ذاتی دلچسپی رکھتا تھا۔ جب ایک شدید آگ نے ایمیلین کوارٹر Aemilian Quarters تباہ کر دیا تو اسے دوران کے لیے کیمپ مارٹیس کی الیکشن ہٹ Election Hut میں رہنا پڑا کیونکہ شاہی محلات میں لگنے والی آگ پر بھی قابو نہ پایا جاسکا تھا۔ اس آتش زدگی پر قابو پانے کے لیے اس نے شاہی خزانے کا منہ کھول دیا اور شہر کے دیگر علاقوں سے اضافہ اجرتیں دے کر فوراً آگ بجھانے والا نیا عملہ بھرتی کیا۔

ایک مرتبہ مسلسل خشک سالی کی وجہ سے رومہ میں غلے کی قدرت پیدا ہوگئی۔ عوام کے ایک بڑے ہجوم نے ان حالات کے خلاف احتجاج کرنے کے قیصر کلاڈیس کو رومی فورم میں گھیر لیا اور

اسے اس قلت پر قابو نہ پانے پر سختی سے لعنت ملامت کی اور اسے چھلکے تک مارے۔ یہاں تک کہ وہ ان سے بچ کر بڑی مشکل سے ایک خفیہ دروازے سے شاہی محل میں جا چھپا۔ اس عوامی احتجاج کے نتیجہ میں کلاڈیئس نے تمام حکومتی ذرائع بروئے کار لا کر غلہ کو سردیوں کے مہینوں میں بھی درآمد کرنے کا حکم دیا۔ کلاڈیئس کے عہد میں عوامی تعمیرات اگرچہ کچھ زیادہ تعداد میں تو نہ ہوئیں مگر جو عمارات تعمیر ہوئیں وہ انتہائی اہم تھیں۔ ان میں جھیل فوسین Fucin کی آب راہ اور اوسٹیا شہر کی بندرگاہ بھی شامل تھی۔ تاہم کلاڈیئس جانتا تھا کہ آگسٹس نے اپنے عہد میں مارشینز Marsians کی بیشتر درخواستیں جو جھیل کے پانی کے اخراج کے لیے کی گئیں تھیں مسترد کر دیں تھیں اور جولیئس سیزر اوسٹیا بندرگاہ کے کھولنے کے حق میں تھا مگر اس نے اس منصوبے پر کام شروع نہیں کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ کلاڈیس نے کالیگولا کے عہد کے ادھورے چھوڑے ہوئے کئی تعمیراتی منصوبے مکمل کرائے ان میں ایک کئی پہاڑی چشموں کے پانی کے لیے آبراہ تعمیر کر کے اسے رومہ شہر تک لے آنا بھی شامل تھا۔ جھیل فوسین کے پانی کے اخراج کا منصوبہ اس نے بجائے شہرت حاصل کرنے کے مالی مفادات کی وجہ سے مکمل کرایا۔ اس منصوبے کی تکمیل کے لیے کچھ رومی کاروباری حضرات نے حکومت کو اس منصوبے کے اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش کی تھی بشرطیکہ جھیل کے خشک ہو جانے کے بعد اس کی زمین انہیں دی جائے۔ اس منصوبے کی تکمیل گیارہ سال میں ہوئی اور ۳۰ ہزار آدمیوں نے اس کی تکمیل کے لیے مسلسل کام کیا۔ کلاڈیس نے قیصران رومہ کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے بہت سی ورزشی کھیلیں بھی منعقد کرائیں۔ شمشیر زنی کے مقابلے بھی مختلف مقامات پر منعقد کرائے گئے۔ ان میں ایک تیغ زنی کا مقابلہ سالانہ گارڈز کیمپ کے مقام پر منعقد ہوتا تھا۔ اس میں جنگلی درندوں سے تیغ زنوں کے مقابلے بھی منعقد کرائے جاتے تھے۔ اس مقابلے کو کلاڈیئس نے The Picnic کا نام دیا تھا۔ کیونکہ جب پہلی مرتبہ یہ مقابلے منعقد کرائے گئے تھے تو عوام کے مدعو کرنے کے لیے اعلان کیا گیا تھا کہ ''آیئے اور ساتھ ماحضر بھی تناول کیجئے''۔ بادشاہ نے ایسی تمام جائیدادیں جن کا کوئی وارث نہ موجود ہو۔ ضبط کرنے کا طریقہ ترک کر دیا۔ کلاڈیس کے ان تمام اوصاف کے باوجود پہلے پہل رومی طبقہ امراء ایک ایسے شخص کی فرمانروائی سے مطمئن نہ ہو سکا جس پر چند روز پہلے تک نہیں حقارت آمیز ترس آیا کرتا تھا۔ چونکہ کالیگولا کے انجام سے یہ ثابت ہو گیا تھا کہ بادشاہ کا قصہ پاک کرنا کس قدر سہل کام ہے، اس لیے

انہوں نے کلاڈیس کو ہٹا کر اس کی بجائے سینٹ کے ایک ممتاز رکن، انیوس ونیسانوس کو بادشاہ بنانے کی سازش بھی کی۔ اس سازش کو تیار کرنے والا ڈالمیشا کا صوبہ دار ایف سی اسکری بونیانوس تھا۔ اس نے کلاڈیس کے نام گستاخانہ تہدید کا پیغام بھی بھیجا تھا۔ جس نے بیچارے کلاڈیس کو اتنا خوفزدہ کر دیا تھا کہ وہ قرار واقعی سلطنت سے دستکش ہونے کے متعلق غور کرنے لگا تھا، لیکن اس رومی صوبہ دار نے جب اپنا منشا فوج پر ظاہر کیا تو فوج نے اس کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور فوج کی ناراضگی سے گھبرا کر اسکری بونیانوس کو الٹے پاؤں بھاگنا پڑا اور اس نے ساحل کے قریب کسی جزیرے میں اپنی جان بچائی۔

انتظامی تبدیلیاں

کلاڈیس کے عہد میں بعض قابل ذکر انتظامی تبدیلیاں بھی کی گئیں۔ سرکاری طور پر صوبائی عاملوں کو جو صوبوں میں خزانے کے بھی ذمہ دار ہوتے تھے۔ عدالتی اختیارات بھی تفویض کیے گئے۔ چنانچہ اب مال کے مقدمات معمولی عدالتوں میں طے پانے کی بجائے ان صوبائی عاملوں کے روبرو پیش ہونے لگے۔ البتہ جو شخص ان کے فیصلوں سے مطمئن نہ ہوتا وہ بادشاہ کے حضور میں اپنا مرافعہ دائر کر سکتا تھا۔ خزانہ عامرہ کے انتظام میں بھی کلاڈیس نے ردوبدل کیا۔ یاد رہے کہ سیزر آگسٹس نے خزانے کو دو پریٹوروں Praetores کی تحویل میں دے دیا تھا۔ کلاڈیس نے یہ خدمت دوبارہ کو استواروں یا کوئسٹرین کو دے دی۔ البتہ قدیم دستور میں اتنی تبدیلی کی کہ یہ کوئسٹرئین اب قرعہ اندازی کی بجائے بادشاہ کی مرضی سے تین سال کے مقرر کیے جانے لگے اور خزانہ بردار کو استوار" کہلانے لگے۔

کلاڈیس نے جزائر برطانیہ کو تو فتح کیا مگر اس کام کے کرنے کی زحمت نہیں کی جس کی دھن میں اس کا باپ، دروسس اور بھائی جرمانی کوس لگے رہے تھے، یعنی فتح جرمانیہ۔ تاہم اس کے عہد میں دریائے رائن کے پار تھوڑی بہت جنگ ہوئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ شمالی جرمنی میں فوج کا سالار ڈومی ٹیئس کوربیولو مقرر ہوا وہ سوتونیئس پولینیئس کا حریف اور انتہائی قابل سپاہی تھا۔ کالیگولا کی بیوی کائسونیا اس کی سوتیلی بہن تھی۔ کلاڈیس کے عہد سے پہلے اس کو اطالیہ کے راستوں کی دیکھ بھال سونپی گئی تھی۔ جب یہ شمالی جرمنی کا صوبیدار بنا تو اس نے بحری قزاقی کی فوری روک تھام کی جو اس زمانے میں اکثر جرمن قبائل کیا کرتے تھے۔ فریسیہ والوں کی گوشمالی کی جنہوں نے مقررہ

خراج کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا۔ اور دیگر قبائل پر جنہوں نے رومی سرحدوں پر چھاپے مارنے کی جسارت کی، فوج کشی کی۔ اسی دوران اس کے دشمنوں نے اس کے خلاف بادشاہ کے کان بھر دیئے کہ ان فوجی مہمات سے اس کا مطلب محض خودنمائی اور شہرت حاصل کرنا ہے اس لیے بادشاہ نے اسے ان قبائل کے خلاف فوجی کاروائی کرنے سے منع کیا اور اسی زمانے کی رومی حکمت عملی کے مطابق جرمنوں کو سیاسی تدابیر کے ذریعے قابو رکھنے کا حکم دیا۔

خانگی زندگی

کلاڈیئس نے کئی منگنیوں اور شادیوں کے بعد ویلیر یا مسالینہ۔Valeria Messalina سے شادی کی تھی جو ڈومیشیا کی بیٹی اور آوارگی اور بدکاری میں صحیح طور پر اس کی جانشین تھی۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے اس نے کلاڈیئس کو اپنے دام الفت میں الجھا لیا تھا جو اس وقت اپنی ایک بیوی سے علیحدگی کے بعد ایک پیشہ ور طوائف کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا۔ کچھ ہی سال میں کلاڈیئس نے مسالینا کو اپنی ملکہ بنا لیا۔ اس کے صرف تین ہفتے بعد مسالینہ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کی ولدیت کے بارے میں مدت تک پتہ نہیں چل سکا۔

ادھر جلاوطنی سے واپسی کے بعد سے شہنشاہ کی دونوں بھتیجیاں، اگریپینا اور جولیا اس پر ڈورے ڈال رہیں تھیں۔ انہیں اس کی خلوتوں تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی وہ جب چاہتیں اپنے چچا کے ساتھ خلوت میں مل سکتیں تھیں۔ ملکہ مسالینہ بھی ان سے غافل نہیں تھی اس نے ان دونوں پر ایک جوابی وار کیا چونکہ کلاڈیئس مسالینہ پر ابھی تک بری طرح فریفتہ تھا اس لیے جولیا پر فلسفی سینیکا سے مل کر سازش کرنے کا الزام عائد ہوا اور اسے ایک بار پھر جلاوطن کر دیا گیا۔ اگریپینا جولیا کے مقابلے میں زیادہ محتاط تھی۔ اس کا نظریہ تھا کہ مسالینہ خود ایک دن اپنی بے احتیاطیوں اور کھلم کھلا بدکاریوں کی وجہ سے ماری جائے گی۔ اس کے لیے اسے صرف انتظار کرنا ہوگا۔ پھر اسے اس بات کا بھی احساس ہو گیا تھا کہ اس کا کم سن بیٹا ڈومی یٹس نیرو ایک مہرے کی حیثیت رکھتا تھا۔ مسالینہ کا بیٹا برٹانیکس اور اگریپینا کا بیٹا ڈومی ٹیس ہی آئندہ رومہ کے تاج و تخت کے ممکنہ وارث تھے اور توقع تھی کہ ان میں سے ہی کوئی ایک کلاڈیئس کا جانشین ہوگا۔ اسی وجہ سے اس نے اپنے بیٹے کو اب اپنی ذاتی نگرانی میں لے لیا تھا۔ وہ بطور آئندہ شہنشاہ رومہ اس کی شاندار

تربیت کرنا چاہتی تھی۔

اپنے بھائی کیلی گولا سے جنسی تعلقات کے انکشاف کے بعد سے اگریپینا کی معاشرتی شہرت داغدار ہو چکی تھی۔ اپنی اس بری شہرت کو مٹانے کے لیے اس نے عارضی طور پر رومہ کے ایک معزز امیر سے شادی کر لی، لیکن تخت شاہی تک پہنچنے کی جستجو ابھی قائم تھی اور تخت شاہی تک راستہ بنانے کی دھن بھی اس پر سوار تھی۔ محلوں میں پرورش پانے کی وجہ سے وہ محلاتی سازشوں سے خوب واقف تھی اور بڑے غور وفکر کے بعد اس نتیجہ پہ پہنچی تھی کہ اسے تخت شاہی تک پہنچنے کے لیے ایک رازدار کی ضرورت ہے۔

سلطنت رومہ کا تمام کاروبار کلاڈیئس نے پہلے ہی اپنے آزاد کردہ غلاموں کے ہاتھ میں دے رکھا تھا جو بڑے زیرک اور وفادار تھے۔ اگریپینا نے کلاڈیئس کے ان غلاموں میں سے پالاس کو منتخب لیا جو شاہی خزانے کا مہتمم تھا۔ جس شخص کی تحویل میں رومہ کا سرکاری خزانہ ہو اسے روپے پیسے کے لالچ سے نہیں خریدا جا سکتا تھا۔ اس کے لیے اسے اپنے جسم کا سہارا لینا پڑا اور شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والی ایک شہزادی نے اپنی خلوت گاہ کے دروازے ایک آزاد کردہ غلام پر کھول دیئے۔ وہ آمادہ ہو گیا اور جنسی آسودگی کے بدلے دربار شاہی میں اگریپینا کے لیے جاسوسی کرنے لگا۔

ملکہ مسالینہ کی خرمستیاں

اس وقت تک ملکہ مسالینہ بھی اپنی خرمستیوں کی وجہ سے بدنام ہو چکی تھی۔ لیکن ابھی تک شہنشاہ اس پر جانثار کرنے کے لیے تیار تھا۔ مسالینہ نے شہنشاہ سے کہہ کر محل کا ایک الگ تھلگ حصہ اپنے لیے مخصوص کرا لیا تھا۔ اس کا ظاہری مقصد تو سر درد کے شدید دوروں کے بعد گوشہ تنہائی میں آرام کرنا تھا لیکن حقیقتاً اس نے یہ قفس تنہائی اپنے نئے نئے عاشقوں کے ساتھ داد عیش دینے کے لیے مخصوص کیا تھا۔ ملکہ کے عاشقوں میں مزاحیہ اداکار اور مسخروں سے لے کر غلام اور امراء تک شامل تھے۔ ان سب سے جنسی آسودگی حاصل کرنے کے بعد ملکہ اپنے اس جرم کے نشانات مٹانے کے لیے کسی کے قتل سے بھی دریغ نہیں کرتی تھی۔

ملکہ مسالینہ کی ان عیش وطرب کی محفلوں اور خلوتوں میں شہنشاہ کا ایک معتمد خاص اور آزاد کردہ غلام، ناری سس بھی شریک تھا۔ وہ ملکہ کے ساتھ جنسی تعلقات رکھنے کے ساتھ ساتھ ملکہ کو

نت نئے عاشق بھی فراہم کرتا تھا۔ اگر وہ ملکہ کی ان ناجائز خواہشات کی تکمیل کی بجائے کوئی دوسرا راستہ اختیار کرتا تو ملکہ اسے قتل کروا دیتی۔ اسی طرح رومہ کے طبقہ امراء سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سیلانس تھا جسے ملکہ نے اپنی خلوت گاہ میں طلب کیا مگر بدقسمتی سے اس نے انکار کر دیا اس لیے نہیں کہ وہ کوئی پاکباز اور نیک انسان تھا بلکہ اس لیے کہ وہ ملکہ کی ماں ڈومیشیا لیپڈا سے شادی کر رہا تھا تاہم ملکہ نے اس سے اپنی پیشکش ٹھکرانے کا سخت انتقام لیا۔ سیلانس شہنشاہ کلاڈیئس کا مصاحب خاص تھا۔ ایک دن صبح جب اسے شاہی محل میں آتا دیکھا تو بادشاہ کے معتمد خاص ناری سس نے بادشاہ کو بتایا کہ اس نے رات کو خواب میں سیلانس کو بادشاہ کو قتل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر ملکہ مسالینہ نے اس کی تصدیق کی اور بادشاہ کو بتایا کہ اس نے بھی رات خواب میں ایسا ہی دیکھا ہے۔ توہم پرست کلاڈیئس کے یہ سن کر ہوش اڑ گئے اور اس پر دہشت طاری ہوگئی جب سیلانس ملنے آیا تو بغیر کسی تمہید کے بادشاہ نے سیلانس کے قتل کا حکم دے دیا اور ملکہ اپنی بے عزتی کا انتقام لینے میں کامیاب ہوگئی۔

انہیں دنوں ملکہ مسالینہ رومہ کے ایک خوبصورت نوجوان سیلیئس پر فریفتہ ہوگئی اور نوجوان سیلیس نے بھی ملکہ سے وفا کرتے ہوئے اپنی نوجوان بیوی کو طلاق دے دی محض ملکہ کے اس منصوبے پر کہ ملکہ شہنشاہ کلاڈیئس کو قتل کر کے اس سے شادی کرے گی اور آئندہ وہ شہنشاہ رومہ ہوگا۔ مگر ملکہ اس کے عشق میں پاگل ہو چکی تھی اسے شہنشاہ کی موت کا بھی انتظار نہیں کرنا تھا۔ وہ سلیس سے شہنشاہ کے جیتے جی شادی کرنا چاہتی تھی۔ اس نے شاہی منجموں کو اپنے ساتھ گانٹھ کر ان سے پیشگوئی کرائی کہ ملکہ کا شوہر جو بھی شخص ہوگا وہ نحس ستاروں کے زیر سایہ آ کر صرف ایک ماہ بعد مر جائے گا۔ شہنشاہ ان دنوں ایک مہم کے سلسلے میں اطالیہ کے ساحلی علاقوں کی طرف جا رہا تھا۔ مسالینہ نے اسے مشورہ دیا کہ اگر تم نحس ستاروں کی اس آفت سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو مجھے عارضی طور پر طلاق دے دو ساحلی علاقوں سے واپسی پر ہم دوبارہ شادی کر لیں گے۔ کلاڈیس کو مسالینہ کی ہر بات عزیز تھی۔ اس نے مسالینہ کو اس کی مرضی کے مطابق عارضی طلاق دے دی۔

شہنشاہ کی عدم موجودگی میں مسالینا نے ایک لمحہ ضائع کیئے بغیر سیلیئس سے شادی کر لی۔ مورخین نے لکھا ہے کہ شادی کے دن سیلیس نے اپنی نیم عریاں دلہن کے ساتھ رومہ کے گلی کوچوں کا چکر لگایا۔ ان کے ساتھ جو باراتی تھے وہ بھی لباس کی جگہ صرف چیتوں کی کھال

اوڑھے ہوئے تھے۔ ابھی تک ناری سس اور مسالینہ میں کوئی اختلاف رونما نہیں ہوا تھا ان کے مقاصد ایک تھے۔ تاہم جب مسالینہ کی شرمناک شادی سے تخت شاہی کو خطرہ لاحق ہوا تو ناری سس کو اپنی فکر بھی لاحق ہوئی۔ پالاس پہلے ہی دربار میں اگریپینا کا نمائندہ تھا۔ مسالینہ کی اس حرکت کے بعد پالاس اور ناری سس نے مل کر کلاڈیس کو بچانے اور سیلیس کو تخت شاہی سے دور رکھنے کے لیے مسالینا کے خلاف قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا اور بادشاہ کو ملکہ اور سیلیئس کے معاملے کی اطلاع بھجوائی اور اس کے لیے شاہی محل کی دو عورتوں کو بادشاہ کے پاس بھیجا اور ازاں بعد ناریس نے خود اس معاملے کی تصدیق کی اور بادشاہ کو مزید خبر دی کہ ملکہ نے سیلئس سے شادی تک رچالی ہے اور وہ آپ کو قتل کروا کے سیلیئس کو تخت نشین کرنا چاہتی ہے۔ بادشاہ یہ خبر سن کر بدحواس ہو گیا اور اس نے مسالینہ، سیلیئس اور ان کے باراتیوں کی موت کا حکم صادر کر دیا۔ مسالینہ نے دوبارہ اسے اپنے حسن سے رجھانے کی بڑی کوشش کی مگر ناکام رہی اور بالآخر اپنے عاشق کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار دی گئی۔

شہنشاہ عورت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔ مسالینہ کے راستے سے ہٹتے ہی اگریپینا شاہی محل پہنچ گئی مگر وصل شاہی کے کئی اور امیدوار بھی تھے جن میں ایک کلاڈیس کی ایک سابقہ بیوی بھی تھی۔ تاہم اگریپینا اپنی عشوہ طرازیوں سے ان سب پر سبقت لے گئی اور شہنشاہ نے اپنی سگی بھتیجی سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

رومہ کے قوانین کے مطابق ایک چچا اور بھتیجی میں عقد جائز نہ تھا تاہم کلاڈیئس کو اب ایک دیوتا کی حیثیت بھی حاصل تھی اور دیوتا انسانی قوانین سے بالاتر ہوتے ہیں۔ عین اسی وقت اگریپینا کے شوہر نے بھی وفات پائی۔ تاہم رومہ کا بچہ بچہ جانتا تھا کہ اگریپینا نے اپنا راستہ صاف کرنے کے لیے اپنے شوہر کو زہر دیا تھا۔ اس کے بعد کلاڈیس اور اگریپینا کی شادی میں کوئی رکاوٹ نہ رہی اور انہوں نے شادی رچالی جس سے تخت شاہی تک پہنچنے کا اگریپینا کا خواب بالآخر پورا ہو گیا۔

اگریپینا کے حسن جہاں سوز نے کلاڈیئس کو ایک پنچھی کی طرح بے بس کر دیا اور کلاڈیئس کو اگریپینا کے کسی حکم اور فرمائش کو ٹالنے کی جرأت نہیں رہی۔ اگریپینا محض جنسی آسودگی کی قائل نہیں تھی بلکہ حکومت کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے اس نے سب سے پہلے شاہی دربار کو مسالینا کے بھی

خواہواں سے خالی کیا اور پھر حکومت کی پوری مشینری سے ہر اس شخص کو نکال دیا جو اس کے لئے خطرناک تھا۔ تاہم کلاڈیس نے ایگریپینا کے اس منصوبے کے خلاف انگلی تک نہ اُٹھائی۔ ایگریپینا اپنے بیٹے ڈومی ٹیس کو تخت شاہی تک پہنچانا چاہتی تھی۔ اس لیے اس نے ہر ممکن طریقے سے مسالینہ کے بیٹے برٹانیکس کو اپنے بیٹے کے راستے سے ہٹا دیا۔ کلاڈیس نے ڈومی ٹیس نیرو کو باضابطہ طور پر اپنا متبنیٰ بنالیا اور شاہی خاندان کا ایک فرد قرار دے دیا۔ کلاڈیئس کو اس کے لیے شہنشاہ آگسٹس کی مثال پیش کی گئی تھی جس نے اپنے داماد ٹائبریس کو اپنا جانشین بنایا تھا۔

ایگریپینا نے اپنے بیٹے کی تربیت کے لیے فلسفی سینیکا کی جلاوطنی بھی منسوخ کرادی اور اسے شاہی دربار میں جگہ دلوائی۔ اس طرح نیرو کو نہ صرف ایک اتالیق میسر آ گیا بلکہ ایک ایسا راہنما بھی میسر آ گیا جو پس پردہ رہ کر اس کے لیے فن خطابت میں جوہر دکھانے کے مواقع بھی فراہم کرسکتا تھا۔ ایگری پینا جانتی تھی کہ اس کے بیٹے کو ایک فن خطابت کے جوہر دکھانے کی ضرورت پڑے گی۔

ایگریپینا حکومتی معاملات میں دلچسپی رکھنے کی وجہ سے یہ بھی جانتی تھی کہ کلاڈیئس کی موت کے بعد اس کے بیٹے نیرو کو اس کا جانشین بنانے کے لیے اس کو شاہی محافظوں کی فوج خاصہ کا سہارا لینا پڑے گا۔ اس لیے اس نے فوج خاصہ کو اپنے حسب منشا منظم کرایا اور اس فوج کے دو ناظموں سے خصوصی راہ رسم پیدا کی اور جو لوگ اس فوج میں مسالینہ سے ہمدردی رکھتے تھے انہیں برطرف کرادیا۔

ڈومی ٹیئس نیرو جب پندرہ سال کا ہوا تو اس کی شادی کلاڈیئس کی بیٹی آکٹیویا سے کردی گئی۔ رومی قوانین کے مطابق اتنی کم عمری میں شادی نہیں ہوسکتی تھی، لیکن ایگریپینا نے اس شادی کے لیے کلاڈیئس سے خصوصی اجازت حاصل کی۔

نیرو کی روز افزوں مقبولیت کو دیکھتے ہوئے اہل رومہ یہ سمجھتے تھے کہ نیرو ہی کلاڈیئس کا جانشین ہوگا مگر ایگریپینا جانتی تھی کہ ابھی تخت شاہی پہنچے کے راستے میں ایک بڑی رکاوٹ حائل ہے۔ وہ تھا ناری سس اگرچہ اس نے ملکہ ایگریپینا کی خلوتوں میں بھی مسالینہ کی خلوتوں کی طرح رسائی حاصل کرنا چاہی مگر ایگریپینا پہلے ہی پالاس کے ساتھ ملوث تھی۔ ایگریپینا کے اسی سلوک کی وجہ سے ناری سس نیرو کے مقابلے میں مسالینہ کے بیٹے برٹانیکس کا حامی تھا۔

ناری سس اب اگریپینا کے خلاف کوئی ٹھوس ثبوت حاصل کرنا چاہتا تھا جسے وہ اس کے خلاف استعمال کر کے کلاڈیئس کو اگریپینا اور پالاس کے ناجائز تعلقات کی اطلاع دے۔ اس نے جب یہ اطلاع بادشاہ کو دی تو بادشاہ شراب کے نشے میں چور تھا۔ اس نے ناری سس کی یہ بات سن کر کہا۔ ''شاید میری قسمت میں یہی لکھا ہے کہ پہلے اپنی بیویوں کی بے ہودگیاں برداشت کروں اور پھر انہیں سزا دوں۔''

ادھر اگریپینا کے ایک جاسوس نے بھی اسے یہ اطلاع پہنچا دی۔ اس نے سوچا اگر مجھے مسالینہ کے انجام سے بچنا ہے تو فوراً ہی کچھ کرنا ہوگا اور اس سے پہلے کے بادشاہ مجھے ناری سس کے بہکائے میں آ کر قتل کرا دے مجھے بادشاہ کو ہی راستے سے ہٹانا ہوگا۔ اس سے پہلے کئی محلاتی سازشوں میں اگریپینا زہر ہلاہل کا استعمال کر چکی تھی۔ اسے یہ زہر گال قوم کی ایک عورت لوکسٹا فراہم کرتی تھی۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی اگریپینا نے اس عورت کی خدمات حاصل کیں اور مناسب موقع کا انتظار کرنے لگی۔

کلاڈیئس کی موت

۱۲ر اکتوبر ۵۳ء کی شام کو اگریپینا نے شاہی مطبخ میں کلاڈیئس کے لیے خصوصی طور پر کھمبیوں کا ایک سالن تیار کرایا یہ اسے بہت مرغوب تھا۔ پلیٹ میں بادشاہ کے لیے یہ سالن سجاتے ہوئے اس نے چند کھمبیوں پر وہ زہر چھڑک دیا اور اور جب یہ پلیٹ دسترخوان پر لائی گئی تو اس نے بادشاہ کا شک دور کرنے کے لیے اس پلیٹ سے چند کھمبیاں جن پر زہر نہیں چھڑکا تھا اٹھا کر کھالیں اور جو بہترین تھیں وہ بادشاہ کے لیے رہنے دیں۔ ان حالات میں کلاڈیئس کو بھلا کیا شک ہوسکتا تھا اس نے اپنی مرغوب کھمبیاں دل کھول کر تناول کیں۔ مگر انہیں کھاتے ہی اس کی طبیعت خراب ہوگئی مگر جیسا کہ اس کی فوری موت کی توقع تھی وہ واقع نہ ہوتی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کلاڈیس نشے میں مدہوش ہے۔

اگریپینا جانتی تھی کہ اگر اس کی یہ سازش بے نقاب ہوگئی تو پھر کچھ نہیں ہو سکے گا۔ اس نے اس لیے کلاڈیئس کے یونانی نژاد طبیب کو اپنی اس سازش میں شریک کر لیا۔ ایسے موقعوں پر طبیب زہر خورانی کا اثر کم کرنے کے لیے مریض کے حلق میں ایک پر پھیر کر اسے قے کراتے تھے مگر

کلاڈیئس کے طبیب نے اس کے حلق میں جو پر پھیرا وہ زہر آلود تھا۔ اس پر کے پھیرنے کے فوراً بعد کلاڈیئس کی موت واقع ہوگئی۔

شہنشاہ کی موت کو خفیہ رکھا گیا تاہم شاہی محافظ فوج کے سالاروں کو اس کی اطلاع دے دی گئی۔ پھر اگریپینا نے ایک خطیر رقم کی ادائیگی پر شاہی محافظ فوج کو اپنے ساتھ ملا لیا اور وہ نیرو کی تخت نشینی پر آمادہ ہوگئی۔ سینٹ کو دوسرے طریقوں سے مطمئن کر دیا گیا۔ اس کے بعد عوام کو بادشاہ کی موت کی اطلاع دے دی گئی۔

پھر اسی روز دوپہر کو شہنشاہ نیرو زندہ باد کے نعروں میں سیر و تخت نشین کر دیا گیا۔ نیرو نے سینیکا کے لکھی ہوئی تقریر سے چند جملے اپنی رسم تخت نشینی کے موقع پر کہے ان جملوں میں یقین دلایا گیا تھا کہ محافظ فوج کو اس کا ''تحفہ جانشین جلد ادا کر دیا جائے گا۔''

بعد از وفات کلاڈیئس دیوتاؤں کے زمرے میں جگہ پانے کا مستحق ٹھہرا اور اس کی پرستش کے لیے خاص پروہت مقرر کر دیے گئے۔ اس کے جنازے کی رسوم آگسٹس کی طرح شاندار طریقے سے انجام پائیں۔ مگر کلاڈیئس کا وصیت نامہ کبھی کسی جلسہ عام میں پڑھ کر نہیں سنایا گیا، مبادا یہ ظاہر نہ ہو جائے کہ کلاڈیئس نے اپنے سوتیلے بیٹے برٹائیلس کو نیرو پر ترجیح دی تھی۔

جنازے کا خطبہ سینیکا نے تحریر کیا تھا اور نیرو نے پڑھا۔

اس کی موت سے ذرا پہلے جو شگون ظاہر ہوئے تھے ان میں آسمانی بجلی کا دلاڈیوس کے والد کی قبر پر گرنا دم دار ستارے کا نظر آنا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کلاڈیوس کو اپنا انجام پہلے ہی نظر آ گیا تھا۔ قنصلوں کا انتخاب کرتے ہوئے اس نے اس مہینے کے بعد کسی قنصل کو منتخب نہیں کیا تھا جس میں اس کا قتل ہوا ٹریوبونوں سے ایک ملاقات کرتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ اب اس کا انجام نزدیک ہے اور پھر ایسا ہی ہوا۔

قیصر ڈومی ٹیئس نیرو

ڈومیشن Domitian خاندان کی دو شاخیں رومہ کی تاریخ میں بہت نمایاں ہوئیں۔ کیلوینی The Calvini اور ایتھینو بور بائی Theathenobarbi۔ ایتھینو باربائی خاندان کا نام اس کے بانی لوسیئس ڈومیئیس کے نام پر تھا۔ ایک مرتبہ وہ کسی دیہات سے رومہ لوٹ رہا تھا۔ راستے میں اس کی ملاقات دو جڑواں انسانوں سے ہوئی جو دیوتا زیادہ اور انسان کم لگتے تھے۔ انہوں نے اسے پیغام دیا کہ وہ جا کر سینیٹ اور رومہ کے عوام کو خبر دے کہ جنگ جھیل ریگلس Regilus، جو ناگزیر نہیں لگتی تھی لڑی اور جیتی جا چکی (۴۹۸ ق م) ہے۔ اپنے ملکوتی ہونے کا ثبوت انہوں نے اس طرح فراہم کیا کہ انہوں نے اس کی ٹھوڑی کو دونوں طرف سے سہلایا جس کے نتیجے میں اس کی کالی داڑھی تیز بھورے یا سرخ رنگ کی ہوگئی۔ یہی سرخ ریش وہ جسمانی خصوصیت تھی جو بعد ازاں اس کی اولاد کا خصوصی نشان بنی۔ سات مرتبہ قنصل شپ، ایک جشن فتح منانے، دو مرتبہ سینسر شپ پر فائز ہونے کے بعد وہ طبقہ پیٹریشن میں شمار کئے جانے لگے۔ وہ اپنے نام کے ساتھ ڈومیشین کا لاحقہ خاندانی نام کے طور پر کرتے تھے یا پھر گائیس اور لوئسیس کے لاحقے خاندانی نام کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ایتھینو باربائی شاخ کے پہلے تینوں اجداء نے لوسیئس کا خاندانی نام اپنے ناموں کے ساتھ لگایا تھا اور ان کے بعد کی سیڑھیوں نے گنائس کا خاندانی لقب اختیار کیا۔ ڈومیشن خاندان کی تاریخ کا ایک قریبی جائزہ لینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ شہنشاہ نیرو میں جو برائیاں پائی جاتی تھیں وہ خاندانی تھیں تاہم اس نے اپنے خاندان کی موروثی اچھائیوں کا ہمیشہ مذاق ہی اڑایا تھا۔

نیرو کا ایک جد لوسیئس ڈومیٹیس تھا جو قیصر آگسٹس کے عہد کا سب سے بڑا جلاد تھا۔ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا رتھ بان بھی تھا اور اس نے جرمنی میں عسکری مہم کے دوران خاصا نام کمایا تھا۔ تاہم وہ ایک بدنام زمانہ گستاخ، فضول خرچ اور بدزبان انسان تھا ظلم کرنے میں وہ جنگلی درندوں سے کم نہیں تھا اسی وجہ سے اسے آگسٹس نے انسان اور درندوں میں ہونے والے رومی مقابلوں کا مہتمم بھی بنا دیا تھا مگر وہ شہنشاہ آگسٹس کی دی ہوئی نجی دھمکیوں کو بھی نظر انداز کر دیتا تھا۔ اسی کا بیٹا

گنائیس ڈومیٹیئس انیرو کا باپ تھا وہ انٹونیا اکبر کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ یہ شخص بھی برائیوں میں اپنے باپ کی تصویر تھا اور ایک جرائم پیشہ اور بدنام زمانہ انسان تھا۔ ایگریپینا جو جرمانیکس کی بیٹی تھی اس نے اس سے محض اپنے بھائی کیلی گولا کے ساتھ ملوث ہونے کی بدنامی سے بچنے کے لیے شادی کی تھی۔

(۱) آہینو باربس Ahenobarbus

قتل اور دھوکہ دہی اس شخص کے لیئے یہ معمولی باتیں تھیں۔ یہی شخص شہنشاہ نیرو کا باپ بنا۔

نیرو ۱۵ دسمبر ۳۷ عیسوی کو رومہ کے شہر اینٹیئم Antium میں پیدا ہوا۔ شہنشاہ ٹائبریئس کی موت کے تقریباً ۹ مہینے بعد رومہ کی رسم کے مطابق نومولود بچے کو زمین پر لٹا دیا گیا۔ رومہ ہی کے رواج کے مطابق نومولود کے باپ کو اختیار ہوتا تھا کہ وہ اس نومولود کو اپنے بیٹے کی حیثیت سے اپنا لے یا اسے اپنا بیٹا تسلیم نہ کرے۔ شہنشاہ کالی گولا نے اس کا نام کلاڈیس اپنے چچا کے نام پر رکھا تھا۔ چونکہ ان دنوں شہنشاہ کلاڈیس لوگوں کے تمسخر کا باعث بنا ہوا تھا اس لیے ایگریپینا نے اس نام کو پسند نہ کیا۔

نیرو کے تین سال کی عمر کا ہونے کے بعد نیرو اپنے والد سے محروم ہو گیا تاہم اسے اپنے والد کی جائیداد سے ایک تہائی حصہ ملا، لیکن کالیگولا نے جس کے وصیت نامے بھی اس کا نام تھا۔ اس سے ہر آرائش چھین لی، اور اس کی ماں، ایگری پینا کو جلاوطن کر دیا۔ اسی وجہ سے نیرو نے انتہائی مخدوش حالات میں اپنی پھوپھی ڈومیشیا لیپیڈا کی وساطت میں پرورش پائی۔ ڈومیشیا جو خود بھی ایک بدچلن عورت تھی اس نے نیرو کی تربیت کے لیے دو غلام، ایک حجام اور ایک رقاص اتالیق کے طور پر رکھے ہوئے تھے۔ تاہم کالیگولا کے بعد جب کلاڈیئس تخت نشین ہوا تو نیرو کی موروثی جائیداد بحال کر دی گئی اور اس کی ماں کو جلاوطنی سے واپس بلا لیا گیا۔ ایگریپینا نے بعد ازاں اپنے چچا کی بیوی حیثیت اختیار کر لی اور وہ ملکہ روم بن گئی اور اس کا بیٹا نیرو اب سابقہ ملکہ مسالینہ کے بیٹے برطانیکس کا تخت نشینی میں رقیب قرار دیا گیا۔ اس نے کرائے کے قاتل بھیج کر نیرو کو دوپہر کے قیلولے کے دوران گلا گھونٹ کر قتل کرنا چاہا مگر وہ خوفزدہ ہو کر اس کے کمرے سے بھاگے۔ ان کے مطابق نیرو کے تکیئے کے نیچے سے اچانک نکل کر ایک سانپ نے ان پر حملہ کر دیا تھا لیکن یہ صرف ایک واہمہ تھا جو سانپ کی ایک کینچلی قریب پڑی ہوئی پائے جانے کی وجہ سے ہو گیا تھا۔

بعدازاں اگریپینا نے وہ سانپ کی کینچلی نیرو کو ایک کنگن میں رکھ کر پہنا دی اور وہ اسے اپنی ماں کے قتل کے بعد تک پہنے رہا۔ بعدازاں اس نے اسے محض اس بنا پر اتار دیا کہ یہ کنگن اسے اس کی ماں کی یاد دلاتا تھا۔

کم سنی ہی میں نیرو نے سرکس میں ٹرائے گیمز میں حصہ لے کر لوگوں سے تحسین و آفرین کے نعرے بلند کرائے۔ جب وہ گیارہ سال کا ہوا تو شہنشاہ کلاڈیئس نے اسے اپنا متبنیٰ قرار دیا۔ اور اس کی تربیت کے لیے مشہور فلسفی اینیئس سینیکا کو اس کا اتالیق مقرر کیا بعدازاں وہ سینیٹر کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔ اتالیق مقرر کیے جانے کے بعد ایک شب سینیکا نے خواب میں دیکھا کہ اس کا شاگرد حقیقتاً کالی گولا ہے۔ اس کے اس خواب کو نیرو نے بہت جلد شرمندہ تعبیر کر دیا تھا بلکہ وہ کالیگولا سے بھی اظلام میں اور سخت دل ہونے میں آگے بڑھ گیا تھا۔ اسی دن سے برطانیکس نے اسے ''آہینو باربیئس'' کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ تاہم کلاڈیس کو اسے متبنیٰ بنانا بہت مہنگا پڑا۔ اس کے متبنیٰ بنانے کے فرمان پر دستخط کرنا گویا اپنی موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے مترادف تھا۔ اب اس کی زندگی کا انحصار مکمل طور پر اگریپینا کے ہاتھوں میں تھا جس نے حالات سازگار ہوتے ہی اسے اپنے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔

اگریپینا نے ہر وہ ممکن طریقہ اختیار کیا جو اس کے بیٹے، نیرو کو روم کے معزز شہریوں اور سینٹ میں مقبولیت بخش سکتا تھا۔ اس نے کلاڈیئس کے ذریعے اسے سینٹ کا رکن بنوا دیا۔ چند ماہ بعد جب نیرو نے سینٹ میں اپنی پہلی تقریر کی تو سینٹ کا ہر رکن عش عش کر اُٹھا۔ دراصل یہ نیرو کی اداکاری پر اور نیرو کے اتالیق سینیکا کی لکھی ہوئی تحریر پر مبنی ایک تقریر تھی جس میں سینیکا کے قلم زوروں پر تھا۔

اپنے خصوصی اختیارات سے کام لیتے ہوئے نیرو کئی مقدمات فیصل کرنے کے لیے عدالت کی کرسی پر بیٹھا تو اس کے فیصلوں کی بھی بڑی تعریف ہوئی یہ فیصلے بھی اس کے اتالیق اور فلسفی سینیکا نے اسے مرتب کر کے دیئے تھے۔

نیرو جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچا تو اس کی شادی آکٹیویا سی کر دی گئی رومی قوانین کے مطابق اتنی کم عمری میں شادی نہیں ہو سکتی تھی، لیکن اگریپینا نے شہنشاہ سے اسکی خصوصی اجازت لے لی تھی۔ حکومت کے ساتھ نیرو کی روز افزوں مقبولیت کو دیکھتے ہوئے ہر معزز رومی یہ قیاس

کرنے لگا تھا کہ کلاڈیس کی موت کے بعد وہی اس کا جانشین ہوگا۔ تاہم صرف ایگریپینا جانتی تھی کہ ابھی اس کے اور تخت شاہی کے درمیان ایک آخری رکاوٹ موجود ہے اور وہ رکاوٹ ناری سس تھا جو مسالینہ کی موت کے بعد سے کلاڈیئس کا معتمد خاص بن چکا۔ اس نے ملکہ مسالینہ کی طرح ایگریپینا کی خلوتوں میں بھی داخل ہونا چاہا مگر وہاں تو پہلے ہی پالاس کا تصرف تھا۔ چنانچہ بھی اس نے ایگریپینا سے تعلقات بڑھانے کی کوشش کی تو اس نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ جھٹک دیا۔ ایگریپینا کے اسی سلوک نے ناری سس کو اس کا سب سے بڑا مخالف بنا دیا تھا۔

آخر ناری سس نے ملکہ ایگریپینا اور پالاس کے خصوصی تعلقات کی اطلاع جب کلاڈیس کو دی تو شراب کے نشے میں مدہوش کلاڈیس بالآخر بول اٹھا، ''شاید میری قسمت میں یہی لکھا ہے کہ میں اپنی بیویوں کی بے ہودگیاں برداشت کروں اور پھر انہیں سزا دوں۔'' ادھر ایگریپینا کے ایک جاسوس نے بھی بروقت اسے یہ اطلاع پہنچا دی ایگریپینا جانتی تھی کہ اگر اسے قتل ہونے سے بچنا ہے تو بالضرور بادشاہ کو راستے سے ہٹانا ہوگا، اور اس نے زہر خورانی سے کام لے کر شہنشاہ کا کام تمام کر دیا۔

کلاڈیئس کی موت کے وقت نیرو کی عمر ۱۷ سال تھی۔ شاہی محل کی سیڑھیوں پر اسے شہنشاہ تسلیم کر لیا گیا اور پھر ایک پالکی میں محافظ سپاہ کے کیمپ میں لے جایا گیا جہاں اس نے فوج سے ایک مختصر خطاب کیا جس میں اس نے وہ چند جملے کہے جو اس کے لیے سینیکا نے لکھے تھے۔ ان جملوں میں صرف اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ محافظ سپاہ کو بہت جلد ''تحفہ جانشینی'' عطا کیا جائے گا۔ نیرو کے ان جملوں پر محافظ سپاہ نے اس کے لیے نعرہ صد تحسین بلند کیا۔

اسی شام سینٹ کو خطاب کرتے ہوئے نیرو نے یہ وعدہ کیا کہ وہ سینٹ کے فرائض اور کاروبار میں کوئی دخل نہیں دے گا بلکہ اپنا دائرہ کار صرف فوجی معاملات تک محدود رکھے گا۔ اس پر نیرو کا ایوان نے پرجوش خیر مقدم کیا اور اُسے ''بابائے قوم'' کا خصوصی خطاب عطا کیا۔ پورے ایوان میں سے صرف ایک ووٹ تھا جو اس کی مخالفت میں پڑا۔

نیرو نے اپنے عہد کا آغاز کلاڈیس کے جنازے کے خطبے سے کیا۔ یہ تقریر اسے سینیکا نے لکھ کر نہیں دی تھی بلکہ فی البدیع تھی۔ اس خطبے میں اس نے کلاڈیس کو دیوتاؤں کے زمرے میں شامل کر دیا۔ اسی تقریر میں اس نے اپنے والد ڈومیشن کی بھی تعریف کی۔

حصول اقتدار کے لیے اس کی ماں اگریپینا نے اپنی ہر چیز قربان کر دی تھی۔ اب وہ اپنے بیٹے کے تخت نشین ہونے کے بعد وہ اقتدار کی دولت کو بھلا اپنے ہاتھ سے کیسے جانے دے سکتی تھی۔ وہ اس پر بھی قانع نہیں تھی کہ اس کا بیٹا حکمرانی کرے بلکہ وہ درحقیقت اقتدار کی ڈور خود اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہاں تھی۔ نیرو بھی اپنی ماں کا گرویدہ تھا۔ شروع شروع میں اس کا تکیہ کلام ہی ''سب سے اچھی ماں'' تھا۔ نیرو کی جانشینی کے بعد جو سکے جاری کئے گئے ان پر اس کے چہرے کے ساتھ ساتھ اس کی ماں کا چہرہ بھی کندہ کیا گیا۔ بیرونی ملکوں کے سفارت کاروں سے ملاقات کا کام بھی اس نے اپنے ذمے لے لیا تھا۔ ناریسس اور صوبہ ایشیا کا صوبیدار ایم سیلانوس اس کے قدیم دشمن تھے اس نے بلا تاخیر ان دونوں کا قصہ پاک کیا۔ تیسرا برطانیکس تھا جسے گرم شراب میں زہر دے کر ہلاک کر دیا گیا اور اس کی نعش کو اسی رات فوجی چھاؤنی کے میدان میں جلوا دیا گیا۔

تاہم ان تمام محلاتی سازشوں کے بعد نیرو کے دل میں اپنی ماں کی جگہ نہ رہی اور جب اس نے ایکٹویا کی حمایت کرنا شروع کی اور اپنا ایک الگ گروہ بنانا چاہا تو نیرو چوکنا ہو گیا۔ نیرو کو جب سے اپنی ماں کے مظالم کی خبر ہوئی تھی وہ کانپ کر رہ گیا تھا۔ جو لوگ اس کے ہاتھوں قتل ہوئے تھے ان کی زندگیاں تو واپس نہیں لائی جا سکتیں تھیں تاہم اس نے سینیکا کی مشاورت پر ان تمام اشخاص کو رہا کر دیا جو اس کی ماں کی وجہ سے قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے تھے۔ یہی نیرو کا اپنی ماں کے خلاف پہلا قدم تھا۔

ادھر اسی وجہ سے سینیکا اور اگریپینا میں باقاعدہ آویزش کا آغاز ہو گیا۔ سینیکا کی حیثیت اب شہنشاہ کے معتمد اعلیٰ کی تھی اور اقتدار اب اگریپینا کے ہاتھوں سے نکلتا جا رہا تھا۔ نیرو کو حکومت سنبھالے ابھی پندرہ دن نہ ہوئے تھے کہ آرمینیا کے سفارت کاروں کے اعزاز میں دی گئی ایک دعوت میں اس نے اگریپینا کو کسی معاملے پر جھڑک کر رکھ دیا۔ اس سرزنش کے پیچھے سینیکا کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔

اس کے کچھ دن بعد نیرو اپنی بیوی ایکٹویا کی ایک یونانی نژاد کنیز ایکٹے پر فدا ہو گیا۔ اب تک نیرو محبت کے نام سے بھی آشنا نہیں تھا اور وہ اپنی بیوی سے بھی دور ہی رہا تھا۔ اب جو اس کا دل ایکٹے پر آیا تو وہ بری طرح اس کا دیوانہ ہو گیا۔ اسے بھی شہنشاہ کی داشتہ بننے پر کوئی اعتراض نہ تھا۔ نوجوان شہنشاہ بھی اس کا ایسا دیوانہ ہوا کہ اس کی ہر فرمائش کو بے چون و چرا پوری کرنے لگا۔ پھر ایکٹے کی جادو

اثر محبت نے اُسے ایسا مجبور کیا کہ وہ ایکٹیویا کو طلاق دے کر ایگریپینا کو اپنی ملکہ بنانے کا فیصلہ کر بیٹھا۔

ایگریپینا کو جب اس معاملے کی خبر ہوئی تو وہ بڑی سیخ پا ہوئی اور اس نے نیرو کو اس فیصلے پر بہت سخت سست کہا۔ نیرو نے بھی اپنی ماں کو دھمکی دی کہ وہ تاج و تخت کو چھوڑ کر اپنی محبوبہ پاپیا کے ساتھ جزیرہ رہوڈز چلا جائے گا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ جب ماں اور بیٹے کے مفادات میں کھل کر تصادم رونما ہوا تھا۔ ادھر ایگریپینا نے بھی محسوس کیا کہ اب اس کے اور نیرو کے درمیان نوبت کھلی جنگ تک پہنچ چکی ہے۔ نیرو کو تخت سے اتارنے کے لیے اس نے برطانیکس کی موت کے بعد ایک نیا دعویدار تاج و تخت ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ آخر اسے ایک ایسا شخص مل گیا جس کا سیزر آگسٹس سے بالکل وہی رشتہ تھا جو نیرو کا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایگریپینا اس شخص سے شادی کرنے اور اسے نیرو کی جگہ بادشاہ بنانے پر آمادہ تھی کہ نیرو کو ایک اداکار کے ذریعے اس کی خبر مل گئی۔ نیرو اس وقت شراب کے نشے میں دھت تھا۔ اس نے کچھ سوچے سمجھے بغیر جوابی کاروائی کرتے ہوئے اپنی ماں کے قتل کا حکم دے دیا، تاہم اس کے مشیر خاص سینیکا نے اسے سمجھایا کہ یہ آخری قدم اٹھانے سے پہلے اس معاملے کی تحقیق اور اس پر غور و فکر کرنا ضروری ہے۔

اس کے بعد سینیکا بروس کو ساتھ لے کر ایگریپینا کے پاس گیا۔ ایگریپینا نے ان کے سامنے بڑے زوردار انداز میں تقریر کی اور ماں کے دل کا ذکر کچھ ایسے دل گداز انداز میں کیا کہ ایسا محسوس ہوتا تھا وہ شدت غم و اندوہ سے بے ہوش ہو جائے گی۔ سینیکا اور بروس پر اس کی اس بے مثال اداکاری کا بڑا اثر پڑا۔

سینیکا اور بروس کے اصرار پر نیرو نے اپنی ماں سے ملاقات کی کی۔ اسی ملاقات کے لیے درخواست خود ایگریپینا نے کی تھی۔ نیرو کے سامنے اس نے ایک بار پھر اداکاری سے کام لیا اور اسے اپنی بے گناہی کا یقین دلایا۔ اور بتایا کہ یہ اس کے حاسدین کی محض الزام تراشی ہے۔ وقتی طور پر ماں اور بیٹے کے درمیان ہونے والا تصادم رک گیا۔

اپنی ماں کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کرنے کے علاوہ نیرو کچھ مشاغل میں بھی خود کو مصروف رکھتا تھا۔ موسیقی سے اسے دلچسپی پہلے ہی تھی۔ سینیکا کی حوصلہ افزائی سے اس نے شاعری شروع کر دی۔ موسیقی کا جادو اس کے سر اتنا چڑھا کہ وہ دن بھر اپنی بھدی آواز میں موسیقی کی ریاضت کیا کرتا تھا اور سینیکا اور دیگر مصاحبین خاص کو اس کے بے سرے گانوں کی داد دینا پڑتی تھی۔

نیرو نے جنسی جذبات کی تسکین کے لیے جو طریقے اپنائے وہ بھی لاجواب تھے۔ اس نے اپنے گرد کچھ اوباش امیر زادے جمع کر لیے تھے جن کے ساتھ وہ رات کو بھیس بدل کر رومہ کے چکلوں اور قحبہ خانوں میں حسن نسواں کی تلاش میں پھرتا تھا۔ وہ اور اس کے یہ اوباش ساتھی اکثر لوگوں پر حق کے ساتھ خواتین ہوتیں راستوں میں بھی دست درازی کر بیٹھے تھے۔ ان وارداتوں میں کئی مرتبہ خود بادشاہ نیرو کو چوٹیں آئیں جن کے نشان اس کے چہرے سے اس کے معالجوں کی کوشش کے باوجود نہ گئے۔ جب نیرو کی ان شبانہ وارداتوں کا علم لوگوں کو ہوا تو اسی خطوط پر کئی اور اوباشوں کی ٹولیاں بھی رومہ کے گلی کوچوں میں اسی شبانہ گردی میں مصروف ہو گئیں۔

ایسی ہی کسی شبانہ واردات کے دوران نیرو کی مڈبھیڑ سینٹ کے ایک رکن جولیئس مونٹالس سے ہو گئی جو اپنی بیوی کو ساتھ لیے کہیں جا رہا تھا۔ رات کی تاریکی میں کسی بھیڑیے کی طرح نیرو نے اس کی بیوی پر حملہ کر دیا اور اس سے زنا بالجبر کرنا چاہا۔ مونٹانس بھی اچھا خاصا تنومند انسان تھا اس نے دو چار ایسے کرارے گھونسے بادشاہ کو سینکے کہ بادشاہ اپنے شیطانی ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی بجائے وہاں سے فرار ہو گیا۔ لیکن اس لڑائی میں نیرو کے چہرے پر گھونسوں کے نشان باقی رہ گئے اور معالج باوجود کوشش ان نشانوں کو اس کے چہرے سے مٹا نہ سکے۔ چنانچہ اسے چند دن کے دربار میں آنے سے پرہیز کرنا پڑا۔

مونٹالس کو جب اگلی صبح کسی نہ کسی طرح پتہ چلا کہ رات جس شخص سے اس کی مڈبھیڑ ہوئی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ خود بادشاہ نیرو تھا تو بجائے عقلمندانہ خاموشی اختیار کرنے کے اس نے حماقت سے کام لیتے ہوئے ایک معافی نامہ نیرو کی خدمت میں ارسال کیا نیرو کو جب اس کا یہ خط ملا تو وہ غصے سے آگ بگولا ہو گیا اور چلا کر کہنے لگا کہ اس ناعاقبت اندیش شخص کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس نے خود نیرو پر ہاتھ اٹھایا ہے..... مگر اس کے باوجود یہ ابھی زندہ ہے۔ نیرو نے واقعہ کی شرمندگی سے اپنی شبانہ گردی تو بند نہیں کی البتہ مونٹالس کو خودکشی کر کے اپنے جرم کی تلافی کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی شبانہ وارداتوں کے دوران اپنی حفاظت کے لیے افواج خاصہ کا ایک دستہ اپنے سے کچھ فاصلے پر ساتھ رکھنا شروع کر دیا تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

ان شبانہ جنسی وارداتوں میں نیرو کا سب سے قریبی ساتھی ایک امیر زادہ مارکس سالویس تھوتھا جس کی اوباشیوں کی وجہ سے اس کا والد بھی تنگ تھا، مگر وہ بادشاہ کا خاص منظور نظر تھا۔ بعض

مورخین کے مطابق کہا جاتا ہے کہ اسی اوتھو نے نیرو کو ہم جنسیت کی چاٹ لگائی تھی جس کی وجہ سے وہ ہم جنسیت کی طرف مائل ہو گیا تھا۔

ایگریپینا بادشاہ کے ہاتھوں قتل ہو جانے سے بچ جانے کے باوجود ہمت نہیں ہاری تھی تاہم منظر عام سے دو سال تک غائب ضرور رہی۔ اس دوران وہ گوشہ نشین ہو کر اپنی ''آپ بیتی'' سپرد قلم کرتی رہی، لیکن اس کے دل سے ابھی اقتدار کو حاصل کرنے کا جذبہ ختم نہیں ہوا تھا وہ تخت شاہی پہنچنے کے لیے ایک اور کامیاب کوشش کرنا چاہتی تھی۔ اخلاق باختہ اور اپنے جسم نسوانی سے فائدہ اٹھانا اس کی پرانی عادتوں میں شامل تھا۔ مگر اس مرتبہ اس نے یہ ہتھکنڈے کسی اور کے لیے نہیں بلکہ اپنے بیٹے نیرو کے خلاف استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ گو وہ چالیس کی ہو چکی تھی مگر اس کا حسن و جمال اب بھی اپنے دامن میں ہزاروں قیامتیں سمیٹے ہوئے تھا۔ اس کی جوانی کا نشہ شراب کے نشے سے بھی دو آتشہ تھا۔ اس پر ستم یہ کہ اس کی اداؤں اور عشوہ طرازیوں میں ابھی کوئی کمی نہیں ہوئی تھی۔ جن ہتھیاروں سے اس نے کبھی اپنے چچا کلاڈیس کو زیر کیا تھا وہ اب اپنے سگے بیٹے پر آزمانا چاہتی تھی۔

ایکٹے نامی کنیز کے ساتھ داد عیش دینے کے بعد سے اب کوئی خوبصورت عورت اس کی داشتہ نہیں تھی اس پر یہ بھی حقیقت تھی کہ ایکٹے کو رومی حسیناؤں کی عشوہ طرازیاں اور داؤ پیچ کبھی نہیں آئے تھے وہ ایک سادہ دل لڑکی تھی۔ ایگریپینا نے اس کی اسی کمزوری کو مدنظر رکھ کر نیرو کو اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی اس کے لیے اسے کوئی داؤ پیچ سیکھنے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ وہ اس فن میں یکتا تھی۔

ماں کا گناہ

شاہی محل سے نکالے جانے کے بعد سے ایگریپینا ایک الگ تھلگ محل میں رہائش پذیر تھی۔ اس سے ملنے کے لیے شہنشاہ اکثر مذہبی تہواروں پر اسکے محل میں جاتا تھا۔ ایک ایسے ہی موقع پر نیرو کے لیے خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا اور پھر تیز شراب کے نشے سے مدہوش کر کے اس نے حسن و جوانی کے ہتھیاروں سے اپنے بیٹے کو رجھانا شروع کر دیا۔ وہ زبان سے ایک لفظ ادا کئے بغیر نیرو کو اپنی دلکش اداؤں سے ترغیب جنسی دے رہی تھی کہ وہ ماں اور بیٹے کے مقدس رشتے کو بھول کر اس کے خوبصورت جسم سے جنسی آسودگی حاصل کرے۔ آخر نیرو نے اس کے سامنے ہتھیار پھینک

دیئے اور ایگریپینا ماں کے مقدس مقام سے گر کر اس کی داشتہ کے رذیل مقام پر آ گئی۔ ماں اور بیٹے کے درمیان یہ جنسی تعلقات محض شہوانی جذباتی کی تسکین کا ذریعہ نہ تھے بلکہ نیرو ہمیشہ سے اپنی ماں سے خوف کھاتا تھا۔ اب اس طرح اپنی ماں کی ایک طرح سے تذلیل وتحقیر کر کے اس کو نفسیاتی طور پر تسکین ملتی تھی اور اس کا مریض لاشعور بھی راحت محسوس کرتا تھا۔

سینیکا کو جب ماں اور بیٹے کے درمیان قائم ہونے والے ان نئے تعلقات کا علم ہوا تو وہ کانپ کر رہ گیا۔ اس کو ان دونوں میں قائم ہونے والے جنسی تعلقات سے تشویش نہیں تھی بلکہ وہ ڈرتا تھا کہ اگر ایگریپینا ایک بار پھر نیرو پر حاوی ہوگئی تو پھر خود اس کے لیے کوئی جگہ نہ ہوگی اور سلطنت رومہ پر ایک بار پھر ایگریپینا کا حکم چلے گا۔ جو ان تعلقات سے اس کا مطمہ نظر تھا۔ وہ اقتدار کو کسی نہ کسی طرح اپنے ہاتھ میں لینے کی خواہاں تھی اور اب سینیکا کے لیے اس سے ٹکر لینا آسان نہیں تھا۔ انتہائی دانشمندی سے کام لیتے ہوئے اس نے ایک عورت کے مقابلے میں ایک عورت کو کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا اور نیرو کی ملکہ ایکٹے کو ماں اور بیٹے کے درمیان قائم ہونے والے ان ناجائز تعلقات سے آگاہ کر دیا۔ ایکٹے نے ایک بیوی اور محبوبہ کی حیثیت سے نیرو کو اس معاملے پر سخت لعن طعن کی جس سے اسے اپنے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی مگر ایگریپینا جیسی شاطر عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے میں اسے جو کیف ونشاط حاصل ہوا تھا۔ وہ بھلا کب بھلانے کی چیز تھا۔

مگر اسی کیف ونشاط کی کیفیت کے ساتھ ساتھ ان جنسی تعلقات نے اسے جس ذہنی کرب واذیت سے دوچار کیا تھا وہ بھی کچھ کم اذیت ناک نہیں تھا۔ ایگریپینا جنسی ہتھکنڈوں کے ساتھ اسے جس شہوانی طوفان سے آشنا کرتی تھی اس کی تیز وتند لہروں میں ماں بیٹے کا مقدس رشتہ خس وخاشاک کی مانند بہہ جاتا تھا۔ لیکن جب شہوانی جذبات کا یہ طوفان اترتا تو اپنے پیچھے ایک ایسا کرب ناک احساس چھوڑ جاتا جو نیرو جیسے ظالم اور اوباش انسان کی روح کو بھی خوفناک کچوکے دے جاتا تھا۔

ایگریپینا کا قتل

ایگریپینا کے دام سے نکلنا بھی نیرو کے بس میں نہیں تھا۔ آخر کار اس نے اپنی یہ الجھن اپنے عزیز دوست اوتھو کے سامنے رکھی جو شہنشاہ کا ہم نوالہ وہم پیالہ تھا۔ اوتھو کے مشورے کے مطابق اس نے آخر ایگریپینا کو اپنے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔

لیکن اگر اگریپینا کو عدالتوں کے ذریعے ہٹایا جاتا تو شہنشاہ خود بھی اس کے ساتھ ہی اس حمام میں ننگا ہو جاتا۔ ایک اور صورت زہر خورانی تھی، لیکن اگریپینا جیسی شاطر عورت کو جو خود اپنی زہر خورانی سے کئی لوگوں کی جان لے چکی، زہر دینا بھی انتہائی مشکل کام تھا اور پھر وہ ہمہ وقت اپنے ساتھ تریاق بھی رکھتی تھی کہ کب اور کہاں کام آ جائے۔

نیرو ابھی اس الجھن کا کوئی حل دریافت نہ کر پایا تھا کہ آغاز بہار کا جشن منانے کے لیے وہ بائیہ کے مقام پر ساحل سمندر پر گیا۔ جہاں رومی بحریہ کے سربراہ اینسی ٹس نے اسے ایک نیا خاص قسم کا جہاز دکھایا جو سہ طبقہ تھا اور جس کی خصوصیت یہ تھی کہ عین سمندر میں اس کا ایک دروازہ سمندر کے پانی میں بھی کھل سکتا تھا۔ اس طرح جہاز میں رکھا ہوا فالتو سامان سمندر میں پھینکا جا سکتا ہے۔ اس جہاز کو دیکھتے ہی نیرو کے ذہن میں اپنی ماں کو ٹھکانے لگانے کی ایک انوکھی ترکیب آ گئی۔

نیرو نے فوراً ہی اگریپینا کو اپنے ساتھ جشن بہاراں مین شامل ہونے کی دعوت دی۔ جب وہ ساحل سمندر پر آئی تو وہ اس سے بڑے تپاک سے ملا اور پھر اسے اپنے ساتھ جہاز میں خلیج کے دوسرے سرے پر واقع اپنے وِلا میں لے گیا جہاں اوتھو کی طرف سے نیرو کے اعزاز میں دعوت دی گئی۔

یہ دعوت آدھی رات کے بعد اختتام کو پہنچی تو نیرو نے اگریپینا کو بڑے عزت واحترام سے رخصت کیا اور اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے کہا کہ دنیا میں صرف ایک ہستی ایسی ہے جسے میں صحیح معنوں میں محبت کرتا ہوں، اور وہ تم ہو۔ تمہارے ہی ذریعے سے میں اس عظیم سلطنت پر حکومت کر رہا ہوں۔ اگریپینا اپنے بیٹے کے عقیدت کے اس اظہار سے حیران تھی۔ اسی حیرانی کے عالم میں وہ اس سہ طبقہ جہاز پر سوار ہو گئی جو اُسے واپس لانے کے بھیجا گیا تھا۔

جب یہ جہاز کھلے سمندر میں پہنچا تو کپتان نے اس جہاز کا وہ دروازہ کھول دیا جو سمندر میں کھلتا تھا۔ اس سے اگریپینا اور اس کی خادمہ سمندر میں جا گریں اس خادمہ نے شور مچایا تو اسے چپو چپو مار مار کر خاموش کرا دیا گیا۔ اپنی خادمہ کا انجام دیکھتے ہوئے اگریپینا نے حلق سے کسی قسم کی آواز نہیں نکالی اور سمجھ گئی کہ نیرو اس سے اتنے تپاک سے کیوں پیش آ رہا تھا۔ دراصل یہ سب اسے قتل کرنے کی ایک کوشش تھی۔ اس نے تیرنا شروع کیا اور تقریباً نصف میل تیرنے کے بعد وہ ساحل تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی۔

ادھر نیرو اپنے ساحلی محل میں بیٹھا اس خبر کے انتظار میں تھا کہ اس کی ماں کا کام تمام

کر دیا گیا۔ آخر اس جہاز کے کپتان نے اسے ایگریپینا کے سمندر میں ڈوبنے کی خبر دی مگر زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایگریپینا کے ایک غلام نے اپنی مالکہ کے سمندر میں گر کر بال بال بچنے کی اطلاع دی۔ اگرچہ ایگریپینا اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ یہ اسے قتل کرنے کی سازش تھی، لیکن اس نے منافقت سے کام لیتے ہوئے اسے ایک اتفاقی حادثہ قرار دیا۔ تاہم نیرو اپنی ماں کو اچھی طرح جانتا تھا اور اس کے ظاہری لب ولہجہ سے دھوکا نہیں کھا سکتا تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا اب اگر اس کا کام جلد تمام کیا گیا تو وہ خود اس کا کام تمام کر دے گی۔ اس سلسلے میں اس نے سینیکا اور بروس سے مشورہ کیا لیکن وہ اس کی یہ مشکل دور نہ کر سکے اور ایک بار پھر شاہی بحریہ کا امیر البحر اینسی ٹس ہی اس کے کام آیا۔ اس کے مشورے پر نیرو نے اپنی ماں کے فرستادہ غلام کو واپس بلایا اور اس سے اس کی مالکہ کے بچ جانے کے واقعہ کی تفصیلات سنیں۔ جب وہ یہ تفصیلات سن رہا تھا تو اینسی ٹس نے چپکے سے ان دونوں کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک بے نیام خنجر ان کے قریب پھینک دیا۔ اس خنجر کو دیکھتے ہی نیرو چلایا۔ ''اس غلام کو گرفتار کر لو کہ اسے میری ماں نے مجھے قتل کرنے کے لیے بھیجا ہے، دیکھو یہ خنجر اس کے ہاتھ سے گرا ہے۔''

غلام کو گرفتار کر لیا گیا اور پھر نیرو کے حکم پر امیر البحر اینسی ٹس اور بحریہ کے دو اور آفیسرز بعجلت تمام ایگریپینا کے محل پر پہنچے وہ آرام کر رہی تھی ایگریپینا نے جو انہیں دیکھا۔

تو کہا کہ اگر تم میری خیریت دریافت کرنے آئے ہو تو میں خیریت سے ہوں اور اگر تم کسی جرم کا ارتکاب کرنے آئے ہو تو یاد رکھو کہ میں شہنشاہ کی ماں ہوں۔

تینوں افسروں نے ایگریپینا کی کسی بات کا جواب نہ دیا اور خنجر سے پے در پے وار کرنے لگے۔ ایگریپینا ان کے ہاتھوں بہت سے زخم کھا کر چلائی کہ کچھ ضربیں میرے اس پیٹ پھر بھی لگاؤ کہ جس نے نیرو جیسے شقی القلب کو اپنے پیٹ میں رکھا! ایگریپینا کو ٹھکانے لگا کر اس کی لاش کو ملحقہ باغ میں نذر آتش کر رہا گیا۔ (۵۹ء)

نیرو جیسا ظالم بھی اپنی ماں کے قتل کے بعد اپنے اس فعل پر نادم وشرمندہ ہوا بھی تو اس کے بہی خواہوں کے پیغاموں نے جن میں اسے اپنی ماں کی سازشوں سے آزاد ہونے کی مبارکباد دی گئی تھی اس کی یہ کیفیت زائل کر دی۔ نیرو نے سینٹ کے نام ایک خط میں ایگریپینا کی موت کے حالات درج کیے تھے تاہم سینیکا کی پر تصنع انشا پردازی اور بورس کی شہادت تصدیق کے باوجود

نیرو کے اس خط کو سچ پر مبنی کسی نے تسلیم نہ کیا۔ اپنے بیٹے پر قاتلانہ حملہ کرانے کی جرم وار ہونے کی وجہ سے ایگریپینا کے یوم پیدائش کو بھی اس دن کے بعد نحس قرار دے دیا گیا۔

مورخین کے مطابق نیرو شاید اپنی ماں کو قتل نہ کرواتا اگر اس کی آشنائی اپنے دوست اور ہم نشین اوتھو کی خوبرو بیوی، پوپیا سابینہ سے نہ ہوئی ہوتی۔ پوپیا ناز و انداز، شوخی، بے حیائی اور بے شرمی میں ایگریپینا کے برابر بلکہ اپنی جوانی کی وجہ سے اس سے بھی بڑھتی ہوئی تھی۔ نیرو کو اس نے اپنی عشوہ طرازیوں میں ایسا پھنسایا کہ وہ سب کچھ بھول گیا۔ نیرو نے اسے اپنی داشتہ بنانے کے بعد اوتھو کو ایک دور دراز کے صوبہ کا گورنر بنا دیا۔ پوپیا محض داشتہ کی حیثیت پر قناعت کرنے والی نہیں تھی وہ ملکہ بننا چاہتی تھی اسی وجہ سے آکٹیویا کو طلاق دینا ضروری تھا۔ نیرو کے لیے یہ کام اتنا آسان نہیں تھا تاہم ایک یونانی غلام کو آکٹیویا کی خوابگاہ میں پہنچا کر اس نے دونوں کو عین اس وقت گرفتار کروا دیا جب وہ ہم آغوش ہو رہے تھے۔ یہ طلاق کی ایک معقول وجہ تھی۔ اس لیے نیرو نے آکٹیویا کو طلاق دے کر ایک الگ محل رہائش کے لیے دے دیا جب اس کو طلاق دینے کے خلاف مظاہرے ہوئے تو اسے کمپانیا بھیج دیا گیا اور مظاہرین کو کوڑے اور بے نیام تلواروں سے خاموش کرایا گیا۔ اپنی سابقہ داشتہ اور ملکہ حال، پوپیا کے زیر اثر نیرو کے دل میں اپنے اتالیق اور معتمد خاص، فلسفی سینیکا کے خلاف بھی بدگمانیاں پیدا ہو چکیں تھیں اور اب وہ اس بوڑھے فلسفی سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ پوپیا مسلسل سینیکا کے خلاف الزام تراشیاں کرتی رہتی تھی۔ کبھی اس نے سینیکا پر دھوکے اور فریب سے بے حساب دولت اکٹھی کرنے کا الزام لگایا اور کبھی اسے جنوب مشرقی جزائر برطانیہ میں انگریزی قبائل کی بغاوت میں ملوث قرار دیا۔ کبھی کہا کہ وہ بادشاہ کو بدنام کرنے کے لیے ڈینگیں مارتا ہے کہ وہ نثر نگاری اور خطابت میں بادشاہ سے بہتر ہے۔ دراصل پوپیا اسے اپنے اور نیرو کے درمیان ایک حائل رکاوٹ قرار دیتی تھی سینیکا نے بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کے مطابق عافیت اسی میں جانی کہ تخت شاہی سے دور ہو جائے اس لیے نے استعفا دے دیا اور نیرو نے اسے بڑے احترام سے رخصت کر دیا۔

خرمستیاں

اب نیرو کو اپنے ایسے شوق پورے کرنے میں کوئی روکنے والا نہ رہا جو رومی قوم کے شعائر

وآداب کے خلاف اور خود بادشاہت کے لیے فضیحت کا باعث تھے۔ اس کے دل میں سب سے بڑی آرزو تھی کہ وہ تھیٹر میں اداکاری کے جوہر دکھائے، خود گا کر اور بربط بجا کر اپنی رعایا کو محظوظ کرے اور رتھوں کی دوڑ کے مقابلوں میں بذات خود حصہ لے۔ سینیکا اسے ہمیشہ ان بے حیثیت کاموں سے بچاتا رہا تھا۔ لیکن اب سینیکا کے چلے جانے کے بعد اس کے شوق کو تو جیسے مہمیز لگ گئی۔

اس نئے دور میں سینیکا اور بروس جیسے مشیروں کی جگہ پوپیا اور ٹائی گیلی نس نے لے لی تھی۔ چنانچہ جو عیش وتعدی جو کالیگولا کے عہد میں عام تھی اور وہ بدمستی جس سے کلاڈیس کا پورا دربار متصف تھا دوبارہ از سرنو زندہ ہوگئی۔ بادشاہ نے عیاشی بھی اسی طرح کھلے بندوں شروع کر دی جس طرح وہ عوام کے سامنے اداکاری اور گلوکاری کیا کرتا تھا۔ اس کے لیے نت نئی رنگ رلیاں اور عیاشیاں اب اس کا مشیر خاص ٹائی گیلی نیس ایجاد کرتا تھا۔ خود اہل رومہ کو بھی صلائے عام تھی کہ وہ اپنے بادشاہ کی رنگ رلیوں میں شریک ہو کر اس کی سیاہ کاریوں کا تماشا دیکھیں۔ وہ اہل روم کو خوش کرنے اور ان کی توجہ سلطنت میں ہونے والے ظلم وستم سے ہٹانے کے لیے جشن اور دعوت عام کا اہتمام کرتا تھا۔ ایک ایسے ہی ایک جشن کا اہتمام اس نے ایک بار موسم گرما میں (۶۴ء) کیا۔ یہ روم کے باہر ایک خوبصورت جھیل کے کنارے منایا گیا۔ اس جشن میں پورے رومہ کا جس سمٹ آیا تھا۔ خوبصورت یونانی کنیزیں، طبقہ متوسط کی خوبصورت خواتین، طوائفیں اور کسبیاں اور یہاں تک کہ روم کے امیر گھرانوں کی کنواری اور ناکتخدا دوشیزائیں سبھی خوبرو خواتین نیرو کے حکم خصوصی پر اس جشن میں خصوصی خدمات انجام دینے کے لیے لائی گئیں تھیں۔

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ناقابل بیان اور انتہائی شرمناک تھا، لیکن ان انتہائی شرمناک کارناموں میں آدھا روم نیرو کے ساتھ شریک تھا دوسرے لفظوں میں حمام میں سب ننگے تھے۔ اس جشن میں ایک بے شرمی کا کھیل خود نیرو نے یہ کھیلا کہ ایک فرد، ہیتھوڈروس کے ساتھ اپنی شادی رچائی اور اس میں عروسی لباس اور شب زفاف تک کی رسوم شرع عام سب کے سامنے ادا کی گئیں۔ باقی لوگوں کو بھی اسی قسم کے شرمناک تماشوں میں ملوث دیکھ کر اس کے اندر کا شیطان خوش ہو جاتا تھا۔ تاہم موسم گرما کا یہ جشن بے حیائی آئندہ پیش آنے والے سنسنی خیز واقعات کا صرف پیش خیمہ تھا۔

روم کی آتشزدگی

اس جشن کے بعد نیرو آرام، استراحت کی غرض سے اینٹیئم چلا گیا۔ جہاں اسے ۱۹ جولائی

۶۴ء کی صبح کو خبر ملی کہ رومہ کا شہر آگ کے خوفناک شعلوں میں گھر گیا ہے اور یہ آگ پھیلتے پھیلتے شاہی محل تک پہنچ گئی ہے۔ نیرو ایک گھوڑے پر سوار ہو کر انتہائی عجلت میں رومہ کی طرف روانہ ہوا۔ تین گھنٹے تک گھوڑے کو سرپٹ دوڑانے کے بعد جب وہ جلتے ہوئے شہر کے قریب پہنچا اور اس نے دیکھا کہ آگ کے بلند و بالا شعلے کسی خونخوار اژدہے کی طرح رومہ کے در و دیوار کو چاٹ رہے تھے۔ تاہم اس دل اندوز نظارے سے غمگین یا پریشان ہونے کی بجائے نیرو کی فن کار روح جھوم اٹھی، شاید وہ اس دل فرسا نظارے کو دیکھنے کے لیے مدتوں سے منتظر تھی۔ نیرو ایک بلند ٹیلے پر چڑھ گیا جہاں سے وہ اس خوفناک آتش زدگی کا محفوظ ترین نظارہ کر سکتا تھا اور پھر رومہ کو شعلوں میں غسل کرتے ہوئے دیکھنے لگا۔ جوں جوں آگ کے شعلے رومہ کو جلا کر راکھ کر رہے تھے توں توں نیرو کی بانسری سے نغمے پھوٹ رہے تھے۔ ادھر رومہ کے گلی کوچوں میں اہل رومہ کی دلدوز چیخیں بلند ہو رہی تھیں اور ادھر نیرو کے ہونٹوں سے گیت نکل کر فضا میں تحلیل ہو رہے تھے مگر یہ گیت عظیم الشان رومہ کی تباہی کا نوحہ نہیں تھے بلکہ لڑائے کی فتح کے متعلق خود نیرو کی شاعری کا شاہکار تھے یہ خوفناک آگ پورے چھ دن اور سات راتوں تک بھڑکتی رہی اور اس وقت بھی جب سب یہ سمجھے کہ یہ آگ بجھ گئی یہ پھر مارتیوس کی چھاؤنی میں بھڑک اٹھی، بہت سے باغات اور عمارتوں کو خاکستر میں بدلنے کے بعد یہ کیپٹول اور کوئری نال کی پہاڑیوں کے دامن تک پہنچ گئی۔ غرض بیان کیا جاتا ہے کہ اس خوفناک آگ نے شہر کے چودہ محلوں میں سے سات محلے مکمل طور پر اور ۴ کو جزوی طور پر راکھ کے ڈھیروں میں بدل دیا۔

یہ آگ کیسے لگی تھی؟ اس بارے میں بہت بحث و تمحیص ہوئی اور کئی مورخین نے نیرو کو بری الذمہ قرار دینا چاہا، لیکن نیرو کے ہم عصر ایک نہیں بہت سے چشم دید گواہوں کا اس امر پر اتفاق تھا کہ یہ آگ خود نیرو کے حکم پر لگائی گئی تھی۔ بعض کا بیان ہے کہ یہ آگ لگانے کے لیے خود نیرو کے پسندیدہ غلام جلتی ہوئی مشعلیں اٹھائے رومہ قدیم کی تنگ و تاریک گلیوں میں دوڑتے اور مکانات کو آگ لگاتے پھر رہے تھے۔

مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نیرو نے یہ آگ آخر کیوں لگوائی تھی؟ اس بارے میں بہت سی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ وہ اہل رومہ سے ان مظاہروں کا انتقام لینا چاہتا تھا جو انہوں نے مقتول اور سابقہ ملکہ آکٹیویا کے حق میں نیرو کے خلاف کئے تھے۔ بعض کہتے

ہیں کہ وہ پرانے اور فرسودہ شہر کی بجائے ایک نیا روم تعمیر کرنا چاہتا تھا۔ گمان غالب یہی ہے کہ نشہ اقتدار اور عیاشی اور بدمستی کے نت نئے تماشوں نے اس کے حواس کو اتنا مختل کر دیا تھا کہ وہ اس شہر کو جلتے ہوئے دیکھ کر وجد میں آ گیا تھا اور اس کی بانسری سے اس بربادی پر نغمے پھوٹنے لگے تھے۔ بہر حال رومہ کو یہ آگ کسی بھی وجہ سے لگی تھی۔ تاہم اہل رومہ کا خیال یہی تھا کہ یہ آگ خود بخود نہیں لگی تھی بلکہ لگائی گئی تھی۔ نیرو انتہائی درجہ کا شاطر انسان تھا اس نے عوام کی اس غلط فہمی سے فائدہ اٹھا کر اپنے گلے سے اتار کر یہ الزام فوراً ہی ایک نئی مذہبی فرقے عیسائیوں پر عاید کر دیا جو اس وقت رومی حکام کے لیے ایک سر درد بنے ہوئے تھے۔ خود اہل روم بھی بت پرست ہونے کی وجہ سے اس نئے مذہب کے پیروکاروں کے خلاف تھے۔ اس وجہ سے نیرو نے ایک تیر سے دو شکار کر ڈالے۔ اس نے عیسائیوں پر رومہ کو آگ لگانے کا الزام عائد کر کے ایک طرف تو اہل رومہ کو مطمئن کر دیا دوسری طرف عیسائیوں کو اپنی سلطنت سے مٹانے کا بندوبست بھی کیا۔

عیسائیوں پر تشدد

آگ کا الزام لگنے کے بعد عیسائیوں پر ظلم و تشدد کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ انتہائی خوفناک تھا۔ بعض کو نیرو کے حکم پر جنگلی جانوروں کی کھال میں لپیٹ کر اور روغن نفت ڈال کر اس طرح آگ لگائی کہ وہ مشعلوں کی جگہ جلا کر تاریکی کو دور کر سکیں۔ بہت سوں کو اس جرم ناکردہ کی پاداش میں حضرت عیسیٰؑ کی طرح مصلوب کر دیا گیا۔ کچھ کو کتوں اور جنگلی جانوروں کے آگے ڈلوا دیا گیا۔ عیسائیوں پر یہ مشق ستم کرنے کے ساتھ نیرو نے ستم رسیدہ شہر کو بھی اپنے ذوق تعمیر کے مطابق تعمیر کروانا شروع کر دیا۔ عوام شاید اس کے مکر و فریب سے مطمئن ہو گئے مگر فوج اور فوج کے افسر اس کی خون آشامی سے بیزار آ چکے تھے۔ رومہ کی آتش زدگی سے پہلے بھی نیرو کے خلاف کئی سازشیں رونما ہو چکیں تھیں۔ رومہ کو آگ لگی تو سازشیوں کے حوصلے بھی بڑھ گئے۔ شاہی محافظ فوج کے کچھ معمر افسروں نے نیرو کو تخت سے اتار کر اس کے اتالیق سینیکا کو تخت نشین کرنے کا منصوبہ بنایا۔ سینٹ کے چند اراکین نے یہ سازش کی کہ سینٹ کے ایک رکن پیزو کو بادشاہ بنایا جائے۔ پیزو ایک ممتاز اور ہر دلعزیز شہری تھا اور بڑے تزک احتشام سے رہتا، فیاضی سے پیش آتا۔ غریبوں کی حمایت میں زور خطابت صرف کرتا اور دلکش عادات و اطوار کا مالک تھا۔ تاہم وہ بھی نیرو اور ٹائی گیلی نس کی طرح عیاش اور اوباش تھا۔ تجویز یہ تھی کہ پیزو کو شاہی خاندان میں داخل کرنے کے

لیے اس کی شادی شہنشاہ کلاڈیئس کی بقید حیات بیٹی انٹونیا سے کر دی جائے۔ ۶۵ عیسوی کے اوائل میں شاہی محافظ فوج اور سینٹ دونوں کی سازشیں باہم مربوط ہو گئیں۔

سازشیوں نے اپنا یوم عمل ۱۹ اپریل کو قرار دیا یہ دن رومہ میں سیریس کے تہوار کا آخری دن تھا۔ قتل کے لیے تقریباً ویسی ہی تدبیر کام میں لانے کا فیصلہ کیا گیا جیسی جولیئس سیزر کے قاتلوں نے اختیار کی تھی۔ ایک سازشی کو اس دن نیرو کے سامنے ویسے ہی درخواست پیش کرنی تھی اور اس کو ٹانگوں سے لپٹ جانا تھا اور دیگر سازشیوں نے اپنے خنجر اس کے جسم میں اتار دینے تھے۔

مگر شومئی قسمت سے جس سازشی نے نیرو پر پہلا وار کرنا تھا۔ اس کی کچھ حرکات سے نیرو کو کل معاملے کی بھنک پڑ گئی۔ نیرو نے غضبناک ہو کر ٹائی گیلی نس کو دو بڑے سازشیوں کو گرفتار کرنے کا حکم دیا اور پھر انہیں شدید قسم کی عقوبتیں دے کر دیگر سازشیوں کے نام اگلوا لیے۔ جن میں سے ایک سینیکا بھی تھا۔ تمام سازشی گرفتار کر لیے گئے اور انہیں سخت ترین سزائیں سنائیں گئیں۔ سینیکا سے قدرے امتیازی سلوک کیا گیا۔ شاید نیرو اپنے مربی اور اتالیق کو بخش دیتا مگر پوپیا اور ٹائی گیلی نس اس کے روادار نہ تھے۔ ادھر نیرو اور سینیکا میں اب رسمی مروت بھی باقی نہیں تھی۔ شہنشاہ کے حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے سینیکا اس کی بیوی اور اس کے ایک بھتیجے نے خودکشی کر لی۔ مزید سترہ اشخاص کو اس سازش میں ملوث ہونے پر سزائے موت دی گئی نیرو کے خلاف آتش زدگی کے بعد اہل رومہ کے دلوں میں نفرت بیٹھ گئی تھی۔ اس اثر کو زائل کرنے کے لیے نیرو نے ایک بار پھر جھیل کے کنارے پہلے جیسا جشن منانے کا ارادہ کیا تاہم سینٹ ایسا کوئی رسوائے زمانہ جشن دوبارہ منانے پر رضامند نہیں تھی۔ اراکین سینٹ کے دامن پہلے ہی جشن میں آلودہ ہو گئے تھے اس لیے وہ اپنی مزید رسوائی اور بدنامی کا سامان کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اس کے نعم البدل کے طور پر نیرو نے پومپیئس تھیئٹر میں ہونے والے ایک جشن میں بنفس نفیس شرکت کرنے کا فیصلہ کیا۔ جونہی وہ جشن کے دن اپنی نشست پر پہنچا عوام کی طرف سے مطالبہ کیا جانے لگا کہ بادشاہ خود سٹیج پر آ کر نغمہ سرا ہو۔ لوگوں کے بہت زیادہ اصرار پر نیرو ایک بربط نواز کے لباس میں سٹیج پر نمودار ہوا اور اس نے اپنی بھدی آواز میں سہ پہر سے شام تک بے سرے گیت گا کر اپنے فن کا لوہا منوایا۔

انہیں دنوں اسقاط حمل کی وجہ سے ملکہ پوپیا کا انتقال ہو گیا۔ ملکہ کے امید سے ہونے سے

نیرہ بہت خوش تھا۔ اسے امید تھی کہ اس کے ہاں وارث تخت پیدا ہوگا۔ مگر ایک رات جب وہ اپنی آوارگی سے واپس آیا تو پوپیا سے کچھ تکرار ہوگئی۔ جس پر طیش میں آکر نیرو نے اسے ایک لات کھینچ ماری جو بدقسمتی سے اس کے پیٹ پر لگی جس سے اس کا حمل گر گیا اور وہ خود فوراً مر گئی۔

مالیاتی بے ضابطگیاں

شہنشاہ کلاڈیس نے شاہی خزانہ نیرو کے لیے بھرا ہوا چھوڑا تھا مگر نیرو کی بے اعتدالیوں اور فضول خرچیوں سے جلد ہی خزانہ خالی ہوگیا۔ اپنی عیاشیوں کے لیے نیرو کو ہمہ وقت روپیہ درکار تھا چنانچہ خزانہ بھرنے کے لیے اس نے بھی کیلی گولا کی مالیاتی تدابیر اختیار کیں؟ لوگوں کی جائیدادیں ضبط کرنے اور ان کے مال ومتاع کو بحق سرکار ضبط کرنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا۔ محض فرض اور معمولی الزامات پر امراء کی پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی۔ نیرو نے اپنے دست راست ٹائی گیلی نس کی خصوصی حکم جاری کیا کہ رومہ کے دولت مند ترین لوگوں کو ہر ممکن طریقے سے شکار کیا جائے، تاکہ شاہی خزانہ ان کی دولت سے معمور ہو جائے۔

شہنشاہ نے دولت بٹورنے کا ایک یہ طریقہ اختیار کیا کہ سینٹ کے دولت مند اراکین پر کوئی نہ کوئی الزام عائد کر دیا جاتا یا پھر وہ خود کسی سازش میں ملوث پائے جائے تو بادشاہ کی طرف سے انہیں خودکشی کرنے کا حکم دیا جاتا مگر اس پیغام کے ساتھ کہ اگر وہ اپنے پسماندگان کو سرکاری الجھنوں سے بچانا چاہتے ہیں تو اپنی جائیداد کا بڑا حصہ خودکشی کرنے سے پہلے بادشاہ کے نام کر دو ورنہ بصورت دیگر ان کے لواحقین کا بھی یہی انجام ہوگا۔ نیرو کے اس رازدارانہ پیغام پر اکثر امراء خودکشی کرنے سے پہلے پورا پورا عمل کرتے تھے۔

امیروں اور دولت مند افراد کو بے تحاشا قتل کروانے اور ان کی جائیدادیں اور مال متاع بٹوانے کے بعد شہنشاہ کے خزانے میں کافی دولت جمع ہوگئی جس سے اس کی مالیاتی فکر ختم ہوئیں تو اس پومپیس تھیٹر کی طرح نغمہ موسیقی، اور فن وفلسفہ کی سرزمین یونان میں جا کر اپنے فن کے جھنڈے گاڑ دینے کا فیصلہ کیا۔ ٦٦ء میں وہ اپنے ایک یونانی غلام کو لے کر اور حکومت کی باگ ڈور اپنے ایک آزاد کردہ غلام ہیلس کو سونپ کر خود یونان روانہ ہوگیا۔ ٹائی گیلی نس اس سفر میں اس کے ہمراہ تھا۔

یونان میں فن کا مظاہرہ

یونان پہنچ کر نیرو نے ڈراما اور موسیقی کو بھی اولمپک کھیلوں میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر ان

نئے کھیلوں کے لیے یونان میں اب کوئی موزوں تھیٹر نہیں تھا۔ نیرو نے ایک عظیم الشان تھیٹر تعمیر کرایا اور اس کی اسٹیج پر فن اداکاری کے جوہر دکھائے اور بطور المیہ اداکار اور گلوکار کے بے حد شہرت حاصل کی تاہم اس شہرت میں بادشاہ کے مشیر خاص ٹائی گیلی نس کی کوششوں کا بے حد دخل تھا یونان کے مختلف شہروں میں زمانہ قدیم سے چار میلے منعقد ہوا کرتے تھے۔ جو یکے بعد دیگرے اور سال سال کے فرق سے ہوا کرتے تھے۔ نیرو کی خاطر یہ چاروں میلے ایک ہی سال کے اندر منعقد کیے جانے کا خصوص اہتمام کیا گیا۔ ان میلوں میں نیرو نے موسیقی اور اداکاری کے ساتھ رتھوں کی دوڑ میں بھی حصہ لیا، اگرچہ وہ اس دوڑ کے دوران رتھ سے گر پڑا مگر پھر بھی ججوں نے اسے اس دوڑ کا فاتح قرار دیا۔ بادشاہ کے یونان چلے جانے سے اس کی غیر حاضری میں تقریباً تمام رومی جرنیل اس کے خلاف ہو گئے اور اس کی جگہ ہسپانیہ کے گورنر جنرل گالبا کو اس کی جگہ شہنشاہ بنانا چاہا۔ گالبا کی عمر ۷۳ برس تھی اور اس نے آگسٹس کا زمانہ پایا تھا۔ بلکہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے آگسٹس نے کہا تھا کہ تو بالضرور ایک دن بادشاہ بنے گا۔ اور ہماری سلطنت کا ذائقہ چکھے گا۔'' تاہم نیرو واپس رومہ آ گیا۔ سرزمین یونان میں جب اپنے متعلق پیشین گوئی سننے کے لیے وہ ڈیلفی کے معبد گیا تھا تو اسے اس مندر کی پروہت خاتون نے کہا تھا۔ ''اپنی ماں کے قاتل کو فوراً یہاں سے نکالو،'' اور اسے ۷۳ کے ہندسے سے خبردار رہنے کی تلقین کرو۔ نیرو اس طرز تکلم پر سخت برانگیختہ ہوا اور اس نے اس پروہت اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر زندہ دفن کرنے کا حکم دیا تاہم وہ ۷۳ کے ہندسے کے متعلق صحیح اندازہ نہ لگا سکا۔ وہ سمجھا کہ شاید اس کا خود کا سن وفات ۷۳ ہوگا مگر پروہت کی مراد ۷۳ سال کی عمر رکھنے والا گالبا تھا۔

نیرو کی خودکشی

نیرو اب سرزمین یونان کے بعد اسکندریہ مصر جانا چاہتا تھا ادھر اہل روم کی اس کے خلاف نفرت انتہا کو پہنچ گئی۔ جب انہیں نیرو کے ارادے کا پتہ چلا تو وہ نیرو کے عہد کا خاتمہ کرنے کے لیے بے تاب ہو گئے۔

۸ جون کی شام کو نیرو روم سے چودہ چھپے نکل کر اوستیا کے قریب واقع اپنے مضافاتی قصر میں جا پہنچا۔ وہیں اس نے اپنی محافظ فوج کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا۔ دو سال قبل پرمحافظ بڑی خوشی سے اس کے ساتھ یونان گئے تھے لیکن اب انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور پہلی بار حکم عدولی اور

بغاوت کے مرتکب ہوئے۔ یہ نیرو ئے انجام کا آغاز تھا۔ اس نے خود محسوس کر لیا تھا کہ ایک شہنشاہ کی حیثیت سے اس کی موت واقع ہو چکی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اہل روم کے سامنے ایک تقریر کے دوران اپنی تمام خطاؤں کی معافی مانگ لے۔ انہیں سوچوں میں غلطاں وہ اپنے بستر پر دراز ہوا اور سو گیا۔

آدھی رات کے بعد جب اس آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ محافظ فوج کا دستہ کہیں غائب ہو چکا ہے۔ اس پر اس نے بدحواس ہو کر چیخنا شروع کیا۔ اس کے دو آزاد کردہ غلام اس کی مدد کو آئے۔ شہنشاہ نے انہیں اپنے لیے جائے پناہ تلاش کرنے کے لیے کہا۔ اگلے دو گھنٹے تک وہ رومہ کے مضافات میں نیرو کے دوستوں کے گھروں کے چکر لگاتے رہے ان میں سے کسی نے نیرو کو پناہ نہیں دی۔

جب ہر طرف سے مایوس ہو کر نیرو واپس شاہی محل میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اس کے ملازم بھی چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ اور اس کا وہ زہر بھی ساتھ لے گئے ہیں جو اس نے خود اپنے لیے تیار کرایا تھا کہ بوقت ضرورت کام آئے۔

اس کے حواس مختل ہو چکے تھے اور اس کی ہمت جواب دے چکی تھی۔ اس مرحلے میں اس کا ایک آزاد کردہ غلام فاؤن کام آیا اور اس نے اپنے مکان پر اپنے سابقہ آقا کو قیام کی پیشکش کی۔ نیرو اس کے ساتھ جانے پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے دو خنجر صرف اپنے ساتھ لیے اور ننگے پاؤں شب خوابی کے لباس میں گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ فاون کے مکان کو جو راستہ جاتا تھا وہ شہر روما کے درمیان سے ہو کر گزرتا تھا لیکن نیرو نے شہر کے وسط سے گذرنا پسند نہ کیا اور لمبا چکر کاٹ کر وہاں پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ مگر فرار ہوتے ہوئے بھی اس کے کانوں میں وہ نعرے گونج رہے تھے جو شہر کی سڑکوں پر گالبا کے حق میں لگائے جا رہے تھے۔ رات کو بجلی کی کڑک چمک اور طوفان باد و باراں نے وحشت ناک بنا دیا تھا۔ نیرو بمشکل تمام فاؤن کے مکان میں داخل ہوا اور اس نے خود کو بستر میں گرا لیا۔ وہ خودکشی کرنا چاہتا تھا تاہم اس کا دل اس پر آمادہ نہ ہو سکا۔ اسے یہ خیال آتا تھا کہ ''مجھ جیسا باکمال شخص اور یوں بے موت مارا جائے۔'' لیکن جس وقت فاؤن کا ایک غلام یہ خبر لایا کہ سینٹ نے اس کی موت کا حکم صادر کر دیا ہے اور لوگ اس کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے ہیں تو اس نے ارادہ کیا کہ ان لوگوں کے ہاتھوں پر عقوبت کی موت کی بجائے وہ خودکشی کرے۔ پھر بھی اس نے اپنے

گلے پر خنجر اس وقت رکھ کر دبایا جب اسے باہر سے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اس خنجر کو بھی ایک غلام نے ہی اس کی گردن میں اتارا۔ جب وہ دم توڑ رہا تھا۔ تو ایک افسر اندر داخل ہوا اور اس نے بات بنائی کہ وہ اس کی مدد کے لیے آیا ہے۔ نیرو نے جو آخری جملہ اپنی زبان سے ادا کیا وہ یہ تھا۔ اس افسر کو مخاطب کر کے نیرو نے کہا تھا کہ ''بہت دیر کی مہربان آتے آتے، قرار واقعی اسی کو حق وفاداری کہتے ہیں۔''

۹ جون ۶۸ء کا دن اس زندگی کا آخری دن تھا۔ اسی دن اس کی لاش کو جلا کر پنسیانی کی پہاڑی پر اس کی راکھ بڑے احترام کے ساتھ دفن کر دی گئی۔ یہ دن اس کی پہلی بیوی آکٹیویا کے قتل کی برسی کا دن بھی تھا۔ نیرو کی عمر صرف ۳۲ برس تھی۔

نیرو کی معزولی اور موت کی خبر سن کر رومہ کا ہر شخص خوش ہوا۔ سینٹ نے اس دن کو قابل نفرین قرار دیا اور اس کے مجسمے اکھڑوا کر پھینکوا دیئے مگر عوام الناس کے خیالات نے بہت جلد پلٹا کھایا اور اس جابر شہنشاہ کی قبر پر سالانہ پھول چڑھنے لگے اور لوگ اس کے دوبارہ اس دنیا میں آنے کا انتظار کرنے لگے اور دیر تک انتظار کرتے رہے اور اس کے اعزازات کی بحالی کے لیئے شاہ پارتھیا بلاش نے بھی سفارتی مہم بھیجی تھی۔

قیصر گالبا

جولیس سیزر سے نیرو تک سلطنت رومہ خاندان قیاصرہ کی خاندانی میراث بنی رہی، لیکن چونکہ نیرو لاولد تھا اور اس نے کسی کو اپنا متبنیٰ بھی نہیں بنایا تھا اور نہ ہی اس کی وفات کے وقت سیزر خاندان کی کسی شاخ سے کوئی ایسا شخص بچا تھا جو دعویدار تاج وتخت شاہی ہوسکتا۔ اس لیے نیرو کے ساتھ ہی خاندان قیاصرہ کا سلسلہ ختم ہوگیا جس کی وجہ سے بہت سے مدعیان تاج وتخت اٹھ کھڑے ہوئے۔ البتہ ہر شخص کے نوک زبان رومی سینٹ اور رومی قوم کے یہ لفظ تھے کہ حقیقت میں ملک کی قسمت کا فیصلہ اب فوجوں کے ہاتھ میں ہے۔ تاہم اہل فوج بھی آپس میں ہم آہنگ نہیں تھے اس لیے سلطنت میں خانہ جنگیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا جس میں صرف سال بھر کے اندر اندر چار شہنشاہ یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے۔

خاندان قیاصرہ

قیصر خاندان کے خاتمے کے متعلق مورخین نے جو شگون بیان کیے ہیں ان میں سوئٹونیٹس کے نزدیک دو بڑے اہم ہیں۔ ایک یہ کہ جب اس خاندان کی ابتدا کے دنوں میں لیویا ۳۸ ق م میں آگسٹس سے شادی کر کے اپنے گھر واقع وی آئی Veii لوٹ رہی تھی تو ایک عقاب اڑتے ہوئے اس کے قریب سے گزرا اور اس نے لیویا کی گود میں ایک سفید مرغی کا چوزہ گرادیا۔ لیویا نے دیکھا کہ اس چوزے کی چونچ ایک پتوں بھری شاخ ہے۔ اس نے یہ شاخ زمین میں اُگادی اور اس چوزے کو بھی پالنے کا فیصلہ کیا۔ اس چوزے کی نسل سے اتنے مرغ پیدا ہوئے کہ لیویا کا خاندان ہی مرغبان کہلانے لگا۔ اور شاخ بڑھ کر ایک شاندار درخت بن گئی۔ اکثر قیصر جب اپنی فتوحات کا جشن مناتے تو اسی درخت کے پتوں سے تاج بنوا کر پہنتے تھے، اور یہ بھی شاہی خاندان کی روایات میں شامل ہوگیا کہ ہر قیصر اس درخت سے نئی قلم کاٹ کر زمین میں اُگاتا تھا۔ یہاں تک کہ ہر قیصر کی موت سے کچھ دن پہلے اس کا لگایا ہوا یہ پودا مرجھا جاتا اور اس کی موت کی پیشین گوئی کرنے لگتا تھا۔ مگر نیرو کے عہد کے آخری سال میں نہ صرف کہ اس کا لگایا ہوا پودا بھی مرجھا گیا

بلکہ لیویا کا لگایا ہوا وہ درخت بھی جڑوں تک مر گیا اور اس چوزے کی نسل سے پیدا ہونے والا ہر مرغ بھی اچانک مر گیا اور اس کے علاوہ بیزروں کے خاندانی معبد پر آسمانی بجلی گری جس نے اس مندر میں ایستادہ قیصروں کے تمام مجسمے گرا دیئے اور آگسٹس کے مجسمے کے ہاتھ سے شاہی عصا چھوٹ کر گر پڑا۔ گالبا نیرو کا جانشین ہوا تاہم اس کا تعلق جولین خاندان سے نہیں تھا۔ وہ امرائے روم کے ایک قدیم خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے بعد ازاں اپنے مجسموں پر اپنے خاندان کی جو تفصیلات درج کرائیں ان کے مطابق اس کا جد اعلیٰ قنطس ، کٹیلس کیپیٹولیس Quitus Catulus Capitolius تھا۔ اس کے علاوہ شاہی محل میں درج ایک کتبے میں اس نے اپنے خاندان کا رشتہ دیوتا جوپیٹر سے جوڑا تھا۔

گالبا کے خاندان کی تاریخ اور اس کا شجرہ نسب اسی وجہ سے اہمیت نہیں رکھتا کہ اس نے الگ کسی اور حکمران خاندان کی بنیاد نہیں رکھی تھی۔

نیرو کی موت کی خبر اس کے موت کے رونما ہونے کے سات دن بعد منظر عام پر لائی گئی۔ اسی روز گالبا نے لقب ''قیصر'' اختیار کیا۔ اطالیہ کے باہر صوبوں سے تعلق رکھنے والے شخص کو بادشاہ بنایا جاتا رومی تاریخ سلطنت میں ایک نئی بات تھی۔ گالبا جون میں تخت نشین ہوا اور اکتوبر میں رومہ پہنچا۔ رومہ میں داخل ہوتے ہوئے میل وبائی کے پل پر اسے وہ بحری سپاہی ملے جنہیں نیرو نے بھرتی کیا تھا۔ گالبا نے انہیں بھی اپنے اقتدار کے لیے خطرہ قرار دیتے ہوئے اپنے سپاہیوں کو ان پر حملہ کرنے کا حکم دیا اور پھر انہیں کی لاشوں پر سے گزر کر وہ رومہ میں داخل ہوا۔ اس طرح اس نئے شہنشاہ کا راستہ بے گناہوں کے خون سے داغدار ہو گیا۔

سرویس سلپیکیوس گالبا Servius Silpicus Galba ۲۴ دسمبر ۳ ق م کو اس وقت پیدا ہوا تھا جب مسیالا اور لینڈلس قنصل کے عہدے پر فائز تھے۔ کہتے ہیں کہ گالبا کے بچپن میں ایک دن اسے شہنشاہ آگسٹس نے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے الگ کر کے اپنی آغوش میں لیا تھا اور اسے کہا تھا۔

''تم ایک دن ضرور میری سلطنت کا مزا چکھو گے۔''

اس کی تخت نشینی کے بعد سینٹ کو امید تھی کے اس کے عہد میں آئین و قوانین کا دوبارہ پاس اور لحاظ کیا جائے گا۔ اس بات کی بھی شہادت موجود ہے کہ قیصر گالبا نے اپنے طرز عمل کو قیصر آگسٹس کے نمونہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی تھی مگر وہ اپنے اس ارادے پر قائم نہ رہ سکا

یا شاید اس میں اس کی ہمت نہیں تھی۔ اس کی قابلیت بالکل معمولی درجے کی تھی۔ اس کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ وہ اوصاف حسنہ سے متصف نہ تھا بلکہ اوصاف سئیہ سے بھی محفوظ تھا۔ سپاہی ہونے کے ناطے شہرت کی اسے چنداں پرواہ نہیں تھی اور نہ ہی وہ کہتے ہیں، مال وزر کا بھوکا تھا تاہم اس کی جزرسی حد اعتدال سے بڑھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے احباب اور ملازمین کے بہت اثر میں تھا اور مشکلات میں اپنی ذاتی رائے کی بجائے دوسروں کے مشوروں پر عمل درآمد کرتا تھا۔

وہ کم عمری ہی میں سرکاری عہدوں پر فائز کر دیا گیا تھا۔ اسکی پہلی سرکاری ملازمت فلورل کھیلوں Games, Floral کے مہتمم کے طور پر شروع ہوئی تھی۔ اس نے ان کھیلوں میں ایک نیا اضافہ ہاتھیوں کو رسے پر چلانے کا کیا تھا۔ اس کے بعد اسے صوبہ ایکوئی تانیا Aqiutania کا گورنر بنا دیا گیا۔ وہاں سے ایک سال کے بعد واپسی پر وہ چھ ماہ کے لیے قنصل رہا۔ یہاں یہ بات عجیب وغریب ہے کہ گالبا نے نیرو کے والد گنائس ڈومی نیئس کی جانشینی کی تھی اور اس کے بعد تخت نشین ہونے والے شہنشاہ اوتھو کا باپ سلوئیس اوتھو قنصل شپ میں اس کا جانشین بنا تھا یعنی دو شہنشاہوں کے والد اس کے پیشرو اور جانشین تھے اور ان کے بیٹوں کے عہد حکومتوں کے درمیان خود اس کا عہد حکومت تھا۔

گالبا کی تخت نشینی مقبول عام نہیں تھی جیسا ان تھیٹریکل شوز سے پتہ چلتا ہے جن میں اس نے اپنی تخت نشینی کے بعد شرکت کی تھی۔ اس نے جب اقتدار کی باگ ڈور ہاتھ میں لی تو عنان حکومت پر اس کی گرفت بڑی مضبوط تھی تاہم جوں جوں وقت گزرتا گیا اس کی یہ گرفت ڈھیلی پڑتی چلی گئی۔ اس کے تین مشیروں وینیوس Vinius، کارنیلئس لاکو Cornelius Laco اور آئیکلوس Icelus نے اسے زیادہ بدنام کر دیا۔ یہی تین شخص تھے جن کے مشوروں پر گالبا چلتا تھا۔ لیکن یہ تینوں ہوس اور حرص کے کے پتلے تھے۔ لاکو کو اس نے محافظ فوج کا ناظم مقرر کر دیا تھا اور اپنے آزاد کردہ غلام آئیکلوس کو طبقہ متوسط کے شرفا کے طبقہ میں ترقی دے دی تھی۔ وینیوس ۶۹ عیسوی کے لیے بادشاہ کا شریک عہدہ قنصل نامزد ہوا تھا۔ یہی تینوں بادشاہ کے مزاج میں اتنا دخل رکھتے تھے کہ وہ بادشاہ کے Imperial Nurs Maids یا ''شاہی میانجی'' کہلاتے تھے۔ ایک اور واقعہ یہ رونما ہوا جس سے لوگوں کی ناخوشی میں اضافہ ہو گیا تھا کہ گالبا نے ٹائی گیلی نوس کو معافی دے دی حالانکہ نیرو کے اس مصاحب خاص کے سیاہ کارناموں کی وجہ سے پورا شہر اس کے قتل کا طالب تھا۔ اگرچہ

نیرو کے دیگر مصاحب اور مشیروں کو سزائے موت دی گئی مگر چونکہ وینیوس تی گیلی نوس کی بیٹی سے منسوب تھا جو ایک بہت دولت مند بیوہ خاتون تھی۔ لہٰذا وینیوس نے اسے سزائے موت سے بچانے اور معاف کرانے میں اپنے بادشاہ پر اپنے خصوصی اثر سے کام لیا تھا۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ گالبا کا ارادہ تھا کہ ہر قسم کے سرکاری عہدوں کے انتخاب یا نامزدگی پر کم از کم دو سال کے لیے پابندی لگا دے۔ چاہے سینٹ کے عہدہ دار ہوں یا سورما۔ اس نے ایسے لوگوں کا انتخاب کیا جو کسی عہدے کے لیے خواستگار نہیں تھے۔ اس نے نیرو کے جاری کردہ تمام ایوارڈز اور انعامات منسوخ کر دیئے اور یہ حکم جاری کیا کہ اگر کوئی اداکار یا کوئی فنکار نیرو کے دیئے ہوئے تحائف کی خرید و فروخت کرے گا تو اس کی رقوم ساقط کر دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ اس کے عہد میں ایسا بھی ہوا کہ کہیں کوئی معصوم بغیر خطا کے سزا پا گیا اور کہیں کوئی جرم کا مرتکب بھی بغیر سزائے چھوٹ گیا۔

اگرچہ اس کے عہد میں رومہ کے تمام طبقے ہی اس کے خلاف دلوں میں نفرت رکھتے تھے تاہم فوج میں اس کے خلاف خصوصی نفرت پائی جاتی تھی۔ جب وہ تخت نشین ہوا تھا تو اس نے فوج میں خصوصی وظائف تقسیم کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر وہ اپنا یہ وعدہ کبھی پورا نہیں کر سکا تھا بلکہ اس نے اعلان کیا کہ وہ فوج کو منظم کرنا چاہتا ہے نہ کہ خریدنا چاہتا ہے۔ اس کے اس اعلان پر فوج اس کے خلاف ہو گئی۔ پہلی جنوری ۶۹ عیسوی کے چند دن بعد ہی جنوبی جرمانیہ میں فوج کے بگڑ جانے کی پریشان کن خبریں رومہ پہنچیں۔ گالبا نے وہاں متعین جرنیل روفوس کی بجائے ایک بوڑھے سپہ سالار ہوروینیوس فلاس کوس کو وہاں تعینات کر دیا مگر وہ بگڑی ہوئی فوج پر قابو نہ پا سکا۔ اب گالبا کو مزید مشکل پیش آئی۔ اس کے پاس مرکز میں بھی کوئی ایسی بااعتماد فوج نہیں تھی جسے وہ اس فتنے پر قابو پانے کے لیے بھیجتا۔ ہسپانوی فوجی دستے پانونیہ روانہ کئے جا چکے تھے۔ محافظ فوج میں کوئی گرمجوشی پائی نہیں جاتی تھی۔ نیرو کے عہد کے جرمن افسروں کو گالبا برطرف کر چکا تھا۔ آخر اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے اس نے اپنے مشیروں کے مشورے پر اپنا ایک شریک حکومت بنانے کا فیصلہ کیا جس سے امید تھی کہ جرمانیہ کی افواج کی تشفی ہو جاتا تھی جو ایک نئے شہنشاہ کی منتظر تھیں۔ گالبا کو اپنے بے اولاد ہونے کا احساس بھی تھا اس لیے اس نے اپنے ایک مصاحب پسو Piso کو اپنا متبنیٰ بنانے کا اعلان کیا۔ مگر دوسری طرف ایسی علامات اور شگون بھی اس کے عہد میں مسلسل دکھائی دے رہے تھے

جو قیصر گالبا کی حکومت کے جلد اختتام پذیر ہونے کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ پہلا شگون تو وہی تھا جو اس کی رومہ آنے کے دن ظہور پذیر ہوا تھا یعنی اس کے رومہ میں داخل ہونے کے وقت لوگوں کے خون سے ہاتھ رنگے گئے۔ ایک مرتبہ انسان اور سانڈ کے درمیان ہونے والے ایک دنگل کے دوران ایک کلہاڑی کے وار سے زخمی ہونے والا وحشی سانڈ اپنے ساز تڑوا کر اچانک گالبا کی رتھ پر حملہ آور ہوا اور اپنے ہی خون میں اسے دھکیلتا چلا گیا۔ پھر اگر وہ اس رتھ سے اترا تو عوام کے دھکیلنے کی وجہ سے اس کے ایک محافظ نے اسے اپنے نیزے سے زخمی کر دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب پہلے دن گالبا نے رومہ میں داخل ہو کر شاہی محل پر قبضہ کیا تھا عین اسی وقت زلزلے کے ہلکے سے جھٹکے محسوس کیے گئے تھے اور ایک عجیب سی آواز بھی سنائی دی گئی تھی۔ ایک اور واضح ترین شگون یہ رونما ہوا کہ شاہی خزانہ سے گالبا نے کچھ جواہرات الگ کر لیے تھے جو قسمت کی دیوی کے مندر واقع ٹسکولم Tusculum پر چڑھاوے کے لیے مخصوص تھے۔ مگر اضطراری کیفیت میں اس نے فیصلہ کیا کہ یہ جواہرات قسمت کی دیوی کے لیے ٹھیک نہیں اس لیے اس نے یہ جواہرات کیپٹولین پہاڑی پر واقع زہرہ دیوی کے مندر کے لیے وقف کر دیئے۔ اگلی ہی رات خواب میں گالبا کو قسمت کی دیوی یہ شکایت کرتی دکھائی دی کہ اس کی نذر یا بھینٹ اس سے چھین لی گئی، یاد رکھو میں نے بھی جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے میں بھی تم سے وہ سب چھین لوں گی۔ اگلی صبح جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اٹسکولم کی طرف بھاگا تاکہ گذشتہ رات کو خواب میں بتائے جانے والے گناہ کا کفارہ ادا کر سکے۔ اس نے اپنے ہرکارے بھی دوڑائے کہ قسمت کی دیوی کے مندر میں قربانیوں کی ادائیگی کا اہتمام کریں، لیکن جب وہ خود وہاں پہنچا تو اس کو قربان گاہ میں گرم راکھ کے سوا کچھ نہ ملا اور جب وہ قربانی کر رہا تھا تو اس کا مقدس پتوں والا ہار اس کے گلے سے نکل کر گر پڑا۔

گالبا کا قتل

۱۵ جنوری کا گالبا پلاٹین کی پہاڑی پر اپالو دیوتا کے مندر میں بھینٹ چڑھا رہا تھا تو ایک برا شگون ظاہر ہوا جس کی تعبیر یہ کی گئی کہ اس کا دشمن خود اس کے گھر میں موجود ہے۔ بھینٹ دیتے وقت اس کا شریک حکومت اوتھو اس کے بالکل قریب کھڑا تھا کہ اس کے ایک آزاد کردہ غلام نے منصوبے کے مطابق اطلاع دی کہ اس کا مستری ملنے کے لیے حاضر ہوا ہے۔ اسی دوران سازشی اوتھو جلدی سے ٹائبریس کے محل سے ہو کر پہاڑی کی شمال مغربی سمت سے نیچے اترا اور بڑے چوک

کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں ۲۳ سپاہیوں نے اس کا خیر مقدم کیا اور اس کے شہنشاہ ہونے کے اعلان کے ساتھ اسے پالکی میں سوار کرا کے یہ قلت چھاؤنی لے آئے۔ اس دوران گالبا دیوتاؤں سے اپنی سلطنت کی خیر مانگنے میں مصروف رہا جبکہ یہ سلطنت اس کے ہاتھ سے تقریباً نکل چکی تھی۔ پھر جب اوتھو کے چھاؤنی میں داخلے کی خبر ملی تو کچھ تامل وتذبذب کے بعد قرار پایا کہ گالبا سے پہلے پیزو چھاؤنی جائے اور اس فتنے کو فرد کرنے کی کوشش کرے۔ اتنے میں ایک جھوٹی خبر یہ بھی ملی کہ اوتھو مارا گیا جس سے گالبا کا خوف وتردد دور ہوگیا اور وہ ایک دستہ فوج جو اسکا وفادار تھا لے کر چھاؤنی کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی وہ پہاڑی سے نیچے نہیں اترا تھا کہ ایک سپاہی خون آلود تلوار لیے دوڑتا ہوا آیا اور چلایا کہ اوتھو کو میں نے قتل کیا ہے۔ گالبا نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس کا حکم کس نے دیا تھا؟ ادھر یہ باتیں ہو رہی تھیں ادھر محافظ فوج نے شریک شہنشاہ کے نعروں کے ساتھ اوتھو کی سلامی اتاری اور بحریہ کے سپاہیوں کی بڑی تعداد بھی ان کے ساتھ ہوگئی۔ اوتھو فوج کو مسلح کر کے چھاؤنی سے شہر کی طرف چلا کہ اطلاع آئی تھی کہ مخالف اعیان وعوام کی سرکوبی کر رہے تھے گالبا اور پیزو چوک میں پہنچ کر رک گئے تھے اور اس پریشانی میں تھے کہ آگے بڑھیں یا نہیں، تاہم وہ فورم کی طرف بڑھے۔ اتنے میں گھڑ سواروں کی ایک جماعت عوام کو منتشر کرتے ہوئے، گالبا کو پہچان کر اس کی طرف بڑھی۔ یہی وہ لوگ تھے جنہیں اس کے قتل کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے آتے ہی گالبا اور اس کے ساتھیوں پر قابو پالیا اور پھر براہ راست اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔

اپنی موت سے ذرا پہلے کہتے ہیں گالبا چلایا تھا ''کہ دوستو یہ کیا ہونے لگا ہے جبکہ تم میرے اپنے ہو اور میں تمہارا اپنا''، لیکن ایک اور بیان کے مطابق جب اس نے آنے والی سپاہیوں کی اس جماعت کے ارادے دیکھے تو خود اپنی گردن انہیں پیش کر دی کہ اسے قتل کر دیں۔ یہاں یہ بات بھی عجیب ہے کہ کوئی اسے ان سپاہیوں کے ہاتھوں سے بچانے کے لیے نہیں دوڑا اور اس کے گرد جو محافظ جمع تھے انہوں نے بھی اپنی آنکھیں اور کان بند کر لیے۔ تاہم جرمن سپاہیوں کی ایک جماعت اس کی مدد کے لیے دوڑی، ان جرمن سپاہیوں سے گالبا نے ایک مرتبہ نرم سلوک کیا تھا۔ مگر وہ شہر کے راستوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس وقت موقع پر پہنچے جب اس کو قتل کیا جا چکا تھا۔ گالبا کو کیوٹین Cutain کے تالاب کے سامنے قتل کیا گیا تھا۔ اس کی لاش وہیں پڑی رہی۔

پھر ایک سپاہی نے جو اس کے پاس سے گزر رہا تھا اس کا سر قلم کر کے اوتھو کی خدمت میں پیش کیا جس نے اسے نیزے پر ایستادہ کرا کے شہر کی گلیوں میں پھرآیا۔ پھر ایک شخص پیٹرونیئس نیرو بس کے آزاد کردہ غلام نے اس کا سر ۱۰۰ سونے کے سکوں کے عوض خرید لیا اور اسے اس میدان میں لے گیا جہاں اس کے سابق آقا کو گالبا کے حکم پر قتل کیا گیا تھا تا کہ اس سے انتقام لے سکے۔

گالبا نے ۷۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اس نے صرف سات ماہ حکومت کی تھی۔ اس کی موت کے بعد سینٹ نے اس کی یادگار تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس مقام کو بھی نمایاں کیا گیا جہاں وہ قتل ہو کر گرا تھا۔ مگر ویسپاشین نے اس فیصلے پر عمل درآمد روک دیا کیونکہ اسے گالبا سے شکایت تھی کہ اس نے سپین سے براہ راست یہودیہ اس کے قتل کے احکامات جاری کئے تھے۔

ظلم وحرص

قیصر گالبا کے ظلم اور حرص کی کہانیاں بھی بہت مشہور ہیں۔ کہتے ہیں وہ ان پورے شہروں کو سزا دیتا تھا جو ٹیکس کی ادائیگی میں سستی کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ ایسے شہروں کی فصلیں اور شہر پناہ کی دیواریں تک گروا دیتا تھا۔ نہ صرف وہ ایسے شہروں کے سرکاری کارندوں اور افسروں بلکہ ان کے اہل خانہ تک کو قتل کروا دیتا تھا۔ جب تاروگونیز نے اسے ایک قدیم معبد (مشتری دیوتا) سے ایک سنہرے تاج کی پیشکش کی جس کا وزن ۱۵ پونڈ تھا تو اس نے اس تاج کو ڈھلوا کر انہیں تین اونس سونا اس کے بتائے گئے وزن کو پورا کرنے کے لیے فراہم کرنے کا حکم دیا۔ گالبا نے اپنی اس شہرت کو مزید جلا بخشی جب وہ رومہ میں داخل ہوا۔ اس نے ان سپاہیوں کو واپس چپو چلانے پر متعین کر دیا تھا جنہیں شہنشاہ نیرو نے بحریہ کے افسر بنا دیا تھا، اور جب ان افسروں نے اپنے عہدوں پر قائم رہنے کی ضد کی تو اس نے اپنی گھڑ سوار فوج کو ان پر حملہ کرنے کا حکم دیا، جب انہیں گرفتار کر لیا گیا تو پھر انہیں ایک دیوار کے ساتھ قطار میں کھڑا ہونے کا حکم دیا اور ان میں سے ہر دسویں آدمی کی گردن ماردی گئی۔ گالبا نے نیرو کے جرمن محافظوں کو بھی برطرف کر دیا حتیٰ کہ وہ پچھلے کئی شہنشاہوں کے عہد سے اس عہدے پر فائز چلے آرہے تھے اور وفادار تھے۔ انہیں اس الزام میں بغیر کچھ لئے دیئے ان کے وطن واپس بھیج دیا گیا کہ وہ ڈولا بیلا کے ساتھ زیادہ لگاؤ رکھتے ہیں اور اس کی جائیداد کے قریب خیمہ زن ہو گئے۔ اسی طرح اس کے انعام دینے کے قصے بھی

عجیب ہیں۔ مثلاً جب خزانے کے مہتمم نے اسے شاہی خزانے کے حسابات کی فہرست پیش کی اس نے خزانے کے اس مہتمم کو انعام کے طور پر ایک پلیٹ میں لوبیا کی دال پیش کی بانسری پر نغمات سنا کر محظوظ کرنے والے ایک فن کار کو اس نے انعام میں پانچ دنیاری عطا کیئے تھے۔

قیصر اوتھو

قیصر اوتھو کا خاندان رومہ کا ایک نمایاں اور قدیم خاندان تھا۔ جو شہر فرینٹیئم Ferentium میں آباد چلا آرہا تھا۔ یہ خاندان اپنا نسب ایک ایٹریسکن Etruscan شاہی خاندان سے ملاتا تھا۔ اس کا دادا مارکس سیلوئیس اوتھو ایک رومی سورما اور ایک دہقان لڑکی کا بیٹا تھا جو شاید آزاد شہری تھی یا نہیں۔ تاہم سیلوئیس اوتھو نے سینٹ میں اپنی جگہ بنائی مگر وہ پیریٹر کے عہدے سے زیادہ ترقی نہ کر سکا اس نے شاندار طور پر شادی کی تھی مگر اس کے بیٹے لیوسئس اوتھو کو حرامی سمجھا جاتا ہے جو اپنے مربی ٹائبریئس سے شباہت میں ملتا جلتا اور اسی کا بیٹا قرار دیا جاتا تھا۔ یہی لیوسئس شہنشاہ اوتھو کا باپ تھا۔ وہ ایک سخت نظم وضبط کا قائل انسان تھا۔ وہ رومہ میں مجسٹریٹ کے عہدے پر اور افریقہ میں پروقفل شپ کے عہدے پر فائز رہا۔ کیمپس کی بغاوت کو فرد کرنے میں حصہ لیا تھا۔ شہنشاہ کلاڈیئس کے خلاف اس نے ایک سازش بے نقاب کی تھی۔ اسی وجہ سے سینٹ نے اس کو اس اعزاز سے سرفراز کیا تھا کہ اس کا مجسمہ شاہی محل میں ایستادہ کیا جائے۔ خود شہنشاہ کلاڈیس نے اسے اعزازی طور پر طبقہ امرا، میں داخل کیا تھا اور اس کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کی وفاداری پر میرے بچے بھی رشک کریں گے۔ لیوسئس کی شریف خاندان سے تعلق رکھنے والی بیوی، ایلیا پاٹریشیا کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے تھے جن میں سے چھوٹے کا نام مارکس اوتھو تھا جو اس کے داد کے نام پر رکھا گیا تھا یہی قیصر اوتھو تھا۔

اوتھو جس کے نصیب میں شہنشاہ بننا لکھا تھا، ۲۵ اپریل ۳۲ عیسوی پیدا ہوا تھا۔ رومی تاریخ کے مطابق اس وقت کیمیلس اروینٹس اور ڈومیٹیس ایتھینو باربس قنصل تھے۔ اس کے بچپن کی وحشتوں کی وجہ سے اسے اپنے باپ سے مار کھانا پڑی تھی۔ اسے رات کے وقت شہر میں آوارہ پھرنے کی عادت تھی اور وہ اپنے راستے میں آنے والے معذور اور شراب سے مدہوش لوگوں کو کمبل میں لپیٹ کر پھینک دیا کرتا تھا۔

اپنے والد کی وفات کے بعد اس نے اپنی قسمت کو ایک خاتون کے ذریعے دربار شاہی سے

وابستہ کرلیا۔ اس درباری خاتون کے ذریعے وہ بہت جلد شہنشاہ نیرو کا منظور نظر بن گیا۔ اس کا دائرہ اثر اتنا وسیع ہوگیا کہ جب اس کے ایک زیر حمائت قنصل کو اختیارات کے ناجائز استعمال کے الزام میں سینٹ سے نکال دیا تو اسے اس قنصل کو واپس اس کے عہدے پر بحال کرانے میں کچھ زیادہ دیر نہ لگی۔ اس کام کے لیے اس نے بھاری رقوم بطور رشوت سینٹروں کو ادا کیں۔ شہنشاہ نیرو کا معتمد خاص ہونے کی وجہ سے اس کے عہد میں انجام پانے والے منصوبوں میں اس کا ہاتھ ہوتا تھا۔ جو دن شہنشاہ نے اپنی ماں کے قتل کے لیے منتخب کیا تھا۔ اس نے ہر شخص کو نشان راہ سے ہٹانے کے لیے اس نے اس دن سب کو ایک شاندار ضیافت پر مدعو کیا تھا۔ اوتھو کو پوپیا سبینہ کا محافظ بننے کا کہا گیا تھا۔ اس خاتون کو اپنی داشتہ بنانے کے لیے شہنشاہ نیرو نے اس کے خاوند سے الگ کیا تھا، بعدازاں اس سے شادی کر کے اسے اپنی ملکہ بنالیا تھا۔ تاہم پوپیا سے وہ بھی پوری طرح جنسی آسودگی حاصل کرتا تھا۔ اس معاملے میں اس کے جذبات اپنے شدید تھے کہ وہ خود نیرو کو بھی بطور رقیب مشکل سے برداشت کرتا تھا۔ اس کے دھتکارے جانے کی کہانی پر یقین کرنے کی ہر دلیل موجود ہے۔ پہلے نیرو نے پوپیا کو اپنے ہرکاروں کے ذریعے بلا بھیجا پھر شہنشاہ خود وہاں آپہنچا اور اس نے پوپیا اور اوتھو کو غیر اخلاقی حالت میں پایا مگر بدنامی کے ڈر سے اس نے پوپیا اور اوتھو کو غیر اخلاقی حالت میں پایا مگر بدنامی کے ڈر سے اس نے پوپیا سے خاموشی کے ساتھ اپنی شادی منسوخ کردی اور اوتھو کو جلاوطن کر کے ہسپانیہ میں گورنر جنرل لوئزیتانیہ بنا کر رومہ سے دور کردیا تھا۔

اوتھو تقریباً اگلے دس سال تک گورنر جنرل لوئزیتانیہ کے عہدے پر فائز رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے کوئسٹر کا درجہ بھی حاصل تھا۔ پھر اسے جیسے ہی موقع ملا وہ نیرو سے انتقام لینے کے لیے گالبا کے ساتھ نیرو کے خلاف بغاوت میں شامل ہوگیا، لیکن ملک کی سیاسی فضا فضا اتنی بے یقینی کا شکار تھی کہ وہ اپنے اقتدار اعلیٰ تک پہنچنے کے مواقع کو بھی ضائع نہ کرسکا۔ سلیوکس نامی ایک نجومی نے اسے پہلے ہی سے پیشن گوئی کی تھی کہ وہ نیرو کے بعد تک زندہ رہے گا۔ بعدازاں اسی نجومی نے اسے بتایا تھا کہ وہ بہت جلد شہنشاہ بنے گا۔ یہ پیشین گوئی سننے کے بعد سے اوتھو کسی بھی شخص کی خوشامد کرنے سے نہیں چوکتا تھا جو اس کے لیے کسی بھی طرح فائدہ مند ثابت ہوسکتا تھا۔ جب اس نے گالبا کو اپنے ہاں ضیافت پر مدعو کیا تھا تو نہ صرف اس کے محافظوں کو رشوت دے کر راضی کیا تھا بلکہ ہر ممکن طریقے سے شاہی دستے کو اپنے بس میں کرنے کی کوشش کی تھی۔ اوتھو کے ایک دوست کا اپنے

ہمسائے سے ایک متنازعہ جائیداد پر جھگڑا ہو گیا۔ اس دوست نے اوتھو کو ان دونوں کے درمیان حکم کے فرائض ادا کرنے کا کہا تو اس نے وہ متنازعہ جائیداد کا ٹکڑا خود خرید کر اپنے اس دوست کو پیش کر دیا۔ رومہ میں کوئی ایسا شخص شخص نہیں تھا جسے اس کے شاہی پوشاک زیب تن کرنے پر کوئی اعتراض ہوتا۔ اسی وجہ سے وہ تخت شاہی تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف تھا۔

گالبا نے جب پسو Piso کو اپنا متبنیٰ بنایا تو اوتھو کانٹوں پر لوٹ گیا۔ اور اسے شدید ذہنی دھچکا پہنچا کیونکہ وہ خود کو تاج شاہی کا مستحق سمجھتا تھا۔ اس کی مایوسی، ناراضگی اور قرضوں کے ڈھیر نے اسے ان بڑے بڑے قرضوں سے بچنے کا ایک ہی راستہ تھا کہ وہ شہنشاہ بن جائے۔ اس بات کا اعتراف وہ خود کرتا تھا۔ وہ مزید یہ کہتا تھا کہ اس کے لیے مجھے کسی دشمن سے جنگ بھی لڑنا پڑی تو میں بالکل ویسے ہی لڑوں گا جیسے میرے قرض خواہ فورم میں لڑتے ہیں۔ بڑی رقوم رشوت میں دے کر اس نے شہنشاہ کے محافظوں کو اپنا مطیع بنایا تھا۔ پھر جب اس نے علم بغاوت بلند کیا تو اسے بہت سی مدد مل گئی۔ اس کے منصوبے میں پہلا قدم محافظ کیمپ پر قبضہ کرنا تھا۔ جو گالبا کے پسو کو اپنا متبنیٰ بنانے کے فوراً بعد عمل میں آنا تھا جبکہ گالبا کو شاہی محل میں کھانے کی میز پر گرفتار کرنا تھا۔ مگر اسے اپنا یہ منصوبہ ترک کرنا پڑا کیونکہ عین اس وقت اس محافظ سپاہ کو گالبا کے گرد تعینات کر گیا تھا جو شہنشاہ کالی گولا کے قتل کے وقت اس پر مامور تھی۔ اسے اس سپاہ کی وفاداری کا یقین تھا۔ بدشگونیوں اور خود بخوبی سیلوکس کے خبردار کرنے پر کہ یہ منصوبہ پانچ دن کے۔ یہ موخر کرنا بہتر رہے گا۔ اس نے اپنا سازشی منصوبہ پانچ دن کے لیے مؤخر کر دیا۔ تاہم چھٹے دن اس نے اپنے ساتھیوں کو فورم اور زحل دیوتا کے مندر کے اردگرد تعین کر دیا تھا تا کہ اس منصوبے پر چھٹے دن عمل کیا جا سکے۔ جبکہ وہ خود شاہی محل میں گالبا کا خیر مقدم کرنے اور اس کے ساتھ اس کی قربانیوں کی ادائیگی میں شرکت کے لیے پہنچ گیا تھا۔ پروہتوں کے خطبے کے بعد ایک آزاد کردہ غلام یہ پیغام لے کر پہنچا کہ ''مساحت کار آ گئے ہیں۔'' یہ ایک طے شدہ سگنل تھا۔ اوتھو نے شہنشاہ سے معذرت چاہی کہ اس نے ایک مکان دیکھنے کے لیے جانا ہے جو برائے فروخت ہے۔ اس کے بعد وہ خاموشی سے وہاں سے چلا گیا اور ٹائبریئس کے محل سے ہوتا ہوا ایک عقبی دروازے سے نکل کر اس مقام پر پہنچ گیا جو اس کے منصوبے کے مطابق تھا۔ وہاں اس کے ساتھیوں نے اسے اپنے کندھوں پر بٹھا کر نعرے لگائے اور اس کے شہنشاہ بننے کا اعلان کیا۔ پھر ان کے اس جلوس کے ساتھ گلیوں میں موجود عوام

بھی مل گئی جیسے وہ ان کے ساتھی تھے۔ پھر اسی نعرہ ہائے صد تحسین کی صداؤں اور ننگی تلواروں کی چھاؤں میں اوتھو اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا جہاں سے اس نے گھڑ سواروں کا ایک مسلح دستہ گالبا اور اس کے متبنیٰ پسو کو قتل کرنے کے لیے بھیجا اور انہیں ہدایت کی کہ کسی قسم کی رحم کی درخواست کو درخور اعتنا نہ سمجھیں کیونکہ وہ کسی طرح بھی اپنی ہم نشینی کے دعویداروں کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ اسی شام اوتھو نے سینٹ میں ایک مختصر تقریر کرتے ہوئے سینٹروں کو بتایا کہ اسے گلیوں میں عوام نے شاہی اقتدار قبول کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور وہ عوام کی ان خواہشات کا احترام کرے گا۔ اس کے بعد وہ شاہی محل کی طرف بڑھا جہاں اسے خوشامد پسندوں کی طرف سے مبارکباد پیش کی گئی یہاں تک کہ اسے شہنشاہ نیرو کے نام سے پکارا جانے پر بھی کوئی احتجاج نہیں ہوا بعض مورخین نے لکھا ہے کہ اس نے نیرو کے ان آدمیوں کو بھی بحال کیا جنہیں گالبا نے برطرف کر دیا تھا۔ اسی طرح شہنشاہ نیرو کے مجسمے اور مورتیاں بھی اس نے دوبارہ آویزاں کرا دیں تھیں۔

کہتے ہیں اسی رات اوتھو کو ایک ڈراؤنے خواب میں گالبا کا بھوت نظر آیا تھا جس سے ڈر کر جب اس کی چیخیں نکلیں تو اس کے ملازمین نے اسے اپنی خوابگاہ کے فرش پر لیٹا ہوا پایا۔ اس کے بعد اس نے اپنی طاقت کے مطابق، اس بھوت سے بچنے کی ہر کوشش کی تاہم اگلے ہی دن جب وہ فال نکال رہا تھا تو اسے ایک سخت طوفان نے آگھیرا اور وہ بری طرح کانپنے لگا۔ کانپتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ بڑبڑ رہا تھا۔ ''یہ میرا کام نہیں تھا۔'' اسی دوران جرمنی میں موجود رومی افواج نے وٹیلیس Vitelius سے وفاداری کا حلف اُٹھایا اور اس کے شہنشاہ بننے کا اعلان کر دیا۔

اوتھو نے سینٹ کو مجبور کیا کہ وہ جرمنی میں متعین افواج کے نام ایک مراسلہ جاری کرے جس میں انہیں اس قسم کی سرگرمیوں سے باز رہنے کی تلقین کرے اور ان پر واضح کرے کہ رومہ میں ایک شہنشاہ پہلے ہی نامزد کیا جا چکا ہے۔ اس کے ساتھ اس نے وٹیلیس کو ایک ذاتی خط بھی لکھا جو دراصل ایک دعوت نامہ تھا جس میں اوتھو نے وٹیلیس کو اس کا سسر بننے کی پیشکش کی تھی اور ساتھ ہی سلطنت کو باہم مل کر چلانے کی دعوت دی تھی۔ تاہم وٹیلیس نے پہلے ہی رومہ پر چڑھائی کرنے کے لیے اپنی فوجیں روانہ کر دیں تھیں اب جنگ کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اسی دوران ایک رات اوتھو کی محافظ فوج نے اس سے اپنی وفاداری کا بے مثال ثبوت پیش کیا اور سینٹ میں تقریباً قتل عام بپا کر دیا۔ کچھ سپاہیوں اور ملاحوں کو حکم دیا گیا کہ پریٹورین کیمپ سے کچھ ہتھیار

حاصل کر کے اپنے جہاز پر لے جائیں۔ وہ اس حکم پر عمل درآمد کر رہے تھے کہ محافظ سپاہ کو شک ہوا کہ سینٹ کچھ غداری کی مرتکب ہو رہی ہے وہ محل کی طرف دوڑے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہر سینیٹر کو اس غداری کی وجہ سے مرنا ہوگا۔ محافظ سپاہ کو سینٹ سے پرخاش تھی اس نے اوتھو کی دشواریوں کو اور بڑھا دیا اس موقع پر چند امراء جن کی اوتھو مدارت کر رہا تھا محافظ سپاہ کے ہاتھوں قتل ہوتے ہوئے بچے جنہیں شبہ ہو گیا تھا کہ ان سینیٹرز نے بادشاہ کے خلاف سازش کی تھی۔

ویٹیلئس کے طرف داروں کی منزل مقصود رومہ تھا کیونکہ جب تک سینٹ اور رومہ کے شہری ویٹیلئس کو شہنشاہ تسلیم نہ کرتے وہ محض ایک باطل مدعی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ ادھر اوتھو کا مقصود یہ تھا کہ دشمن کو دریائے پادوس یعنی اٹلی کے دوسرے خط مدافعت کو عبور نہ کرنے دے کیونکہ پہلا خط مدافعت یعنی کوہستان آپس کو ویٹیلئس کا سپہ سالار کسینا پہلے ہی عبور کر چکا تھا۔ دریائے پادوس پر مورچہ قائم کرنے کی غرض سے اینیئس گالس کو محافظ سپاہ کے دستوں ساتھ دو ہزار پہلوانوں کا ایک دستہ بھی بھیجا گیا تھا انہیں ۸ ہزار سپاہیوں کی مزید کمک بھی پہنچنے والی تھی۔

ویٹیلئس کی افواج کو شدت کے ساتھ رسد و کمک کی کمی کا سامنا اور کوئی کھلا میدان بھی میسر نہ آیا جہاں وہ اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔ دوسری طرف اوتھو کو دفاع کی کوشش کرنا چاہیے تھی تاہم اس نے فوری فتح حاصل کرنے کے لیے اپنی قسمت پر بھروسہ کیا، شاید یہ سب کچھ فیصلے اس نے گھبراہٹ میں کئے تھے۔ اسے بھروسہ تھا کہ وہ ویٹیلئس کے پہنچنے سے پہلے ہی میدان مارے گا۔ مگر وہ اپنے سپاہیوں میں جارحانہ کاروائی کی روح پیدا نہ کر سکا مگر وہ اپنے سپاہیوں میں جارحانہ کارروائی کی روح پیدا نہ کر سکا مگر جب جنگ شروع ہوئی تو اس نے بریلو Bresello کو اپنا ہیڈ کوارٹر قرار دیا۔ اگرچہ اس کی فوجوں نے دشمنوں سے تین چھوٹی چھوٹی جنگیں جیت لیں مگر انہیں بیٹ ریاکم Betriacum کے مقام پر فیصلہ کن شکست ہوئی۔ وہ آپس میں مسلح کی گفت شنید کے لیے تیار ہو گئے۔ اس دوران اوتھو کی فوجوں نے دشمن کی فوجوں کے ہمدرانہ رویہ اختیار کر لیا۔ مگر انہوں نے خود کو جنگ کرنے پر مجبور پایا۔

اوتھو کی خودکشی

اوتھو نے اس مقام پر پہنچ کر خودکشی کرنے کا فیصلہ کیا۔ شاید اسے ایسا کرنے پر اس کے ضمیر

نے مجبور کیا تھا۔ اور اسے اقتدار کے حصول کے لیے مزید زندگیاں ضائع کرنے سے روک دیا۔ اس کی فوج کا مورال گر چکا تھا اور وہ قابل اعتماد بھی نہیں رہیں تھیں۔ اگرچہ ڈالمیشیا اور پینونیہ سے روم کمک آنے کے باوجود اوتھو کی ہاری ہوئی افواج اپنی چھینی گئی عظمت اور ساکھ کو بحال کرنے کے لیے بے تاب تھیں۔

مورخ سوئیٹونیس کے مطابق اس کا والد سوئیٹونیس لیکٹیئس بذات خود اس جنگی مہم میں شامل تھا اور ایک ٹرابیون کی حیثیت سے تیرہویں لیجن میں خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ اسی کے ذاتی خیالات کے مطابق اوتھو خانہ جنگی سے خصوصاً متنفر تھا اور کسی ضیافت میں کیسیس اور بروٹس کی بدقسمتی کا ذکر ہی اس کو لرزا دیتا تھا۔ اگر اسے خون کا قطرہ بہائے بغیر فتح حاصل کرنے پر یقین نہ ہوتا تو وہ گالبا کے خلاف بھی کبھی بغاوت نہ کرتا۔ اوتھو نے اسی وجہ سے خود اپنے انجام کے بارے میں بھی پرواہ کرنا چھوڑ دی تھی۔ مورخ سیوٹونیس کے والد کے مطابق اس پر یہ اپنی فوج کی شکست کی اطلاع کا اثر تھا مگر اس اطلاع کے فراہم کرنے والے اس سپاہی کو جب دوسرے فوجیوں نے بزدل، جھوٹا اور بھگوڑا فوجی قرار دیا تو اس نے اپنی ہی تلوار پر گر کر اوتھو کے قدموں میں جان دے دی۔ اوتھو نے اسی وجہ سے کہا تھا کہ وہ اس جیسے بہادر سپاہیوں کی جان مزید خطرے میں نہیں ڈالے گا۔ اس کے بعد اوتھو نے اپنے دوستوں بھائی اور بھتیجے کو گلے مل کر رخصت کر دیا اور خود کو تنہا کر کے اس نے دو خط لکھے جن میں ایک میں اس نے اپنی بہن کو تشفی دی تھی جبکہ دوسرا نیرو کی بیوہ مسالینا کے نام تھا جس سے اوتھو شادی کرنا چاہتا تھا۔ اپنے انہیں خطوط میں اس نے درخواست کی تھی کہ اسے دفن کیا جائے اور اس کی یادوں کو محفوظ کیا جائے۔ اس نے اگلے اقدام کے طور پر اپنی تمام نجی خط و کتابت کو جلا دیا تا کہ یہ کہیں ویٹیلیئس کے ہاتھ نہ لگ جائے اور اس میں ذکر کئے افراد کا مواخذہ بے گناہ طور پر نہ ہو سکے۔ اس کے بعد اس کے پاس جتنی نقد رقوم تھیں وہ اس نے اپنے عملے میں تقسیم کر دیں۔

اوتھو جب خودکشی کرنے کی آخری تیاریاں کر رہا تھا تو اسے اپنے کمرے کے باہر کچھ ہنگامہ کی بھنک پڑی۔ اس کے معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ جو سپاہی محاذ جنگ سے بھاگ آئے ہیں انہیں بھگوڑوں کے طور پر گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اس نے اپنے فوجی افسروں کو ان بھگوڑوں کو کسی قسم کی سزا دینے سے منع کر دیا۔ اس کے بعد وہ اپنی خوابگاہ میں چلا گیا مگر اس نے اپنی خوابگاہ کے دروازے

کھلے چھوڑ دیئے تا کہ کوئی شخص اس سے گفتگو کرنا چاہے تو پریشان نہ ہو پھر ایک گلاس ٹھنڈا پانی پی کر اپنے دو خنجروں کی دھاریں آزما کر وہ گہری نیند رہا۔ جب صبح وہ سو کر اٹھا تو اس نے اپنی دائیں طرف خنجر بھونک کر خودکشی کر لی۔ جب اس کے ملازموں نے اس کے کراہنے کی آواز سنی تو وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو مرتے مرتے اس نے اپنے ملازموں کو اپنی فوری تدفین کا حکم دیا اور اس کے مرنے کے بعد انہوں نے اس کے حکم پر فوراً عمل درآمد کر دیا۔ وفات کے وقت اس کی عمر ۳۷ برس تھی اور وہ صرف ۹۵ دن حکومت کر سکا تھا۔ اوتھو درمیانے قد کا انسان تھا اور وہ چہرے اور بشرے سے حوصلہ منداور بہادر انسان دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس کی ٹانگیں خمیدہ تھیں اور اس کے پاؤں بے ڈھبے اور ترچھے تھے۔ ان جسمانی نقائص کے باوجود وہ خواتین کی طرح نزاکت طبع تھا۔ اس کے پورے جسم سے بال صفائی کے لیے مونڈے جاتے تھے جبکہ گنجے سر کو مصنوعی بالوں کی وگ سے ڈھانپا جاتا تھا، وہ روزانہ داڑھی ترشواتا تھا اور بچپن سے اپنا چہرہ صاف رکھنے کا شوقین تھا۔

اوتھو کے انجام سے سنسنی پھیل گئی جو کہ شاید اس وجہ سے تھی کہ اس کی عملی زندگی اور خودکشی میں تضاد پایا جاتا تھا۔ اس کے کئی سپاہیوں نے اس کے بستر مرگ کی زیارت کی اور اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو ایک بہادر ترین انسان کی حیثیت سے چوما اور اس کی تعریف کی اور اسے انتہائی اچھا شہنشاہ اور انسان قرار دیا۔ کئی سپاہیوں نے اس کے بستر مرگ کے قریب کھڑے ہو کر خودکشی کر لی اور اس کے نام پر نثار ہو گئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب اوتھو کی خودکشی کی خبر لوگوں کو ملی تو کئی لوگوں نے فرط غم سے ایک دوسرے کو قتل کر دیا۔ بہت سے لوگ جو زندہ اوتھو سے نفرت کرتے تھے اس کے مرنے کے بعد اس سے محبت کرنے لگے۔ اگرچہ اس نے گالبا کو قتل کرایا تھا مگر صرف خود شہنشاہ بننے کے لیے نہیں بلکہ اپنے ملک کی آزادیوں کی حفاظت کے لیے جو ایک ظالم شہنشاہ کے ہاتھوں لازماً مجروح ہو جاتیں ہیں۔

قیصر ویٹیلئس

قیصر ویٹیلئس Vitellius کا خاندان رومہ کے طبقہ اشرافیہ سے تعلق رکھنے والا ایک قدیم خاندان تھا۔ اس خاندان کے متعلق دوسری آرا کے مطابق یہ ایک غیر ممتاز اور کم درجے کا خاندان تھا قیصر ویٹیلئس کے خاندان کے متعلق ملنے والی ان دو متضاد آرا کے متعلق مورخین نے لکھا ہے کہ یہ شاید قیصر ویٹیلئس کے خلاف پانے جانے والے تعصب کی وجہ سے تھیں۔ آگسٹس کے عہد کا ایک کوئیسٹر، قنطس یولوجیئس نے اپنے ایک ہم مرتبہ قنطس ویٹیلئس کو اس خاندان کے بارے میں کچھ یوں لکھا تھا۔

''تم ویٹالینز فونس Fonus کے سلسلہ نسب سے تعلق رکھتے ہوئے جو اطالیہ کے ایک شاہی خاندان کا فرد تھا۔ جبکہ والدہ کی طرف سے ان کا شجرہ نسب ویٹالیہ Vitalia تک پہنچتا ہے جو ایک دیوی تھی۔ ایک زمانے میں پورے لاطین پر تمہارے خاندان کی حکومت تھی۔ بعدازاں اس خاندان کے سرکردہ افراد سبین Sabine سے رومہ آگئے اور پیٹریشن یا شرفا قرار پائے۔ ویٹالینا خاندان کی ایک اور شاخ نے رومی افواج میں خدمات انجام دیں اور جنگ Samnite سیمنائٹ میں حصہ لیا۔ بعدازاں یہ اپولیا Apulia منتقل ہوگئے اور انہوں نے نوسریا Nuceria میں اقامت اختیار کی، آخر کار یہ لوگ بھی رومہ میں منتقل ہوگئے تھے۔

ایک اور روایت کے مطابق اس خاندان کی بنیاد ایک آزاد کردہ غلام، کیسیس سرویئس نے رکھی تھی جو موچی کا کام کرتا تھا۔ اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اس خاندان کا تعلق کم ترین پیشوں سے تھا۔ بہرحال خاندانی پس منظر جیسا بھی ہو پوبلیئس ویٹیلئس آف نوسریا ایک بہادر رومی سردار تھا اور آگسٹس کے عہد میں دروغہ کل تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے ان میں سے لیوسیئس سب سے چھوٹا تھا۔ اسی لوسئس کا بیٹا آلوس ویٹیلئس ہی قیصر ویٹیلئس بنا۔

آلوس ویٹیلئس ۲۴ ستمبر ۱۴ عیسوی۔ اس کا زائچہ بنانے والے نجومی نے اس کے باپ کو اتنا

خوفزدہ کیا کہ لوسیس نے اپنی طاقت کے مطابق ہر ممکن کوشش کی کہ اس کا بیٹا کسی رومی صوبے کا گورنر نہ بنایا جائے۔ ویٹیلئس کا بچپن اور جوانی جزیرہ کیپری میں گزرے اور اس نے قیصر ٹائبریئس کی آوارگی دیکھی۔ اسی زمانے میں اس کا عرفی نام سپنٹر یا Spintria پڑ گیا تھا جس سے وہ ساری زندگی جان نہ چھڑوا سکا تاہم اپنی عصمت قیصر ٹائبریئس کے ہاتھوں لٹوا کر اس نے اپنے باپ کو سرکاری عہدے پر فائز کرا دیا تھا۔

جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے تک ویٹیلئس ہر قسم کی برائیوں میں ملوث اور بدنام ہو چکا تھا۔ دربار شاہی سے منسلک ہو جانے کے بعد شہنشاہ کالی گولا اس کے رتھ دوڑانے کا معترف تھا، جبکہ شہنشاہ کلاڈیس، اس کے پانسہ پھینکنے کا قائل تھا۔ شہنشاہ نیرو اس کی ان صلاحیتوں کے علاوہ اس کے ایک خصوصی خدمت بجالانے پر بھی اس کا مشکور تھا۔ نیرو عموماً بانسری بجانے کے مقابلوں میں حصہ لینے کے لیے بے تاب رہتا تھا۔ اس نے کھیلوں کے مقابلوں کی صدارت ویٹلیس کے سپرد کر رکھی تھی اور وہی مقابلوں کی جیت ہار کے فیصلے کیا کرتا تھا۔ تین شہنشاؤں کا منظور نظر ہونے کی وجہ سے ویٹیلئس بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر فائز رہا تھا۔ افریقہ کے گورنر جنرل کی حیثیت سے اس نے بڑی ایمانداری سے خدمات انجام دیں، تاہم رومہ میں اس کا رویہ کسی بھی طور پر تعریف کے قابل نہیں تھا۔ وہ مندروں سے چڑھاوے کے زیورات چرا لیتا تھا اور سونے اور چاندی کی جگہ پیتل اور ٹین کی چیزیں رکھ دیتا تھا۔ اس نے ایک قفصل کی بیٹی، پیٹرونیا سے شادی کی تھی جس نے اپنی وصیت میں اپنے ایک آنکھ والے بیٹے پیٹرونیس کو اپنا وارث مقرر کیا تھا کہ بشرطیکہ ویٹیلئس اپنے حقوق پدرانہ سے دستبرداری اختیار کرے اس کے لیے اس نے رضامندی ظاہر شردی تھی، لیکن اس کی بعد کی کہانی کچھ یوں ہوئی کہ پیٹرونیس پدرکش جذبات رکھتا تھا۔ مگر غلطی کے احساس اور ضمیر کی خلش کی وجہ سے اس نے وہی زہر خود پی لیا جس سے وہ اپنے باپ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ مگر لوگوں نے یہی سمجھا کہ خود ویٹیلئس نے اپنے بیٹے کو اپنے راستے سے ہٹا دیا۔ اس کے بعد اس نے گیلریا فنڈانہ نامی خاتون سے شادی کی جس کا باپ پریٹر کے عہدے پر فائز تھا۔ اس عورت سے اس کے ہاں ایک بیٹی اور ایک بیٹا پیدا ہوا جو اتنا تتلاتا تھا کہ ایک لفظ بھی صحیح طور پر بول نہیں سکتا تھا۔ گالبا کی ویٹیلئس کی نامزدگی بطور زیریں جرمنی کے گورنر جنرل کے ایک غیر پسندیدہ عمل تھا۔ اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اس کی اس نامزدگی میں طیطس وینیس نامی ایک شخص کا ہاتھ جو ایک بااثر

شخص تھا۔ وہ ویٹیلس کی سفارش کے لیے اس لیے مائل تھا کہ یہ دونوں سرکس میں The Blue نامی ٹیم کے سرپرست تھے۔ تاہم گالبا نے اسے ایک ایسا پیٹو کہا تھا جو صوبہ جرمنی کے پھلوں سے اپنی شکم پروری کرے گا۔ اسی وجہ سے اس کی یہ نامزدگی حقارت سے کی گئی تھی۔ ان دنوں ویٹیلیس کا ہاتھ اتنا تنگ تھا کہ اسے اپنے بیوی بچوں کے رہنے کے لیے ایک بالا خانہ کرائے پر لینا پڑا اور اپنا گھر کرائے پر دے کر جرمنی تک سفر کے لیے زادِ راہ حاصل کرنا پڑا۔

فوج سے وابستگی

اور حقیقتاً اپنی ماں کے کان کے زیورات سے نکالے گئے موتی تک اسے گروی رکھنا پڑے۔ اس کے پاس یہی ایک راستہ تھا جس سے وہ اپنا راستہ روکنے والے قرض خواہوں کے ہجوم سے جان چھڑوا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ جن لوگوں کے پبلک فنڈ اس نے غبن کر رکھے تھے ان کو باز رکھنے کے لیے اس نے ان پر کئی جھوٹے الزامات عائد کر دیئے۔ ایک شخص پر اس نے الزام لگا کر کہ اس نے اسے زخمی کیا تھا ۵۰۰ اشرفیوں کا زرِ جرمانہ طلب کیا۔

ادھر فوج میں گالبا کے خلاف نفرت اتنی بڑھ گئی تھی کہ اس کے خلاف فوجی بغاوت کا احتمال بڑھ گیا تھا۔ اسی وجہ سے فوج میں ویٹیلس کو خوش آمدید کہا گیا کیونکہ بالآخر وہ ایک ایسے شخص کا بیٹا تھا جو تین مرتبہ قنصل کے عہدے پر فائز رہ چکا تھا۔ ویٹیلس کے جرمنی میں مزید پیش قدمی کرنے کے عزم نے اس کے متعلق ایک اچھی رائے قائم کر دی۔ فوج میں اس کی مقبولیت اس کی ملنساری کی وجہ سے بھی بڑھی۔ وہ نجی سپاہیوں کو بھی سینے سے لگا کر ملتا تھا اور فوج کے خچربانوں تک خاطر و مدارت کرتا اور انہیں پوچھتا تھا کہ انہوں نے ناشتہ کر لیا یا نہیں اور خود ڈکار لے کر انہیں بتاتا تھا کہ اس نے ناشتہ کر لیا ہے۔ جرمنی میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں اس نے ہر اس شخص کی مدد کی جس نے اسے مدد کے لیے کہا اس کے علاوہ تمام مجرموں کی سزائیں معاف کر دیں چاہے موت کی سزا کیوں نہ تھی۔

شہنشاہ بننا

اس کے اس اچھے برتاؤ کی وجہ سے ابھی مہینہ نہیں گزرا تھا کہ ایک دن اسکی خوابگاہ میں بہت سے فوجی اکٹھے ہوئے اور انہوں نے اسے شہنشاہ تسلیم کرتے ہوئے اس کی سلامی اتاری۔ پھر ابھی اس نے لباس بھی تبدیل نہیں کیا تھا کہ وہ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر باہر لے گئے جہاں اسے

ایک تلوار پیش کی گئی جو مریخ دیوتا کے مندر سے لائی گئی تھی اور کسی زمانے میں جولیس سیزر سے منسوب رہی تھی۔ اس کے بعد فوج نے اس کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اس سے پہلے رومی افواج قیصر گالبا کی بجائے سینٹ کی وفاداری کا حلف اٹھاتی تھیں۔ گالبا اور اوتھو نے تو اپنے شاہی القابات میں ''سیزر'' (قیصر) کو اپنے نام کا آخری جزو بنالیا تھا، لیکن وٹیلئس نے اس طرح اپنے آپ کو جولیس خاندان میں شامل کرنے سے انکار کر دیا۔ آگسٹس کے لقب کو بھی پہلے اس نے اپنانے سے انکار کر دیا تھا، لیکن رومہ پہنچنے کے بعد لوگوں کے اصرار پر اسے اختیار کرنا پڑا۔ اسی طرح اس کا مکمل نام ''وٹیلئس جرمانی کوس اس پراطور آگسٹس ہوگیا۔ اس نے اپنے لئے قفل کا عہدہ دائمی کرالیا تھا۔ سینٹ کے ساتھ اس کے طرز عمل کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس نے اپنا سنہ جلوس کا آغاز اس تاریخ سے نہیں کیا تھا جس دن پہلے پہل سپاہیوں نے 'امپرا طور (سپہ سالار) کے نام سے اس کی سلامی اتاری تھی۔ بلکہ اس نے اپنی بادشاہی کا آغاز اس تاریخ سے کیا تھا جب اوتھو کی وفات کے بعد سینٹ نے اس کی بادشاہی کو تسلیم کیا تھا۔

جیسے ہی شہنشاہ گالبا کے قتل کی خبریں جرمنی پہنچیں، وٹیلئس نے اپنے معاملات کو منضبط کرلیا۔ فوج کو دو حصوں میں منقسم کر کے ایک حصہ اس نے اپنے ساتھ رکھا جبکہ دوسرے حصے کو شہنشاہ اوتھو کے خلاف روانہ کر دیا۔ کہتے ہیں اسے ایک اچھا شگون یہ ملا تھا کہ فوج کی روانگی کے وقت ایک عقاب داہنی طرف سے پرواز کرتا ہوا نیچے آیا اور اس نے فوجی علموں کے گرد چکر لگا کر پیش قدمی کرتی ہوئی فوج کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اڑنا شروع کر دیا تھا۔ تاہم جب اس نے خود فوج کے دوسرے حصے کے ساتھ کوچ کیا تو کچھ اچھے شگون ظاہر نہ ہوئے۔

بیتریاکم Betriacum کی فتح کی خبر اور اوتھو کی خودکشی کی خبریں اسے اس وقت موصول ہوئیں جب وہ گال (فرانس) سے روانہ ہو رہا تھا۔ اس نے رومہ میں موجود شاہی محافظ دستوں کو ایک خصوصی حکم کے ذریعے منتشر کر دیا اور ان پر الزام لگایا وہ غیر ڈسپلن کا شکار ہیں اس لیے انہیں اپنے ہتھیار کمانڈنگ آفسروں کے سامنے ڈالنے ہونگے۔ اس نے مزید حکم یہ جاری کیا کہ ان ۱۲۰ محافظوں کو گرفتار کرلیا جائے جو اوتھو سے شہنشاہ گالبا کے قتل میں خدمات انجام دینے کا صلہ طلب کر رہے۔ وٹیلئس کے جاری کردہ ان ابتدائی حکموں سے لگتا تھا کہ وہ آئندہ ایک اچھا شہنشاہ ثابت ہوگا۔ مگر اس کا باقی طرز عمل اور رویہ شاہانہ طرز عمل سے کوسوں دور تھا۔ اپنی اس پیشقدمی کے

دوران وہ جن شہروں سے گزرا ان کی گلیوں میں اس نے فاتحانہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس نے دریا عبور ایسے شاہی بجروں میں کیے جو خوب سجائے گئے تھے۔ اس سفر کے دوران ہر قسم کے لذیز اور مرغوب کھانے پیش کیے گئے۔ اس پیشقدمی کے دوران جو شخص بھی ان کے راستے میں آیا اس کی فوجوں نے اسے نہ صرف کوڑوں سے مارا، زخمی کیا۔ بلکہ قتل تک کر دیا۔ جب وہ ایک ایسے میدان میں پہنچے۔ جہاں حال ہی میں ایک جنگ لڑی گئی تھی اور لاشیں بے گور و کفن پڑی ہوئی۔ سڑ رہی تھیں۔ وہاں اپنے ساتھیوں کو خطاب کرتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ ''صرف ایک چیز مجھے مردہ دشمن کی لاشوں سے اٹھتی ہوئی بدبو سے زیادہ خوشگوار خوشبو دیتی ہے، وہ ہے اپنے شہریوں کی لاشوں سے اٹھتی ہوئی بدبو۔ اس بدبو کے ساتھ ایک خوبصورت امتزاج کے طور پر خالص شراب کے بڑے بڑے گھونٹ اتارے گئے اور ان بوسیدہ لاشوں کے گرد صراحیاں گھمائی گئیں۔ پھر جب وہ اوتھو کے سادہ سے لوح مزار کے پاس سے گزرے تو ویٹیلیئس نے کہا کہ یہ آدمی ایسے ہی مقبرے کا حقدار تھا۔ پھر وہ خنجر جس سے اوتھو نے خودکشی کی مریخ کے مندر میں بھجوا کر اس نے اپنے لشکر کے ساتھ تمام رات کوہ اپی نائنز کے ڈھلوانوں پر داد عیش دی۔ آخر کار اس شجاعتی تفاخر اور خودستائی کے ان نقاروں کی صداؤں سے ویٹیلیئس رومہ میں داخل ہوا۔ وہ مکمل فوجی لباس زیب تن کیے تھا اور اسے فاتحانہ جھنڈوں اور کتبات نے گھیرا ہوا تھا۔ یہ تمام اہتمام سینٹ کی اجازت سے صرف فاتحانہ جلوسوں میں کیا جاتا تھا۔ یا پھر کسی بڑے دشمن کو شکست دیئے جانے کی خوشی میں کیا جاتا تھا۔ اس کے فوجی عملے نے بھی فاخرانہ لباس زیب تن کیے ہوئے تھے اور اس کے سپاہی ننگی تلواریں لیے ہوئے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی کسی آسمانی یا زمینی ضابطہ قوانین کی پابندی نہیں کر رہا تھا۔ اس کے بعد ویٹلیئس نے رومہ کے سب بڑے پروہت کا دفتر سنبھال لیا اور ساتھ ہی دائمی قفل کے عہدے پر فائز ہونے کا اعلان کیا۔ پھر اس نے نیرو کی روح کے لیے قربانی کر کے یہ واضح کر دیا کہ وہ کس قیصر کی پیروی کرنا پسند کرے گا۔

آغاز عہد

اس طرح ویٹیلئس کے عہد کا آغاز ہوا اور اس نے کئی اہم سیاسی فیصلے کیے۔ اپنے ان فیصلوں میں وہ اپنے ایک آزاد کردہ غلام ایشیا ٹکس کی مشاورت پر اعتماد کرتا تھا۔ یہ ایشیا ٹکس اس کا ایک غلام اور مفعول تھا مگر وہ اپنی اس ذمہ داری سے جان چھڑا کر بھاگ گیا تھا بعد ازاں وہ گرفتار

ہوا اور اس وقت تک اسے پابہ زنجیر رکھا گیا جب تک وٹیلئس نے خود اس کا حکم نہیں دیا۔ مگر اس کے بعد بھی ایشیاٹکس کا رویہ انتہائی گستاخانہ رہا جس کی وجہ سے وٹیلس نے اسے فروخت کر دیا مگر پھر اس کے بغیر رہا نہ گیا اور اسے دوبارہ خرید لیا وہ بھی اس وقت جب وہ رومی شمشیر زنی کے مقابلے میں حصہ لینے والا تھا۔ جب وٹیلئس کو جرمنی کا گورنر بنایا گیا تو اس نے ایشیاٹکس کو رہا کر دیا اور پھر جب وہ قیصر بنا تو اس نے ایشیاٹکس کو رومی نائٹوں کی سونے کی انگوٹھی پہنائی اور سب کو حیران کر دیا کہ اسی صبح اس نے اعلان کیا تھا کہ ایشیاٹکس کو یہ اعزاز نہیں دیا جا سکتا کیونکہ اس سے اس اعزاز کی توہین ہوگی۔ وٹیلئس کی سب سے غالب برائیاں اس کی شکم پروری اور اس کے ظلم تھے۔ وہ دن میں چار مرتبہ کھانا کھاتا تھا۔ چوتھے وقت کا کھانا محض شراب کا ایک دور ہوتا تھا۔ وہ اتنا زیادہ کھانا کھاتا تھا کہ اکثر اوقات اسے قے آور ادویائے استعمال کر کے جان بچانا پڑتی تھی۔ مزید خرابی یہ تھی کہ اسے دوسروں کے ہاں دعوتیں اڑانے کا بڑا شوق تھا۔ عیسوی ادھر اس کے میزبانوں کو اس کی دعوت کرنا بڑا مہنگا پڑتا تھا۔ تقریباً ۴۰۰۰ اشرفیوں سے زائد اس کی ایک وقت کی دعوت پر خرچ آتا تھا۔ اس سلسلہ کی اس کی سب سے بڑی اور بدنام ترین دعوت اس کے بھائی نے اس کے رومہ میں داخل ہونے کے بعد کی تھی جس میں ۲۰۰۰ اعلیٰ قسم کی مچھلیاں اور مختلف النوع ۷۰۰۰ پرندے اسے پکا کر پیش کیئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ ایک خصوصی ڈش جس کو اس نے ''منروا دیوی کی ڈھال'' کا نام دیا تھا موروں اور دوسرے نایاب پرندوں کے مغز سے تیار کی جاتی تھی اور اس خصوصی ڈش کے اجزا بھی پوری رومی سلطنت، یعنی پارتھیا کی سرحد سے لے کر آبنائے جبل الطارق سے اکٹھے کیئے جاتے تھے۔ اپنی اس شکم پروری کی عادت کو پورا کرنے کے لیے وٹیلئس کبھی بھی وقت اور مقام کی پرواہ کرنے کا عادی نہیں تھا۔ چاہے وہ قربانی کی رسم ادا کر رہا ہوتا تو اس کی نگاہ قربانی کے جانور گوشت پر ہوتی اسی طرح جب وہ سفر میں ہوتا تو راستے میں پڑنے والی کبابوں کی دوکانوں سے گزشتہ کل کے تیار کردہ کھانے بھی منگوا لیتا تھا۔ اس کے مظالم کی انتہا یہ تھی کہ وہ کسی کو بھی معمولی بہانوں سے شدید ترین عقوبت کا نشانہ دیتا یا پھر قتل کرا دیتا تھا۔ اس کے مظالم کا نشانہ بننے والوں میں وہ شرفائے رومہ بھی شامل ہوتے تھے جو اس کے ہم مکتب رہے تھے یا اس کے دوست تھے اور جن کو وہ اعلیٰ مراتب دینے کے جھوٹے وعدے کر کے درباری عدالت تک لے آتا تھا۔ ایک ایسے ہی بخار میں مبتلا شخص نے جب ایک گلاس ٹھنڈا پانی مانگا تو اسے خود وٹیلئس نے اپنے ہاتھوں سے پانی کا گلاس پیش کیا مگر پانی میں زہر ملا کر۔ وہ تمام فرض خواہ یا ٹیکس لینے

والے جنہوں نے کبھی اس سے بار بار ادائیگی کا تقاضہ کیا تھا یا اپنی خدمات کا معاوضہ طلب کرنے کی جرأت کی تھی۔ ان پر اس نے قیصر بننے کے بعد کبھی رحم کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ جب ان تقاضہ کرنے والوں میں سے ایک شخص اس کے شاہی محل میں اس کو سلام کرنے کے لیے حاضر ہوا تو ویٹیلئس نے بغیر وجہ پوچھے اسے گردن مارنے کے لیے شاہی جلاد کے حوالے کر دیا، تاہم چند لمحوں بعد یہ حکم واپس لے لیا۔ اس پر اس کے درباریوں نے اس کے رحم کرنے کی تعریف کی تو اس نے اپنے حکم واپس لینے کی وضاحت یہ کی وہ اس آدمی کو خود اپنی آنکھوں کے سامنے قتل ہوتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے۔ جب اس آدمی کے دو بیٹے رحم کی درخواست لے کر اس کے دربار میں حاضر ہوئے تو قیصر ویٹیلئس نے ان تینوں کو قتل کروانے کے لیے بھیج دیا۔ ایک رومی سورما Knisht جسکو سزائے موت دینے کے لیے لے جایا جا رہا تھا۔ اس نے ویٹیلئس کو اپنا وارث قرار دے دیا۔ ویٹیلئس نے اس کی سزائے موت پر عمل درآمد اس وقت تک موخر کر دیا جب تک اس کی وصیت کو پورا نہیں کیا جاتا تاہم جب ویٹیلئس نے اس کی وصیت میں اپنے ساتھ اس سورما کے ایک آزاد کردہ غلام کے نام کو بھی شریک پایا تو آقا اور غلام دونوں کو ایک ساتھ سزائے موت دینے کا حکم دیا۔ عوام میں سے کچھ افراد کو محض اس لیے سزائے موت دے دی گئی کہ وہ سرکس کے ''دی بلیوز'' کو بدنام کر رہے تھے۔ ان کی یہ تنقید براہ راست بلیوز کے سرپرست اعلیٰ یعنی خود قیصر ویٹیلئس کے خلاف قرار دی گئی۔ نجومیوں اور کاہنوں کو اس نے حکماً اٹلی سے نکلوا دیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق ایک کاہنہ نے جس کی غیب دانی پر ویٹیلئس اعتماد کرتا تھا۔ اسے پیشین گوئی کی تھی کہ اگر وہ اپنی ماں کے بعد تک زندہ رہا تو اسے ایک طویل عرصہ تک حکومت کرنا نصیب ہوگی۔ اسی پیشن گوئی کے زیر اثر جب اس کی ماں بیمار ہوئی تو اس نے اسے بھوکوں مار کر ہلاک کر دیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق اس کی ماں نے اپنی حال کی مصیبتوں اور آنے والی پریشانیوں سے گھبرا کر اپنے بیٹے سے خودکشی کرنے کے لیے زہر طلب کیا تھا جو اسے دے دیا گیا تھا۔

ویسپاشین کے بھائی کی ہلاکت

قیصر ویٹیلئس کے عہد کے آٹھویں مہینے میں فوج کی موئشین MOE اور پینو یسائی Panonian لیجنوں نے اس سے حلف وفاداری توڑ کر ویسپاشین کی وفاداری کا حلف اٹھا لیا۔ کچھ فوج جو شام اور یہودیہ میں ویسپاشین Vespasian کے ساتھ تھی اس نے بھی اس کی اطاعت اختیار کی۔ اپنی باقی ماندہ فوج کی وفاداری کو قائم رکھنے کے لیے قیصر ویٹیلئس نے سخاوت کی راہ اختیار کی۔ اور خزانے کا

منہ کھول دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے نئی فوج بھرتی کرنے کی مہم چلائی اور رضا کاروں اور نئے بھرتی ہونے والوں سے وعدہ کیا کہ انہیں فتح کے فوراً بعد فوج سے فارغ کر دیا جائے گا اور پوری طرح انعام واکرام اور دیگر مراعات دی جائیں گی۔ جب ویسپاشین کی فوجوں نے رومہ کے باہر مورچہ بندی کی تو قیصر ویٹیلئس نے اپنی ان لیجنوں کو مقابلہ کرنے کے لیے بھیجا جنہوں نے بتریا کم کی جنگ میں فتح حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے بھائی کی قیادت میں ایک بحری بیڑہ روانہ کیا جو نئی بھرتی شدہ فوج پر مشتمل تھا۔ مگر اس کے باوجود جب اس نے ہر سمت میں اپنی فوجوں کو شکست کھاتے ہوئے دیکھا تو اس نے ویسپاشین کے بھائی فلیویس سیبائنس سے رابطہ کر کے پوچھا کہ اگر میں تخت سے دستبرداری اختیار کرلوں تو مجھے کیا دیا جائے گا۔ فلیویئس نے جواب دیا کہ نہ صرف اس کی جاں بخشی جائے گی بلکہ اسے دس لاکھ اشرفیاں بھی دیں جائیں گی۔ بعدازاں اس نے شاہی محل کی سیڑھیوں سے اپنے سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ شاہی اقتدار تو اس کے سر پر زبردستی تھوپا گیا تھا۔ جب اس کی اس بات کا خیر مقدم شور مچا کر گیا گیا تو اس نے فوراً پینترا بدلتے ہوئے اپنے ان الفاظ کو واپس لے لیا۔ پھر اس نے کچھ حوصلہ کرتے ہوئے فلیویس اور اس کے ساتھیوں کو جو پیٹر کے معبد میں دھکیل کہ اسے آگ لگا دی اور اس طرح انہیں زندہ جلا دیا۔ اس نے قیصر ٹائبریس کے محل میں ضیافت اڑاتے ہوئے اس کے دریچوں سے آگ کے شعلوں کو انہیں جلا کر بھسم کرتے ہوئے دیکھا اور ان کی دلدوز چیخیں سنیں۔ تاہم جلد ہی اسے پچھتاوے نے آگھیرا اور اس نے ان کے قتل کا الزام کسی اور پر لگا دیا۔ اس کے بعد اس نے ایک اجلاس طلب کیا اور اس میں موجود ہر شخص کو کہا کہ وہ گواہ ہے کہ ہمارا مطلوب صرف امن ہے۔ پھر اس نے اقتدار کا نشان اور رومی سلطنت کا حامل شاہی خنجر نکالا تمام حاضرین میں سے کسی کو بھی یہ خنجر پیش کرنے کی پیشکش کی مگر کسی نے بھی یہ شاہی خنجر قبول کرنا پسند نہ کیا تو اس نے شاہی خنجر کو کنکارڈ کے معبد میں محفوظ کرنے کے لیے بھجوا دیا۔ اس پر تمام حاضرین نے یک زبان ہو کر کہا کہ جناب والا آپ خود اس خنجر کو اپنے پاس رکھیں اور آپ ہی ہمارے لیے کنکارڈ ہیں۔'' اس پر اس نے کہا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ یہ خنجر میں اپنے پاس رکھوں تو میں رکھ لیتا ہوں اور اس خطاب کو بھی قبول کرتا ہوں جو تم نے مہربانی کرتے ہوئے مجھے عطا کیا تھا۔

ویٹیلئس فرار

اس کے بعد قیصر ویٹیلئس نے سینٹ کو ایلچی بھیجنے کا پیغام دیا تا کہ ویسپاشین سے معاہدہ

جنگ بندی کیا جا سکے یا پھر کم از کم غور و فکر کرنے کے لیے وقت ہی مل سکے۔ لیکن اگلے ہی دن جب وہ اپنے ایلچیوں کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک ایک سپاہی آیا اور اس نے خبر دی کہ دشمن کی فوج بہت قریب آ چکی ہے۔ اس پر وہ اپنے باورچی کو ساتھ لے کر شاہی محل سے اپنے والد کے گھر منتقل ہو گیا جہاں سے وہ کمپانیا فرار ہونا چاہتا تھا۔ تاہم اسی دوران امن قائم ہو جانے کی افواہ پھیلی اور اس نے فرار کا ارادہ ملتوی کر کے اور واپس شاہی محل آ گیا۔ شاہی محل ویران ہو چکا تھا۔ جب اس کے دو ساتھی اور اسے چھوڑ کر شاہی محل سے نکل گئے تو اس نے ہمیانی اشرفیوں سے بھر کر ساتھ لی اور شاہی محل کے جاروب کش کے مکان میں چھپ گیا اور ایک کتا گھر کے باہر باندھ دیا جبکہ کمرے کے دروازے کو بستر کی ٹیک دے کر بند کر دیا۔

گرفتاری اور ہلاکت

ویسپاشین کے ہراول دستے کو رومہ میں داخل ہوتے ہوئے کسی مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ رومہ میں داخل ہونے کے بعد ویسپاشین کی افواج نے پہلا کام یہ کیا کہ شاہی محلات کو لوٹ لیا۔ اسی لوٹ مار کر دوران ویسپاشین کے سپاہیوں نے قیصر ویٹالئس کو بھی اس کی پناہ گاہ سے ڈھونڈ نکالا، لیکن وہ پہچانا نہ جا سکا پھر جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ کون ہے اور شہنشاہ کہاں ہے؟ تو اس نے اس کے جواب میں جھوٹ بولا مگر بالآخر وہ پہچانا گیا اور اس نے درخواست کی کہ اسے محفوظ جگہ پر حراست میں رکھا جائے۔ وہ ویسپاشین سے ملاقات کا خواہاں ہے۔ مگر اس کی اس درخواست کو مسترد کرتے ہوئے اس کے ہاتھ اس کی پشت سے باندھ دیئے گئے۔ اور اس کی گردن میں پھندا ڈال دیا گیا۔ پھر اسے تقریباً آدھا برہنہ (کیونکہ اس کے کپڑے پھٹ چکے تھے) حالت میں گھسیٹ کر فورم کی طرف لے جایا گیا۔ جہاں اس کو بالوں سے پکڑ کر اس کا منہ عوام کی طرف کر دیا گیا اور اس پر گوبر اور دوسری غلیظ اشیا پھینکی گئیں اور عوام نے اس کے خلاف نعرے لگائے گئے اور خوب اسے برا بھلا کہا گیا لوگ اس کے وحشت زدہ چہرے کو دیکھ کر قہقہے لگائے۔ پھر سپاہیوں نے اس کے جسم پر تلوار کی دھار سے زخم لگائے اور بالآخر اسے شاہی محل کی سیڑھیوں کے قریب ہلاک کر دیا گیا۔ پھر اس کی نعش کو ایک ہک کے ذریعے گھسیٹ کر دریائے ٹائبر میں ڈال دیا گیا۔

قیصر ویٹیلئس کی وفات ۵۰ برس کی عمر میں ہوئی اور اس کے بعد نہ اس کا کوئی بیٹا زندہ بچا اور نہ کوئی بھائی۔ وہ صرف آٹھ ماہ حکومت کر سکا تھا۔

البتہ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ قیصر ویٹیلکس کا حکومتی انتظام اس توقع سے بہتر تھا جو اس کے ماتحتوں کی بے ضابطگی دیکھ کر پیدا ہوتی تھی۔ اس نے شاہی عہدوں پر آزاد غلاموں کی بجائے شرفائے متوسطین کے افراد کو معمور کیا تھا سینٹ کی خود مختاری کا اس نے ہر طرح پاس اور لحاظ رکھا اور سینٹ کے اجلاسوں میں اکثر وہ خود بھی شرکت کرتا تھا۔ جب کبھی سینٹ میں لوگ اس کی مخالفت کرتے تو وہ کہتا تھا کہ مجلس کے دو رکنوں میں اختلاف واقع ہونا کچھ اتنا قابل تعجب نہیں۔ توہین شاہی کے متعلق مقدمہ دائر کرنے کی اس نے ممانعت کر دی تھی اور وہ سب حقوق و مراعات جو اس کے پیشرو بادشاہوں نے لوگوں کو عطا کیں تھیں اس نے بحال رکھیں رومی اشراف میں جو دنگلوں میں کشتیاں لڑنے کا شرمناک طریقہ رائج ہو گیا تھا۔ اسے بھی قیصر ویٹیلکس نے قانون بنا کر روکا تھا۔ بہر حال بہت سی خرابیوں کے باوجود اس کا آٹھ ماہ کا عہد کچھ اتنا خراب نہیں تھا۔

قیصر ویسپاشین

رومہ کے شاہی خاندانوں میں فلیوسیہ فلیورین Flavians خاندان بہت کم معروف ہے۔ اس خاندان کے افراد کم ہی سرکاری عہدوں پر فائز رہے تھے مگر اسی خاندان نے رومی سلطنت کو آگسٹس کے بعد پہلی بار مستحکم حکومت دی تھی۔ انہوں نے رومی سلطنت کو انقلابوں میں گھرا پایا، صرف ایک سال کے اندر اندر لگا تار تین شہنشاہ انہیں انقلابوں کی نظر ہو گئے تھے۔ ان تینوں کی موت تشدد کی وجہ سے واقع ہوئی تھی۔ ان تینوں شہنشاہوں کے مقابلے میں فلویئن خاندان کے شہنشاؤں کا تذکرہ ہرگز قابل شرمندگی نہیں ہے اگر چہ اس خاندان کا تیسرا شہنشاہ ڈومیشن مورخین کے مطابق اپنے حرص اور ظلم کی وجہ سے قتل ہوا تھا۔

اس خاندان کا جداعلیٰ طیطس فلیویئس پیٹرو Titus Flavius Patro تھا۔ ریٹائی Reti کا باشندہ تھا۔ وہ پومپی اور جولیئس سیزر کے درمیان لڑی جانے والی خانہ جنگی میں پومپی کی طرف سے لڑا تھا۔ بعدازاں وہ جولیس سیزر کے عہد میں مکمل طور پر بری کر دیا گیا اور اس نے ٹیکس اکٹھا کرنے کا کام شروع کر دیا۔

اس کے بیٹے سپائی نوس Sabinus نے خرابی طبع کی بنا پر فوج سے استعفیٰ دے دیا۔ اس کے بعد وہ ایشیا میں ایک نگران کے فرائض ادا کرنے لگا۔ اس نے بطور بینکر یا ساہوکار کے سوئٹزر لینڈ میں وفات پائی۔ اس کے دو بیٹے تھے Sabinus سبائی نوس اور ویسپاشین۔

وسپاشین ۱۷ نومبر ۹ عیسوی کو پیدا ہوا تھا۔ اس وقت رومہ میں قنطس سلپیشس اور کیمبرینس گائیس کی قنصل شپ تھی۔ یہ قیصر آگسٹس کی وفات سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ اس کی پرورش اس کی دادی، طرطولہ Turtulla نے کی تھی۔ بعدازاں وہ قیصر کی حیثیت سے کئی مرتبہ اپنی دادی گھر گیا بعدازاں اس نے یہ گھر اصل حالت میں بحال رکھا اور اپنے بچپن کی یادیں تازہ رکھیں۔ اکثر تہواروں اور جشنوں کے مواقع پر وہ چاندی کے ایک چھوٹے سے ظروف سے شراب پیا کرتا تھا۔ وہ ظروف اس کی دادی سے منسوب تھا۔

قیصر ویسپاشین کے عہد سے پہلے کسی ایسے شخص کے تخت شاہی تک پہنچنے کی ہرگز توقع نہیں کی جاسکتی تھی جو رومہ کے کسی معزز خاندان کا فرد نہ ہو۔ شکل وصورت میں بھی ویسپاشین دہقان لگتا تھا اور امیر زادا آگسٹس سے اسے کوئی نسبت نہیں تھی۔ وہ گول بدن اور مضبوط قویٰ کا آدمی تھا۔ فن حرب سے بخوبی واقف تھا، لیکن اس میں بھی اسے کوئی خاص کمال اور امتیاز حاصل نہیں تھا۔ تعلیم اچھی خاصی پائی تھی۔ اور یونانی زبانمیں آسانی سے تحریر وتقریر کا ملکہ رکھتا تھا۔ اسے اپنی ظاہری شان کی ہرگز پرواہ نہیں تھی اور وہ ایک ادنیٰ خاندان سے تعلق رکھنے پر بھی بالکل نہیں شرماتا تھا۔ وہ ان شعرا پر خوب ہنستا تھا جو اس کا شجرہ نسب عہد قدیم کے سورماؤں سے ملانا چاہتے تھے۔ اس میں دہقانی قسم کی حاضر جوابی پائی جاتی تھی۔ اس کا ایک لطیفہ یہ مشہور ہے کہ فلیوروس نے اسے پلوس ترم (گاڑی) کی بجائے دہقانی تلفظ ''پلوس ترم'' Plost کہنے پر ٹوکا تو دوسرے دن اس نے فلیوروس کو بھی مزاقاً ''اور فلوروس'' کہہ کر پکارا۔ غالباً ویشپاشین طبعاً اوہام پرست نہیں تھا، لیکن جس زمانے میں وہ اسکندریہ آیا تو وہاں مشرقی خوشامدیوں نے اسے سادہ مزاج پاکر اسے شیشہ میں اتار لیا اور ایک لنگڑا اور نابینا شخص اس کی خدمت میں بھیجا جس نے بیان کیا کہ سراپیس دیوتا نے اسے بشارت دی ہے کہ تمہارا مرض ختم کرنے کی ربانی قوت نئے ''امپرا اطوار'' کے ہاتھ میں ہے۔ لوگوں کے کہنے پر ویشپاشین نے اس نابینا کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن مل دیا وہ نابینا نہ رہا اور لنگڑا بھی اس کے چھونے سے صحت یاب ہوگیا۔ ویسپاشین نے فلیویا ڈومیشیلا سے شادی کی تھی۔ اس کے بطن سے اس کے ہاں تین بچے پیدا ہوئے تھے جن کے نام، طیطس، ڈومیتین اور ڈومیٹلا تھے۔ ڈومیٹلا نے بچپن ہی میں وفات پائی تھی۔ اس کے بعد خود فلیویا بھی اسے داغ مفارقت دے گئی تھی۔ بعدازاں اس نے کائی نیس سے شادی کرلی تھی جو انطونیہ کی آزاد کردہ کنیز اور اس کی سیکرٹری تھی یہ اس کے شہنشاہ بننے تک اس کی نام کی بیوی رہی۔

عسکری مہمات

کلاڈیس کی تخت نشینی پر وہ ناری سس کا مرہون تھا جس نے اسے جرمنی میں ایک لیجن فوج کی کمان دیوائی تھی۔ بعدازاں اسے جزائر برطانیہ بھیج دیا گیا جہاں اس نے ۳۰ جنگیں لڑیں اور دو جنگجو قبائل کو مطیع وفرمانبردار بنایا، اس کے علاوہ جزیرہ وائٹ Wight مکمل طور پر فتح کیا۔ جزائر برطانیہ میں فوجی خدمات انجام دینے کے دوران عسکری مہمات میں کئی مرتبہ اس نے آلوس

پلاٹیوس کی کمان میں اور کبھی براہ راست کلاڈیس کے زیرِ دست کام کیا۔ اور بہت سے تمغات اور خطابات حاصل کیے اور وہ سال کے دو آخری مہینوں کے لیے قنصل بھی منتخب ہوا بعد ازاں نیرو کے عہد میں وہ خوفزدہ رہا کیونکہ نیرو کی ماں کلاڈیس کے دست راست ناری سس کے دوستوں سے بھی دشمنی رکھتی تھی اور اس کی موت کے بعد بھی اس کے دوستوں کے خلاف کاروائی کرنے سے نہیں چوکتی تھی۔

صوبوں کی حکومتوں میں سے ویسپاشین نے افریقہ کا انتخاب کیا اور وہاں بڑے انصاف اور عظمت سے حکومت کی۔ صرف ایک موقع پر ہیڈرومیٹم Hedrumetum نامی شہر کے عوام نے اس کے خلاف ہنگامہ آرائی کی تھی اور اس پر شلجم برساتے رہے تھے۔ یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ وہ صوبائی گورنر جنرل بننے کے باوجود پہلے جتنا دولتمند تھا اتنا ہی رہا اور اس نے ناجائز ذرائع سے مال نہیں بنایا یہاں تک وہاں اسے اپنی ساکھ۔ قائم رکھنے کے لیے اپنی پوری جائیداد اپنے بھائی کے پاس رہن رکھنا پڑی تھی اور خود خچروں کی تجارت کرنا پڑی جس وجہ سے اس کا عرفی نام ''خچر چرانے'' والا پڑ گیا۔ کہتے ہیں کہ ویسپاشین کو اپنے والد کے سخت ڈانٹ ڈپٹ برداشت کرنا پڑی تھی جب اس نے ایک نوجوان کو ۲۰۰۰ اشرفیاں کا معاوضہ لے کر سینٹورین کے عہدے پر ترقی دلائی تھی۔

۶۶ عیسوی میں ویسپاشین شہنشاہ نیرو کے ساتھ یونان گیا تھا۔ جہاں شہنشاہ موصوف نے اپنی فن کارانہ صلاحیتوں کا سٹیج پر مظاہرہ کیا جس کے دوران غالباً ویسپاشین موسیقی سے عدم دلچسپی کی بنا پر سارے وقت سوتا رہا جس کی وجہ سے شہنشاہ اس سے ناراض ہو گیا اور اسے دربار شاہی چھوڑ کر ایک چھوٹے سے گمنام قصبے میں پناہ لینا پڑی۔ وہ شہنشاہ کے ہاتھوں اس جرم میں قتل ہونے کی بجائے اس وقت تک وہاں چھپا رہا جب تک اسے دوبارہ دربار میں بلا کر صوبائی گورنر بنانے کی پیشکش نہ کی گئی۔

یہودیہ میں فوجی خدمات

سلطنت رومہ کے مشرقی صوبوں میں یہ توہماتی پیشین گوئی مشہور تھی کہ یہودیہ سے حکمرانان عالم آئیں گے۔ یہ پیشین گوئی دو رومی شہنشاؤں کے حق میں۔ سچ ثابت ہوئی، ویسپاشین اور اس کے بیٹے طیطس کے حق میں۔ مگر یہ پیشین گوئی کرنے والے یہودیہ کے باغیوں نے ۶۷ عیسوی میں بغاوت کر کے یہودیہ کے رومی مہتمم کو قتل کر دیا اور جب شام کا گورنر جنرل یہودیہ میں رونما

ہونے والی بغاوت فرد کرنے کے لیے یہودیہ آیا تو اسے وطن پرست یہودیوں نے شکست دے کر بھگا دیا اور رومیوں کا عقاب کی شبیہ والا ایک علم بھی چھین لیا۔ یہودیوں کی اس شدید بغاوت کو دبانے کے لیے رومیوں، کو ایک طاقتور فوج اور اس کی قیادت کرنے کے لیے ایک بہادر سپہ سالار کی ضرورت تھی۔ جس پر بھروسہ کیا جا سکتا کہ وہ باغی یہودیوں پر قابو پالے گا۔ اس سلسلے میں نظر انتخاب ویسپاشین پر پڑی وہ ایک دلیر اور بہادر فوجی افسر تھا اور یہودی وطن پرستوں سے لڑنے کا حوصلہ رکھتا تھا۔ دو لیجن فوج، آٹھ گھڑ سوار دستوں اور بہت سی بٹالینوں کے ساتھ ویشپاشین کو سپہ سالار بنا کر یہودیہ بھیجا گیا۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے طیطس کو بھی اس مہم میں اپنے نائب کے طور پر ساتھ لیا۔ یہودیہ پہنچنے پر جلد ہی ویسپاشین نے جنگ پر جنگ جیتنے کے بعد پر ثابت کر دیا کہ اس کا انتخاب اس مہم کے لیے صحیح طور پر کیا گیا تھا۔ اسی عسکری مہم کے دوران دشمنوں کے ایک شہر پر حملے کے دوران ویسپاشین گھٹنے پر پتھر لگنے سے زخمی ہو گیا۔ تاہم اس نے دشمن تیر اندازوں کے تیر اپنی ڈھال پر روک لیے تھے۔ اس عسکری مہم میں ویسپاشیں کا ہر قدم جانچ تول کر مگر پوری طرح جما ہور پڑتا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک گردونواح کے اضلاع پر قبضہ کر کے یروشلم کا تعلق ان سب سے منقطع نہیں کیا جائے گا اس وقت تک اس شہر پر کوئی فوجی اقدام نہیں کیا جائے۔ چنانچہ اس نے پہلے پہل گلیلی اور عسقلان تک ساحل سمندر کو فتح کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ان لڑائیوں میں ایک یہودی مورخ جوزفوس نے بھی نمایاں حصہ لیا تھا۔ موسم بہار ۶۸ء میں ویسپاشن دریائے اردن عبور کر کے شہر گدارا اور جراسا پر قبضہ کرنے کے لیے بڑھا۔

ادھر رومہ میں جب شہنشاہ نیرو اور شہنشاہ گالبا کی وفات کے بعد ویٹیلئس اوتھو کے ساتھ شہنشاہیت کے حصول کے لیے لڑ رہا تھا۔ اسی دوران ویسپاشن میں بھی بعض اچھے شگون نظر آنے کے بعد شہنشاہ بننے کی خواہش جاگی تھی۔ ایک اچھا شگون یہ تھا کہ رومہ میں فلیوین خاندان کی جائیداد میں ایک ایسا مقدس شاہ بلوط کا درخت اُگ آیا تھا جو مریخ دیوتا کے خصوصی تقدس کے زیر سایہ خیال کیا جاتا تھا۔ اسی طرح ویسپاشین کو اپنے سفر یونان کے دوران ایک خواب نظر آیا تھا کہ وہ اور اس کا خاندان اس وقت سے خوشحال ہونا شروع ہو گئے تھے جب شہنشاہ نیرو کا ایک دانت ٹوٹ گیا تھا۔ اس خواب کی تعبیر کچھ یوں ملی تھی کہ اگلے ہی دن اس کی ملاقات ایک دندان ساز سے ہو گئی تھی جو شہنشاہ نیرو کا دانت نکالنے کے لیے آیا تھا۔ یہودیہ میں ویسپاشن نے کارمل

دیوتا کے معبد سے جب اس معاملے میں مشورہ لیا تھا تو اسے بتایا گیا تھا کہ اس کا منصوبہ بالضرور پورا ہوگا اسے مایوس ہونے کی ہرگز ضرورت نہیں اس کے علاوہ اسے اس کے ایک یہودی قیدی نے بھی یہ اطلاع دی تھی کہ اسے گرفتار کرنے والا ہی اسے رہا کرے گا اور وہی عنقریب رومہ کا شہنشاہ ہوگا۔ یہودی کے منہ سے یہ الفاظ سن کر ویسپاشین نے اس کی رہائی کا حکم جاری کر دیا تھا۔ رومہ میں بھی اس کے حق میں اچھے شگون دکھائی دینے کی اطلاعات ملی تھیں۔ کہتے ہیں کہ شہنشاہ نیرو کو اس کی موت سے پہلے یہ خواب دکھائی دیا تھا کہ وہ جوپیٹر دیوتا کی رتھ کیپٹول سے سرکس کی طرف لے جا رہا ہے اور ویسپاشین کے گھر کے سامنے رک کر اسے آوازیں دے رہا ہے۔ جب اوتھو اور ویٹیلئس کے درمیان جنگ بتریاکم لڑی گئی تو دونوں طرف کی افواج نے آسمان پر دو عقابوں کو آپس میں لڑتے دیکھا جبکہ ایک تیسرا عقاب ابھرتے ہوئے سورج کی سمت سے آیا اور دونوں میں سے فاتح کو بھگا لے گیا۔

لیکن ان تمام شگونوں کے باوجود ویسپاشین نے کوئی قدم اپنی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے نہیں اٹھایا اگرچہ اس کے حامی بے تاب تھے کہ کب وہ شہنشاہی کا دعویٰ کرے۔ یہاں تک کہ اچانک دور دراز کے سپاہیوں نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔ ان سپاہیوں کو وہ جانتا تک نہیں تھا۔ یہ موئشیا کی تین لیجنون کے سپاہی تھے جو اوتھو کی فوج کے لیے بھیجی گئی کمک میں شاہی تھے اور مقام اقیلیا Aquileia کی طرف بڑھ رہے تھے کہ انہیں شہنشاہ اوتھو کی خودکشی اور شکست سے کی خبر ملی تھی۔ بعدازاں انہوں نے ویٹیلئس کی بجائے اپنی وفاداریاں ویسپاشین کو پیش کر دیں۔

اعلان شہنشاہیت

یکم جولائی ۶۹ عیسوی ویسپاشین کی شہنشائیت کا اعلان سب سے پہلے مصر کے صوبائی گورنر ٹائبریس الیگزینڈر نے اپنے دارالحکومت اسکندریہ سے کیا۔ اسی تاریخ سے بعدازاں ویسپاشین نے اپنے سنہ جلوس کا آغاز کیا تھا۔ چند ہی روز بعد یہودیہ کے باشندوں نے بھی بڑے جوش وخروش کے ساتھ قیصریہ میں اہل سکندریہ کی تقلید کی اور پھر انطاکیہ میں اہل عسکر و اہل شہر سب سے اطاعت کا عہد موکیانوس نے لیا۔ یہودیہ میں موجود رومی افواج نے بھی ویسپاشین کی اطاعت کا اعلان کر دیا۔ اس دوران تین اہم چیزیں رونما ہوئیں۔ جن میں سے ایک شہنشاہ اوتھو کا خط جو غالباً جعلی تھا عوام میں پیش کیا گیا جس میں اس نے اہل مشرق سے اس کی موت کا انتقام شہنشاہ

ویٹیلئس سے لینے کی استدعا کی گئی تھی۔ دوسرے نمبر پر یہ افواہ پھیل گئی تھی کہ شہنشاہ ویٹیلئس جرمنی میں متعین افواج کو مشرق میں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جبکہ شام کے راحت بخش مقام میں تعینات فوجوں کو واپس بلانا چاہتا ہے۔ اس سے افواج میں ویٹیلئس کے خلاف بددلی پھیل گئی۔ تیسری اہم بات یہ تھی کہ شام کے فوجی گورنر، لوسیئس موسیانوس نے جو اگرچہ ویسپاشین سے حسد کرتا تھا، تاہم اس نے پوری شامی افواج کو ویسپاشین کے ساتھ بھیجنے کا وعدہ کرلیا تھا۔ اس کے علاوہ شاہ پارتھیا دولوگاسس Vologasus نے بھی ویسپاشین کی مدد کے لیے اپنے ۴۰ ہزار تیرا اندازوں کو بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔

اس کے ساتھ ہی ویسپاشین نے اطالیہ میں ایک نئی خانہ جنگی کا آغاز کردیا اور اپنی فوجیں اطالیہ کی طرف روانہ کیں اور خود اس نے مصر میں داخل ہوکر اسکندریہ پر قبضہ کرلیا جو مصر کی فتح کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا تھا۔ مصر میں اس نے سیراپس دیوتا کے معبد کا رخ کیا وہ وہاں سے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کتنے عرصہ شہنشاہ رہے گا؟ اس معبد میں اسے ایک عکس دکھائی دیا جس میں اس کا آزاد کردہ غلام باسلیدس اسے ہار اور دیگر تحائف پیش کررہا تھا۔ اگرچہ باسلیدس ہاتھ پاؤں سے معذور ہوچکا تھا اور اسکندریہ سے بہت دور تھا۔ تقریباً اسی وقت ہی اطالیہ سے ویٹیلئس کی فوجوں کی کرمونہ Cremona کے مقام پر شکست کی خبر موصول ہوئی اور ساتھ ہی رومہ میں ویٹیلئس کے مارے جانے کی خبر بھی آئی۔

اب ویسپاشین کے لیے رومہ لوٹ جانے میں کوئی قباحت حائل نہ رہی تھی۔ ویسپاشین کی بادشاہی نے ایک نئے دور امن وفراغت کا آغاز کیا۔ اس نے قنصلی کے عہدے کے اعیان کی تعداد میں کا اضافہ کردیا۔ قنصلوں کا یہ انتخاب بالکل اس کے اختیار میں تھا۔ اس نے اپنے بیٹے طیطس کے ساتھ محتسب اعلیٰ کے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے کر اصلاحی حق کی رو سے سینٹ کی بھی اصلاح کی۔ اس کے ساتھ ہی قدیم اُمراء کی بجائے۔ جن کے خاندان مرور ایام کی وجہ سے نابود ہوگئے، نئے خاندانوں کو طبقہ اعلیٰ میں داخل کیا۔ چنانچہ اس کے عہد سے رومہ میں ایک نیا طبقہ وجود میں آگیا۔ بادشاہی کی بدخواہی کے متعلق جو مقدمے دائر ہوتے رہتے تھے ان میں سے اکثر ویسپاشین منسوخ کردیتا تھا۔ اپنے پورے عہد کے دوران جس اصول پر سختی سے کاربند رہا وہ یہ تھا کہ رومہ کی ریاست کا اخلاقی انحطاط دور کیا جائے اور اس کو اعلیٰ اخلاق سے متصف کیا جائے۔

اس نے افواج کا نظم وضبط بحال کیا اور فوج کے معاملات کی اصلاح کی۔ صوبوں میں اندرونی طور پر شورش بپا ہونے کی خبریں ملتی رہتی تھیں اس نے صوبوں کے نظم ونسق کو بہتر بنایا اور کئی نئی تبدیلیاں عمل میں لائی گئیں۔ ہسپانیہ کی تمام شہری (غیر رومی) آبادیوں کو لاطینی حقوق عطا کئے گئے اور رومہ کے یہ نئے شہری کوئرینا برادری میں داخل کر لئے گئے اس کے علاوہ صوبوں سے ویٹیلئس کے آدمیوں کا اخراج کیا گیا اور بہت سوں کو سزائیں بھی دی گئیں۔

مالیاتی نظام

ویسپاشین کا ایک بڑا کارنامہ سلطنت رومہ کے مالیاتی نظام کو مستحکم کرنا تھا۔ شہنشاہ نیرو اور اس کے جانشینوں کے اسراف سے خزانہ خالی ہو چکا تھا۔ ویسپاشین کی مالی اصلاحات کے نفاذ سے صوبوں سے خراج کی وصولی کے نظام میں بہتری ہوئی اور ٹیکسوں کا نیا نظام متعارف کرانے سے خالی خزانہ بھر گیا۔ مالیاتی طور پر ریاست کے مضبوط ہو جانے کے بعد ویسپاشین نے تعمیراتی کاموں پر توجہ دی جو شہنشاہ آگسٹس کے عہد کے بعد بہت کم دی گئی تھی۔

تعمیرات

عالی شان شاہی عمارتیں جو ویسپاشین نے تعمیر کیں خود اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ اس کے عہد میں خزانہ معمور ہو گیا تھا۔ شہنشاہ نیرو کے عہد کی آتش زدگی اور نیز وہ آگ جو ویٹیلئس کے زوال کے وقت لگی تھی، کی وجہ سے نئے مکانات بنانے کا موقع آیا تھا اور اسی وجہ شہر رومہ نے اپنی خاکستر سے دوبارہ سر بلند کیا۔ چنانچہ ویسپاشین کے عہد کے سکوں پر ایک توقیع ''روما سورجنس'' یعنی رومہ احیا شدہ بھی کندہ تھی۔ دیوتا جوپیٹر کے مندر کے علاوہ ایک معبد امن کی دیوی کے نام پر تعمیر کیا (۷۵ء) اس دیوی کا احترام وہ سب سے بڑھ کر کرتا تھا۔ اس مندر کے ساتھ ایک کھلا ہوا چوک جولیئس سیزر اور آگسٹس کے چوکوں جیسا تھا، لیکن یہاں بازار نہیں لگنے دیا جاتا تھا۔ ویسپاشین کا سب سے بڑا تعمیراتی کام کلوسیم Closseum کی تعمیر ہے۔ یہ تماشا گاہ شہنشاہ نیرو کی ذاتی جھیل کی جگہ تعمیر کی گئی تھی۔ اسے فلیوین ایمفی تھیٹر Flavian emphitheater بھی کہتے تھے۔ اس اکھاڑے میں انسانوں کے انسانوں کے ساتھ یا وحشی درندوں کے ساتھ دنگل منعقد کئے جاتے تھے۔ اس کی تعمیر میں دس سال کا عرصہ لگا اور اس کا افتتاح ویسپاشین کے بیٹے طیطس کے عہد میں ہوا تھا۔ (۸۰ء) ویسپاشین کے عہد کی دیگر تعمیرات میں پل اور شاہراہیں شامل تھیں جو رفاہ عامہ کے اہم

ترین کارنامے بھی تھے۔ رومہ کی عیاشانہ روش زندگی کو بدلنے کے لیے اب تک کچھ نہیں کیا گیا تھا۔ ویسپاشین نے سینٹ کو آمادہ کیا کہ وہ قانون سازی کرے کہ ایسی خواتین جو کسی اور کے غلام کو اپنا محبوب بنائیں ان کی آزاد حیثیت بھی ختم کردی جائے اور آئندہ کے لیے غلام تصور کی جائیں گی۔ اسی طرح نابالغ افراد کو قرض دینا ممنوع قرار دے دیا گیا چاہے وہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کا وارث کیوں نہ مقرر کردیا گیا ہو۔

تحمل و بردباری

اگر ویسپاشین کے دوست اس سے گفتگو کرتے ہوئے زیادہ آزادرویہ اختیار کرتے تو وہ اس کا برا نہیں مناتا تھا۔ یا وکلا اپنی تقریروں میں اگر طنزاً اس پر چوٹ کرتے، یا فلسفی اگر اس سے نفرت انگیز گفتگو کرتے تو وہ بڑے تحمل اور بردباری سے کام لیتا تھا۔ موکیانوس نے جب شامی فوج کے معاملات کو طے کرتے ہوئے گستاخانہ لہجہ اختیار کیا تھا تو صرف ایک مرتبہ اس نے موکیانوس کے اس لہجے کی شکایت کی تھی۔

وہ کسی صورت بھی ایک کینہ پرور انسان نہیں تھا اور نہ ہی لوگوں سے پرانے معاملات کے انتقام یا بدلے لیتا تھا۔ اس نے اپنے سب بڑے دشمن، ویٹیلئس کی بیٹی کی شادی بڑے شاندار طریقے پر کرائی تھی اور اس کو جہیز بھی خود مہیا کیا تھا۔ اسی طرح شاہی محل کے حاجب کا معاملہ تھا۔ جب ایک مدت پہلے اسے شہنشاہ نیرو نے اپنے دربار سے نکالا تھا تو وہ خوف سے گھبرا کر چلا اٹھا تھا ''خدایا! میں کیا کروں، اور اب کہاں جاؤں۔'' اس پر اس وقت کے شاہی محل کے حاجب نے اسے جواب دیا تھا ''بہتر ہے تم کسی طاعون زدہ علاقے میں چلے جاؤ، اس کے تخت نشین ہونے کے بعد وہ حاجب اس کے دربار میں اپنے گذشتہ رویے پر معافی مانگنے کے لیے حاضر ہوا، ویسپاشین نے اس کی کڑواہٹ کا اس سے زیادہ کچھ انتقام نہیں لیا کہ اسے محل سے نکلنے کا راستہ دکھادیا۔ اور اسی کے لہجہ میں اسے ''خدا حافظ'' کہا۔

رحمدلی

وہ بہت کم ایسے لوگوں کو سزائے موت دیتا تھا جن سے اسے خطرہ لاحق ہوتا یا جو مشکوک ہوتے تھے۔ اس کے دوستوں نے اس ایک شخص، میٹئس پومپوسیانس کے بارے میں خبردار کیا تھا

کہ اس کے پاس ایک شاہی زائچہ ہے۔ اس نے اس شخص کو قنصل کے عہدے پر فائز کر کے اپنا شکر گزار بنالیا تھا۔

(سوئٹونیس کی) میری تحقیق کے مطابق ویسپاشین کے عہد میں کسی بھی بے گناہ شخص کو سزا یا عقوبت نہیں دی گئی سوائے ان چند دنوں کے جب وہ رومہ میں موجود نہ تھا۔ یا جان بوجھ کہ کسی نے غلط بیانی کی ہو یا مقدمے کے متعلق غلط حقائق بیان کئے گئے ہوں۔ اس کو شام سے واپسی پر ہر شخص نے ''قیصر'' کے معزز لقب سے یاد کیا تھا سوائے ایک سینٹر ہیلویڈیئس Helvidius کے جس نے اسے قصداً ویسپاشین کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ مگر ویسپاشین، نے اس کا برا نہیں منایا تھا تاہم اس سازشی شخص کی ریشہ دوانیوں سے تنگ آ کر آخر اسے پہلے جلاوطن کیا گیا تھا اور بعد ازاں اس کے قتل کے احکامات جاری کر دیئے گئے تھے۔ تاہم اس کے اتنے تنگ کرنے کے باوجود ویسپاشین نے اس کو بچانے کے لیے ایک حکم التوا بھی جاری کیا تھا مگر بدقسمتی سے یہ حکم نامہ اس وقت وہاں پہنچا جب ہیلویڈیئس کو سزائے موت دی جا چکی تھی۔ ویسپاشین کی ایک عمدہ صفت یہ تھی کہ وہ کسی دشمن کی موت پر بھی کبھی نہیں ہنستا تھا، اور حتیٰ کہ جرم ثابت ہو جانے والے مجرمین کو بھی جب سزائے موت دی جاتی تھی تو وہ بے اختیار رو پڑتا تھا۔

کمزوریاں

ویسپاشین کی سب سے بڑی کمزوری اس کا حرص تھا۔ قیصر گالبا کے لگائے ہوئے ٹیکسوں سے مطمئن نہ ہو کر اس نے نئے اور بھاری محصولات، روپے کے حصول کے لیے عائد کر دیئے۔ جو پہلے سے عائد شدہ ٹیکسوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ اور بعض کے اوقات دوگنا تھے، خصوصاً صوبوں اور باج گزار ریاستوں سے وصول کئے جانے والے اخراج میں یہ اضافے کئے گئے۔ اس کے علاوہ وہ خود ایسے کاروبار میں مصروف عمل تھا جو ایک عام شہری کے لیے بھی بدنامی کا باعث تھے جیسے ضروری اشیا کی ذخیرہ اندوزی اور پھر انہیں مارکیٹ میں لا کر مہنگے داموں فروخت کرنا۔ وہ سرکاری عہدوں کے لیے امیدواروں سے سختی سے فیس وصول کرنے کو کوئی برائی نہیں سمجھتا تھا۔ اس کے علاوہ بے گناہوں اور گناہگاروں کو گراں قیمتوں پر معافی نامے فروخت کرنے اس کے علاوہ اس نے انتہائی حریص گماشتے مقرر کیے ہوئے جو سرکاری محصولات کو وصول کرنے سے پہلے اپنی جیبیں بھرتے تھے۔ بہرحال وہ عرفی طور پر ویسپاشین کی ''جونکیں'' کہلاتے تھے جو اس کے نام پر بری طرح سے عوام کا خون چوستے تھے۔

کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ لالچ اور حرص ویسپاشین کے خون میں رچا بسا ہوا تھا، دراصل یہ وہ الزام تھا جو اس پر اس کے ایک بوڑھے غلام نے لگایا جو اس کے مویشیوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ جب ویسپاشین شہنشاہ بنا تو اس غلام نے اس سے آزاد کیے جانے کے استدعا کی تھی۔ مگر اس نے دیکھا کہ شہنشاہ اس کو آزادی قیمت وصول کر کے دینا چاہتا ہے تو اس نے شکایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگرچہ لومڑی نے اپنی کھال تبدیل کر لی ہے تاہم اپنی فطرت عادت نہیں بدلی۔ مگر ان الزامات کے برعکس صحیح رائے یہ ہے کہ خزانہ عامرہ کے خالی ہونے اور اپنی جیبیں بھی خالی ہونے کی وجہ سے ویسپاشین کو مجبوراً بھاری ٹیکس عائد کرنے پڑے تھے اور اسی وجہ سے وہ غیر اخلاقی تجارت میں بھی ملوث ہوا تھا۔ اس کا سراغ اس بات سے لگتا ہے کہ اس نے اپنی تخت نشینی کے وقت کہا تھا کہ ملک کو اپنے قدموں پر کھڑے ہونے کے لیے ۴۰۰۰۰۰۰۰ اشرفیوں کی ضرورت ہے۔ یقیناً اسی لیے جس طرح بھی ہو سکا خطیر رقوم حاصل کیں، اس سے صرف نظر کرتے ہوئے یہ بات واضح ہے کہ اس نے یہ رقوم قوم کے مفادات کے حصول کے لیے خرچ کی تھیں۔

قیصر ویسپاشین عوام وخواص کے تمام طبقات سے یکساں سلوک کرتا تھا اس نے ان تمام سینٹروں کی مالی اعانت کی جو اپنے عہدے کی حیثیت کے مطابق جائیداد کے مالک نہیں تھے۔ اس نے سابقہ قنصلوں کو ۵۰۰۰ اشرفیاں سالانہ بطور پنشن دینے کا آغاز کیا۔ رومی سلطنت کے ان تمام شہروں کو جو آگ لگنے سے جل گئے یا زلزلوں نے تہہ وبالا کر دیا تھا، دوبارہ تعمیر کیا گیا۔ اس کے علاوہ وہ سائنس اور آرٹ کے تمام علوم وفنون کی سرپرستی بڑے ذوق وشوق سے کرتا تھا اور اہل علم کا قدردان تھا۔

علوم وفنون کی سرپرستی

اس نے سرکاری خزانے سے پہلی مرتبہ یونانی اور لاطینی زبانوں میں فن خطابت کی تعلیم دینے والے اساتذہ کے لیے ۱۰۰۰ اشرفیاں سالانہ کا مشاہدہ مقرر کیا تھا۔ وہ اپنے عہد کے نمایاں شعرا کرام اور فنکاروں کو بھی نوازتا تھا خصوصاً اس نے ان ماہرین کی بڑی قدر افزائی کی جنہوں نے وینس آف کوس Venice of Cos کو بحال کیا تھا اور شہنشاہ نیرو کا دیو قامت مجسمہ تراشا تھا۔ ایک ماہر انجینئر نے کیپٹول (قلعہ) میں کچھ ستون انتہائی کم لاگت میں تعمیر کرنے کی پیشکش کی تھی مگر ویسپاشین نے اس کی یہ پیشکش مسترد کر دی اور کہا تھا کہ میں ہمیشہ یقینی منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتا ہوں۔" اس کے باوجود اس انجینئر کو ایک خطیر رقم بھی ادا کی گئی تھی۔

جب مارسیلس کے تھیٹر کا ویسپاشین کے دوبارہ تعمیر کرانے کے بعد، افتتاح ہوا، تو اس نے سابقہ موسیقی کی محفلوں کا بھی احیا کر دیا اور ایک المیہ اداکار، اپیلس Apelles کو ۴ ہزار اشرفیاں انعام میں دیں۔ ٹرپین Terpuns اور دیودورس Diodorus کو جو بربط نواز تھے دونوں کو ۲۰۰۰ اشرفیاں انعام میں دیں اور دوسرے کئی سازندوں اور اداکاروں کو ایک ہزار اشرفی فی کس کے حساب سے عطا کی گئیں۔ وہ کم سے کم کسی کو ۴۰۰ اشرفیاں انعام میں عطا کی گئیں۔ وہ کم سے کسی کو ۴۰۰ اشرفیاں انعام میں دیتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے کئی فنکاروں کو خالص سونے کے بنے ہوئے تاجوں سے نوازا۔ مزید براں اس نے بہت سی شاہ خرچ دعوتوں کا اہتمام صرف کھانے پینے کی اشیا کی تجارت کو فروغ دینے کے لیے کیا تھا۔ ۲۳ دسمبر کو سیچرنالین Saturnalian تہوار مناتے ہوئے اپنے ہاں دعوت پر مدعو حضرات کو خصوصی تحائف سے نوازتا تھا جبکہ یکم مارچ کو ماؤں کا دن مناتے ہوئے خواتین مدعوین کو تحائف دیئے جاتے تھے، لیکن اس تمام فیاضی کے باوجود وہ اپنے آپ کو کنجوس بادشاہ کہلانے سے نہ بچا سکا تھا۔ اسی طرح سکندریہ کے لوگوں نے اسے سائی بائیوسیکٹس Cybiosactes کا خطاب دیا تھا (جو یونانی زبان میں مچھلی بیچنے والے کو کہتے تھے) جو اسکندریہ کے انتہائی کمینے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اس بادشاہ کے جنازے پر ایک مسخرے نے اس کی نقالی کرتے ہوئے اس کی کنجوسی کو نمایاں کیا تھا۔

ویسپاشین چکلے کندھوں اور توانا جسم کا مالک تھا، لیکن ہر وقت چہرے پر تناؤ کی کیفیت طاری رکھتا تھا۔ تاہم وہ ایک صحت مند انسان تھا اور اسے دواؤں کی ضرورت بہت کم پیش آتی تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنے جسم اور گلے کی مالش روزانہ کراتا تھا اور ہر مہینے میں ایک پورے دن کے لیے روزہ رکھتا تھا۔ یہی اس کی صحت کا راز تھا۔

روزمرہ کے معمولات

اس کی روزمرہ کی عادتوں کی تفصیل کچھ اس طرح تھی۔ وہ شہنشاہ بننے کے بعد روزانہ صبح سویرے طلوع آفتاب سے پہلے بیدار ہوتا تھا اور اپنے نجی وکاروباری امور پر نظر ڈالتا تھا اور خط وکتابت کرتا تھا۔ اس کے بعد سرکاری رپورٹیں ملاحظہ کرتا تھا۔ بعدازاں وہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو صبح بخیر کہنے کے لیے اپنے پاس آنے کی اجازت دیتا تھا اسی دوران اپنا دن کا لباس

پیتا تھا کسی ضروری معاملے کو نمٹانے کے لیے وہ سوار ہو کر نکلتا اور پھر واپس آ کر تھوڑی دیر قیلولہ کرتا تھا، اس دوران اس کی کوئی نہ کوئی محبوبہ اس کے ساتھ ہوتی تھی۔ یہ اس کی بیوی کائی نیس کے انتقال کے بعد تھا۔ اس کے بعد وہ غسل کر کے کھانا تناول کرتا تھا۔ کھانے کے دوران وہ اتنے خوشگوار موڈ میں ہوتا تھا کہ اس کے اہل خانہ اس سے فرمائش کرتے تھے۔

ویسپاشین اچھے مزاج کا انسان تھا اور مزاح سے لطف اندوز ہوتا تھا اور خود بھی لوگوں سے مذاق کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون نے اس سے شکایت کی کہ وہ اس سے بری طرح محبت کرتی ہے اور اس وقت تک اسے چھوڑ کر نہیں جائے گی جب تک وہ اس سے پیار کرنے کے لیے رضامند نہیں ہوگا۔ بعدازاں اس کے میر منشی نے اس سے پوچھا کہ وہ یہ رقم اس کے کونسے خرچ کی مد میں ڈالے؟ کیونکہ منشی کو پتہ چلا تھا وہ خاتون ویسپائیشن سے ۴۰۰۰ اشرفیاں اینٹھنے میں کامیاب ہوگئی تھی۔ ''اسے ویسپائیشن سے محبت کرنے کے کھاتے میں ڈال دو۔'' اس نے میر منشی کو جواب دیا تھا۔

اپنی یونانی کلاسیک سے حوالے دینے کی قابلیت سے ایک مرتبہ اس نے بیان کیا ایک بہت دراز قد آدمی کے اعضائے تناسل بہت عجیب و غریب طور پر بڑے ہو گئے تھے۔ پھر اس نے اس کی وضاحت کے لیے ہومر کی ''ایلیڈ'' سے ایک مصرعہ پڑھا۔ ''جیسے کوئی نیزہ اٹھائے پھلانگتا پھرتا ہو۔'' Striding along with a lance which casts اسی طرح وہ دیگر یونانی شعرا کے کلام سے بھی حوالے کے شعر پڑھتا تھا۔

ظرافت طبع

ایک سفر کے دوران اس کا خچربان اپنے خچر سے اترا اور اپنے خچروں کی نعل بندی کرنے لگا۔ ویسپاشین نے سوچا کہ اس خچربان کو اس کام سے باز رکھنے کے لیے سختی کی بجائے کچھ حیلہ کیا جائے۔ مزید تاخیر کا اہتمام اس لیے تھا کہ خچربان کا ایک دوست آ کر اس سے قانونی مسائل پر بحث کر رہا تھا۔ ویسپاشین نے خچربان کو طلب کر کے اس سے پوچھا کہ اس تمام نعل بندی کی تم کیا اجرت لو گے؟ پھر اس بات پر زور دیا کہ اسے آدھی رقم کی ادائیگی کی جائے گی۔ اسی دوران ویسپاشین کے بیٹے طیطس نے اپنے باپ سے اس بات پر احتجاج کیا کہ اس نے شہر کی پیشاب گاہوں پر بھی ٹیکس عائد کر دیا ہے اس کے جواب میں ویسپاشین نے ایک سکہ نکال کر اپنے بیٹے کو دیا اور پوچھا کیا اس میں سے بدبو آتی ہے؟ طیطس نے جواباً کہا ''نہیں ابا جان'' مگر یہ عجیب ہے کہ

سیدھا پیشاب گاہ سے آیا ہے۔'' جب سینٹ کا کوئی نمائندہ یہ اطلاع دے گا کہ اسے ایک مہنگے مجسمے نے اسے عوام کے خرچے پر ووٹ دیا ہے۔'' ویسپاشین نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا کہ ''پائیدان انتظار کر رہا ہے۔''

ویسپاشین کے مزاج کوئی چیز مانع نہیں آسکتی تھی چاہے وہ موت کا خوف کیوں نہ ہو۔ اس کی موت کی بدشگونیوں میں سے ایک کھلی ہوئی دراڑ تھی جو آگسٹس کے مقبرے میں پڑ گئی تھی۔ اس کے علاوہ ایک دمدار ستارے کا آسمان پر نمودار ہوتا تھا۔ اس دمدار ستارے کو طلوع ہوتا دیکھ کر ویسپاشین نے کہا تھا شاید شاہ پارتھیا کی موت واقع ہونے والی ہے جبکہ خود اس کی موت اس کے لیے مذاق سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی اپنی موت کے متعلق اس نے کہا تھا کہ ''میرے پیارے! میں تو ضرور ایک دیوتا بن جاؤں گا۔''

علالت

اپنی نویں اور آخری قفل شپ کے دوران ویسپاشین نے کمپانیہ کا دورہ کیا، اسی دوران اسے مالٹا بخار نے آلیا، تاہم یہ اس بیماری کا کوئی شدید حملہ نہیں تھا۔ وہ جلدی سے واپس رومہ لوٹ آیا۔ اس کے بعد وہ موسم گرما میں کیوٹلائی Cutilae گیا جو ریٹائی Reiti کے قریب واقع تھا۔ وہاں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے۔ اس کی حالت اچانک بگڑ گئی اور اسے نمونیہ ہو گیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے شاہانہ فرائض ادا کرتا رہا اور بستر پر دراز ہونے کے باوجود اس نے ایک وفد سے ملاقات کی۔ پھر اسہال لگنے کی وجہ سے وہ بالکل بے جان سا ہو گیا اس دوران وہ اپنے بستر پر اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی اور بڑبڑایا۔ ''ایک شہنشاہ کو تو اپنے قدموں پر کھڑا ہو کر مرنا چاہیے۔'' اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے اور اسے اس کے خادم نے آکر سنبھالا مگر اس کی روح قفس عنصری سے پرواز چکی تھی۔ یہ ۲۳ جون ۷۹ عیسوی کا دن تھا۔ اس کی عمر انہتر سال: سات ماہ اور سات دن تھی۔ اس نے تقریباً دس سال حکومت کی تھی۔

تمام مورخین اس پر متفق ہیں کہ ویسپاشین کو اپنے اور اپنے خاندان کے زائچے پر بے حد یقین تھا اسی وجہ سے جب اسے قتل کرنے کی کوشش کی گئیں تھیں تو اس نے اپنے اور اپنے بیٹوں کے زائچے سے استفادہ کرتے ہوئے سینٹ کو بتایا تھا کہ میرے بعد یا تو میرا بیٹا تخت نشین ہو گا یا پھر کوئی شخص رومی شہنشاہ نہیں بن سکے گا۔ کہتے ہیں مرنے سے پہلے اس نے خواب میں دیکھا تھا کہ

شاہی محل کے بڑے کمرے میں ایک ترازو ایستادہ ہے جس کے ایک پلڑے میں شہنشاہ کلاڈیس اور اسکالے پالک بیٹا نیرو بیٹھے ہیں جبکہ دوسرے پلڑے میں وہ خود اور اس کے بیٹے طیطس اور ڈومیشیاں بیٹھے ہیں۔ اور ترازو ہموزن ہے۔ خواب میں ہونے والی یہ پیشن گوئی بالکل صحیح ثابت ہوئی کیونکہ فلیوین خاندان کے ان تینوں تاجداروں کی حکومت کا دورانیہ بالکل کلاڈیس اور نیرو کے برابر تھا۔

قیصر طیطس

طیطس جس کا خاندانی نام ویسپاشین تھا بالکل اپنے باپ کی مثل تھا۔ اسے شاید پیدائشی طور پر ایسی صلاحتیں بھی عطا ہوئی تھیں کہ ہر میدان میں اس کی جیت ہوتی تھی۔ قسمت کے مہربان ہونے کے علاوہ اسے ہر دلعزیزی کا درجہ بھی حاصل تھا یہ ہر دلعزیزی اسے شاید اس کی تخت نشینی کے بعد حاصل ہوئی تھی کیونکہ اس پہلے۔ اس کے زہریلے پن کی وجہ سے لوگ اس سے متنفر تھے۔ طیطس Titus ۳۰ دسمبر ۴۱ عیسوی تو پیدا ہوا تھا۔ یہ سال شہنشاہ کالی گولا کے قتل کی وجہ سے مشہور تھا۔ وہ جس مکان میں پیدا ہوا تھا وہ اب تک رومہ میں موجود ہے اور عوام کے لیے کھول دیا گیا ہے۔

وہ قیصر کلاڈیس کے پہلے سنہ جلوس میں پیدا ہوا تھا اور اس کے بیٹے برٹانیکس کا ہم جماعت تھا اور اس کے ساتھ اس نے پرورش پائی۔ برٹانیکس کے ساتھ اس کے بچپن کا یہ قصہ بھی مشہور ہے کہ جب ایک قیصر کلاڈیئس کے ایک آزاد کردہ غلام اور دست راست، ناریسس نے علم قیافہ کے ایک ماہر کو شاہی محل میں بلایا تا کہ برٹانیکس کے مستقبل کے بارے میں پیشین گوئی کرائی جائے اور اس کے خدوخال کا جائزہ لیا جائے۔ اس ماہر قیافہ نے اسے بتایا کہ برٹانیکس کبھی بھی اپنے والد کا جانشین نہیں بن سکے گا۔ طیطس اس وقت برٹانیکس کے ساتھ تھا۔ اس ماہر قیافہ نے طیطس کے بارے میں بتایا کہ وہ اپنے باپ کا جانشین ضرور بنے گا اور اسے یہ امتیاز حاصل ہوگا۔ یہ دونوں لڑکے اتنے قریبی دوست بن گئے تھے کہ جب برٹانیکس نے وہ زہریلی شراب پی تو طیطس بھی وہیں موجود تھا۔ اس نے برٹانیکس کو مرتے دیکھ کر اس کے گلاس سے باقی شراب پی لی تھی تا کہ وہ بھی اپنی جان دے دے۔ تاہم وہ مرا تو نہیں بہر حال شدید بیمار ضرور پڑ گیا تھا اور اس کی جان بڑی مشکل سے بچی وہ برٹانیکس کے دوستی کبھی بھلا نہیں سکا تھا۔ اور بعد ازاں اس نے برٹانیکس کے دو مجسمے بنوائے تھے جن میں سے ایک سونے کا تھا اور شاہی محل میں ایستادہ کیا گیا تھا جبکہ دوسرا جو ہاتھی دانت کا بنا ہوا تھا اور سرکس کے جلوس میں رکھا گیا تھا۔ اس کی رسم انتساب اس نے اپنے ہاتھوں سے ادا کی گئی۔

جب ٹائٹس نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو خوبصورتی اور صلاحیتیں اس کی امتیازی خصوصیت بن گئیں۔ اگرچہ اس کا قد لمبا نہیں تھا مگر وہ باوقار اور خوش وضع تھا۔ اس کی یادداشت بڑی شاندار تھی اور اس کے ساتھ اس میں فن حرب اور زمانہ امن کے فنون کے ساتھ خصوصی دلچسپی بھی پائی جاتی تھی۔ وہ شہسواری اور ہتھیار شناسی میں بھی یکتا تھا۔ تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے وہ یونانی اور لاطینی نظم ونثر پر عبور رکھتا تھا اور فن خطابت میں بھی لوہا منوا چکا تھا۔ موسیقی میں دلچسپی رکھنے کی وجہ سے تھوڑا بہت گانا بھی خوشگوار انداز میں گا لیتا تھا اور بربط بھی بجا لیتا تھا۔

جرمنی اور برطانیہ میں طیطس نے فوجی خدمات کی انجام دہی میں بڑی شہرت حاصل کی اس بات کی گواہی ان دونوں ملکوں ملنے والے اس کے مکمل مجسمے اور اس کے بالائی دھڑ کے مجسمے پائے گئے ان ملکوں میں عسکری خدمات انجام دینے کے بعد وہ واپس رومہ آ گیا اور اس نے قانون کی تعلیم حاصل کر کے کئی عدالتوں میں بیرسٹر کی خدمات بھی انجام دیں مگر وہ لوگوں کے مقدمات کی پیروی اپنے شوق کی وجہ سے کرتا تھا اور اسے کچھ طمع نہیں تھی اس کی پہلی بیوی اربستا لڑٹولا کا باپ محافظ فوج کا کماندار تھا۔ یہ عہدہ کوئسٹرین کے طبقے سے تعلق رکھنے والوں کے لیے سب سے بڑا عہدہ تھا۔ اپنی پہلی بیوی کی وفات کے بعد اس نے مارسیہ فرنیلا سے شادی کی مگر ایک بیٹی کی پیدائش کے بعد اس نے اسے طلاق دے دی۔ جب اس کے کوئسٹرین عہدے کی مدت پوری ہوئی تو اسے اس کے باپ نے اپنی افواج کے ساتھ خدمات انجام دینے کے لیے یہودیہ بلوا لیا۔ یہودیہ میں اس نے شہر پر شہر فتح کر کے اپنی عسکری صلاحیتوں کا لوہا منوا لیا۔ ایک جنگ کے دوران اس کا گھوڑا مارا گیا تو وہ دوسرے گھوڑے پر سوار ہو گیا۔

طیطس کو اس کے والد نے شہنشاہ گالبا کی تخت نشینی کے موقع پر اسے مبارکباد دینے کے لیے رومہ بھیجا۔ اثنائے راہ میں اسے ایسے ثبوت ملے کر ویسپاشین اسے گالبا کا متبنیٰ اور جانشین بنانا چاہتا تھا۔ تاہم جب اس نے گالبا کے خلاف ایک انقلاب رونما ہونے والا پایا تو وہ واپس یہودیہ آ گیا اور اس نے اثنائے راہ میں ہاتف کدہ وینس دیوی سے اپنے متعلق پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ بہت جلد وہ خود شاہانہ لباس زیب تن کرے گا۔ اس پیشین گوئی کے پورے ہونے کے امکانات اس وقت مزید روشن ہو گئے جب اس کے باپ نے شہنشاہ بننے کا اعلان کیا اور اسے وہ یہودیہ کی تسخیر کے لیے چھوڑ گیا۔ ۷۰ عیسوی میں طیطس نے یروشلم کا محاصرہ کر کے بالآخر اسے فتح

کر لیا اور شہر میں مدافعت کرنے والی افواج کو ہلاک کر دیا۔ یروشلم پر قبضہ اس کی بیٹی کی پیدائش کے دن مکمل ہوا۔ طیطس کے اسی حملے میں یروشلم کا مشہور زمانہ معبد سلیمانی خود یہودیوں کی غلطی سے تباہ ہو گیا تھا۔ رومی افواج میں طیطس نے وہ ولولہ اور جوش پیدا کر دیا تھا کہ اکثر مواقع پر خود اس کے شہنشاہ ہونے کے نعرے لگانے لگتیں تھیں۔ اور جب کبھی وہ فوج کی کمان چھوڑنا چاہتا تو فوج اس کو چھوڑنے پر رضامند نہیں ہوتی تھی اور اس سے استدعا کرتی تھی کہ وہ انہیں اپنے ساتھ رکھے بصورت دیگر وہ تشدد سے کام لینے کی دھمکی دیتے تھے۔ اس کی فوج اس کے ساتھ اتنی وفاداری سے بہت سوں کو شک ہوا کہ طیطس اپنے والد سے حکومت چھیننا چاہتا تھا لیکن یہ اس پر محض بہتان تھا۔ اسی وجہ سے طیطس فوراً رومہ پہنچا اور اس نے تمام جھوٹی افواہوں کو غلط ثابت کر دیا یہاں تک کہ اس کے باپ کو بھی غلط فہمی ہو گئی تھی مگر اس نے اپنے باپ کا شاندار استقبال کر کے اس کی غلط فہمی دور کر دی۔

اب وہ اپنے باپ کا شریک کار بن گیا، تقریباً ایک مربی اور محافظ کے طور پر بھی اس نے اپنے باپ کے ساتھ تعاون کیا۔ ادھر یہودیہ کی فتح بھی اس کے ساتھ بانٹ لی۔ اس کے ساتھ ہی وہ حکومت کا بہت سا بار بھی اپنے کندھوں پر اٹھانے لگا، وہ اپنے باپ کے سیکرٹری کی حیثیت سے سرکاری خط و کتابت دیکھتا حکومتی فرمان ترتیب دیتا اور کوئسٹر کی حیثیت سے سینٹ میں تقاریر بھی کرتا تھا۔ اس نے محافظ فوج کی کمان بھی سنبھال لی۔ یہ ایک ایسا عہدہ تھا جو اب تک صرف رومی سورماؤں کے لیے مختص تھا مگر اس نے اسے بحسن خوبی سنبھال لیا۔ اگر کبھی اس کو کسی پر شک ہو جاتا تو وہ اس کی تلاش میں محافظ فوج کے دستے روانہ کرتا جو تھیٹر اور سرکس سے بھی اسے گرفتار کر لیتے اور وہیں اسے سزائے موت دے دی جاتی تھی۔ طیطس نے ایک سابق قنصل آلوس کائسینا کو راستے سے ہٹا دیا، اسے عشائیہ کی دعوت دے کر ٹائیٹس نے اسے راستے ہی میں خنجر گھونپ کر ہلاک کر دیا۔ یہ ایک سیاسی ضرورت کے تحت کیا گیا تھا۔ کائینا کی ایک غدارانہ تقریر کا مسودہ پکڑا گیا تھا، یہ تقریر اس نے رومی افواج کے سامنے کرنا تھی۔ اس کے ایسے اقدامات خود اس کے مستقبل کی ضمانت تھے۔ تاہم ان اقدامات کی وجہ سے وہ ایک غیر پسندیدہ شخصیت بن گیا تھا۔

عیش وطرب

وہ رات گئے تک اپنے دوستوں کے ساتھ عیش وطرب اور ضیافت میں مصروف رہتا تھا اور اسی وجہ سے لوگ اسے ایک فضول خرچ اور ایک ظالم شخص کے طور پر جاننے لگے تھے۔ وہ اپنی غیر اخلاقی حرکتوں کی وجہ سے بھی بدنام تھا، اور لواطت کی بری عادت میں م بتلا ہونے کی وجہ سے ہم جنس پرستوں اور ہیجڑوں کی پوری فوج اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ عیش ونشاط کا دلدادہ ہونے کی وجہ سے اپنے قیام مشرق کے زمانے میں وہ یہودی بادشاہ اگر پا کی بہن پر بری طرح فریفتہ ہو گیا تھا۔ اس کا نام ملکہ بری نیس Queen Berenice تھا۔ اس کے باپ کے عہد حکومت میں یہ یہودی عورت بطور داشتہ طیطس کے ساتھ رومہ میں رہی، لیکن رومی لوگ یونانی کنیزوں کو بطور داشتہ تو برداشت کر لیتے تھے مگر ایک شریک شہنشاہ کا ایک یہودن کے ساتھ یہ تعلق رومیوں کو برداشت نہ ہوا اور آخر کار طیطس کو اپنی مرضی کے خلاف رومی قوم کے ان تعصبات کے آگے سر جھکانا پڑا۔ بری نیس اپنے وطن واپس چلی گی۔ گو وہ طیطس کی تخت نشینی کے وقت پھر رومہ آئی مگر طیطس نے اس کی طرف نظر التفات نہ کی اور اپنے ارادے پر جما رہا اور اپنا ملکی اقتدار اس یہودی قتالہ کے عشوہ وناز پر قربان کرنے کے لیے آمادہ نہ ہوا۔

بدعنوانیاں

وہ رشوت لینے اور دینے میں بھی بدنام تھا۔ اپنے والد کے خلاف دائر کیے جانے والے مقدموں کو ختم کرانے کے لیے کبھی اپنے اثر ورسوخ کے استعمال میں کراہت محسوس نہیں کرتا تھا۔ اسی وجہ سے عام طور پر اس کے متعلق کھلے عام یہ پیشین گوئی کی جاتی تھی کہ وہ تخت نشین ہونے کے بعد اپنے انہیں کاموں کی وجہ سے دوسرا نیرو ثابت ہوگا۔ تاہم یہ مایوسانہ نظریہ اس کے لیے اچھا ثابت ہوا جب لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ شہنشاہ نیرو کی طرح برائی کا پتلا نہیں بلکہ ایک انتہائی شریف کردار کا مالک بھی ہے تو عوام کی رائے اس کے بارے میں بدل گئی۔

اچھے اطوار

اگرچہ رومی شہنشاؤں میں کوئی بھی طیطس سے کم لٹیرا نہیں تھا۔ مگر طیطس کو لوگوں کی نجی جائیدادوں کا بڑا احترام تھا۔ وہ ایسے تحائف بھی قبول نہیں کرتا تھا جنہیں شاہی روایات کے مطابق پہلے منظور کیا جاتا تھا۔ اس کے پیشروؤں میں سے کسی نے اتنی فیاضی بھی نہیں دکھائی تھی۔ کلوسیئم اور

اس کے سامنے عجلت سے تعمیر کئے جانے والے حماموں کے انتساب کے موقع پر طیطس نے ایک بڑے شاہانہ دنگل کا بھی اہتمام کیا اس کے علاوہ اس نے پرانی مصنوعی جھیل میں ایک مصنوعی بحری جنگ بھی کرائی، اور جب اس جھیل کا پانی سوکھ گیا تو اس کی تہہ پر مزید تیغ زنی کے مقابلے اور انسانوں اور درندوں کے دنگل کرائے۔ یہ مقابلے اتنے بڑے تھے کہ ان میں ۵۰۰۰ مختلف قسم کے جنگلی درندے روزانہ مارے جاتے تھے۔

اگرچہ ٹائبریئس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دوسرے کسی شہنشاہ نے لوگوں کی شخصی مراعات کی توثیق نہیں کی تھی۔ سوائے اس کے کہ جب کبھی یہ توثیق خود ان کی ذات کو فائدہ نہ پہنچائے۔ تاہم طیطس ایک فطری طور پر ایک نرم دل انسان تھا، اس نے اس معاملے میں اپنے ذاتی مفادات کا خیال نہ کیا اور کسی طرف سے اس کا اصرار کئے جانے سے پہلے ہی ایک فرمان جاری کر دیا جس میں تمام شخصی مراعات کی توثیق کر دی گئی۔ اس کا ایک یہ اصول بھی تھا کہ وہ کسی درخواست گزار کو یہ امید دلائے بغیر واپس نہیں بھیجتا تھا کہ اس کی درخواست پر انتہائی ہمدردانہ طور پر غور کیا جائے گا، اس کے باوجود بھی کہ اس کے عملے کے ارکان اُسے ایسے وعدے کرنے سے منع کرتے تھے۔ طیطس نے یہ اہتمام کر رکھا تھا کہ کوئی سائل بھی اس کے در سے مایوس ہو کر اپنی عرض سنائے بغیر نہ جائے۔ ایک شام کے کھانے کے دوران جب اس نے یہ غور کیا کہ اس نے گذشتہ کل سے اب تک کسی کی کوئی مدد نہیں کی تو اس کی زبان پر بے ساختہ یہ الفاظ آ گئے کہ دوستو! میں نے اپنا ایک دن ضائع کر دیا۔"

وہ اپنی رعایا کو خوش رکھنے کے لیے ہر کوشش کرتا تھا۔ ایک موقع پر جب ایک تیغ زنی کا مقابلہ شروع ہونے والا تو اس نے وعدہ کیا کہ وہ اپنی ترجیحات سے سبکدوش ہو جائے گا اور سامعین کو اجازت دے گا کہ وہ جو چاہے پسند کریں: اس کے بعد وہ اپنے اس وعدے پر قائم رہا۔ بعض اوقات وہ عوام سے رابطے کے لیے نئے تعمیر کردہ حماموں کا دورہ بھی کرتا۔

قدرتی آفات

طیطس کے عہد میں بے شمار قدرتی آفات بھی آئیں۔ ان میں سے ایک کوہ ویسویس کی آتش فشانی تھی جو صوبہ کمپانیہ میں رونما ہوئی۔ شہر روما ایک بار پھر آتش زدگی کی لپیٹ میں آ گیا۔ یہ آگ تین دن اور تین رات شہر کو جلاتی رہی۔ اسی کے عہد میں تاریخ کی ایک بدترین طاعون کی وبا پھوٹ پڑی تھی۔ ان خوفناک تباہیوں کے دوران طیطس نے ایک شہنشاہ سے زیادہ ایک مشفق

باپ کی طرح اپنی رعایا سے انتہائی مشفقانہ برتاؤ کیا۔ یہ برتاؤ صرف حکم نامے جاری کرنے تک محدود نہیں تھا بلکہ اس نے اپنی جیب سے اور شاہی خزانے سے ان آفات کا شکار ہونے والوں کی دل کھول کر مدد کی۔ اس نے سابق قنصلوں کا ایک بورڈ قائم کیا جو صوبہ کمپانیہ میں امدادی کام کا ذمہ دار تھا۔ اور جو لوگ اس آتش فشانی میں مارے گئے تھے ان کی جائیدادوں کا انتظام کرنا بھی اسی کے سپرد تھا۔ رومہ کی آتشزدگی کے بعد اس نے رومی سورماؤں کا ایک پورا دستہ صرف اس لیے تعینات کیا کہ اس کے احکامات کے مطابق بحالی کا کام ہوا ہے یا نہیں۔ طاعون کی وباء پر بھی حکومت کی طرف سے قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی چاہے وہ طبی امداد بہم پہنچانا تھی یا دیوتا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے قربانیوں کی ادائیگی اس زمانے کے رومی معاشرے میں ایک برائی یہ تھی کہ مخبروں کو عوام کی اجازت تھی۔ طیطس نے رومی معاشرے سے یہ برائی دور کرنے کے مخبروں کو سخت سزائیں دیں اور کلوسیم میں ان کو درّے لگوائے، ان میں سے بہت سوں کو غلام بنا کر نیلام کر دیا گیا اور بہت سوں کو ویران جزیروں میں جلاوطن کر دیا گیا۔ یہ قانون سینٹ نے باقاعدہ منظور کیا کہ آئندہ مخبری کرنا انتہائی قابل تعزیر جرم ہوگا۔ اس نے اپنی تخت نشینی سے پہلے وعدہ کیا تھا کہ وہ محتسب اعلیٰ کا عہدہ خود سنبھالے گا تاکہ جرائم کی روک تھام کی جا سکے۔ اس نے اپنا یہ وعدہ بھی پورا کیا۔ اس عہدے پر فائز ہونے کے بعد وہ خود بھی براہ راست یا بغیر براہ راست طور پر کسی کے قتل میں ملوث نہیں ہوا اور انتقام کی بجائے معاف کر دینے کی حکمت عملی پر گامزن رہا۔ اس نے دو رومی شرفا کو جن پر مقدمہ دائر کیا گیا تھا کہ وہ حکومت حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف تھے، یہ ہدایت دے کر چھوڑ دیا کہ حکومت چونکہ خدا کا عنایت کردہ ایک تحفہ ہے اور قسمت سے ملتا ہے اس لیے وہ اپنی ایسی امیدوں اور کوششوں کو ترک کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کو اس نے تیغ زنی کے ایک مقابلے میں مدعو کر کے مقابلے کے شرکاء کی تلواروں کی دھار کا معائنہ کرا دیا تاکہ انہیں تلواروں کی دھار کا احساس ہو جائے۔ طیطس کا بھائی ڈومیشن بھی اس کے لیے بہت سی پریشانیوں کا موجب بنا۔ اس نے طیطس کے خلاف بہت سی سازشیں کیں اور فوج میں اس کے خلاف بے اطمینانی پھیلائی اور رومہ چھوڑ کر چلے جانے اور باغی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ طیطس اپنے بھائی کو سزائے موت نہیں دینا چاہتا تھا نہ ہی اس کی کسی طرح کی تذلیل کر کے اسے اپنے دربار سے نکال دینا چاہتا تھا۔ اس کی بجائے اس نے اپنی تخت نشینی کے دن کی یہ بات دہرائی کہ

ڈومشین یادرکھو کہ تم نہ صرف میرے شریک کار ہو بلکہ آئندہ کے لیے میرے جانشین بھی ہو۔ وہ اکثر اسے ایک طرف لے جاتا اور التجا کرتا کہ وہ ان برائیوں سے باز آئے۔

وفات

طیطس کی صحت اس کے شہنشاہ بننے سے پہلے خراب ہو چکی تھی اور کوئی تدبیر و علاج کارگر نہ ہوا تھا۔ اس دوران ایک مرتبہ اسے صاف مطلع کے دوران بھی بجلی کی کڑک سنائی دی اور اس کے ہاتھ سے قربانی کا جانور بھی بھاگ نکلا۔ حتیٰ کہ ۱۲ دسمبر ۸۱ عیسوی کو اس نے اپنے باپ کی جائے پیدائش ریانہ میں وفات پائی۔ اس کا مختصر عہد حکومت اعیان و اشراف کے قتل و خون سے پاک تھا۔ اس کی وفات کا اہل رومہ کو بے حد ملال ہوا۔ اگرچہ اس نے اپنی بادشاہت کا آغاز نیرو اور کالی گولا کے طرز پر کیا تھا، اس لیے کون کہہ سکتا تھا کہ شاہی خزانہ خالی کرنے کے بعد وہ بھی اپنے آخری عہد میں نیرو اور کالی گولا کا ہی طرز حکومت اختیار نہ کر لیتا مانا کہ وہ ایک ہر دلعزیز حکمران تھا، لیکن اس کی ہر دلعزیزی کی بنیادیں بہت کمزور تھیں تاہم تا وقت وفات وہ ایک ہر دلعزیز حکمرانہ ہی رہا۔

طیطس کا انتقال صرف ۴۲ سال کی عمر میں ہوا تھا اور اس نے محض دو سال دو ماہ اور بیس دن حکومت کی تھی۔ عوام نے اس کا سوگ انتہائی احترام سے منایا وہ اس کی موت کو اپنا ذاتی نقصان تصور کرتے تھے۔ طیطس پر اگرچہ اپنی بھابی اور ڈومیشین کی بیوی ڈومیشیا کے ساتھ زنا کرنے کا الزام تھا مگر اس کی بھابی نے خود بڑی سختی سے اس الزام کی تردید کی تھی۔ اگر یہ الزام صحیح ہوتا تو وہ اس کی تردید نہ کرتی بلکہ اسے بدنام کرنے کے لیے ضرور اچھالتی۔ جیسے وہ پہلے اپنے تمام سیاہ کارناموں کو فخر سے بیان کرتی تھی۔

طیطس کو اپنے باپ اور دیگر قیصران رومہ کی طرح بعد از اں وفات دیوتاؤں کے زمرے میں داخل کر دیا گیا۔

قیصر ڈومیشیان

۱۲ ستمبر کو بھائی کے بستر مرگ سے ڈومشیان سرپٹ گھوڑا دوڑاتا ہوا شہر پہنچا اور محافظ افواج نے ''امپراطور'' کے لقب کے ساتھ اس کی سلامی اتاری۔ اگرچہ ٹریبیونی اختیارات اسے چند دن بعد (۳۰ ستمبر ۸۱ء) کو حاصل ہوئے مگر اس نے ۱۲ ستمبر ہی کو اپنے سنہ جلوس اور ٹریبیون ہونے کا پہلا دن قرار دیا۔ سلطنت رومہ کا بارہواں قیصر ڈومیشاں ۲۴ اکتوبر ۵۱ عیسوی کو اپنے والد ویسپاسیشن کے قفل منتخب ہونے سے ایک ماہ پہلے پیدا ہوا تھا۔ اس کی پیدائش رومہ کے S.T Pomegranate میں ہوئی۔ یہ رومہ کا چھٹا ضلع تصور کیا جاتا تھا۔ بعدازاں اس نے اپنی جائے پیدائش کو فلیونز کے مندر میں تبدیل کر دیا تھا۔

ڈومیشیان کی جوانی کے ایام میں کوئی اہمیت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ اسے فلیوین خاندان میں بھی کم تر سمجھا جاتا تھا۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ایک سابق پیریٹر، کلاڈیس پولو جسے نیرو طنزیہ طور پر ''ایک آنکھ والا آدمی'' کہتا تھا۔ اس کے پاس ڈومیشان کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط تھا جسے وہ اکثر اپنے مہمانوں کو دکھاتا تھا۔ اس خط میں اسے کوئی عہدہ پیش کیا گیا تھا۔ وہ اس بات پر بھی زور دیتا تھا کہ ڈومشیان اپنے آئندہ ہونے والے جانشین قیصر نروا Emporer Nerva سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں وہ اس پر ہم جنس پرستی کا الزام لگاتا تھا۔

ابتدائی مہم

جب اس کا باپ ویسپاسیشن قیصر ویٹیلئس کے خلاف نبرد آزما تھا تو قیصر ویٹلیس نے ویسپاشین کے بھائی سبائی نوس کے ساتھ صلح کی بات چیت کی۔ سبائی نوس کے ساتھ ویسپاسیشن کا چھوٹا بیٹا ڈومیشیان اور چند اور ساتھی بھی تھے۔ جن لوگوں نے بیچ میں پڑ کر صلح کی شرائط طے کرائی تھیں انہیں لوگوں نے اصرار کیا سبائی نوس کا اپنے بھائی ویسپاشین کی طرف سے شاہی محل پر قبضہ کر لینا قرین مصلحت ہے، لیکن جب وہ سبائی نوس کو لے کر محل کی طرف چلے تو راستے میں

ویٹیلئس کے ہمدردوں نے ایک مقام پر جسے فندانیوس کا جوہڑ'' کہتے تھے ان پر حملہ کر دیا جس کے بعد سبائی نوس اور اس کے چند ساتھی بھاگ کر کیپٹولین پہاڑی پر چڑھ گئے اور جوپیٹر دیوتا کے مندر میں جا گھسے اور اس کے دروازے اندر سے بند کر لئے۔ ادھر ویٹیلئس کے سپاہیوں نے مندر کے تمام راستوں پر پہرہ بٹھا دیا مگر بادوباراں کا ایک طوفان آجانے کی وجہ سے سبائی نوس کو اپنے دوستوں سے رابطہ کرنے اور اپنے اہل وعیال نیز بھتیجے ڈومشیان کو جو رومہ ہی میں تھا کو مندر میں بلا لینے کا موقع مل گیا۔ دوسری صبح ویٹیلئس کے سپاہیوں نے کیپٹولین پہاڑی پر دھاوا بول دیا اور چوک کی طرف سے اوپر چڑھ آئے۔ جب مندر میں پناہ لینے والوں نے حملہ آوروں پر مندر کی ڈیوڑھی کے اوپر سے پتھر برسائے تو حملہ آوروں نے مندر کی ڈیوڑھی کو آگ لگا دی۔ دروازے کے نذر آتش ہو جانے کے بعد جب حملہ آور جلے ہوئے دروازے سے مندر کے اندر گھسنے لگے تو سبائی نوس نے مندر کے بتوں اور دیگر سامان سے ان کے راستے میں رکاوٹیں کھڑیں کر کے انہیں روک دیا جب ادھر سے وہ گھس نہ سکے تو انہوں نے دوسرے راستوں سے مندر میں گھسنے کی کوشش کی اور صدر زینہ نامی راستے سے مندر کی چھتوں پر چڑھ کر انہوں نے چھتوں کو آگ لگا دی جس سے مندر میں آگ بھڑک اُٹھی اور جوپیٹر کا عالیشان مندر جل کہ خاکستر ہو گیا۔ اس دوران ڈومشیان مندر سے بچ کر بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور ایک دربان کی جھونپڑی میں جا چھپا، لیکن سبائی نوس اُس آگ میں جل کر مارا گیا۔ ڈومیشیان نے آئسس دیوی کے پجاری کے بھیس میں وہاں سے نکل کر دریائے ٹائبر عبور کیا اور وہ اپنے ایک دوست کی والدہ کے ہاں جا چھپا۔ جب ویٹیلئس کے سپاہی اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے اور انہوں نے مکان کی تلاشی لی تو اس کے دوست کی والدہ نے نہایت عقلمندی سے اسے بچا لیا۔ جب ڈومشیان قیصر ویٹیلئس کی وفات کے بعد وہاں سے نکلا تو لوگوں نے ''قیصر'' کے نام سے اس کے نعرے لگائے اور وہ شہر میں پریٹر کے عہدے پر فائز کر دیا گیا۔ تاہم اس مجسٹریٹی کے دوران اس کی عدالت کے فیصلے اس کے نام پر اس کا ایک دوست کرتا رہا اور وہ شہر کی بہت سی خواتین کے ساتھ رنگ رلیاں مناتا رہا۔ انہیں خواتین میں سے ایک ڈومیشیا لانگینا تھی جس نے اپنے شوہر سے طلاق لے کر اس سے شادی کر لی۔

فوج میں اپنی دھاک جمانے اور اپنے بھائی طیطس کی طرح مقبول عام بننے کے لیے اس نے اپنے باپ کے عہد حکومت میں اس نے گال اور جرمنی میں ایک غیر ضروری عسکری مہم کی

بغاوت کرنے کی منصوبہ بندی کی تاہم اس کے والد کے دوست فوجی افسروں نے اسے سمجھا بجھا کر اس عسکری مہم سے باز رکھا۔ اسی سلسلے میں اس کے والد نے اس سے باز پرس بھی کی اور اُسے ڈانٹا بھی جس کے اسے اپنے بے اہمیت ہونے کا احساس ہوگیا۔ جب ویسپاشین اور طیطس نے اپنی فتح یہودیہ کا جلوس فتح نکالا تو وہ ایک سفید گھوڑے پر سوار اس جلوس میں شامل تھا، سفید گھوڑے سوار ہونا رومی شہزادوں کا ایک روائتی انداز تھا۔ اس دوران وہ چھ مرتبہ قفصل کے عہدے پر فائز رہا مگر ان چھ میں سے پانچ اعزازی طور دی گئی قفصل شپ تھیں تاہم چھٹی قفصل شپ اس کے بھائی طیطس کے مستعفی ہونے پر اسے ملی تھی۔

بھائی کے خلاف سازشیں

ویسپاشین کی وفات پر اس نے خود کو امپراطور بنانے کے لیے ایک تدبیر یہ سوچی تھی کہ محافظ فوج کو اپنے بھائی طیطس سے دوگنا انعام واکرام اور رشوت دے کر اپنے ساتھ ملا لے۔ کم از کم اسے یہ توقع ضرور تھی کہ بھائی کے بادشاہ بننے کے بعد اسے وہ مرتبہ ضرور حاصل ہو جائے گا جو طیطس کو ویسپاشین کے عہد میں حاصل تھا۔ غیر سرکاری طور پر طیطس نے اسے اپنا جانشین اور شریک، شہنشاہ بھی تسلیم کر لیا تھا، لیکن فوجی اور ٹریبونی اختیارات پھر بھی اسے نہیں ملے تھے۔ یہ دومیشیان کی ناکامی کا ایک اور تازہ زخم تھا۔ انہیں وجوہات کی بنا پر دونوں بھائیوں کے دلوں میں باہمی حسد اور بدگمانی پیدا ہوگئی تھی۔ تاہم طیطس حقیقتاً اپنا وارث اور جانشین ڈومیشیان ہی کو سمجھتا تھا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ طیطس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی اور وراثت کا یہ پیچیدہ معاملہ حل کرنے کے لیے وہ یہاں تک سوچتا تھا کہ اپنی بیٹی جولیہ کی دومیشیان سے شادی کر دے، چنانچہ اس نے واقعتاً یہ تجویز پیش کی گئی۔ شہنشاہ کلاڈیس پہلے ہی اپنی بھتیجی سے شادی کر کے اس قسم کی شادی کو مباح قرار دے چکا تھا۔ مگر یہ رومی عقائد کے سراسر خلاف تھا اور ظاہری طور پر ڈومیشیان رومی مذہب کا بڑا حامی تھا۔ دوسرے وہ اپنی داشتہ ڈومیشیا کا بھی دل سے شیدائی تھا اور اسی کے ساتھ اس نے شادی کی تھی۔ اس طرح طیطس کی تجویز دھری کی دھری رہ گئی تھی۔ ادھر ڈومیشیان اپنے بھائی کے خلاف مسلسل خفیہ اور کھلے عام سازشوں میں مصروف رہا۔

جب طیطس اچانک شدید اور خطرناک طور پر بیمار پڑا تو ڈومیشیان نے اس کے تیمارداروں کو کہا تھا کہ وہ اسے مردہ تصور کرتے ہوئے اس کے آخری سانس لینے سے پہلے ہی اس کو بستر

مرگ پر چھوڑ دیں۔ اس کے بعد وہ اکثر طیطس کی یاد کو حقیر کر دینے کے لیے مبہم اصلاحات اپنی تقریروں اور فرمانوں میں استعمال کرتا تھا۔

عہد حکومت

آپ یقین کیجئے یا نہ کیجئے اپنے عہد حکومت کے آغاز میں ڈومیشیاں کئی کئی گھنٹے مکھیاں پکڑنے اور انہیں سوئیاں گھونپنے میں گزارتا تھا۔ جب کسی نے یہ سوال پوچھا کہ کیا کوئی شہنشاہ کی خلوتوں میں اس کے ساتھ ہوتا ہے؟ تو ویونیئس کرسپس کی رگ ظرافت بھڑک اُٹھی اور اس نے بڑی برجستگی سے جواب دیا ''کوئی بھی نہیں، حتیٰ کہ ایک مکھی بھی نہیں'' ڈومیشیا کے ہاں پہلے ایک بیٹی ہوئی اور پھر اس نے ایک بیٹا اسے تحفے کے طور پر پیدا کر کے دیا اسی وجہ سے ڈومیشیان نے اُسے ''آگسٹا'' کا خطاب دیا مگر اس کے ساتھ ہی اسے طلاق بھی دے دی کیونکہ وہ پیرس نامی ایک اداکار پر فریفتہ ہوگئی تھی۔ مگر اس سے یہ جدائی خود ڈومیشیان کو زیادہ عرصے کے لیے گوارہ نہ ہوئی اور اس نے ڈومیشیا کو دوبارہ اپنے قریب کر لیا اور اعلان کیا کہ یہ سب عوام کی خواہش پر اسے کرنا پڑا۔ اس کے عہد کے شروع میں اس کے برائیوں اور اچھائیوں میں کچھ اعتدال تھا مگر بعد ازاں اس کی اچھائیاں بھی برائیوں میں بدل گئیں۔ ہاں البتہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ شروع میں وہ اتنا بداندیش اور بدباطن نہیں تھا جتنا بعد ازاں ہوگیا تھا۔ دراصل روپے کی کمی نے اسے لالچی اور حریص بنا دیا اور قتل کے خوف نے اسے ظالم سے ظالم تر حکمران بنا دیا تھا۔

مطلق العنانی

اپنے عہد حکومت کے آغاز میں دومیشیان سینٹ پر خصوصی نظر عنائت رکھتا تھا اور خود اعیان سینٹ اس کے معترف تھے۔ اپنے بھائی طیطس ہی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس نے مخبری کا سدباب کیا اور اس اصول پر کہ جب تک جھوٹے مخبر کو سزا نہ دی جائے گی اسے مزید مخبری کرنے کی ہمت پیدا ہوگی، اس نے مخبروں کو سخت ترین سزائیں دیں، لیکن جب اس کا اقتدار مستحکم ہوگیا اور جرمانی فتح کے بعد صحیح معنی میں وہ اپنے آپ کو امپرا طور یا شہنشاہ سمجھنے لگا۔ پھر اس نے بہت جلد امراء کو بتا دیا کہ اگر وہ اس خیال میں ہیں کہ ڈومیشیان آگسٹس کے آئین کی پابندی کرنے کی فطری صلاحیت رکھتا ہے اور مطلق العنانی کے جذبے سے بھی سرشار ہے۔ لہٰذا اس نے یہ عزم صمیم کیا کہ ملک پر خود فرمان روائی کرے گا۔ سینٹ کے ساتھ مل کر حکومت کرنا یا وہ ''ثنویت'' جس کی بنیاد پر

آگسٹس نے اپنا آئین حکومت تیار کیا تھا ڈومیشیان کے انتہائی ناقابل برداشت تھی۔ اس نے سینٹ کو بے اختیار کرنے کی فکر کی۔ اگرچہ دوسرے شہنشاؤں نے بھی اپنے حقوق سے بڑھ کر حکومت کی تھی اور سینٹ کو دست نگر بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ مگر وہ ایسا کبھی کبھی کرتے تھے، مثلاً ٹائبریس اور نیرو اپنے آخر عہد میں بالکل مطلق العنان ہو گئے تھے مگر اس کے باوجود انہوں نے کوئی ایسی آئینی بدعت یا آئینی ترمیم نہیں کی تھی جس سے شہنشاہ اور سینٹ کے باہمی تعلق میں کوئی مستقل اور اصولی فرق پڑ جاتا۔ مگر ڈومیشیان ان کے برعکس پوری بے رحمی کے ساتھ سینٹ کی سیاسی قوت کو کچلنے کی کوشش کرتا رہا۔ اسی سبب سے اہل سینٹ کو اس سے شدید نفرت ہو گئی تھی۔

سینٹ کی سلامتی خطرے میں

سینٹ کو اس زمانے میں اپنی سلامتی کی بڑی فکر لاحق ہو گئی تھی۔ اور سینٹرز یہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح یہ اصول قائم کر دیا جائے کہ بادشاہ اپنی ذاتی رائے سے کسی سینٹ کے رکن کے قتل کا حکم نامہ جاری نہیں کر سکتا۔ طیطس نے اس اصول پر عمل کیا لیکن اسے ضابطہ یا قانون کی شکل نہیں دے سکا تھا مگر ڈومیشیان مقتدر اعلیٰ کے اختیارات کا اپنے بھائی سے زیادہ حامی تھا، اس لیے اگر سینٹ نے ایسا کوئی ضابطہ یا قانون بنانا چاہا تو اس نے اسے ماننے سے قطعی انکار کر دیا۔ اس پر طرہ یہ کہ اس نے اپنی مجلس شوریٰ میں سینٹرز کے ساتھ ساتھ متوسط طبقے کے افراد کو بھی شامل کر لیا تھا جس کے معنی یہ تھے کہ اگر کسی سینٹر کا مقدمہ عدالت شاہی میں پیش ہو تو فیصلہ کرنے والوں میں سورما (Kinght) بھی شامل کیے جا سکتے تھے۔ اس طرح ان تمام کوششوں سے ڈومیشیان نے سینٹ کو ایک ناقابل اعتنا جماعت بنا دیا تھا۔ جس کے ارکان کی سلامتی ہمہ وقت خطرے میں تھی۔

واضح رہے کہ وہ اس بات کو خوب سمجھتا تھا کہ بادشاہ کا سینٹ سے آزاد و مستغنی رہنا لامحالہ فوج کی اعانت پر منحصر ہے۔ دوسرے یہ کہ فلیوین شاہی خاندان تو خود فوج کا پروردہ تھا۔ اس سے پہلے ویسپاشین اور طیطس نے اپنی بادشاہی کی یہ عسکری نوعیت قائم رکھی تھی، لیکن ڈومیشیان نے ان دونوں سے بڑھ کر فوج کی قدر و منزلت کی اور اپنی امپراطور (سپہ سالار اعلیٰ) ہونے کی خصوصیت کا خصوصی اظہار کیا۔ سینٹ کے ساتھ بگاڑ پیدا کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ساری قوت کا انحصار فوج کی خوشدلی پر رہ گیا۔ پس اسی وجہ سے مصارف سلطنت بڑھ گئے۔ محافظ فوج کی تنخواہ میں ۳۳ فی صد اضافہ کیا گیا۔

مالیاتی بحران

دومیشیان کو بھی اپنے والد ویسپاشین کی طرح مالیاتی بحران کا سامنا کرنا پڑا۔ طیطس کے اسراف وفضول خرچیوں سے خزانہ خالی کر چکا تھا۔ جس طرح وہ خزانے کو بھرنا چاہتا تھا وہ طریقہ ڈومیشان کو اختیار کرنا کسی طرح منظور نہیں تھا۔ کیونکہ ڈومیشیان اپنے باپ کے برعکس ایک نہایت دریا دل بادشاہ تھا۔ اپنے رفیقوں کے ساتھ وہ بڑی داد و دہش سے پیش آتا تھا اور عوام الناس کے لیے بھی وسیع پیمانے پر کھیل تماشوں اور میلوں کا انتظام کرنے میں بھی وہ طیطس سے کم نہیں تھا۔ ان تقریبات کے دوران وہ ملک کے محتاج ومساکین میں زرخوراک، تین سوسسترکہ فی کس کے حساب سے تقسیم کیا کرتا تھا۔ ان ضیافیوں کے ساتھ ساتھ اس کی کوشش تھی کہ ٹیکسوں کے بار کو رعایا پر سے کم کردے۔ چنانچہ اس نے جن لوگوں پر پانچ سال سے واجب الادا ٹیکس کو اس نے یہ یک قلم معاف کردیا۔ ویسپاشین نے اطالیہ کی غیر منقسم زمینوں پر جو جبراً سرکاری قبضہ کرنے کی حکمت عملی اختیار کی تھی دومیشیان نے ترک کردی تھی۔

تعمیرات

اس نے اپنے عہد میں بہت سی تباہ شدہ عمارات کو بھی دوبارہ تعمیر ومجالس کیا۔ انہیں میں کیپٹول (قلعہ) بھی شامل تھا جو ۸۰ عیسوی میں ایک بار پھر آگ لگنے سے تباہ ہوگیا تھا۔ اس نے ان عمارات پر صرف اپنا نام کندہ کرایا، یہاں تک کہ معماروں کے نام بھی کندہ نہیں ہونے دیئے۔ اس نے مشتری دیوتا کا معبد بھی دوبارہ تعمیر کرایا یہ کیپٹولین پہاڑی کی چوٹی پر واقع تھا۔ اس کے علاوہ فورم آف نروا معبد فلیوین، ایک سٹیڈیم اور ایک وسیع ہال، ایک مصنوعی جھیل جس میں مصنوعی بحری جنگیں بڑی جاتیں تھیں۔ اس کی تعمیرات میں شامل تھے۔ اس کے علاوہ اس نے رومہ کے عظیم سرکس کے دو اطراف بھی تعمیر کرائے تھے جو آگ لگنے سے تباہ ہوگئے تھے۔ دومیشیان کے عہد کی عسکری مہمات میں رومیوں نے بھی کئی مقامات پر زک اٹھائی۔ اسی وجہ سے شہنشاہ ڈومیشان کو دشمنوں کے خلاف دو تادیبی عسکری مہمات کی قیادت خود کرنا پڑی۔ ان میں سے ایک داکیہ Dacians کے خلاف تھی جس میں اس نے شاندار کامیابی حاصل کی تاہم اس نے ''داکی کوس'' (فاتح داکیہ) کا لقب اختیار نہیں کیا، لیکن بہت سے خوش آمدی اسے اسی نام سے یاد کرنے لگے تھے۔ مئی ۹۲ عیسوی میں ڈومیشیان کو سوالی قبائل اور ان کے سرکش حلیفوں کے خلاف دوسری تادیبی

عسکری مہم کی قیادت کی اور آٹھ مہینے وہیں قیام کیا۔ شہنشاہ کے محاذ جنگ پر بنفس نفیس آنے کی وجہ سے رومیوں کا پلہ بھاری ہو گیا اور انہیں کئی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ یہ عسکری مہم، ''قبائل سوابی وسرماشی جنگ'' کہلاتی ہے۔

ڈومیشیان کی غیر موجودگی میں لوسیئس انٹونیس نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ قریب تھا کہ یہ بغاوت کامیاب ہو جاتی کہ دریائے رائن میں سیلاب آ گیا جس کی وجہ سے انٹونیس کی قیادت میں جو جرمن دستے تھے وہ اس کے ساتھ نہ مل سکے جس کی وجہ اس کی طاقت مجتمع نہ ہو سکی اور وفادار سرکاری فوجوں نے بغاوت پر قابو پا کر ان کے ہتھیار رکھوا لیے۔ جلد ہی خود انٹونیس کی وفات کی خبر آئی اور اس کا سر قلم کر کے رومہ لایا گیا۔

معاشرتی اصلاحات

ڈومیشیاں نے کئی ایک معاشرتی تبدیلیاں بھی کیں۔ غلہ کی تقسیم منسوخ کر دی۔ رسمی ضیافتوں کو بحال کیا۔ رتھ دوڑانے والی چار ٹیموں میں دو نئی ٹیموں کا اضافہ کیا جو 'سنہری' اور ارغوانی'' کے نام سے موسوم کی گئیں۔ جبکہ پہلی چار ٹیمیں، ''نیلے'' سفید، سبز اور سرخ رنگوں سے موسوم تھیں۔ اداکاروں کو عوامی سٹیج پر اداکاری کرنے سے منع کر دیا گیا جبکہ وہ نجی طور پر اپنے فن کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔ انسانوں کو خصی کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا جبکہ مخنث غلاموں کی خرید و فروخت پر سرکاری قدغن عائد کر دی گئی۔ جب ایک سال انگور کی نسل تھے کے مقابلے مین زیادہ شاندار ہوئی تو ڈومیشیان نے اندازہ لگایا کہ انگوروں کے فارموں کے مقابلے میں غلے کے کھیتوں میں اناج بونے میں غفلت اور لاپرواہی برتی گئی ہے۔ اسی وجہ سے اس نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس کی رو سے اطالیہ میں آئندہ انگور کی نئی بیلیں کاشت نہیں کی جائیں گی صوبوں میں انگور کی کاشت کے رقبوں کو آدھا کر دیا گیا تا کہ اناج کی کاشت پر توجہ دی جا سکے۔

عوام کے انداز و اطوار بہتر بنانے کے لیے کوششیں بھی کیں گئیں۔ ایک سابقہ کوئیسٹر کو سینٹ سے محض اس وجہ سے نکال دیا گیا کہ وہ اداکاری کرنے اور رقص کرنے کا شائق تھا۔ بدچلن عورتوں کو پالکی میں سفر کرنے اور وراثت میں حق رکھنے کے حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ معاشرے سے بدچلنی ختم کرنے اور اسے پاکیزہ بنانے کے لیے قدیم سزائیں بحال کر دیں گئیں۔ کورنیلیہ نامی ایک عورت، سیلر نامی ایک مرد کے ساتھ مجرمانہ آشنائی میں ماخوذ ہوئی اور اس کا جرم جب پایہ

ثبوت کو پہنچ گیا تو اسے قدیم رومی سزاؤں کے مطابق زندہ دفن کرنے کی سزا ڈومیشیاں نے موبد اعظم کی حیثیت سے دی۔ یہ سزا ان دنوں عام طور پر متروک سمجھی جاتی تھی۔ کورنیلیہ کی چیخ و پکار کے باوجود اسے سراتوس کی چھاؤنی کے میدان میں زندہ دفن کر دیا گیا۔ مورخ پلینی کے مطابق ڈومیشیان نے اس مقدمے کی تحقیقات کچہری میں کرنے کی بجائے اپنے محل (البان) میں کی تھی۔ سیلر کو پنچائت کے احاطے میں کوڑے مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

قومی رومی مذہب کی حمایت کے سلسلے میں ڈومشیان نے مشرقی مذاہب کی اشاعت روکنے کی تدبیریں بھی اختیار کیں۔ اس کے عہد میں اگرچہ یہودیوں پر کوئی خاص سختی نہیں کی گئی۔ ان پر جو پیٹر دیوتا کے مندر کے لیے جو دو دراکمہ سالانہ خراج جو عائد کیا گیا تھا وہ سخت پابندی سے وصول کیا جاتا تھا۔ یہودیہ میں ایک شورش بھی بپا تھی (۶۸ء۔تا ۸۶ء) مگر اسے بلا دقت فرد کر دیا گیا تھا۔ بعض مسیحیوں نے بادشاہ کی مورت کی پرستش کرنے سے انکار کر دیا تھا انہیں سزائے موت دی گئی۔ ان پر کسی عام تشدد و تعدی کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ یوحنا، رسول (جامع انجیل) کی شہادت کے قصے کے کوئی تاریخی ثبوت نہیں ملتے۔

ویسپاشین کو بچپن ہی سے قتل و خون سے نفرت تھی۔ ایک مرتبہ اپنے والد کی غیر موجودگی میں اسے ورجل کا یہ مصرع یاد آیا تھا۔

''وہ ناپاک لوگ بیلوں کا گوشت کھاتے ہیں۔'' اس سلسلے میں اس نے ایک حکم نامہ کے ذریعے رومی سلطنت میں بیلوں کی قربانی ممنوع کر دی۔ اس کی تخت نشینی سے پہلے یا کچھ سال بعد تک اسے کوئی شخص لالچی یا حریص نہیں کہہ سکتا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے دوستوں سے فیاضی سے پیش آتا تھا۔

قومی خزانے سے قرضہ لینے والوں کے خلاف جو مقدمے پانچ سال سے التوا میں پڑے ہوئے تھے انہیں ڈومیشیان نے خارج کرا دیا اور ان مقدموں کے احیا کے لیے درخواستیں دائر کرنے کے لیئے ۱۲ مہینے کا وقت دیا گیا۔ یہ قانون بھی بنایا گیا کہ اگر مدعی خود مقدمہ ہار جائے تو اسے جلاوطنی اختیار کرنا پڑے گی۔

- مظالم

انٹونیئس کی بغاوت کو فرد کرنے کے بعد ڈومیشیان ظالم تر ہوتا چلا گیا۔ اس نے ایک نئی

اختراع یہ نکالی کہ اپنے قیدیوں کے اعضائے تناسل کچلا کر ان سے پوچھا جاتا تھا کہ ان کے ساتھی باغی کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ اسی تفتیش کے دوران بہت سوں کے ہاتھ قلم کر دیئے گئے اس بغاوت کے صرف دو راہنماؤں کو ڈومیشیان نے معافی دی۔ یہ معافی بھی انہیں اس بات کے ثبوت فراہم کرنے پر ملی تھی کہ وہ انٹونیئس اور اس کی فوج کے ساتھ نہیں تھے۔

ڈومیشیان نہ صرف ظالم تھا بلکہ سودا بازی کے لیے اس کا دماغ بھی بڑا سرگرم رہتا تھا۔ محل کے ایک دروغہ کو اس نے اپنی خوابگاہ میں طلب کیا، بڑے اعزاز سے بٹھایا اور اپنے ساتھ ظہرانے میں شریک کیا تاہم جب وہ خود کو بالکل محفوظ سمجھنے لگا تو اسے پتہ چلا کہ اس کی گردن زنی کے احکامات تو پہلے ہی جاری کر دیئے گئے تھے۔ اسی طرح ڈومیشیان ایک سابق قفصل اریسی نیئس کلیمس پر عام طور سے بڑا مہربان تھا۔ اس کو سزائے موت دیئے جانے پر احکامات جاری کرنے سے پہلے اسے گھڑ سواری کی دعوت دی گئی۔ جب وہ اس آدمی کے پاس سے گزر رہے تھے جس نے اریسی نیئس کی مخبری کی تھی تو ڈومیشیان نے اس سے پوچھا کہ کیا ہم اس بدذات کو کل بھی بولتے سنیں گے؟ اور پھر بڑی تمہید کے بعد اس کو سزائے موت سنا دی۔

ڈومیشیان کا قتل

ڈومیشیان کے قتل کا واقعہ کچھ یوں پیش آیا کہ اس نے اپنے ایک عزیز کو معمولی سے بہانے پر سزائے موت دی تھی، یہ عزیز فلیویئس کلیمس تھا۔ ڈومیشیان نے کلیمنس کے دو کمسن بچوں کے نام بدل کر ویسپاشین اور ڈومیشیان رکھ دیئے تھے۔ ڈومیشیان کے بے اولاد ہونے کی وجہ سے یہ اس بات کے قرائن تھے کہ ڈومیشیان ان بچوں کو اپنا جانشین بنانا چاہتا تھا۔

اسی دوران ایک شب بجلی اس زور سے کڑکی تھی کہ خود ڈومیشاں کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا کہ الٰہی تو کس پر یہ بجلی گرانا چاہتا ہے؟ یہ بجلی اس رات جوپیٹر دیوتا کے معبد واقع کیپٹولین پہاڑی پر، فلیوٹن مندر اور خود ڈومیشیان کی خواب گاہ پر گری تھی۔ ایک شدید طوفان نے اس کے مجسمے سے وہ کتبہ الگ کر دیا جو اس نے اپنے جشن فتح کے دوران اس پر آویزاں کیا تھا۔ اسی رات ڈومیشیان نے خواب میں دیوی منروا کو اس کے مندر سے نکل کر اپنے محل میں آتا دیکھا۔ منروا کی پرستش وہ بڑے اعتقاد سے کرتا۔ منروا دیوی نے اس کے خواب میں اسے آگاہ کیا کہ وہ مزید اس کی حفاظت نہیں کر سکے گی کیونکہ اسے جوپیٹر دیوتا نے نہتا کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک شخص اسکلیٹارین جسے اس

نے سزائے موت دی تھی مرتے ہوئے پیشن گوئی کی تھی کہ خود ڈومیشیان کو کتے بہت جلد تکا بوٹی کر ڈالیں گے۔ اس پر ڈومیشیان نے موقع پر اس شخص کو سزائے موت دے دی تھی۔

ڈومیشیان کے قتل سے ایک دن پہلے کسی نے اسے کچھ سیب تحفے میں دیئے تھے اور کہا تھا کہ انہیں وہ کل کھائے۔ اس نے اپنے ملازمین کو یہ سیب دیتے ہوئے اس کے جملے میں اتنا سا اضافہ کر دیا تھا کہ اگر یہ کل کبھی آجائے تو۔'' پھر اسی رات آدھی رات کے بعد ڈومیشیان اتنا خوفزدہ ہوا کہ چھلانگ لگا کر اپنے بستر سے باہر آگیا پھر اسی صبح اس نے ایک کاہن کو سزائے موت دی۔ اس کاہن نے دعویٰ کیا تھا کہ بجلی کی یہ شدید کڑک حکومت میں آنے والی تبدیلی کا پیش خیمہ تھی۔ پھر ڈومیشیان نے اپنی پیشانی پر نکلی ہوئی ایک پھنسی کو مسل دیا تھا۔ اس سے خون بہہ نکلنے پر ڈومیشیان نے کہا تھا کہ شاید یہی وہ خون تھا جس کے بہنے کی آسمان کو ضرورت تھی۔ پھر جب اس نے اپنے آزاد کردہ ایک غلام سے پوچھا کہ کیا وقت ہوا تو اس نے جان بوجھ کر اسے بتایا کہ یہ چھٹے گھنٹے کا عمل ہے جبکہ درحقیقت یہ پانچویں گھنٹے کا عمل تھا مگر غلام جانتا تھا کہ پانچویں گھنٹے سے ڈومیشیان ڈرتا تھا۔ ڈومیشیان نے یہ سمجھتے ہوئے کہ پانچویں گھنٹے کا خطرہ ٹل چکا ہے، فوراً غسل کیا۔ ابھی اس نے اپنا سر نہ سکھایا تھا کہ اس کے ایک غلام نے اسے اطلاع دی کہ ایک شخص اس سے فوراً ملنا چاہتا ہے۔ اور یہ شخص شاہی خوابگاہ میں اس کا منتظر ہے۔

یہ شخص اس کی بھتیجی ڈومٹیلا کا ایک ملازم، استیفانوس تھا، جس پر غبن کا الزام تھا۔ اسی استیفانوس نے ڈومیشیان کے مخالفوں کو اس کے قتل کے لیے اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ پھر یہ اپنے ایک ہاتھ پر چوٹ آنے کا بہانہ کر کے کئی روز تک اس ہاتھ کو پٹی کے سہارے لٹکائے پھرتا رہا تھا۔ ۱۸ ستمبر ۹۶ عیسوی کو قتل کے مقررہ وقت پر اس نے اسی کپڑے میں ایک چھری چھپا رکھی تھی جو اس نے اپنے ہاتھ پر لپیٹ رکھا تھا۔ وہ ڈومیشیان کے حضور میں اس درخواست کے ساتھ حاضر ہوا تھا کہ وہ ایک سازش کے متعلق اطلاع دینا چاہتا ہے۔ بادشاہ کے سامنے پہنچ کر اس نے ایک تحریر بادشاہ کے ہاتھ میں دی اور جب ڈومیشیان وہ تحریر پڑھنے میں مصروف تھا اس وقت اچانک اس نے کپڑے میں سے چھری نکال کر اس کے پیٹ میں بھونک دی۔ ڈومیشیان اپنے قاتل کے اوپر ہی گر پڑا اور اس نے اپنے غلام کو پکارا کہ اس کی تلوار لائے۔ مگر اس کی تلوار کو جو اس کے تکیئے کے نیچے رکھی تھی سازشوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے ہی کند کر دیا تھا اور وہ اس وقت کچھ کام نہ آئی ادھر

ڈومیشیان کو استیفانوس پر گرتے ہوئے دیکھ کر دوسرے سازشی بھی اس پر جھپٹ پڑے اور انہوں نے اپنے شکار کو ٹھکانہ لگا دیا۔ بادشاہ کے نوکروں نے اس کی مدد کو آنے میں اتنی دیر کر دی کہ وہ اپنے آقا تو نہ بچا سکے مگر استیفانوس کو انہوں نے موقع ہی پر ڈھیر کر دیا۔

ڈومیشیان کی عمر انتقال کے وقت ۴۴ برس تھی۔ وہ ۱۴ سال حکومت کر سکا تھا۔

سینٹ کے اراکین اس جابر بادشاہ کے مارے جانے پر جس سے وہ پہلے ہی سخت بیزار تھے، بڑے خوش ہوئے اور انہوں نے اس کے خلاف اپنے دلوں کا بخار آزادانہ نکالا جو ایک مدت سے وہ چھپائے ہوئے تھے۔ وہ جلدی جلدی ایوان سینٹ میں آئے اور اس کے پورے اور نیم قامت مجسمے جو آویزاں تھے توڑ دیئے گئے۔ یہ قرارداد پاس کی گئی کہ ہر اس چیز کو نیست و نابود کر دیا جائے جس سے اس کی یاد تازہ ہوتی ہو۔ سینٹ نے ایک حکم یہ نامہ کیا کہ ہر جگہ سے ڈومیشیان کا نام مٹا دیا جائے۔ سینٹ کے اس ظالمانہ حکم کا اثر آج تک محسوس کیا جا سکتا ہے کہ ایسے کتبات جو غیر معمولی اہم تھے اور ڈومیشیان کے عہد میں کندہ ہوئے تھے سب مٹا دیئے گئے۔

مقتول بادشاہ کی تجہیز و تکفین بھی مناسب طریق پر ادا نہیں کی بلکہ معمولی انداز میں اس کا جنازہ ایسے اٹھایا گیا جیسے رومی غربا کا اٹھایا جاتا تھا۔ پھر اس کی لاش نذر آتش کر دی گئی۔ اس کی ہمدرد آیہ فیلس نے کسی نہ کسی طرح اتنا ضرور کیا کہ اس کی راکھ خاندان فلیوین کے اسی مقبرے میں رکھوا دی جس میں ڈومیشیان کی بھتیجی جولیہ کی راکھ رکھی گئی تھی۔ یہ مقبرہ خود ڈومیشیان نے اپنے کاندان کو قبروں کے لیے تعمیر کروایا تھا۔ ڈومیشیان اپنے عہد حکومت میں دس مرتبہ قنصل منتخب ہوا تھا۔ ایک مرتبہ مسلسل ۸۲ء سے ۸۸ء تک یعنی سات سال تک منتخب ہوتا رہا تھا۔ پھر بعد ازاں ۹۰ عیسوی تا ۹۲ عیسوی اور ۹۵ عیسوی میں۔ اس نے کبھی مئی کے مہینے کے آگے اس عہدے کے اختیارات اپنے ہاتھ میں نہیں رکھے تھے اور بعض اوقات وہ وسط جنوری ہی میں قنصل شپ سے دست بردار ہو جاتا تھا۔ یہ گویا اپنے باپ کی تقلید تھی جو اپنے عہد حکومت میں بالعموم ہر سال قنصل منتخب ہو جاتا تھا، لیکن ڈومیشیان نے مزید ترقی یہ کی تھی کہ ۸۴ء میں اپنے آپ کو آئندہ دس سال کے لیے قنصل منتخب کروا لیا تھا۔ ڈومیشین خود اپنے آپ کو سختیوں میں ڈالنے سے متنفر رہا تھا۔ جب وہ رومہ میں ہوتا تو بمشکل ہی کبھی سیر کے لیے یا گشت کے لیے نکلتا تھا۔ اور عسکری مہمات اور دیگر سفروں میں کبھی گھوڑے کی پشت پر سوار نہ ہوتا بلکہ پالکی میں بیٹھ کر سفر کرنا پسند کرتا تھا۔ اگرچہ وہ

ایک انتہائی اچھا تیر انداز تھا مگر اسے کبھی ہتھیاروں سے دلچسپی نہیں رہی تھی۔ شکاری بھی وہ غضب کا تھا اس نے اپنی جاگیر البان Alban میں ہزاروں جنگلی جانوروں کو شکار کیا تھا۔ بہت سے چشم دید گواہوں کے بیان کے مطابق وہ بعض اوقات اپنے شکار کو اس کے سر میں دو تیر مار کر شکار کر لیتا تھا۔ یہ دو تیر اس جانور کے سر میں دو سینگوں کی طرح پیوست ہو جاتے تھے۔ اس کی تیر اندازی میں مہارت اس بات سے عیاں ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات وہ اپنے کسی غلام کو تھوڑے سے فاصلے پر کھڑے ہو کر ایک ایک ہاتھ بلند کرنے کو کہتا تھا اور پھر بڑی مہارت سے اس کی انگلیوں کے درمیان سے کئی تیر گزار دیتا تھا۔ اپنے عہد کے آغاز، میں اس نے بڑی مشقتیں مول لیں اور جلی ہوئی اور تباہ شدہ لائبریریوں کو بحال کیا اور کئی گم گشتہ کتابیں بھی ڈھونڈھ نکالیں اور بہت سے کتبات اور نایاب کتابوں کی نقول اسکندریہ سے منگوا کر رومہ کی لائبریریوں میں محفوظ کیں، تاہم وہ بذات خود ایک طالب علم خود کبھی نہیں رہا نہ ہی براہ راست اسے علوم سے کوئی دلچسپی تھی۔

قیصری عہد کے سکّے اوران پر کندہ شبیہات

عہد قیاصرہ میں پہلا سکہ جس پر کسی زندہ شخصیت کی شبیہہ پہلی مرتبہ بنائی گئی تھی وہ قیصر جولیس کا جاری کردہ چاندی کا دینار Denarius تھا جس پر خود قیصر جولیس کی تشبیہ کندہ کی گئی تھی۔ یہ قیصری سکہ فروری ۴۴ ق م میں جاری کیا گیا تھا۔ یہ اس سلسلہ کا پہلا سکہ تھا جس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تقریباً ہر قیصر نے اپنے کے سکوں پر اپنی شبیہہ کندہ کرائی۔ اس سے پہلے جمہوریہ رومہ میں سکوں پر مختلف دیوتاؤں اوران افراد کی شبیہات کندہ کی جاتیں جو وفات پا چکے تھے۔ البتہ یونانی بادشاہ اپنے سکوں پر عام طور پر اپنی شبیہات کندہ کراتے تھے۔ قیصری عہد کے سکوں پر قیصر زمانہ کے سر اور چہرے کی شبیہہ کا اس کی زندگی میں کندہ کرالیا جانا دراصل جولیئس قیصر کی شاہی خواہشات کی آئینہ دار تھی۔ جولیس قیصر نے اپنی اس شبیہہ میں پھولوں کا تاج زیب سر کیا ہوا ہے جبکہ دیگر قیصروں نے اس کی بجائے غار Laurel کے پتوں سے بنا ہوا تاج زیب سر کیا ہوا ہے۔ یا پھر سونے کے بنے ہوئے تاج پہنے ہوئے ہیں جو دراصل رومہ کے ابڑسکن بادشاہوں کے سنہرے تاج سے مشابہ تھے۔

قیصر آگسٹس کے عہد کے طلائی سکوں پر اس کی نیم قامت شبیہہ پہلی مرتبہ سپین کی ٹکسالوں میں ڈھالی گئی تھی۔ سر کا خاکہ یا ماڈل سکوں پر کندہ کرنا جولیس سیزر کی اختراع تھی جبکہ آگسٹس نے اپنے عہد کے سکوں پر اپنے چہرے کی شبیہہ کندہ کرائی تھی۔ چہرے کی اس تشبیہ کی زیب وزینت میں اضافہ ان شاہی القابات سے کیا گیا تھا جو اس سکے کی پشت پر کندہ کئے گئے تھے اور مثالی تھے۔ اس شبیہہ میں قیصر آگسٹس کا جواں چہرہ دکھایا گیا ہے۔ قیصر آگسٹس کے عہد کا یہ سکہ تقریباً ۱۵ ق م میں ڈھالا گیا تھا اور اس وقت وہ ایک جواں سال شخص نہ تھا بلکہ پچاس کی عمر سے تجاوز کر چکا تھا۔ اس شبیہہ میں قیصر آگسٹس نے ایک فاتح اور ایک بہادر فوجی جرنیل کا تاج زیب سر کئے ہوئے ہے جبکہ اس سکے کی پشت پر دو مزید تاج قیصر آگسٹس کے دروازے پر بنائے گئے ہیں جو اس کی فتوحات کے اعزازات کے طور پر ہے۔

قیصر ٹائبیریئس کی شبیہہ بھی اس کے عہد کے ایک طلائی سکے پر کندہ کی گئی ہے۔ یہ طلائی سکہ گال (فرانس) میں واقع لیون Lyons کی ٹکسال میں ڈھالا گیا تھا۔ لیون میں یہ ٹکسال قیصر آگسٹس نے قائم کی تھی۔ اس ٹکسال میں صرف قیمتی دھاتوں کے سکے ہی ڈھالے جاتے تھے۔ ٹائبریئس کی اس سکے پر کندہ یہ شبیہہ شخصیت سے عاری اور مثالی ہے۔ یہ ٹائبریئس کی اس قدامت پسندی کی علامت بھی ہے جس کی وجہ سے وہ آگسٹس کے عہد کی ہر تبدیلی کی طرح سکوں کے میدان میں بھی آگسٹس کی پیروی پر مطمئن نظر آتا ہے۔ اس کے سکوں پر جو کتبات یا تحریریں کندہ ہیں انکے مطابق اس بات کو واضح کیا گیا تھا کہ ٹائبریئس آگسٹس دیوتا کا جانشین ہے سکے کی پشت پر ٹائبریئس کو اس کی فاتحانہ رتھ پر سوار دکھایا گیا ہے جو اس کی جرمن اور الیریکم کی فتوحات کی یادگار تھی۔

قیصر کالی گولا نے پہلی مرتبہ کانسی کے سیس ترتیوس Sestertius یا کم قیمت دھات کے سکے پر اپنی تشبیہہ کندہ کرائی۔ اس کی تجویز پر کندہ کاریا نقش گرنے زیادہ مفصل شبیہہ کندہ کی جس میں سانچے کے ذریعے زیادہ نمایاں خدوخال پیش کیے گئے تھے۔ کالی گولا کے القابات جو سکے کی پشت پر کندہ کیے گئے ان میں نہایت احتیاط سے اس کا شجرہ نسب قیصر آگسٹس سے جوڑا گیا تھا۔ سکے کی پشت پر کالی گولا کو اس کی افواج سے خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ قیصر کلاڈیس کے عہد کے کانسی کے سکے سیسترتیوس کے ساتھ سکوں پر شبیہہ ابھارنے کے فن میں مزید پیش رفت ہوئی جیسا کہ اس سکے پر قیصر کلاڈیس کی تشبیہہ میں اس کی گردن کے عضلات تک نمایاں کر دیئے گئے تھے۔ البتہ سکے پر کندہ تحریروں میں اب نسبی دعوؤں پر زور دینے کی بجائے ان اختیارات کا واضح ذکر کیا گیا تھا جن کے بل بوتے پر قیصر کلاڈیس حکمرانی کر رہا تھا۔ اس سکے کی پشت پر شاہ بلوط کے پتوں کا ایک تاج دکھایا گیا تھا اور تحریر میں ''شہریوں کی زندگیاں بچانے'' کے لیے لاطینی زبان میں "Obcives Servato" کے الفاظ کندہ کیے گئے تھے یہ محض ایک روایتی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے تھا۔

شہنشاہ نیرو کے عہد میں رومی سکوں پر شبیہہ سازی کا فن اپنے عروج پر پہنچ گیا تھا۔ اس عہد کے سکوں پر قیصر نیرو کی نیم قامت تصویر میں اس کے چہرے کے خدوخال، اس کی داڑھی، اس کے بالوں اور اس کے تاج کو بڑے مفصل طور پر دکھایا گیا تھا۔ قیصر نیرو کی سانڈ کی گردن کی طرح ابھری

ہوئی گردن کو دکھانے میں کسی خوشامد پرستی سے کام نہیں لیا گیا تھا بلکہ اسے من وعن پیش کر دیا گیا تھا اور اس کی گردن کا یہ عکس حقیقت کے قریب تر تھا۔ اس سکے کی پشت پر رومہ کی تجسیم پیش کی گئی تھی جس کے سر پر نیزے اور ڈھال سے جنگی خود بنایا گیا تھا۔ انگریزی مترجم کے مطابق یہ سکہ برطانوی سکوں کا دور دراز کا جدامجد تھا۔

قیصر گالبا وہ پہلا شہنشاہ تھا جسے رومہ کے باہر منتخب و نامزد کیا گیا تھا۔ یہی رومہ کا پہلا حکمران تھا جو بادشاہت تک اپنی موروثیت یا دیگر کوائف کی بجائے افواج کی حمایت سے پہنچا تھا۔ قیصر نیرو کے عہد کے سکوں کی طرح گالبا کے عہد کے سکوں میں بھی اس کی شباہت کو حقیقت کے قریب تر دکھایا گیا تھا اور وہ ایک شہنشاہ کی بجائے اس شبیہہ میں ایک تجربہ کار سپاہی زیادہ نظر آتا ہے جو وہ حقیقت میں تھا۔ اس کے علاوہ اس کے چہرے پر اس کی درشتی اور وحشت بھی نمایاں ہے۔ تحریر کی درشتی کو جھالروں سے خوشنما بنایا گیا ہے۔ سکے کی پشت پر فتح کی تجسیم پیش کی گئی اگرچہ گالبا کی فتح نے اس کے بہت کم وقت کے لیے حکومت کرنے کا موقع دیا تھا۔

قیصر اوتھو اپنے عہد حکومت میں کانسی کا کوئی سکہ جاری نہ کر سکا۔ اسکے عہد کے سکوں پر اس کی محدود سی شبیہہ صرف چاندی اور سونے کے سکوں تک محدود رہی۔ اس کے سکوں کے متعلق ماہرین نے لکھا ہے کہ وہ معیار میں قیصر نیرو اور قیصر گالبا کے عہد کے سکوں سے بہت کم تر تھے۔ اس کا پتہ اس کے سر پر سجائے گئے، تاج سے بھی چلتا ہے۔ ان سکوں کی پشت پر امن خواہی کی جو تحریر کندہ کی گئی ہے وہ اس کے عہد کی خانہ جنگی کی وجہ سے امن قائم کرنے کی ایک موہوم سی امید سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

قیصر ویٹیلئس کے عہد کے کانسی کے سکوں پر اس کی شبیہہ حقیقت پسندی کی ایک فتح نظر آتی ہے۔ قیصر ویٹیلئس کی لمبی ناک، بھاری جبڑا اور اس کی گردن کی پشت پر نمایاں ہونے والی چربی کی تہیں حقیقت کے بالکل قریب ترین اور اس کے چہرے کو خوبصورت دکھانے کے لیے کسی تصنع اور بناوٹ سے کام نہیں لیا گیا اور اس کے چہرے کے یہ تمام خدوخال بے کم وکاست پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے درج خطابات اور القابات میں ایک جرمانیکس بھی ہے جو اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ اس شہنشاہ کو جرمنی میں تعینات افواج نے اپنی حمایت سے تخت شاہی تک پہنچایا تھا۔ سکے کی پشت پر معانقہ جو بوسہ امن کی علامت ہے دکھائی گئی ہے جو جنگ وجدل کے اس سال میں انسانوں کی

فطری خواہش تھی۔ قیصر ویسپائین کی رومہ میں آمد کے بعد ۷۱ عیسوی میں جاری کئے جانے والا ویسپاشین کے عہد کا کانسی کا سیسترتیوس اس کی شبیہہ کے ساتھ جاری ہونے والا اس کا پہلا سکہ تھا۔ اس میں ویسپاشین کی شبیہہ بڑے حقیقت پسندانہ انداز ہی میں پیش کی گئی ہے۔ یہ ایک ایسے جنگجو سپہ سالار کی شبیہہ ہے جو ۶۹ عیسوی میں اقتدار کے حصول کے لیے ہونے والے کئی معرکوں میں سرخ رو ہوا تھا۔ اس سکے کی پشت پر جنگ کا دیوتا مریخ دیوتا قیصر ویسپاشین کی فتحمندی کی خبر کے ساتھ اس کے لیے فتح کی تجسیم اور ٹرافی لیے کھڑا ہے۔

قیصر طیطس کے عہد کے سکوں پر اس کی شبیہہ کسی طور پر زوردار نہیں مگر اس کے باپ کے سخت وکرخت چہرے کے مقابلے میں اس کا چہرہ ملکوتی نظر آتا ہے۔ سکے کی پشت پر Pieta Augusita رقم ہے جس کا مطلب ''مقدس آگسٹا'' بنتا ہے۔ طیطس اور ڈومشیان ایک دوسرے کو دائیں ہاتھ سے تھپک رہے ہیں جو دونوں میں خوشگوار تعلقات کی علامت ہے جو شاید اس افواہ کو دبانے کے لیے دکھایا گیا تھا کہ ڈومیشان طیطس کے خلاف ہے اور اس کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے۔

قیصر ڈومیشیان کے عہد کے سکوں میں پہلی مرتبہ حقیقت پسندانہ انداز کو ترک کر کے قیصر کو خوبصورت اور دلکش خدوخال کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ اس کے بال گھنگریالے ہیں۔ اس کی چھاتی پر منروا دیوی کا تمغہ آویزاں ہے جو اس کی سرپرست دیوی تھی۔ قیصر ڈومیشان نے یہ سکہ ۹۰۔۸۹ء میں جاری کیا تھا۔ اس سکے کی پشت پر یہ سنین رقم ہیں۔ فتح مجسم شہنشاہ کو تاج پہنا رہی ہے۔ جو غالباً اس کی سرماشی سویونی قبائل پر فتح کی علامت کے طور پر دکھایا گیا تھا۔

تکملہ مترجم: قیصر عہد میں رومی معاشرت

قیصری عہد میں جہاں رومہ میں دولت کی ریل پیل ہوئی وہیں رومہ مین دور ونزدیک سے آئے ہوئے غیر ملکیوں کی بھی کثرت ہوگئی۔ ان غیر ملکیوں میں یونانیوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی۔ ان یونانیوں کی ہمہ رنگی ایک ضرب المثل تھی اور ایشیائے کوچک کی یونانی نوآبادیوں اور خود یونان کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے یہ لوگ حسب ضرورت ہر قسم کے کام کرنے پر آمادہ ہوجاتے تھے۔ اور دولت مند رومیوں کے گھروں میں اپنے لیے کوئی نہ کوئی جگہ نکال لیتے تھے۔ رومی امراء زیادہ تر رومہ کے محلے اسکولین میں رہتے تھے اُسے اس وقت کے رومہ کا ''ویسٹ اینڈز'' (لندن کا ایک علاقہ) سمجھنا چاہیے رومی مورخ جونال نے لکھا ہے کہ یونانی فاقہ کش ہر فن مولیٰ ہوتے تھے۔ وہ صرف ونحو پر دسترس رکھتے تھے، فن خطابت میں انہیں کمال حاصل تھا۔ وہ معمار بھی تھے اور نقاش بھی، اتالیق، کاہن، طبیب، جادوگر اور اداکار بھی، غرض جو کام کہیئے وہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ اگر آپ حکم دیں کہ وہ آسمان سے ستارے توڑ لائیں تو وہ اس کے لیے بھی تیار تھے۔ یہ یونانی طالع آزما خوشامد سے گھٹس بیٹھنے کے بھی اس استاد تھے۔ یہ اہل ثروت کی رضاجوئی حاصل کرنے میں اپنے رومی حریفوں سے بازی لے جاتے تھے۔

غلاموں کی حالت

رومہ کی غیر ملکی آبادی میں بہت بڑی تعداد غیر ملکی غلاموں کی تھی۔ یہ شہر کی پوری آبادی میں نصف سے زائد تھے۔ سلطنت رومہ کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں بھی ان کی بڑی کثرت تھی۔ اس عہد میں بڑی کم قیمت پر غلام دستیاب ہوجاتا تھا۔ مثلاً ایک جوان اور اچھے چال چلن کے غلام کی قیمت محض بیس پونڈ تھی۔ ایک چھ سالہ کنیز تقریباً آٹھ پونڈ میں مل جاتی تھی۔ ہرچند رومی معاشرے میں دوسری صدی میں انسانیت اور خداترسی کے جذبات پھیلتے جاتے تھے جس کا ایک سبب رواقی فلسفیوں کی تعلیمات کو قرار دینا چاہیے مگر اس کے باوجود اس رومی معاشرے میں غلام

زبوں حالی کا شکار تھے۔ یہ کیفیت خاص کر غلاموں کے ان بڑے بڑے گروہوں کی تھی جنہیں سوداگر پیشہ لوگ صنعت وحرفت کے کاموں پر لگاتے تھے۔

گرانی اجناس کے علاوہ متوسط آمدنی کے آدمی کو رومہ میں ہر چیز راحت واطمینان کے معارض نظر آتی تھی۔ دن کے وقت تو رومہ کے گلی کوچوں میں معمولی آمدورفت ہی سے کان میں پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی اور رات کو بھی گاڑیوں کی بڑی گڑگڑاہٹ سنائی دیتی رہتی تھی کیونکہ دن کے وقت گاڑیوں کو شہر کے بازاروں سے گزرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اسی شوروغل کی وجہ سے اس عہد کے رومہ میں نیند ایک ایسی نعمت ہوگئی تھی جس سے فقط امراء ہی مستفید ہوسکتے تھے۔ رومہ کے تنگ بازاروں میں جہاں اتنا رش ہوتا تھا کہ کھوئے سے کھواء چھلتا تھا، پیدل چلنا بھی ایک مصیبت تھا خصوصاً ایسے آدمی کے لیے جس کے پاس اتنا بھی روپیہ نہ ہو کہ وہ پالکی میں سوار ہونے کا کرایہ ادا کرسکے۔ پیدل چلنے والے کو رومہ کے گلی کوچوں میں کسی مکان کی کڑی سے چوٹ آنے کا، کسی سوار کے ایڑی دار جوتوں سے روندے جانے یا بالائی منزل سے گرنے والے پتھروں کے نیچے دب جانے کا خطرہ رہتا تھا۔ خاص طور پر رات کے وقت کسی غریب آدمی کا بازار سے گزرنا بھی بڑے جان جوکھم کی بات تھی۔ کیونکہ ہمیشہ احتمال رہتا تھا کہ کسی بالاخانے کی کھڑکی سے کوئی شے سر پر نہ آپڑے یا ممکن ہے راہزنوں کا حملہ ہوجائے۔ یا کوئی خوامخواہ جھگڑا شروع نہ کرکے اسے راستے ہی میں روک نہ لے۔ یا بدمعاشوں کی کسی ایسے گروہ سے نہ پالا پڑ جائے جو نیرو کی تقلید میں رات کو گلی کوچوں میں خوبصورت خواتین کو شکار کرنے کے لیے نکلتے تھے۔ کوئی شخص جو ان بدمعاشوں کے ہاتھ پڑ جاتا، بری طرح پٹتا تھا اور بعض اوقات وہ اسے کمبل میں لپیٹ کر فٹ بال کی طرح اچھالتے تھے۔ اس زمانے میں رومی معاشرے میں ضیافتوں کا بھی بڑا رواج تھا۔ ایسی دعوتوں پر رومی امراء ہزاروں پونڈ سے زائد محض گلاب کے پھولوں کی فراہمی پر صرف کرتے تھے۔ ایک خوش خوراک رومی اپی کیورس کا ذکر ملتا ہے جو آگسٹس اور ٹائبریس کے زمانے کا آدمی تھا۔ اس کے دسترخوان کے تکلفات ضرب المثل بن گئے تھے۔ گو قیصر ویسپاشین کی سادگی وضع سے بظاہر اصلاح ہوئی مگر پھر بھی ضیافتوں کو رواج قائم رہا۔ اسی طرح دوسری صدی کے رومی بادشاہوں کا طرز ماندوبود سادہ اور غیر مسرفانہ رہا۔ تاہم قیصر نیرو محض ایک دعوت پر لاکھوں روپے صرف کرنے کے لیے مشہور تھا۔

تعلیم

رومی معاشرے میں اگرچہ تعلیم لازمی نہیں تھی تاہم عام ضرور تھی۔ ابتدائی جماعتوں کی فیس بہت کم یعنی محض ۱۲ روپے سالانہ تھی۔ عہد قیصری میں اعلیٰ سے اعلیٰ طبقے کے لوگ بھی اپنے بچوں کو عام سرکاری مدارس اور سکولوں میں داخل کراتے تھے۔ البتہ شاہی خاندان میں بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام ہمیشہ گھر پر ہی کیا جاتا تھا۔ رومہ کے یہ مدرسے عام اطوار اس قسم کے دالانوں میں ہوتے تھے جن کا رخ گلی کی طرف ہوتا تھا۔ ان مدرسوں میں گرمائی اور سرمائی تعلیمی کورس پڑھائے جاتے تھے۔ یہ تعلیمی کورس ''لی تراتور'' کہلاتے تھے۔

اخلاقی حالت

رومی معاشرے کی اخلاقی حالت اگرچہ کچھ بہتر نہیں تھی تاہم کالی گولا اور نیرو جیسے بادشاہوں یا ملکہ مسالینہ اور اگریپینا جیسی شاہی خواتین کی بداطواریوں کے جو قصے مورخین نے بیان کیے ان سے عام رومیوں کے اخلاق کے متعلق کوئی نتیجہ نکالنا قطعی ایک غلطی ہوگی۔ تاہم یہ ممکن ہے کہ اس قسم کی اتفاقی شیطنیت اکثر عوام وخواص کے متوسط اخلاقی معیار سے بھی کوئی بعید از کار تعلق رکھتی ہو۔ ہمیں رومی معاشرے کی اخلاقیات کے متعلق مورخ جونال کے جو بیان ملتے ہیں انہیں بھی پڑھنے میں احتیاط برتنا پڑتی ہے۔ یاد رہے اسی مورخ وشاعر کی سب سے بڑی ہجو کا موضوع اس کے زمانے کی خواتین کی بدچلنی ہے، لیکن بہت سے بے ہودگیاں جن کی وہ خبر دیتا ہے ہر زمانے اور ہر معاشرے میں پائی جاتیں ہیں۔ اس نے خواتین کے نقالوں، پہلوانوں، سازندوں اور نے نوازوں پر عاشق ہو جانے کا جو حال لکھا ہے وہ شاید حقیقت کے قریب تر ہو۔

رومی طعام

رومی دن کے پہلے کھانے (ناشتہ) کو ''بن تاکلوم'' کہتے تھے۔ یہ بالعموم چاشت کے وقت کھایا جاتا تھا۔ یہ ہلکی پھلکی غذا پر مشتمل ہوگا تھا جس میں صرف روٹی، نمک یا شہد کے ساتھ پکا کر کھاتے یا شراب میں چور لیتے تھے۔ بعض اوقات مدرسہ جانے والے بچوں کو اعلیٰ الصبح پوری یا کچوری کی قسم کی کوئی چیز کھلا دی جاتی تھی۔ دوسرا کھانا ''پراندیوم'' Prandyome کہلاتا تھا۔ یہ انگریزوں کے ''لنچ اور فرانسیسیوں کے'' واژو نے'' جیسا ہوتا تھا۔ اور رومیوں کے حساب سے چھٹی ساعت (چھٹے گھنٹے) یعنی دوپہر گیارہ بجے تناول کیا جاتا تھا یہ بھی اس قدر سادہ ہوتا تھا کہ سوائے

روٹی کے اس میں کچھ نہ ہوتا تھا مگر اس میں قسم قسم کے کھانے، مچھلی، گوشت اور مرغ وغیرہ بھی ہو سکتے تھے۔ لیکن دن کا اصلی کھانا ''کنا'' نویں ساعت پر (بعد ظہر) کھایا جاتا تھا یاد رہے رومی لوگ کھانا ہاتھ سے کھاتے تھے اور انکے ہاں انگریزوں کی طرح چھری کانٹے کا رواج نہ تھا۔ ہاتھ سے کھانے کی وجہ سے ہر دور کے بعد ہاتھ دھوتے اور روٹی کے ٹکڑوں سے پونچھتے تھے جو بعد ازاں کتوں کو ڈال دیئے جاتے تھے۔ دعوتوں میں مہمانوں کی تعداد عام طور پر نو ہوتی تھی۔ بیچ میں دسترخوان کی جگہ چھوڑ کر تین اطراف میں لکتوس یا تخت بچھائے جاتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک پر تین آدمی بیٹھتے تھے۔ یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ رومیوں کے ہاں کھانے کا لباس علیحدہ ہوتا تھا۔ کھانے کا ذکر کرنے کے بعد ان ضیافتوں کو تذکرہ بھی ضروری ہے جو بادشاہ اپنے احباب کو دیا کرتے تھے۔ ان دعوتوں کا بلاوا بھی بڑے اہتمام سے دیا جاتا تھا اور اسے بڑے سے بڑے رومی اعیان بھی اپنے لیے کمال عزت افزائی تصور کرتے تھے۔ استائیوس کو ڈومیشیاں کی دعوت میں بلائے جانے کی وہ مسرت ہوئی تھی کہ اس تقریب کے لیے اس نے ایک خصوصی نظم تحریر کی تھی۔ رومی اعیان کی بیویاں بھی بعض اوقات شاہی دعوتوں میں موجود ہوتی تھیں۔ جیسے کہ قیصر اوتھو کی دعوت کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ قیصر کلاڈیس بھی برابر بڑی بڑی ضیافتوں کا اہتمام کیا کرتا تھا۔ جن میں ۶۰۰ کے قریب مہمان شریک ہوتے تھے۔ قیصر کلاڈیس کی ایک ضیافت کے متعلق مشہور ہے کہ دعوت میں شریک ایک مہمان پر شبہ ہوا کہ وہ سونے کا جام چرا کر لے گیا۔ لہٰذا دوسرے دن پھر وہ ایک دعوت میں شریک ہوا تو اس کے آگے مٹی کا ایک آبخورہ رکھ دیا گیا۔ قیصر آگسٹس کی دعوتوں کا کھانا بہت بہت سادہ ہوتا تھا اور قیصر ٹائبریس کے کھانے کے بارے میں کہا جاتا کہ اس سے بہتر ہوتا تھا۔ قیصران رومہ ہی کی دعوتوں میں سے کسی میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ چاندی کے ساغر و ظروف جن میں ہر مہمان کے سامنے کھانا و شراب رکھی گئی تھی۔ نیز وہ غلام جو ہر ایک کو کھانا کھلا رہا تھا ہر مہمان کو بطور تحفہ دے دیا جائے۔''

شہر روما

اب ہم اختصار کے ساتھ روما کے موقع کا ذکر کریں گے اور بتائیں گے کہ آس پاس کے لاطینی شہروں کے مقابلے میں روما کے لئے ترقی کے مواقع بیشتر کیوں تھے۔ ٹائبر ندی کے مشرقی کنارے پر جو پشت پہاڑیاں ہیں اُس زمانہ میں بھی قابل سکونت نہ ہوں گی روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ قدیم ترین عہد میں ان پہاڑیوں کے درمیان کی نشیبی زمین میں دلدل اور نالے تھے ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ندی کا پاٹ اس زمانے میں زمانۂ حال کے مقابلے میں بڑا تھا جس کی وجہ سے شہر کے موقع کا زیادہ تر حصہ طغیانی سے زیر آب ہو جایا کرتا تھا لیکن پہاڑیاں اس زمانے میں زیادہ اونچی وسیع اور قابل حفاظت تھیں ان کے قرب میں قابل زراعت زمین کا ایک وسیع خطہ تھا اور ٹائبر ندی کی راہ سے سمندر سے جو صرف ۱۵ میل پر تھا آمد و رفت کا سلسلہ قائم تھا۔ روما کا موقع اچھا تھا جس کی وجہ سے اس کے باشندے زراعت میں مصروف ہونے کے باوجود ممالک غیر سے اپنے تعلقات رکھ سکتے تھے۔ اندرونی ملک کے لاطینی شہر مثلاً ٹائی بور، پیری بنیس ٹی، ٹسکیولم مقامات سکونتی کے لحاظ سے روما سے بہتر تھی مگر سمندر سے دور تھے اور اس کا وقت زیادہ تر خود کو اپنے ہمسایوں سے محفوظ رکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ نشیبی خطہ میں جو شہر تھے وہ زبردست نہ تھے۔ ان کی وقعت کا بھی ہم اندازہ نہیں کر سکتے کیونکہ ان میں سے اکثر کے مواقع نہ تو معلوم ہیں نہ ان کے متعلق کوئی قیاس کیا جا سکتا ہے۔ ساحلی شہروں میں اندرون ملک کے شہروں کی خصوصیتیں بھی نہ تھیں اور مرکز ضلع سے دور ہونے میں جو نقصان تھا اس کی تلافی سمندر کی قربت سے نہ ہوتی تھی کیونکہ لاطیم کا ساحل زمانہ قدیم کے چھوٹے چھوٹے جہازوں کے بھی لنگر انداز ہونے کے قابل نہ تھا۔ تجارت جو کچھ تھی وہ ٹائبر ندی کے دہانے پر ہوتی تھی۔

جس پر روما کا عمل دخل زمانۂ قدیم سے تھا اس ندی کے شمال میں تمام ساحل پر اہل اٹروریا کا

لے نی سین (Landes Kunde) صفحات ۳۰۴، ۳۰۷

قبضہ تھا مگر کچھ روز کے بعد روما کو بھی اس طرف ایک تنگ قطعہ زمین مل گیا جنوب کی طرف پہلا مقام جو جہاز رانی کے لئے مناسب تھا ایگنم تھا جہاں کچھ جہازی لوگ رہتے تھے مگر ان کا رجحان زیادہ تر بحری قزاقی کی طرف تھا اور اس کا شمار لاطینی بستیوں میں نہ تھا بلکہ اس وقت ہونے لگا جبکہ رومانے والسکیوں سے عرصہ دراز کی جنگ وجدال کے بعد اس مقام میں ایک نوآبادی قائم کی۔ اس کے علاوہ اسٹرابو کا بیان ہے کہ ملیریا[1] کا ظہور ابتداء سواحل ہی پر ہوا اور پھر تمام کہیم پے نیا میں پھیل گیا۔ واقعات مذکورۂ بالا سے ظاہر ہے کہ روما کا موقع باوجود چند وقتوں کے ایک ترقی کن قوم کے لئے زیادہ مناسب تھا بمقابلہ قرب وجوار کے شہروں کے جن کے باشندوں سے اس کے مذہبی اور قومی تعلقات تھے مگر یہ بھی واضح رہے کہ عمدہ جغرافیائی مواقع سے نفع اٹھانے کے لئے ضرورت ہے کہ قوم میں عاقبت اندیشی اور جفاکشی کا مادہ بھی ہو۔ قدیم روما کے اکابر کے حالات سے ہم بالکل ناواقف ہیں مگر روایات میں جو مصنوعی اور ناقابل وثوق ہیں بیان کیا گیا ہے کہ روما کے قدیم بادشاہ نہایت سرگرمی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرتے تھے ممکن ہے کہ یہ روایت ایک حد تک درست ہو۔

(۲۶) شہر روما کی بنا کے متعلق صرف اس قدر معلوم ہے کہ ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے۔ وارو نے حساب لگا کر روما کی بنا کی تاریخ ۷۳۳ ق۔م قرار دی ہے مگر یہ ۷۰۰ سال بعد کا حساب ہے جس پر رد و قدح کرنے کی ضرورت نہیں شہر روما کو رفتہ رفتہ ترقی ہوئی اس کے متعلق تمام علما کو اتفاق ہے روایات کے منتشر بیانات کی توثیق زمانہ حال کی تحقیقات سے ہوتی ہے اور ترقی کی اہم منازل کا تعین ایک حد تک صحت کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ میرا لفظی بیان نقشے سے بہتر نہیں ہو سکتا اس لئے ذیل میں ایک نقشہ درج ہے:

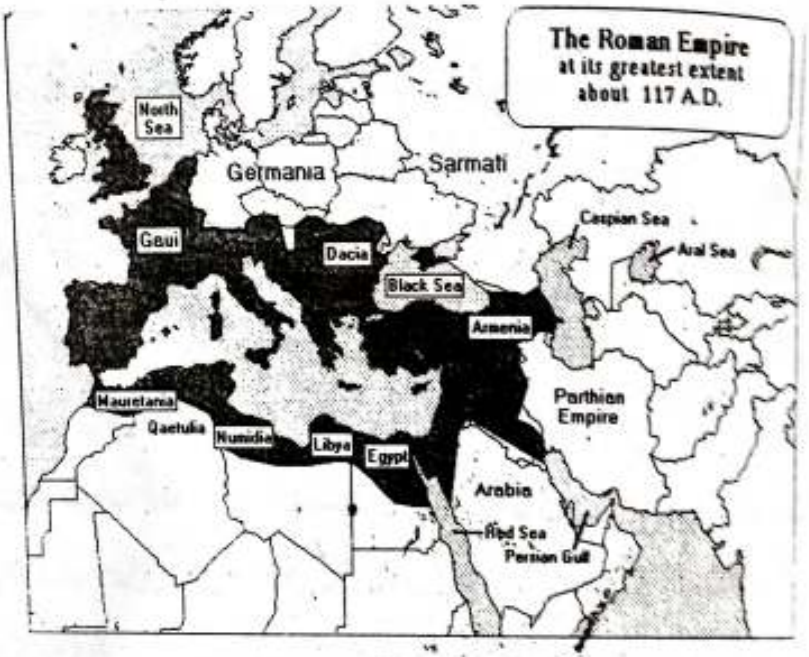

جس کی توضیح کی جائے گی۔ پہلا مقام جس پر آبادی قائم ہوئی کوہ پلاٹی نس یا پلاٹیئم تھا جس کی چوٹی پر مکانات بخوبی تعمیر ہو سکتے تھے اور خندقوں اور فصیلوں کی تعمیر سے اس کی حفاظت بھی ہو سکتی تھی۔ شمال مشرق کی طرف سے اس میں داخلہ ہو سکتا تھا اور اسی جانب ایک پھاٹک اور مصنوعی استحکامات بنے ہوئے تھے یہ مستحکم مقام (Rouna quadrata) کے نام سے موسوم تھا اور اس پر نے قرب و جوار کی نشیبی زمین کی نگرانی ہو سکتی تھی بالخصوص ویلیا کے نشیبی علاقے کی جو کوہ ایسکوئی لین تک چلا گیا

تھا۔ کوہ مذکور پر اس کے بعد آبادی قائم ہوئی اور اس جدید محلّہ کے چاروں طرف ایک فصیل بنادی گئی جس کے سات حصے حسب ذیل تھے (۱) کوہ پلائین خاص (۲،۳) اس کے ملحقات ویلیاء کیرمالس (۴،۵،۶) ایسکوئی لین کے تین حصے، اوپیس کس تیس قاگوتال (۷) مکانوں کا ایک مجموعہ ایسکوئی لین کے شمال و مغرب میں جو سوبورا کے نام سے موسوم تھا۔ ان حدود کے درمیان ایک شہر کے ہونے کا ثبوت ایک قدیم تہوار (Septimontium) ہفت کوہ) سے ہوتا ہے جس کا تعلق روما کے صرف انھیں حصوں سے تھا۔ اس کے علاوہ یہ بھی صحیح ہے کہ ان محلوں کو (Montes) اور ان کے باشندوں کو (Montam) کہتے تھے۔ اس کے بعد کی منزل کی نوعیت کچھ اور ہے۔ شمال میں کوئی ری نال کی پہاڑی پر ایک دوسری بستی سائن قوم کی آباد ہوئی۔ روایات میں بیان کیا گیا ہے کہ دونوں رقیب قوموں میں اولاً سخت جنگ ہوئی مگر بعد میں دونوں نے مل کر ایک سلطنت بنائی علیحدہ مذہبی رسموں سے جو زمانہ بعد میں باقی تیں ثابت ہوتا ہے کہ وہ آزاد قومیں علیحدہ علیحدہ آباد تھیں اور کچھ روز کے بعد دونوں میں اتحاد ہو گیا ایک قوم کا مرکز پلاٹین تھا اور دوسری کا کوئی ری نال۔ مگر کوئی ری نال اور وی می نال کو بجائے (Montes) کے کولیس (چھوٹی پہاڑے) کہتے تھے اور ان کے باشندوں کو (Collim) کہتے تھے۔ غالباً دو اور پہاڑیاں کیپی ٹولین اور کائی لین بھی اس جدید حلقے میں شامل تھیں۔ کیپی ٹولین انے جغرافیائی موقع کے لحاظ سے اس متحد قوم کا وسطی قطعہ (Arx) ہونے کے مناسب تھا مگر غالباً اس وقت تک اس کی فصیل نہیں بنی تھی بلکہ اس پر اور اس کے قرب کے بعض مقامات پر مذہبی رسمیں ادا ہوتی تھیں۔ کوہ کائی لین پر اس وقت تک بہت کم عمارتیں ہوں گی مگر ایک زراعتی قوم کے لئے جنگ کے ایام میں ایک ایسے محفوظ مقام کی ضرورت تھی جہاں وہ اپنے مویشی رکھ سکیں۔ دو اہم امور قابل لحاظ ہیں یعنی اولاً اوین ٹائن شہر میں شامل نہ تھا اور استحکامات کی وسعت ندی تک نہ تھی۔ یہ حالات روایات کے ابتدائی شاہی دور کے ہیں۔ اس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ متعدد لاطینی شہر فتح ہو چکے تھے اور ان کے باشندے روما میں منتقل کر لئے گئے تھے اس سے ظاہر ہے کہ آبادی بڑھتی جاتی تھی اور اسی زمانے میں روما زمانۂ قدیم کے معیار کے لئے ایک زبردست سلطنت ہو چکا تھا۔ جس کی بنیادی مستحکم تھیں۔

(۱) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کیپی ٹولین ابتدا ہی سے ایک علیحدہ قلعہ تھا۔

(۲۷) ترقی کی اس منزل پر پہنچ کر روما کا رقبہ قریب قریب وہی ہو گیا تھا جو جمہوریہ کے زمانے میں تھا اور آبادی کا پھیلاؤ[1] بھی اسی نہج پر تھا۔ روایات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ آخری بادشاہوں کا زمانہ تھا جو نسلاً ٹروریا کے تھے مگر اس سے بعض لوگوں کو اختلاف ہے۔ سردیس سے فصیل منسوب ہے وہ بھی غالباً اسی خاندان کی جدت ہے۔ شہر کی فصیل کو جنوب تک وسعت دینے سے کوہ آرین ٹائن بھی اس کے دائرہ میں آ گیا اور استحکامات کا سلسلۂ ندی تک پہنچ گیا شمال اور مشرق کی طرف بھی فصیل کی توسیع عمل میں آئی جہاں حفاظت کا کوئی قدرتی ذریعہ نہ تھا کیونکہ مشرقی پہاڑیوں کی مرتفع زمین تک ڈھالتا چلا گیا تھا۔ اس لئے اس نئے احاطہ کے استحکام کے لئے مٹی کا ایک مصنوعی ٹیلہ (Agger) بنایا گیا تھا جو اتنا اونچا تھا کہ باہر کی زمین اس کی زد میں تھی اور پتھر کی چٹانیں بھی اس کے بیرونی رخ پر لگا دی گئی تھیں۔ شہر کے چار حلقے (Begimes) کر دیے گئے تھے جو حصے (Tribus) بھی کئے جاتے تھے وہ حسب ذیل تھے۔

سولورانا، ایسکوی لانا، کالینا، پلاٹی نا، وارد[1] کا بیان ہے کہ پہلے حلقے میں کائی لین بھی شامل تھا۔ شہر کی یہ تقسیم کسی ابتدائی تقسیم پر مبنی تھی یا کسی خاص غرض سے عمل میں آئی تھی جسے ہم معلوم نہیں کر سکتے ایک قرین قیاس یہ ہے کہ نئی فصیل کی حدود میں سب مکان ہی مکان نہ تھے بلکہ کھلے میدان بھی تھے۔ اس سے یہ فائدہ تھا کہ خطرہ کی حالت میں بیرون شہر کے کاشتکار بھی شہر میں آ کر پناہ لے سکتے تھے کیونکہ زمانۂ قدیم میں سکونت گاہ ہونے کے علاوہ شہر جائے من بھی تھے فصیل عہد شاہی میں تمام و کمال تیار ہو چکی تھی یا نہیں اس کے متعلق بھی شبہ ہے۔ پانی کے نکاس کے ذرائع[2] کے متعلق بھی اسی طور پر شبہ ہے جس کی وجہ سے شہر کے نشیبی حصوں کی حالت بہتر ہو گئی تھی۔ پانی کے نکاس کے لئے دلدل خشک کر دی گئی اور یہ انتظام کر دیا گیا کہ پانی جمع ہونے نہ پائے بلکہ طغیانی کے بعد نالیوں میں سے فوراً ندی میں چلا جائے۔ گندے پانی کی یہ نالیاں (Cloeae) سویوران کی ڈھانواں زمین سے نکلی تھیں قورم روما فورم کے نام سے جو میدان موسوم تھا وہاں اب برابر بازار لگنے لگا تھا، جیسے پہلے لگے تھے۔ یہ آج کل کھودنے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مقام نہایت نشیب میں

(۱) شاہی عہد سے اس کے تعلق رکھنے کے بارے میں بہت کچھ شبہ ہے پائس کا خیال ہے کہ یہ حالات چوتھی صدی ق۔م کے ہیں۔ تھص صفحات ۳۹، ۱۴۱، ۳۱۵، ۳۱۶ مگر مجھے اس میں بھی کلام ہے کیونکہ اگر اس قول کو تسلیم کر لیا جائے تو زمانہ مابعد میں روما کی قوت کے استحکام کے لئے بہت کم وقت رہتا ہے۔ (۲) وارد ۵۷۷، ۴۶

تھا پانی کے نکاس سے دوسرے میدان بھی مثلاً مویشی کے بازار (Forum boomum) کی حالت بھی ابتر ہوگئی ہوگی۔ فصیلوں کی تعمیر اور پانی کے نکاس کا انتظام غالباً بادشاہوں کے عہد کے اواخر میں عمل میں آیا ہوگا کیونکہ جمہوریہ کے اوائل میں اس قسم کی عظیم الشان تعمیرات کی امید نہیں ہو سکتی جیسا کہ قابل وثوق روایات کے مطابق خانہ جنگی کا بازار گرم تھا۔

(۱۲۸) فقرات بالا میں میں نے اپنے قیاسات کے مطابق بتایا ہے کہ شہر کی آبادی زمانہ قدیم میں کس طور پر پھیلی یہ سب مفروضات ہیں کیونکہ حقیقت سے ہم ناواقف ہیں اور باوجود اس کے کہ صفحے کے صفحے اس مضمون پر سیاہ کر دیے گئے ہیں مگر قیاسیات میں بھی مورخوں کو اتفاق نہیں روایات پر بھی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ علماء آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ روما کی آبادی اس زمانے سے قدیم تر ہے جس کا بیان روایات میں ہے۔ اب ہم چند اور تعمیرات کا ذکر کریں گے جو بادشاہوں سے منسوب ہیں ان میں سے ایک ٹائبر کا پرانا پل ہے اس پل کی تعمیر انیکس مارکیس سے منسوب ہے جس کے متعلق روایت ہیکہ اس نے جانی کولم کی پہاڑی پر قلعہ بنایا۔ جوندی کے اس پار ہے اور اوسٹیا کی بنا ڈالی جس سے مقصود یہ تھا کہ ندی کے دہانہ اور نمک کی کیاریوں پر قبضہ ہو جائے جو وہاں تھیں ممکن ہے کہ یہ سب امور عہد شاہی سے متعلق ہوں مگر جانی کولم پر باقاعدہ قبضہ غالباً زمانہ مابعد میں ہوا ہوگا۔

(۲) موجودہ (Cloca maxima) کے متعلق اب یہ خیال ہے کہ عہد جمہوری کے آخری زمانے کی بنی ہوئی ہیں۔ پاس قصص صفحہ ۱۳۸ ط ۔

پلائین اور اوین ٹائن پہاڑیوں کے بیچ میں جو وادی تھی اس میں غالباً گھوڑ دوڑ ہوتی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کیپی ٹولین پہاڑی پر ایک بڑے مندر کے لئے زمین صاف کر دی گئی تھی اور شاید اس کی تعمیر بھی شروع ہو گئی ہو۔ اوین ٹائن پر ڈیانا کے مندر کے متعلق بھی یہی خیال ہے۔ مگر جس روایت میں ان تعمیرات کو آخری تین بادشاہوں سے منسوب کیا گیا ہے وہ قابل وثوق نہیں بعض لوگوں کو اس امر میں شک ہے کہ روما دو مختلف بستیوں کے اتحاد سے وجود میں آیا۔ ان لوگوں کی سب سے زبردست دلیل یہ ہے کہ دو شہر ایک دوسرے کے اس قدر قریب آباد نہ ہو سکتے تھے مگر یہ محض ایک خیال ہے اور اس کی بنا پر ہم ان دلائل کو رد نہیں کر سکتے جو دو مختلف قسم کے تہواروں کے وجود پر مبنی ہیں مگر دو بستیوں کے اتحاد کے متعلق بھی کوئی تفصیلی حالات نہیں معلوم ہو سکتے اس لئے بہتر ہے کہ اس کا ذکر ترک کر دیا جائے۔

عہد شاہی کے اواخر اور عہد جمہوری کے اوائل میں شہر کی حالت کا اندازہ کرنے میں جو دقتیں حائل ہیں ان کی ایک بین مثال یہ ہے کہ سرویس سے جو فصیل منسوب تھی اس کا طول صحت کے ساتھ معلوم نہیں۔ اندازہ یہ ہے کہ اس کا طول پانچ اور چھ میل تھا اتنی لانبی فصیل کی حفاظت کے لئے آدمی اسی وقت فراہم ہو سکتے تھے جب کہ شہر کے باشندوں کی تعداد زیادہ ہو اور اگر کوئی دشمن شہر کا محاصرہ کر لیتا صرف دماغی تدبیروں سے وہ قحط سے بچ نہیں سکتا تھا اس لئے ایک زبردست فوج کا ہونا بھی قرین قیاس ہے اور اس فوج کے وجود کا ثبوت یہ ہے کہ روما اپنے دشمنوں کے نرغوں سے محفوظ رہا اور بالآخر تمام لاطینمہ پر اس کا قبضہ ہو گیا کچھ واقعات ہمارے پیش نظر ایسے نہیں ہیں جن سے ہم روما کی آبادی کا سرسری تخمینہ بھی کر سکیں لیکن اغلب یہ ہے کہ اس کی آبادی زیادہ تھی اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی آبادی کا اس شہر میں ذریعۂ معاش کیا تھا۔ اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ جنگ کے زمانے میں دیہات کے لوگ شہر میں آ کر پناہ لیتے تھے اور اس کی حفاظت بھی کرتے تھے۔ پھر بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو غذا کہاں سے پہنچتی تھی۔ اس کے علاوہ اگر فرض کر لیا جائے کہ کسان زیادہ تر شہر کے باہر رہتے تھے تو شہر کے اندر کسانوں کی آبادی بالعموم کم ہوگی۔ اور جنگ کا سلسلہ اکثر جاری رہتا تھا تو زراعت کو اس قدر فروغ نہ ہو سکتا ہوگا کہ کثیر التعداد آبادی کی ضروریات کے لئے کافی ہو سکے۔ جمہوریہ کے قیام کے مفروضہ زمانے (۵۰۹ ق۔م) میں روما کے مقبوضات کا مجموعی رقبہ نہایت قلیل تھا یعنی صرف وہ خطہ ملک اس کے

قبضہ میں تھا جو البا کی پہاڑیوں اور سمندر کے بیچ میں ہے۔ آینوندی کے پار بھی کچھ آبادی تھی مگر بہت کم اور اس کی حالت نازک تھی۔ روما کی قوت اور اس کی آبادی کے لئے اگر کوئی دلیل ہو سکتی ہے تو یہ ہے کہ تجارت کو فروغ تھا، مگر اس کا ذکر نہ تو روایات میں ہے اور نہ زمانۂ حال کے محقق اس کو بالعموم تسلیم کرتے ہیں۔ روایات میں تجارتی میلوں کا ذکر آیا ہے۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ عہد جمہوری کے پہلے سال میں قرطاجنہ سے ایک معاہدہ ہوا، اوس ٹیا کا بندرگاہ اُسی زمانے میں وجود میں آیا، یونانیوں سے تعلقات تھے ان سب امور سے ہم کوئی مفصل نتائج اخذ نہیں کر سکتے مگر ان سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ روما کی تجارت معتد بہ تھی۔ ساتویں اور چھٹی صدیوں (ق۔م) میں بحیرۂ روم کے مغربی حصہ میں تجارت کا بازار گرم اور غالباً اس تجارت میں روما کا معتد بہ حصہ تھا۔ روما میں شہری تمدن زمانۂ قدیم سے ترقی پر تھا اور اس کے باشندے قانون کے پابند تھے، یہ سب غالباً تجارت کی برکتیں تھیں کیونکہ اس کے علاوہ روما کی ترقی کی کوئی اور وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ واضح رہے کہ اس زمانے میں سیاسی اتحاد کی تین صورتیں تھیں (۱) عظیم الشان شہنشاہی حکومتیں جو فتوحات کی بنا پر مشرق میں قائم ہوئی تھیں (۲) قبیلوں کا باہمی اتحاد اس کی متعدد قسمیں تھیں۔ اس نظام کا رواج یونان کے پس ماندہ قبیلوں اور ان قوموں میں تھا جنھیں یونانی وحشی کہتے تھے (۳) شہری حکومتیں جن کا رواج ترقی یافتہ یونانیوں میں تھا۔ اس قسم کی حکومتوں کو انھوں نے بطور نوآبادیوں کے بحیرۂ روم کے سواحل پر قائم کیا تھا جہاں جہاں کہ وہ اپنے قفقی رقیبوں سے بچ سکتے تھے یا ان کو دفع کر سکتے تھے۔ پہلی صورت کا اطالیہ سے تعلق نہیں۔ دوسرا نظام وسعت مملکت کے لئے تو مناسب تھا مگر اس سے باہمی یکجہتی پیدا نہ ہو سکتی تھی اور تیسرا بالکل اس کے برعکس تھا۔ صفحات ..... پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ روما کے نظام سیاسی میں وسعت کی قوت کے علاوہ اجزاء ترکیبی کے با یک دیگر ..... کرنے کی بھی صلاحیت موجود تھی جس کی وجہ سے اطالیہ میں اسے سیادت نصیب ہوئی۔ قبیلوں کی باہمی نااتفاقی کے معاملے میں ایک شہری حکومت کو کامیابی ہو سکتی تھی۔ شہری حکومتوں میں یہ خرابی تھی کہ وہ منفرد تھیں۔ روما کو شہری حکومتوں پر یہ فوقیت حاصل تھی کہ ملحق خطوں کو اس نے رفتہ رفتہ جذب کر لیا اور اس طرح باوجود ایک شہری حکومت ہونے کے اسے وہ وسعت حاصل ہو گئی جس کی بدولت وہ ترقی یافتہ نظام ہائے قبائلی کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ آگے چل کر ذکر آئے گا کہ سابلی قبیلوں نے جنوبی اطالیہ کے یونانی شہروں کو زیروزبر کر دیا مگر روما کے استوار نظام کے

آ گئے انھیں سر تسلیم خم کرنا پڑا اور فاتح شہر کے حلیفوں میں شامل ہو گئے روما کو یہ فخر حاصل ہے کہ وہ دنیا میں ایک ایسے نظام سیاسی کو وجود میں لایا جس میں بجائے شمشیر زنی کے اخلاقی قوت کو زیادہ دخل تھا۔ مگر واضح رہے کہ یہ نظام پیش بینی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ رفتہ رفتہ فوری ضروریات کے لحاظ سے روما نے ان طریقوں کی بنا ڈالی جن کے ذریعے سے اس نے دوسرے قبیلوں کو اپنے نظام سیاسی کا جزو بنالیا اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ روما نے اپنی حکومت کی وسعت کے لئے ایسے ذریعے کیوں اختیار کئے جو فاتح اقوام کے معمولی طرز عمل سے متغائر تھے۔ کیا یہ اغلب نہیں ہے کہ روما ابتدا ہی سے دوسرے شہروں سے بلحاظ اصول مختلف تھا؟ اور کیا اس اختلاف کی وجہ موجہ یہ نہیں ہو سکتی کہ مختلف جماعتیں با یک دیگر متحد ہو گئیں اور دیگر مقامات سے تجارت کا سلسلہ جاری تھا۔ قصہ مشہور ہے کہ روما کے بانی رومیوں نے بنائے شہر کے بعد اسے اپنے لوگوں کے لئے جائے پناہ قرار دیا جو دوسرے مقامات میں قانون کی حفاظت سے خارج کر دیئے گئے تھے۔ اس قصہ میں کچھ اصلیت ضرور ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی واضح رہے کہ زمانہ تاریخی میں جب کہ روما کی فتوحات کا سلسلہ جاری تھا غیر اقوام کو اپنی قوم میں شامل کرنے کی طرف رجحان بہت کم ہو چلا تھا اگر اس پر غور کیا جائے تو کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ زمانہ قدیم میں اس طرف رجحان زیادہ تھا۔ ابتدا میں جن لوگوں کو شامل کیا گیا وہ ضرور لاطینی ہوں گے اور لاطینیوں کی آبادی میں کثرت بھی ہوگی مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا ہوگا کہ سب آپس میں شیر و شکر ہو گئے ہوں گے اور اگر کچھ غیر ملکی تھے تو وہ بھی آبادی میں جذب ہو گئے ہوں گے۔ مگر یہ آبادی دوسرے لاطینی شہروں کی آبادی سے مختلف ہوگی اور جمہوریہ کے ابتدائی زمانہ میں باہمی جدوجہد کا جو سلسلہ جاری تھا تو اس کی وجہ بھی غالباً یہی تھی کہ آبادی مخلوط تھی۔

تعمیرات

جمہوریہ رومہ کی آخری تین صدیوں میں اور پھر شہنشاہیت کے زمانے میں رومہ میں پانی قریب کی پہاڑیوں سے آتا اور تالابوں میں جمع کیا جاتا تھا۔ رومہ میں اسے تالابوں یا حوضوں کی تعداد نو تھی۔ یہ تعداد فرون طیطس نامی ایک رومی مصنف نے اپنی ''شہر رومہ کے حوضوں پر'' میں لکھی ہے۔ ان نو حوضوں میں سے چار عہد جمہوریت میں تعمیر کئے گئے تھے۔ قیصر آگستس نے ان تالابوں میں ایک تالاب کو پانی پہنچانے کے لیے ایک چشمہ سے نہر نکال کر اس تالاب تک پہنچائی تھی۔ اسے Acoua Augusta کہتے تھے۔ ان کو تالابوں میں دسویں تالاب کا اضافہ بعد ازاں قیصر ترا جن نے کیا تھا۔

حمام شاہی رومی معاشرت کا ایک لازمہ بن گئے تھے۔ حمام میں جانا محض نہانے کے لیے نہیں رہا تھا بلکہ عیش وعشرت کا ایک ذریعہ بن گیا تھا۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اول اول صرف غربا ہی حماموں میں نہاتے تھے کیونکہ ان کے گھروں میں یہ سہولت میسر نہیں تھی۔ بعدازاں ہر طبقے کے لوگ حمام میں نہانے کے لیے جانے لگے۔ یہاں تک کہ بادشاہ بھی عوامی حماموں میں نہاتے تھے۔

تکملہ۔۲ مترجم: رومی کھیل تماشے اور دنگل

رومہ کے عام کھیل تماشے فقط رومی تمدن کا ایک قابل ذکر عنصر ہی نہیں تھے بلکہ عہد شہنشائیت یا عہد قیصری میں ان کی ایک سیاسی اہمیت بھی پیدا ہوگئی تھی۔ جو یہ تھی کہ قیصران رومہ ان بہلوؤں کے ذریعے رومہ کے عوام کی توجہ سیاسی معاملات سے ہٹائے رکھنا چاہتے تھے۔ اسی طرح عہد قیصری میں ایک اور بہلاوا روٹی کی ارزاں اور بلا قیمت تقسیم تھا۔ اطالوی مورخ قزونتو لکھتا ہے کہ کہ بادشاہوں کے حق میں یہ بات عین قرین مصلحت تھی کہ وہ دنگل کے پہلوانوں، چکر کے نٹوں اور ڈراموں کے اداکاروں کا خاص خیال رکھیں کیونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ رومی قوم خاص طور پر دو ہی چیزوں کے ذریعے قابو میں رکھی جاسکتی تھی، ایک غلہ کی ارزانی اور دوسرے دنگل اور کھیل تماشے۔

کھیل تماشوں کے متعلق ایک اہم بات یہ تھی کہ ان کے ذریعے رائے عامہ کا اندازہ بھی کرلیا جاتا تھا۔ عہد قیصری سے پہلے دور جمہوریہ میں یہ بات خاص طور پر مدنظر رکھی جاتی تھی کہ تماشاگاہ میں عوام الناس نے سربرآوردہ اشخاص کا خیر مقدم کس طرح کیا ہے؟ عہد قیصری میں بھی یہ بات سننے میں آئی ہے کہ جب کبھی بادشاہ یا کوئی نامور شخص داخل ہوتا تو تمام حاضرین اس کی تعظیم میں سروقد اٹھ کھڑے ہوتے، رومال ہلانے لگتے یا زندہ باد کے نعرے لگانے لگتے اور اکثر تعریف کے گیت گانے لگتے تھے۔ ایسے مواقع پر زیادہ شور اس غلام یا مجرم کے آزاد کیے جانے کا

مچایا جاتا تھا جس نے مقابلے میں کارنمایاں کر دکھایا ہوتا یا جب کسی بڑے تیغ زن Gladiator نے اپنے ہم مقابلہ کو شکست دی ہوتی۔ اسی طرح غیر مقبول اشخاص بلکہ خود بادشاہ پر آوازے تک خوب کسے جاتے تھے۔ جسمانی کھیلوں اور تماشوں کے علاوہ اہل رومہ کی ایک خاص تفریح تیز تیغ زنوں اور پہلوانوں کے مقابلے اور جنگلی جانوروں سے ان کی کشتیاں تھیں۔ زندگی کے دوسرے پہلوؤں خصوصاً تہذیب وشائستگی میں ترقی کرنے کے باوجود ان وحشیانہ کھیلوں کا شوق رومیوں کے ہر طبقے میں پایا تھا۔ پہلے یہ مقابلے خاص چوکوں میں منعقد ہوتے تھے اور درندوں سے کشتیاں ایک چکر میں ہوتیں تھیں۔ بعدازاں نئی قسم عمارت ایمفی تھیٹر کی تعمیر یہ مقابلے اس عمارت میں منعقد ہونے لگے۔ پہلے پہل ایمفی تھیٹر (یعنی دہرا چبوترہ) دو چوبی چبوترے چوڑ کر تیار کیا جاتا تھا۔ ویسپاشیان نے رومہ میں پہلا پختہ ایمفی تھیٹر تعمیر کرایا۔ مورخ گبن اس ایمفی تھیٹر کا مفصل حال اپنی کتاب ''زوال وانحطاط روسہ میں لکھا ہے۔

تکملہ۔۳ مترجم: قیصر کلاڈیس اور نیرو کے عہد علمی وادبی سرگرمیاں

عہد قیصر میں قیصر آگسٹس کا زمانہ سب اہم علمی وادبی دور کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔ قیصر آگسٹس کے جانشین ٹائبریس کے عہد میں علمی وادبی طور پر رومہ پر خاموشی طاری رہی مگر اس کے جانشینوں کے زمانے میں علمی سرگرمیاں پھر شروع ہوگئیں۔ تاہم اب اس میں وہ تازگی اور آمد کی کیفیت نہ تھی جو عہد آگسٹس کی خصوصیت تھی۔ یہ الفاظ دیگر عہد زریں گزر گیا تھا۔ یہ ''عہد سیمیں'' کا آغاز تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رومہ کے سیاسی واقعات نے علمی ترقی پر بُرا اثر ڈالا تھا۔ ٹائبریس کے آخری زمانے کی جباریت، کالی گولا کا وحشیانہ طرز عمل، کلاڈیس کی بیویوں اور غلاموں کے دور میں روزگار کی گردش یا نیرو کی بیہودہ حرکتیں ایسے ماحول کو پیدا کرنے والے اسباب نہ تھے کہ جس میں ورجل اور ہوریس اور لیوی جیسے صاحب علم یا ان کا کوئی جانشین پرورش پاتا۔ اگسٹس کے معاصرین نے بگڑی سلطنت کو سنورتے اور بکھرے شیرازے کو منتظم ہوتے دیکھا تھا بحالیکہ عہد کلاڈیس اور نیرو کے رومیوں کو یہ نظر آتا تھا کہ دنیا کا دماغ خراب ہوگیا۔ چنانچہ ہم کسی

مصنف کو اپنے دور حاضرہ پر نازاں اور مستقبل پر مطمئن نہیں پاتے۔ حکومت کی طرف سے انہیں ہر وقت کی بے اعتمادی ہے کہ نہ معلوم کل کیا ہو جائے۔ قیصر کا محل ان کی نظر میں سازش وفریب، جبر وتشدد کا گھر بن گیا تھا۔ قومی زندگی میں کوئی شے ایسی نہیں تھی کہ انہیں جوش میں لا سکے۔ پس علم وادب کا جہاں وہیں رہ جاتا ہے جہاں وہ تھا۔ اکثر کتابیں جو اس زمانے میں لکھی گئیں یا تو فلسفیانہ قسم کی ہیں یا پھر طبیعیات کے موضوع پر ہیں اور یا قدیم علم وادب کی محض نقالی پر مبنی ہیں۔ شعر وتاریخ نویسی میں عہد آگسٹس ہی کے اساتذہ کی تقلید فرض سمجھی جاتی ہے اور ان سے پہلے مصنفین کو بہت ہی پست وکم مرتبہ مانا جاتا تھا۔ تمام تحریروں پر بدیع وبیان کا رنگ غالب ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ نثر، شاعرانہ اور مقید اور نظم، منشور و پریشان ہوگئی۔ اس عہد کا سب سے اچھا نمائندہ اور دلکش ادیب سینیکا تھا جو قرطبہ، ہسپانیہ کا باشندہ تھا۔ جن دیگر ہسپانوی نژاد مصنفوں نے نام پایا ان میں سے ایک تو سینیکا کا بھتیجا لوکان تھا اور دوسرا گادس (قادص) کا باشندہ کولوملا۔ سینیکا کی تحریریں کئی طرح سے اس کے عہد پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اس نے مختلف مضامین پر کتابیں لکھیں، لیکن اس کی سب سے مشہور تصنیفات فلسفیانہ اور نظریاتی ہیں۔ مگر اس کے فلسفے میں جدت نہیں پائی جاتی تھی۔ اہل امرائے کے قول کے مطابق وہ فلسفے میں کافی احتیاط نہیں برتتا تھا۔ اکثر اس کے طول کلام سے اکتاہٹ پیدا ہو جاتی تھی۔ سینیکا نے کچھ ڈرامے بھی لکھے تھے۔ اس کے بعض ڈراموں کے متعلق خیال ہوتا ہے کہ وہ قیصر کلاڈیس کے عہد میں لکھے گئے تھے۔ اسی عہد کی ایک مدح جو قفل پیزو کی شان میں کسی نامعلوم نوجوان نے لکھی تھی اور مثمن بحر میں ہے، ظن غالب کے ساتھ کلاڈیس کے زمانے سے منسوب کی جا سکتی ہے۔ خود قیصر نیرو کی زمزمہ سنجیوں میں سے صرف چند متفرق شعر باقی رہ گئے ہیں۔ نیرو کے عہد کے سب سے بڑے شاعر، پرسیوس اور لوکان تھے جو رواقی نظریات کی وجہ سے ہم عقاید تھے۔

اس زمانے میں رزمیہ نظم بہت مقبول صنف تھی۔ ورجل قابل اتباع نمونہ بن گیا تھا۔ اس عہد میں مختلف مضامین جیسے طبی مضامین وغیرہ بھی نظم میں لکھے جاتے تھے۔ خود قیصر نیرو نے رومہ کی تاریخ کو رزمیہ مثنوی نظم کرنے کا منصوبہ ترتیب دیا تھا۔ لوکان کی ''فرسالیہ'' اسی قسم کی نظم تھی جو دس ابواب میں رومہ کی خانہ جنگیوں کے حال پر لکھی گئی تھی مگر پیرو سازش میں اپنے چچا سینیکا کے ساتھ سزائے موت پا جانے کی وجہ سے وہ فرسالیہ کو مکمل نہ کر سکا اور ناتمام چھوڑ گیا۔ نوجوانی میں

اس کی نیرو سے بہت دوستی تھی مگر آگے چل کر نیرو اس کی ادبی شہرت سے اتنا حسد کرنے لگا کہ اس کے شعر کہنے پر بھی پابندی لگادی تھی۔ فرسالیہ نیرو کے زیر عتاب آنے سے پہلے کی اس کی ایک نظم تھی۔ اس نظم کے تمہیدی اشعار میں اس نے نیرو کی مدح وستائش کی تھی۔

''ایلیڈ'' کی داستان کا ایک لاطینی خلاصہ ''ہومروس لاطینوس'' بھی غالباً اسی زمانے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ بعض جگہ سے ہومر کا لفظی ترجمہ تھا۔ یہ خلاصہ نظم سکول ومدارس کے واسطے تیار کیا گیا تھا اور اس میں بجز صحت اوزان کے اور کوئی خوبی نہیں پائی جاتی۔

اس زمانے میں لوگ خشک سے خشک مضامین کو بھی نظم کرنے کا اتنا رجحان رکھتے تھے کہ آتش فشانی کے اسباب طبعی پر بھی ایک نظم ''اتنا'' کے نام سے اس عہد میں لکھی گئی تھی۔ اس کے علاوہ کئی شعرا نے ''اوہام'' کو بھی اپنی نظموں کا مضمون بنایا تھا۔

تکملہ۔۴ مترجم: قیصران خاندان فلیوین کے عہد کی تصنیفات

خاندان فلیوین کے تینوں قیصران، ویسپاسین، طیطس اور ڈومیشیان، علوم کے سرپرست تھے، اگرچہ ان میں سے کوئی بھی قیصر کلاڈیئس اور قیصر نیرو کے برابر علمی مشاغل کا دلدادہ نہیں تھا۔ تاہم ویسپاشین فصاحت یونانی سے بے بہرہ نہیں تھا۔ اور اس نے اپنا روزنامچہ بھی لکھا تھا۔ دومیشیان بھی جوانی میں شاعری سے شغف رکھتا تھا، لیکن یہاں قیصر ویسپاشین کی علم پروری کے متعلق یہ بتانا ضروری ہے کہ وہ علوم کی ترویج واشاعت میں کتنا سرگرم تھا۔ چنانچہ وہ پہلا قیصر رومہ تھا جس نے بلاغت کے لاطینی اور یونانی اساتذہ کے لیے ایک لاکھ سسترکہ کا مشاہرہ مقرر کیا تھا۔ مشہور شعرا کو اس نے بیش قرار انعامات دیئے تھے۔ وہ دیگر فنون کی بھی اسی طرح قدر افزائی کرتا تھا۔ ڈومیشیان نے کیپٹول اور البان کے مشاعروں کے ذریعے شاعری کی ترویج کی تھی۔ دومیشان کی مطلق العنانی سے بھی علم وادب پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑا تھا۔ اور اس کے عہد میں سیاسیات کے علاوہ شعرا کرام یا نثر نگاروں کی طبع آزمائی کے لیے اور بہت سے موضوعات تھے۔ اس عہد کا

سب سے بڑا عالم اور نثر نگار پلینی خورد تھا وہ ایک کثیر التصانیف مصنف تھا۔ اس کی بہت سی تصانیف میں سے صرف ایک کتاب طبیعات پر اب تک محفوظ ہے۔ اس کتاب کو اس نے قیصر طیطس کے نام ۷۷ عیسوی میں معنوی کیا تھا۔ اس کتاب میں علوم طبیعی کی اس عہد کی تمام حاصل شدہ معلومات کو جمع کر دیا گیا تھا۔ اور طبیعات، جغرافیہ، حیوانات، نباتات اور معدنیات پر بحث کی گئی تھی۔ پلینی جانتا تھا کہ یہ مضمون انتہائی خشک ہے اس لیے اس نے بعض اشیا کے بیان میں اس قسم کی شاعرانہ انشا پردازی سے دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کتاب کو ''تاریخ فطرت'' کے نام سے موہوم کیا جاتا ہے۔

ڈومیشیان کے عہد میں ایک جغرافیائی نظم کا مصنف ڈیونے سیوس راہبر نامی تھا۔ اس نے اپنی نظم میں ساری دنیا کے حالات ۱۱۸۷ شش رکن مصرعوں میں بیان کئے تھے۔ اس نظم کا علمی درجہ تو بڑا بلند تر ہے۔ اس کی شرح تھسالونیکا کے یوس ٹاتھیوس کی تھی۔ یہ نظم بھی پلینی کی ''تاریخ فطرت'' کی طرح عہد فلیویں کی ایک اہم تصنیف تھی۔

قیصر دومیشیان کے عہد کا ایک مصنف امی لیوس اسپر نحوی بھی قابل ذکر ہے وہ سب سے بڑھ کر اپنی شرح ورجل کی وجہ سے مشہور ہوا۔ یہ ایک بہت قابل قدر کتاب تھی مگر افسوس کہ اب سوائے چند اقتباسات کے اصل کتاب مفقود ہو چکی ہے۔

عہد فلیوین کے شعرا رزمیہ نظم لکھنے کی خاص طور پر مشق کیا کرتے تھے اور اس عہد کی اس قسم کی چار نظمیں اب تک محفوظ ہیں، اور ایک کے سوا باقی تین خاصی طویل ہیں۔ ان میں سے ایک ''آرگونوتیکا'' تھی جسے الریوس فلاکوس، کوی نے ویسپاشین کے عہد میں شروع کیا تھا۔ اس نظم کے تمہیدی اشعار میں اس نے اسے ہی اپنا مخاطب بنایا تھا۔ پھر اگلے قیصر یعنی طیطس کے زمانے تک کتاب نظم ہوتی رہی حتیٰ کہ ۹۰ء سے قبل شاعر کو پیام اجل آ گیا اور وہ اس رزمیہ کے آٹھ حصے لکھ کر کتاب کو ناتمام چھوڑ گیا اور اس مثنوی میں اس کے مسافران ''آرگو'' کی یونان واپسی کا حال لکھنے کی نوبت نہیں آئی۔ بہر حال اس کی کتاب کا ہر ورق یہ شہادت دیتا ہے کہ وہ ورجل کے نقش قدم پر چلا تھا۔

ویسپاشین کے عہد کا ایک اور رزمیہ شاعر سالیوس باسوس تھا تاہم اس کی کوئی تصنیف ہم تک نہیں پہنچی۔ مورخین نے لکھا ہے کہ اس کی شاعری کے صلے میں ویسپاشین نے اس کو گراں قدر انعام سے نوازا تھا اور رومی مورخ تیسی توس اسے ''کامل شاعر'' کے نام سے یاد کرتا ہے۔

تکملہ۔۵ مترجم: سلطنت رومہ کے مذہبی عقائد

پہلی صدی میں تعلیم یافتہ رومی طبقے میں روما کے قومی مذہب کے بارے بہت سے شکوک شبہات پھیلے ہوئے تھے اور اس جماعت کے بہت افراد کو اپنے آبائی مذہبی صداقت کا یقین نہیں رہا تھا مگر یہ سوچنا غلط ہے کہ غیر تعلیم یافتہ رومی طبقہ بھی اپنے آبائی مذہب سے اسی طرح بدظن تھا۔ سلطنت رومہ کی عام رعایا اپنے قومی دیوتاؤں پر اسی پختگی سے یقین وایمان رکھتی تھی جیسے اُن کے اسلاف رکھتے تھے۔ اس کا ثبوت ہمیں رومہ کے قدیم کتبوں میں ملتا ہے جو عوام الناس کے مذہبی عقائد کا آئینہ ہیں نہ کہ مہذب اور تعلیم یافتہ رومیوں کے عقائد کا جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سلطنت رومہ کے وجود میں آنے کے زمانے میں اور بعد ازاں قدیم رومی مذہب واقعی زندہ تھا اور اس میں مسلسل نئے دیوتاؤں کا برابر اضافہ بھی ہو رہا تھا۔ جیسے غلہ منڈی کی سرپرست دیوی فورتونا یا زندہ اور مردہ قیصر جن کو دیوتا قرار دے دیا جاتا تھا اور ان کی پرستش بھی کی جانے لگی تھی۔

قدیم اطالیہ کا آبائی مذہب ہی قدیم رومی مذہب کی بنیاد بنا تھا۔ یہ نسمیت Animism تھا۔ رومیوں کا خیال تھا کہ روحیں جو فطرت کی ہر شے میں پائی جاتیں ہیں، انسان کی تقدیر پر مکمل اختیار رکھتی ہیں۔ چنانچہ ان روحوں سے مدد مانگی جاتی تھی کہ وہ انسانوں اور دیوتاؤں کے درمیان خوشگوار رابطہ قائم رکھیں۔ ابتدائی زمانے میں جب اطالیہ چھوٹے چھوٹے زراعت پیشہ گروہوں میں منقسم تھا اور مذہبی احکام کنبے اور گھریلو امور تک محدود تھے تو گھر کا مالک ہی مذہبی سربراہ بھی سمجھا جاتا تھا۔ جوں جوں خاندان متحد ہو کر قبیلے بنتے چلے گئے اور پھر قوم ومملکت کی شکل پیدا ہوئی تو خاندانی مذہب اور رسوم نشوونما پا کر مملکت کے مذہب اور رسوم کی بیاد قرار پائیں۔ قدیم روما جنگ اور انصاف کے دیوتاؤں، مشتری، مریخ اور کویرائینیکس کی تعظیم کرتا تھا۔ رومیوں نے بہت سے غیر ملکی دیوتاؤں اور بعض مشرقی عقائد کو اپنا لیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایئر مسکنوں کی دیوی منروا بھی اپنا لی گئی تھی۔ مصری دیوی آئسس بھی رومی دیوتاؤں میں شامل کر لی گئی تھی۔ جمہوریہ رومہ کے خاتمہ پر رومیوں کے تین بڑے مذہب پائے جاتے تھے۔ (۱) دیہاتی علاقوں کا قدیم مذہب (۲) امراء کے طبقے کا ملا جلا رومی یونانی مذہب اور (۳) شرقہ عقائد شہنشاہ آگسٹس نے قدیم رومی عقائد کو دوبارہ زندہ کرنا چاہا کیونکہ جب وہ تخت نشین ہوا عوام کی اخلاق حالت بڑی زبوں اور ابتر تھی، لیکن اس کی کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلا اور آخر کار رومیوں کا مذہب مشرقی انداز کی بادشاہ پرستی کی سطح پر اتر آیا۔

کتابیات

برائے تکملات اور مقدمہ

(۱) تاریخ اقوام عالم از مرتضیٰ احمد میکش

(۲) World History Perspectives On The Past. By Krieger Neill

(۳) The World of the Romans by- Dr If Drink Water, Dr Andrew Drummond

(۴) تاریخ عالم از اخلاق احمد قادری

(۵) انحطاط وزوال سلطنت روما، ایڈورڈ گس مترجم ڈاکٹر مظفر جس ملک

(۶) تاریخ جمہوریہ روما از اخلاق احمد قادری

(۷) تاریخ سلطنت روما از اخلاق احمد قادری

(۸) Ancient Word

(۹) Encyclopedia of Roman Empire

(۱۰) Ancient Rome

(۱۱) تاریخ تہذیب عالم از مولانا غلام رسول مہر

(۱۲) تاریخ وتہذیب عالم اے مانفرید مترجم امیر الدین تقی حیدر

(۱۳) ماضی کے مزار از سبط حسن

(۱۴) علم ودانش کے معمار از احمد عقیل روبی

(۱۵) تشکیل انسانیت از رابرٹ بریفالٹ

(۱۶) مختصر تاریخ عالم از ایچ۔ جی ویلز

(۱۷) مقدمہ تاریخ سائنس از جارج سارٹن جلد اول

(۱۸) مشاہیر عالم از اخلاق احمد قادری

تاریخ قیصران روم

رومی مورخ سیوٹونیس ٹرانکولیس Suetonius Tranquillus کے بارے میں دنیا کچھ زیادہ تو نہیں جانتی البتہ کتب تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ غالباً 69ء میں پیدا ہوا تھا۔ یہ سال رومہ کے مشہور چار شہنشاؤں کے عہد کے سال تھے۔ اس کا باپ رومی افواج میں قریباً کرنل کے عہدے پر فائز تھا۔ ایک اور رومی مورخ سپارٹینس Spartinius کے مطابق وہ شاہی محل کے افسروں میں سے ایک تھا۔ شہنشاہ ہیڈرین نے Empress Sabin یا قیصرہ روم سے ناشائستگی سے پیش آنے کے الزام میں اس کے عہدے سے برخاست کر دیا تھا، لیکن اس کے باوجود یہ پتہ چلتا ہے کہ سیٹونیس ایک اچھی زندگی گزارتا تھا اس کی جن کتابوں کے نام تاریخ سے ہمیں ملے ہیں ان میں سے سب سے اہم Twelev Caesers ہے جس کا اردو ترجمہ ہم پیش کر رہے ہیں۔

جولیس سیزر کے قتل کے بعد اس کا متبنیٰ آئسس برسر اقتدار جو سلطنت رومہ کا پہلا شہنشاہ اور دوسرا قیصر روم ہے۔ اسی کے عہد سے سلطنت رومہ کا آغاز ہوتا ہے۔ قیصر آئسس کا دعویٰ تھا کہ اس نے اینٹوں سے تعمیر شدہ روم پایا اور سنگ مرمر کا بنا کر چھوڑا۔ آئسس نے اپنی وفات سے تقریباً دس سال پیشتر اپنے سوتیلے بیٹے ٹائبیریس کو اپنا متبنیٰ بنایا تھا وہ ہی اس کا جانشین بنا جس کے بعد کالیگولا اور پھر اس کے بعد کلاڈیس برسر اقتدار آیا۔ کلاڈیس نے چار شادیاں کی۔ اس کی تیسری بیوی میسے لینا اپنی اوباشی تاریخ قدیم کی ایک رسوا کن شخصیت تھی۔ کلاڈیس نے اپنی سگی بھتیجی اگریپینا سے شادی کی۔ روم کا چوتھا بدنام زمانہ قیصر نیرو اسی اگریپینا کا بیٹا تھا۔ نیرو نے 64ء میں شہر رومہ کو آگ لگوادی تھی جب یہ شہر آگ سے جل رہا تھا تو نیرو چین کی بنسری بجا رہا تھا۔

یہ کتاب انہی قیصران روم کی کہانی بیان کرتی ہے۔ امید ہے کہ قارئین اسے پسند کریں گے۔

BF
بک فورٹ
ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز
فون: 03004931320